

إِنَّا بِرَأْسِكَ أَمْنٌ وَإِلَيْكَ مَوَاقِدُ

حیات و رپائی

محبت اللہ و اللہ محبتنا

حضرت مولانا محمد ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ

123 سہ ماہیہ

0300-6471-07000

مکتبہ القیصر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	حیات نامور پاک داخلی
مؤلف	:	حضرت مولانا بیروز دہا القطار احمد نقشبندی مدظلہ
مرتب	:	مولوی صلاح الدین سیفی
صفحات	:	۳۶۰



ثاقب بک ڈپو دیوبند ۲۳۷۵۵۳
(پوہی)

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
41	نکری کی حفاظت سے حلقہ آبادیت	11	پیش کش
43	ایک نکری ساف ہے	25	① خانہ پناہ کی اہمیت
43	نکری آباد کا کچھ ہے	17	پاکستانی قرآن مجید کی نگرانی
44	نکری آباد کی نکلی چری ہے	17	ایر ایم پی کا دور
45	نکری سے بچنے کے طریقے	18	نکری آباد کی نگرانی
46	نکری سے کئی سری نہیں ہوتی	18	پاکستانی عدالت پاکستان کی نگرانی
46	نکری دھم کو روکنے ہے	19	پاکستانی حکومت کا حصہ ہے
47	نکری سے باز سے کئی نکری ہیں	20	پاکستانی شہر آبادیت ہے
48	نکری سے نکلی نکلی نکلی نکلی ہے	26	پاکستانی پورہ نکلی نکلی نکلی نکلی
49	نکری سے نکلی نکلی نکلی نکلی ہے	26	نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی
50	نکری آباد نکلی نکلی نکلی نکلی ہے	26	نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی
50	نکری سے نکلی نکلی نکلی نکلی ہے	28	نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی
	نکری کرنے کرنے سے نکلی نکلی	29	پاکستانی نکلی نکلی نکلی نکلی
51	نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی	32	پاکستانی نکلی نکلی نکلی نکلی
51	نکری سے نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی	33	پاکستانی نکلی نکلی نکلی نکلی
	نکری سے نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی	34	پاکستانی نکلی نکلی نکلی نکلی
52	نکری کرنے نکلی نکلی نکلی نکلی	34	نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی
52	نکری کو نکلی نکلی نکلی نکلی	35	نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی
53	نکری سے نکلی نکلی نکلی نکلی	37	نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی
53	نکری سے نکلی نکلی نکلی نکلی	37	نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی
53	نکری کی نکلی نکلی نکلی نکلی	39	نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی
55	نکری کی نکلی نکلی نکلی نکلی	39	نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی نکلی

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
82	دھن کی بات	56	بہ نگر کی بھرپور تہنیت
83	سچے غم سے بے غم	56	بہ نگر کی بھرپور تہنیت کی کارروائی
83	مرا لہجہ	57	بہ نگر کی بھرپور تہنیت
84	ایک سالہ	58	بہ نگر کی بھرپور تہنیت
85	(ب) لہجہ	59	بہ نگر کی بھرپور تہنیت
86	حزب کا بھرپور	60	بہ نگر کی بھرپور تہنیت
86	حزب کا بھرپور	60	بہ نگر کی بھرپور تہنیت
88	حزب کا بھرپور	60	بہ نگر کی بھرپور تہنیت
89	حزب کا بھرپور	61	بہ نگر کی بھرپور تہنیت
89	قرآن مجید سے دعا کی	62	بہ نگر کی بھرپور تہنیت
94	حزب کا بھرپور	62	بہ نگر کی بھرپور تہنیت
97	حزب کا بھرپور	64	بہ نگر کی بھرپور تہنیت
102	حزب کا بھرپور	66	بہ نگر کی بھرپور تہنیت
102	حزب کا بھرپور	66	قرآن مجید کی دعا کی
103	حزب کا بھرپور	71	حزب کا بھرپور
104	حزب کا بھرپور	73	حزب کا بھرپور
105	حزب کا بھرپور	73	حزب کا بھرپور
107	حزب کا بھرپور	74	حزب کا بھرپور
111	حزب کا بھرپور	75	حزب کا بھرپور
113	حزب کا بھرپور	75	حزب کا بھرپور
114	حزب کا بھرپور	77	حزب کا بھرپور
114	حزب کا بھرپور	78	حزب کا بھرپور
115	حزب کا بھرپور	79	حزب کا بھرپور
115	حزب کا بھرپور	80	حزب کا بھرپور
117	حزب کا بھرپور	81	حزب کا بھرپور
119	حزب کا بھرپور	81	حزب کا بھرپور

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
141	آدم ہر مطلب	123	آئینہ شاد و غم
143	قرآن مجید کے مضامین	124	آئینہ شاد و غم
144	فرمانِ مہر کی جگہ	125	آئینہ شاد و غم
145	پیشانی پر	126	آئینہ شاد و غم
145	دولتِ مہر کی شکست	125	آئینہ شاد و غم
145	پیشانی پر	126	آئینہ شاد و غم
146	تیسری صامت کا اہم	126	آئینہ شاد و غم
146	شری مہر کا اہم	127	آئینہ شاد و غم
149	آئینہ شاد و غم	127	آئینہ شاد و غم
150	مہر کی صفت کی وضاحت	128	آئینہ شاد و غم
151	کائنات کی کیا ضرورت ہے	129	آئینہ شاد و غم
152	آئینہ شاد و غم	129	آئینہ شاد و غم
152	آئینہ شاد و غم	130	آئینہ شاد و غم
153	آئینہ شاد و غم	130	آئینہ شاد و غم
153	آئینہ شاد و غم	131	آئینہ شاد و غم
154	آئینہ شاد و غم	131	آئینہ شاد و غم
154	آئینہ شاد و غم	132	آئینہ شاد و غم
155	آئینہ شاد و غم	132	آئینہ شاد و غم
155	آئینہ شاد و غم	133	آئینہ شاد و غم
157	آئینہ شاد و غم	133	آئینہ شاد و غم
158	(۱) فرمانِ مہر کی جگہ	134	آئینہ شاد و غم
160	(۲) فرمانِ مہر کی جگہ	134	آئینہ شاد و غم
160	آئینہ شاد و غم	135	آئینہ شاد و غم
161	آئینہ شاد و غم	135	آئینہ شاد و غم
162	آئینہ شاد و غم	136	آئینہ شاد و غم
163	آئینہ شاد و غم	136	آئینہ شاد و غم

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
223	(۴) صورت کا سلام کرنا	164	نور کی چوڑی نالی
223	(۵) صورت کا ہموں پانی	165	(۲) غیر لرم کے ساتھ چائی میں چلنا
223	(۶) صورت کے پیرے	166	حسن صبر کی اہمیت
224	(۷) صورت کے بال	166	بوسہ دینا اور بوسہ لے کر ناک اچھام
224	(۸) صورت کی گردن کا ہموں کرنا	177	ہمارے سید کا کتاب
224	(۹) صورت کے ہموں کرنا	182	(۲) غیر لرم سے لگنے کی آفتابی کرنا
225	(۱۰) صورت کی سونہر کرنا	188	چھ
225	(۱۱) صورت کی سونہر کرنا	189	صحت کی بات
226	(۱۲) صورت کی کرنا	191	(۵) کھانا یا لیموں کے ساتھ سر کرنا
227	(۱۵) صورت کی لیموں کے ساتھ کرنا	195	(۶) کھانا یا لیموں کے ساتھ کرنا
227	(۱۶) صورت کی لیموں کے ساتھ کرنا	195	اسلام میں کھانے پینے کی رسم
	کھانگی	197	کھانے پینے کے احتیاطات
228	(۱۷) صورت کی لیموں کے ساتھ کرنا	203	افغان کی کوری سادگی
229	(۱۸) صورت کی لیموں کے ساتھ کرنا	203	غیر صوفی اصطلاحات
229	(۱۹) صورت کی لیموں کے ساتھ کرنا	205	اچھا پارہ پارہ پارہ پارہ
229	(۲۰) صورت کے ساتھ غیر صورت کرنا	205	شہنائی ہال
230	(۲۱) صورت کی کارڈ کرنا	207	بکھر چکا
230	(۲۲) صورت کی کارڈ کرنا	208	سید بکھر چکا
	صورت کی کارڈ کرنا	209	ایک سطر صحت
231	(۲۳) صورت کی کارڈ کرنا	210	(۸) صحت اور صحت
	صحت	216	(۸) صحت اور صحت
231	(۲۴) صورت کی کارڈ کرنا	217	(۹) صحت اور صحت
232	(۲۵) صورت کی کارڈ کرنا	211	شریعت کی اور صحت
237	(۲۶) صورت کی کارڈ کرنا	221	(۱) صورت کا نام
237	(۲۷) صورت کی کارڈ کرنا	222	(۲) صورت کی آواز
237	(۲۸) صورت کی کارڈ کرنا	222	(۳) صورت کی آواز کی اور صحت

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
254	شریعت کے چار منہ عدل	256	احقر و پایید
255	چند نیک اور کدے نیک	257	خود بخود کی کھڑاوت
257	چند نیک اور کدے نیک اور کدے نیک	257	پیر سے پائڑاوت
258	دوسروں کا ایک اور پیر	257	اصحاب پر اثرات
258	خداوند کے کھڑاوت	257	دلی پر اثرات
258	خداوند کے اثرات	257	دلی پر اثرات
259	نیل نیک کا نام	258	جسمانی قوت پر اثرات
259	جس نیک سے کرم	258	جس قوت پر اثرات
260	اصحابی کرمی	259	زنا کی دوسری قسم، جس کا نام ہے
260	چاندی کرم		شہوت پروری کا
260	پیر سے کرم	259	اصحاب کا کرم
260	خداوند کی کرمی	260	پیری سے کرم
261	خداوند کی کرمی	261	پیر کرم سے کرم
261	خداوند کی کرمی	261	خداوند کی کرمی سے کرم
263	خداوند کی کرمی	262	چاندی سے کرم
263	خداوند کی کرمی	263	قریبی اور کرمی سے کرم
263	خداوند کی کرمی	263	کرمی کی کرمی سے کرم
266	خداوند کی کرمی	264	کرمی سے کرم
268	زنا کی کرمی قسم، پہلا سے کرم	264	کرمی سے کرم
269	خداوند کی کرمی	265	خداوند کی کرمی سے کرم
269	(الف) خداوند کی کرمی	266	پیر سے کرم
269	(ب) خداوند کی کرمی	266	زنا کی کرمی قسم، ہم جنس سے کرم
271	(۲) خداوند کی کرمی	267	خداوند
271	(۳) خداوند کی کرمی سے کرم	268	خداوند کرنے پر خداوند
271	(۴) خداوند کی کرمی	269	خداوند خداوند کا کرمی کا کرم
272	(۵) خداوند کی کرمی	271	خداوند خداوند کی کرمی
273	(۶) خداوند کی کرمی	273	خداوند کی کرمی

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
286	(۹) دولت خاندانی سے باجی	273	(۱) امام سے مشقت
287	(۱۰) غیرت خاندانی کا سبب	273	(۲) آزاد گریہ
287	(۱۱) خاندان پر دوسری نظر	273	(۳) دولت و سستی
287	(۱۲) ترک کے بعد عظیم گوار	274	(۴) نسب پسند
287	(۱۳) زمانہ عظیم ہے	276	(۵) رنجے دے لے لے
288	(۱۴) سونہار کا کار	276	(۶) نقل و لاء
289	(۱۵) دینی سزا	277	(۷) طبی کشاکش
290	سلمان کی عزت	277	(۱) سکون دل سے گروہی
290	پیشانی	278	(۲) غلہ بیکار
290	قبس	279	(۳) دل پہن کر
291	مرگنی	279	(۴) پرستگار و غم
291	نہت	279	(۵) مرگت ہوا
292	پیشی بڑھی	280	(۶) کڑا سوات
294	زنا کی مروجہ جانی	280	(۷) خاندان کا چیلنا
294	جیسا کہ ہونگے سزا	280	(۸) کڑا سوات
295	درجہ کا طریقہ	280	(۹) خاندان کا چیلنا
296	اسلامی سزا کی	280	(۱۰) غلہ بیک چاروں کا چیلنا
298	درجہ و حیثیت سزا کی	281	(۱) دینی کشاکش
300	درجہ سے مشقت کی	281	(۲) بریل کا سانس غم
300	(۱) درانی کو سوت کے نکات کا کار	282	(۳) گلاہوں کی نکات
	نویس ہوا ہے	283	(۴) غیرت غم
301	ہاتھ سے نکلی	283	(۵) فوٹو گرافیہ طلب
301	جیسا کہ غم کی	284	(۶) قلب میں غمی
302	انسانوں میں غم کی	284	(۷) خاموش سے گروہی
303	(۱) غم میں سکندر کا	284	(۸) اقداری سے مشقت
304	درجہ کے کار	285	(۹) غم میں کاشی

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
334	باجل بدل	306	آدم و مطہ
337	پیشہ و مرض	307	زنا کی سزا آخرت میں
337	زنا انسان پر اثر رکھتا ہے	307	بچہ کے قصاصات
338	زنا کرنے سے شیطان کا دوست	307	آخرت کے قصاصات
339	بچہ کو قحط	310	③ شہادت سے مراد کیا ہے
340	(د) شہادت کا شرعی طراز	310	(د) شہادت کا شرعی طراز
341	شہادت کا بیاد	310	(ب) شہادت کا شرعی طراز
344	شہادت کو رد کرنے سے حلف	314	ہاتھ کی سے پتھر
344	بجھلے ہوئے	317	ہاتھ کی شہادت سے پتھر
344	④ شہادت کا	318	لہذا کھانا پیو
346	اللہ تعالیٰ کا کہنا کہ اگر کسی نے شہادت	318	کھانا کھا کر
347	نہیں دے	319	(ج) شہادت کا شرعی طراز
347	اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ایمان نہ ملے	319	بہتر نہ کہنا
348	قرآن کی آیت	320	بہتر نہ کہنا
349	قرآن کا طرز	320	دعا نہ کہنا
350	قرآن کی شہادت	323	(د) شہادت کا شرعی طراز
351	اللہ کا کہنا کہ اگر کسی نے شہادت	323	اللہ کا کہنا
352	اللہ کے ہر عہد میں	325	اللہ کی شہادت
353	اللہ کی شہادت کو کھانا	326	اللہ کی شہادت سے کہنا کہ
354	اللہ کی شہادت ہے	327	اللہ کی شہادت سے کہنا کہ
354	اللہ سے کہنا کہ اگر کسی نے شہادت	328	اللہ کی شہادت سے کہنا
354	اللہ کی شہادت کی تہ	330	اللہ کی شہادت سے کہنا
356	اللہ کی شہادت سے کہنا کہ اگر کسی نے شہادت	330	اللہ کی شہادت سے کہنا
356	اللہ کی شہادت سے کہنا کہ	332	اللہ کی شہادت سے کہنا
356	اللہ کی شہادت سے کہنا کہ	334	اللہ کی شہادت سے کہنا
360	اللہ کی شہادت سے کہنا کہ	335	اللہ کی شہادت سے کہنا



اسلام دینِ طہارت ہے اور انسان کو ایسے طریقے بتاتا ہے جو اسے کامیابی کی منزل تک پہنچاتے ہیں بلکہ ایسے اخلاق سے حریم کرتا ہے جو اسے پاکیزہ اور امن و سکون والی زندگی گزارنے کا یقین دلاتے ہیں۔ حیاء اسلام کے تعلیم کردہ دنیاوی اخلاق میں سے ایک نفل ہے۔ دین میں اس کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ نبی طیبہ السلام نے اسے ایمان کا جزو قرار دیا اور فرمایا **لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا حَيَاءَ لَهُ** (حیاء ایمان کا ایک حصہ ہے)۔ حیاء اور ایمان ایسے لازم و ملزوم ہیں کہ جس شخص میں ایمان ہوتا ہے اس میں حیاء بھی لازمی ہوتا ہے اور جس میں حیاء نہیں ہوتا اس میں ایمان کی بھی کمی ہوتی ہے۔ گویا حیاء ایک مؤمن کی صفت لازمہ ہے۔

ہم آج نام نہاد ”رہن خیالی“ کے ایسے تاریک دور سے گزر رہے ہیں جس میں عمومی طور پر انسان اپنے دینی، روحانی اور لطیف جذبات کو نہاں خانہ دل کے کسی دہان کوٹے میں ڈال کر ہوائے نفس کے کھوڑے پر سوار مادیت پرستی کی طرف رواں دواں ہے۔ اس نے لذات اور خواہشاتِ بھری زندگی کو ہی اپنی اصل زندگی سمجھ لیا ہے اور تخیلِ خواہل کو اپنی زندگی کی منزل سمجھ لیا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ خواہل نفس پوری ہوتی چاہیے خواہ جیسے بھی ہو۔ چنانچہ جنسی خواہل جو انسان کی خواہشاتِ انسانیہ میں سے ایک بڑی خواہل ہے اس کو پورا کرنے کی دوڑ میں آج کا انسان کچھ اس طرح سرگرداں ہے کہ شرم و حیاء کی صفت سے تھی دامن ہو چکا ہے۔ مرنائی اور ناشی کا ایک

طوقان ہے جو اہل کفر کی مشرت گاہوں سے اٹھا ہے اور مسلم ممالک کو اپنی لیونٹ میں لیتا چلا جا رہا ہے۔ لی وی، وی سی آر، وی بی ایچ، ڈاکٹر، کیبل اور اعزہ وغیرہ ایسے شیطان دانہ بن چکے ہیں جنہوں نے کفر کی اس بھائی بھار کو مسلمانوں کے گھر گھر میں پہنچا دیا ہے۔ چنانچہ بے حیائی اور اخلاق باختگی کے وہ مناظر جو کبھی باطل کا خاصہ تھے آج مسلمانوں میں بھی تر و تاج پا چکے ہیں۔

لہذا قلب و فکر ہے فرنگ کی جذبہ
کہ روح اس مذہب کی رہ گئی نہ طیف
رہے نہ روح میں پاکیزگی تو ہے ناپاک
ضمیر پاک و خیال بلند و ذوق لطیف

کفار کی جذبہ و جنون کو اپنا کر اور ان کے منہ پا گو کہہ دیجئے کہ ہماری نوجوان لڑکیاں اور روئائیں کی ایسی دنیا میں کھو گئی ہے کہ وہ اپنی حقیقت کو ہی بھول گئی ہے۔ یہ تو قوم ہے جس کے نوجوان بھی ذکر اللہ کی سنتی، مسجدوں کی لذت، اللہ تعالیٰ کے خوف، تمام الجمل کے شوق اور علم کے ذوق سے آشنا تھے۔ ان کے چہرے عبادت کے نور کی چمک اور معرفت کے نور کی دکھ سے روشنی و تابندہ ہوا کرتے تھے۔ آج اس کے نوجوان گلوکاروں کی چمک اور گلوکاروں کی تحرک کے رہیا ہیں، پر ہی چہروں کی چمک اور غریبانوں کی چمک پر فریفتہ ہیں۔

بھئی اے نوجوان مسلم تیر بھی کیا تو نے

وہ کیا کردوں تھا تو جس کا ہے نور ہوا جا رہا

پہلے وقت کی ادنیٰ کتابوں میں لکھی بھوں، جیسے کرداروں کے اکاؤنٹات واقعات بطور سیرت کے نہ آتے تھے۔ لیکن آج تو اکاؤنٹات و سیرت جس نوجوان لڑکے کو اندر سے نکالیں تو بھوں نکا آتا ہے اور جس لڑکی کا اندر دکھائیں تو لکھی نکلتی ہے۔ ہاں کچھ غرض

نصیب جو انجی محبت اور اللہ والوں کی شکست کی وجہ سے زمانے کی چیر و دستیں سے بچ سکے ہوں تو ان قدسی صفات لوگوں سے ابھی دنیا خالی نہیں ہوئی۔ روزانہ کے اخبارات میں لڑکیوں کے گھر سے فرار ہونے اور عاشقوں کی حالت زار ہونے کے واقعات کلڑے سے ملتے ہیں۔ گلو طعلیم گاہوں میں خطاب اور طالبات کے مابین پردان چڑھتے روئیں اور قوی تقریرات میں ہونے والی مبالغہ موافقتی و لائیں ہماری قوم کی مجموعی اخلاقی حالت کی انکاسی کرتی ہیں۔ فقیر کو دنیا میں بہت سے سراک میں سڑ کرنے کا موقع ملا، ہر جگہ ہر ایسے نوجوان کلڑے سے ملتے ہیں جن کی کمزوری کھولی آنکھیں، ماڈی ماڈی رنگت اور اترے اترے چہرے ان کے دل کا فسانہ خارج ہوتے ہیں۔ اس وقت فقیر انتہائی دلچسپی و دلچسپی کے ساتھ یہ سوچتا ہے کہ کاش کوئی ان کا باج ہوتا جن کو سمجھاتا کہ کوئی ان کا سہارا ہوتا جن کو دوا دیتا۔

نظر پلا کے گمانا تو سب کو آتا ہے

حرف تو جب ہے کہ گزروں کو قہام لے ساتی

یہ سب احوال دیکھ کر ایک عرصہ سے فقیر کے دل میں یہ خواہش ابھرنی تھی کہ اس معاشرتی ہنگام کی اصلاح کیلئے جہاد اور پاکدامنی جیسے نازک موضوع پر کوئی کتاب تحریر کی جائے جن پر کچھ تبلیغی مسرود نیاں اور مسودہ فقیر کی فقیر کی مسرود نیاں اس میں جانکر رہیں۔ تاہم جب کبھی بھی فقیر کو سڑکوں میں کچھ وقت ملا کہ نہ کچھ احاطہ تحریر میں لاتا رہا۔ حتیٰ کہ عرصہ دو سال میں یہ کتاب پاپر پھیل کو پہنچی۔ الحمد للہ تم

الحمد لله

اس کتاب کی تالیف میں فقیر کے چڑی غمگین بننے سے اصلاحی مقاصد ہیں۔

اول ان نوجوانوں کی اصلاح حضور ہے جو خواہش قفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر طرح طرح کی جنسی اور اخلاقی عادات بد کا شکار ہو چکے ہیں۔ اور جہانی دیوانی کے

شیطان کا سون میں لگ کر اپنی زندگی کو اپنے ہی ہاتھوں میں برباد کر رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کو ان کی غلط حرکات کا انجام بتایا جائے اور ان کے اندر قوت احساس کو بیدار کیا جائے تاکہ وہ جہاں و برہادی والے راستے کو چھوڑ کر حیا اور پاکدامنی کو اپنا شعار بنائیں اور عفت و صحت والی زندگی گزارنے والے بن جائیں۔

دوسرا اس کا طالب کثیر تعداد میں وہ عوام الناس ہیں، جو بذات خود جو اخلاقی بے دہاہی کی کارکنائیں لیکن انہیں معاشرے میں ہونے والے حیا سوز افعال کی برائی کا اتنا احساس بھی نہیں۔ اپنے گرد و پیش بہت کچھ ہوتا دیکھتے ہیں لیکن اسے معمول کی کارروائی سمجھتے ہیں۔ اپنی لادلوں کو اخلاقی برائیوں میں مبتلا دیکھتے ہیں لیکن ”جوانی کا کاغذ“ سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ بعض خود اپنے ہاتھوں سے گھر میں شیطانی ذرائع الاہم کی وی، ڈش اور کیمبل وغیرہ لاکر رکھتے ہیں اور اسے برائی سمجھنے کی بجائے ”وقت کی ضرورت“ سمجھتے ہیں۔ اور بعض شرعاً تموزا بہت بے حیائی میں حرام دانے کو مانع شرافت نہیں سمجھتے۔ جو ان حضرات کو بھی قصور کا اصل درجہ دکھانا مقصود ہے تاکہ وہ معاشرے میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ کر خود بھی کتابوں بھری زندگی سے بچیں اور اپنی ہی نسل کو بھی بچائیں۔

تیسرا یہ کتاب سائیکس طریقہ کیلئے لکھی گئی ہے۔ صوف و ملوک کی ساری عفت اللہ رب العزت کی معرفت و نسبت حاصل کرنے کیلئے ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ بڑے غیور ہیں اس لئے غیر اللہ کی طرف تموزا سامعین بھی سائیکس کو شاہراہ طریقت سے اتار دیتا ہے اور وصول الی اللہ کی منزل سے کوسوں دور پھینک دیتا ہے۔ ایک تموزی ہی بد نظری اس کے سالوں کے ڈاکر لاکار پر پانی پھیر دیتی ہے۔ لہذا اس کتاب کے ذریعے سائیکس کو آگاہ کرنا مقصود ہے کہ اگر وہ محبوب حقیقی کا وصل حاصل کرتا ہے

جیتے انھیں دل کے ان تمام چور و زور والوں کو بند کرنا ہو گا جن سے غیر محرم کی محبت دل میں در آتی ہے۔ جب وہ اس معاملے میں انتہائی غلط روی کا مظاہرہ کریں گے تو دل میں بطور محبوب کا مشاہدہ کرتے آسان ہو جائے گا۔

بہ چہم بندہ کاش بندہ لب بندہ

گر نہ بنی سر حق بے من عجب

اگر اپنی آنکھوں کو اپنے کانوں کا اپنے ہاتھوں کو بند کر لے گا تو جیسے مشاہدہ

حق نہ ہو تو میرا انتقال ازلہ

اس کتاب فقیر نے حق الوجود کو عقل کی ہے کہ شیطانی قوتوں کی طرف سے ہے
میاں کی پہلے نے دلی عیاں سزا تیرے کو کھول کر جان کر دیا جائے گا کہ وہ دھندل دیکھے
وہ اپنے حضرات کیلئے ان کو سمجھا اور ان کا سد باب کرتے آسان ہو جائے۔ دعا ہے کہ اس
حقانی فقیر کی اس نوٹی پہلی کو عقل کو شرف قبولیت عطا فرمائیں اور اسے آخرت کے
لئے صدقہ جاریہ عطا فرمائیں۔ لا مالہ الا مالہ اللہ تو کلفت و الہ الہیب۔

دعا گو اور دعا

فقیر زاد القادری نقشبندی مہدی

کان اللہ لہ عوذا عن کل شیء

باب ۱

حیا اور پاکدامنی کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر فطری خوبیوں سے مالا مال کیا ہے۔ ان خوبیوں میں سے ایک فطری شرم و حیا ہے۔ شرعی نقطہ نظر سے شرم و حیا اس صفت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے انسان قبیح اور نا پسندیدہ کاموں سے پرہیز کرتا ہے۔ دین اسلام نے حیا کی اہمیت کو خوب اجاگر کیا ہے تاکہ مومن یا حیا میں کمر بستہ رہے جس میں امن و سکون پھیلانے کا ذریعہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ ایک انصاری کو دیکھا جو اپنے بہائی کو سمجھا رہا تھا کہ نہ یاہ شرم نہ کیا کرنا آپ ﷺ نے بتا دیا اور شاہ فرمایا

لَا بُدَّ مِنَ الْحَيَاءِ بَيْنَ الْإِسْلَامِ (حقیق علیہ سلفہ وہ اب راقی دامیاد)

[میں حیا ایمان کا جزو ہے]

ایک دوسری جگہ میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ (حیا خیر کی سوجب ہوتی ہے)

(حقیق علیہ سلفہ)

گویا انسان جس قدر باحیا ہے گا اتنی ہی اس میں خیر و برکت ملے گی۔ حیا ان صفات میں سے ہے جن کی وجہ سے انسان آخرت میں جنت کا حقدار ہے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

الْمُخْلِئِينَ مِنَ الْإِنْسَانِ وَالْإِنْسَانُ بِئْسَ الْخَلْقُ وَالْمُخْلَفُونَ
(رواد: بخاری، مشکوٰۃ: ۳۳۱)

[حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں جانے کا سبب ہے۔ بے حیائی جفا ہے اور جفا جہنم میں جانے کا سبب ہے]

حیا کی وجہ سے انسان کے قول و فعل میں حسن و جمال پیدا ہو جاتا ہے لہذا ہر حیا انسان خالق کی نظر میں بھی پرکشش رہتا ہے اور پروردگار عالم کے پاس بھی قبول ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید سے بھی اس کو ثبوت ملتا ہے۔ حضرت ضعیب علیہ السلام کی دختر نیک اختر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کیلئے آئی تو اس کی چال و حال میں بڑی شانگل اور مسرت دیکھی۔ اللہ رب العزت کو یہ شرمیلا پن اچھا لگا کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَجَاءَتْهُ إِحْسَنُنَا فُتُيْبُنُ خَلِيٍّ ابْنُ مَرْثَدٍ (النہل: ۳۵)

[اور آئی ان کے پاس ان میں سے ایک لڑکی شرماتی ہوئی]

سوچنے کی بات ہے کہ جب ہر حیا انسان کی رفتار و رفتار اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند ہے تو اس کا رد کرتا قبول و محبوب ہوگا۔ لہذا جو شخص حیا بھی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے وہ حقیقت میں محروم البصر بن جاتا ہے۔ ایسے انسان سے خیر کی توقع رکھنا بھی فضول ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

إِذَا لَمْ تَسْتَغْنِ لِمَا مَنَعْتَ نَاجِسٌ (رواد: بخاری، مشکوٰۃ: ۳۳۱)

(جب شرم نہ ہے تو بھر جو مرضی کر)

اس سے معلوم ہوا کہ بے حیا انسان کسی مضابطہ اخلاق کا پابند نہیں ہوتا۔ اس کی زندگی شتر بے سہار کی مانند ہوتی ہے۔ حیا ہی وہ صفت ہے کہ جس کی وجہ سے انسان پاکیزگی اور پاکدامنی کی زندگی گزارتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ حیا اور پاکدامنی لازم

وہ آدم ہیں جن دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ درج ذیل میں اس حقیقت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

پاکدامنی قرآن مجید کی نظر میں

(۱) اجر عظیم کا وعدہ

(۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ كُفْرًا
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ كُفْرًا (احزاب ۵)

[اپنی شریکا ہوں کی مخالفت کرنے والے مرد اور عورتیں اور اللہ کو کفر سے یاد کرنے والے مرد اور عورتیں۔ ان کے لئے اللہ نے مغفرت اور بڑا ثواب

تیار کر رکھا ہے]

اس آیت میں کئی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ پاکدامنی کے ساتھ یاد الہی میں زندگی گزارنے والے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔ ثواب سے مراد دنیا کی برکتیں اور آخرت کی نعمتیں ہیں جبکہ مغفرت سے مراد یہ ہے کہ پاکدامن شخص سے ہونے والی دوسری لاطعی کتابیوں کو اللہ تعالیٰ جلدی معاف کر دیں گے۔ یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ جو طالب علم پڑھائی میں لائق اور محقق ہوتا ہے اس کا نام اس کی دوسری کتابیوں کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ اگر کے ساتھ عظیم کائنات کے ہی کر رہا ہے کہ پاکدامنی پر لکھے وہاں انعام عام معمولی سے زیادہ ہوتا ہے، ایسے بھی دستور ملتا ہے کہ بڑے لوگ جس چیز کو بڑا کہہ دیں وہ واقعی بہت بڑی ہوتی ہے۔ یہاں تو پروردگار عالم پاکدامنی پر لکھے والے اجر کو بڑا کہہ رہے ہیں تو واقعی وہ انعام بہت بڑا ہوگا۔ مہارکھاد کے لائق ہیں وہ خوش نصیب ہستیاں جو پاکدامنی کی زندگی گزار کر ایسے اجر

کی مستحق میں جاتی ہیں۔

فَبَشِّرْهُ بِأَنَّهَا رِزَابُ النَّجِيمِ فَبَشِّرْهُ
(نصرت پانے والوں کو ان کی نعمتوں پر مبارکباد دو)

(۲) علاج کامل کی خوشخبری

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَا تَخْلُجُ الشُّرُكُونَ — وَالَّذِينَ هُمْ بِفِرْزِ جَهَنَّمَ خَائِفُونَ (المومنون: ۲)
(مختصین علاج پاک گئے وہ مؤمن۔ جو اپنے شرکاءوں کی حفاظت کرتے ہیں) [
اس آیت مبارکہ میں علاج پانے والے مؤمن کی چند صفات کا ذکر کر دیا گیا ہے
جن میں سے ایک صفت پاکدامنی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہی علاج کامل پاکدامنی
لوگوں کو ہی مل سکتا ہے۔ عربی زبان میں علاج کہتے ہیں ایسی کامیابی کو جس کے بعد
تاکامی نہ ہو۔ ایسی خوشی کو کہ جس کے بعد غمی نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسی عزت ملے کہ
جس کے بعد ذلت نہ ہو۔ مَطْلُوبٌ لِّمَن لَّهٗ هَذَا الْمَقَامُ

پاکدامنی حدیث پاک کی نظر میں

(۱) نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ قریش کے نو جوانوں سے فرمایا
يَا قُصَايَا أَفْرِغُوا أُذُنِي وَأَطِيعُوا أَمْرًا وَجُحْتُمْ. لَا تَزْنُوا أَلَا مَنَ عَطِطَ قَرْبَا
قُلَّةِ الْبَيْتِ (ماکرم: ۱۱)

[اے جوانان قریش! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ زنا مت کرو۔ جو اپنی
شہوت گاہ کو مٹھو، رکھے گا اس کے لئے جنت ہے]

اس حدیث میں رحمتِ عالم ﷺ نے کتنے واضح الفاظ میں یہ حقیقت کھولی
دی ہے کہ جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں گے، دنیا کے ذریعے نفسانی شہوات
شیطان اور وحشی لذتوں کو حاصل کرنے سے پرہیز کریں گے ان کو بنت کی دائمی خوشیاں

تصیب ہوں گی۔ اسے کہتے ہیں سخت تموزی اور اگر زیادہ۔ حضرت فاروقی و عکرمہ اور شاد فرماتے ہیں۔

نور میں ہو پا کر میں رہتا
ہر جگہ ذکر پا کر میں رہتا
چند ہونگے عرصے کے بس یہ ہو
پھر ایسا بہار میں رہتا

(۲)۔۔۔ مردم کے بادشاہ ہر قل نے جب اہل منیان سے پا کدائشی کا تعارف کیا تو ان کی تعلیم دیتے ہیں تو اگر چاہو منیان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتے تھے۔

انہوں نے سیدھے سادے الفاظ میں تعلیمات نبوی علیہ السلام کا خاکہ یوں پیش کیا

يَنْتَزِعُنَا مِنَ الضَّلٰوَةِ وَالضَّلٰلَةِ وَالْجَنَابِ وَالْمُضْلَةِ

(بخاری کتاب الادب باب مصلو طہ ۱۰۴۱)

(وہ ہمیں نماز، حدود، پاکدائشی اور مصلحتوں کی کاظم دیتے ہیں)

معلوم ہوا کہ پاکدائشی کی تحقیق اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔ بلکہ یہاں کہنا چاہیے کہ اسلامی معاشرے کی عمارت جن ستونوں پر کھڑی ہوتی ہے ان میں سے ایک ستون کا نام پاکدائشی ہے۔

پاکدائشی نبوت کا حصہ ہے

(۱)۔۔۔ انبیاء کرام علیہم السلام و اہل بیت علیہم السلام وہ پاکیزہ ہستیوں میں جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کیلئے چنا رکھا۔ نور خدا کریم ہوا۔ انہوں نے خود بھی پاکیزگی اور پاکدائشی کی زندگی گزاری اور اپنے حقیقی کو بھی اسی کی تلقین کی۔ لہذا پاکدائشی نبوت کا جزو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت زکریا علیہ السلام کو بیٹا ہونے کی خوشخبری دی تو

ارشاد فرمایا

سُبْحًا وَغَضُورًا وَنَبِیِّ بْنِ الصَّالِحِیْنِ (آل عمران ۳۹)

سرور ہوں گے۔ اپنے غم کو روکنے والے ہوں گے نبی ہوں گے۔ اعلیٰ
درجہ کے شائستہ ہوں گے

عربی زبان میں محصور کہتے ہیں اس شخص کو جو اپنی قوم پر کاہر کتا ہو اور غم
کے کرب میں جھکا ہو۔ حضرت سید علیہ السلام کی زندگی اسی ملت کی آئینہ دار تھی۔

(۲)۔۔۔ جب مزہ مصر کی یہی دیکھنے کے لئے مدینہ کے سفر پر تھے تو انہوں نے غور و
محسوس کیا کہ اللہ (سبحانہ و تعالیٰ) نے ان کو اس دنیا میں بھیجا تھا کہ انہوں نے غور و
محسوس کیا کہ اللہ (سبحانہ و تعالیٰ) نے ان کو اس دنیا میں بھیجا تھا کہ انہوں نے غور و
محسوس کیا کہ اللہ (سبحانہ و تعالیٰ) نے ان کو اس دنیا میں بھیجا تھا کہ انہوں نے غور و
محسوس کیا کہ اللہ (سبحانہ و تعالیٰ) نے ان کو اس دنیا میں بھیجا تھا کہ انہوں نے غور و

وَلَقَدْ وَآوَلْتَقَىٰ عَنْ قَلْبِهِ لَأُنَضِّعَنَّ (سورہ ۴۰)

میں نے اس کو مطلب حاصل کرنے کیلئے بہکا یا مگر یہ پاک سالہ رہا

اللہ رب العزت نے حضرت یوسف علیہ السلام کی تربیت میں ارشاد فرمایا

ثُمَّ لَئِنْ يَنْصُرَكَ عَنْهُ النَّاسُ وَالْقُلُوبُ إِنَّهُ بِنِجْمٍ
الْمُتَجَلِّجِیْنِ (سورہ ۴۰)

تاکہ ہم ان سے برائی اور فحاشی کو دور رکھیں۔ بے شک وہ نیک و پاک ہے

بندوں میں سے ہے

اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کے تمام سب کے سب بے گناہ و پاک تھے جنہوں نے
پاکیزگی اور پاکدامنی کی زندگی گزاری۔ جس بات ہوا کہ پاکدامنی جو دولت ہے۔

پاکدامنی شرط ولایت ہے

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ایک بندہ کی صفات بیان کرتے ہوئے

اور دکھایا ہے۔

وَلَا يَزْنُونَ (اور عورتیں نہ کرتے) (فرقان، ۶)

اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ زمانے سے بچتے ہیں۔ تفصیل یہ ہے کہ ہر سال نیکو کاری اور پرہیزگاری پر استقامت اختیار کرنے کی وجہ سے ہی اولیاء اللہ میں مثال ہوتا ہے۔ جبکہ اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت میں لے لیتے ہیں اور ہر قسم کے کبیرہ گناہ سے محفوظ فرماتے ہیں۔ رحمت کا عطا نامہ بھی یہی ہے اور دوستی کا حق بھی یہی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے نڈیا اور محرم اور سب سے زیادہ بخیر دوست ہے۔

۰۔۔۔ اہل اللہ اپنی اپنی محبت کی بنا پر اسوا کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ اگر ایک غریب لا وارث یتیم اور بے سہارا لڑکی کو وقت کا بادشاہ اپنی ملکہ بنا لے اور اسے اپنے محل میں ہر نعمت مہیا کرے، جو کر چاہوں، پینے اور سونے کیلئے لباس فاخر ہوں، کھانے پینے کیلئے مرغ مسقیم ہوں، درجہ رات اور صبح۔ جو ابرار سے کا ز میر ہوں، خزانے کا مت اس کے اشارے پر کھول دیا جائے، بادشاہ اپنی ملکہ کو خوب محبت اور عزت و احترام سے رکھے، ایسے میں کوئی بد فعل، بھگن، اپنے بد کردار کیزوں اور بد کردار جسم کے ساتھ اس ملکہ کو بہکانے کی کوشش کرے جبکہ بادشاہ بھی دیکھ رہا ہو تو وہ ملکہ اس بھگن کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گی۔ اولیاء اللہ کے دل کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ ایک طرف اللہ رب العزت کے بے شمار احسانات ان پر ہوتے ہیں، ہر لمحے ان کے دلوں پر الطافِ کریمانہ کی بارش ہو رہی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی درود و نصرت کا قدم قدم پر وہ مشاہدہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے غمگین سے ان کو نکالت دیکر اپنی محبت و اہتمام، شیرینی انجھپ عطا کرتے ہیں۔ ایسے میں کوئی غیر محرم ان کو گناہ کی طرف متوجہ کرے تو وہ ایک ”بیضاب کے ٹوٹنے“ کی خاطر اپنے مالک حقیقی کو برا بھلا کرنے کا سوچ بھی نہیں سمجھتے۔

۱۰۔ حضرت سلیمان بن ہارم مشہور محدث ہیں۔ ایک مرتبہ حج کے سفر پر روانہ ہوئے تو جنگل میں ایک ہنک چڑھا اور اس نے ان کے ساتھی کسی کام کے لئے شہر کے توڑے ہوئے خیمے میں اکٹھے تھے اسے میں ایک خوبصورت عورت ان کے خیمے میں آئی اور ہنکے مانگنے کا اشارہ کیا۔ انہوں نے ہنکے کہا اس کو دیا ہا تو اس عورت نے بڑھاکا کہ میں آپ سے وہ ہنک چاہتی ہوں جو ایک عورت مرد سے چاہتی ہے۔ وہ ہنک تو جو ان کو میں خوبصورت ہوں ہم دونوں کے لطف انداز ہونے کے لئے تھائی کا موقع بھی ہے۔ حضرت سلیمان بن ہارم نے یہ سنا تو سمجھ گئے کہ شیطان نے میری عمر بھری مدت ضائع کرنے کیلئے اس عورت کو بھیجا ہے۔ وہ طرف خداوندی سے زائد اظہار دے لگے اتنا روئے اتنا روئے کہ وہ عورت شرمندہ ہو کر واپس چلی گئی۔ حضرت سلیمان بن ہارم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ مصیبت سے جان چھوٹی۔ رات کو سوئے تو حضرت یوسف جام کی خواب میں زیارت ہوئی۔ حضرت یوسف جام نے فرمایا سید کہا وہ۔ تم نے اہل اور کردہ کام کر دیا اور ایک نبی نے کہا تھا۔

۱۱۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں ایک امیر شخص تھا جس کی بیوی رات کو تھرا اور پری چڑھ گئی۔ اس عورت کو اپنے حسن پر بڑا مانا تھا۔ ایک مرتبہ طاعون شکار کرتے ہوئے اس نے بازار سے اسے اپنے خادم کو کہا کہ کوئی شخص میرا نہیں جو مجھے دیکھے اور میری طرح نہ کرے۔ خادم نے کہا مجھے امید ہے کہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو میری پرہیزگار نہیں ہوگی۔ بیوی نے کہا کہ مجھے اہانت ہو تو جنید بغدادی کو آزمائ لیتی ہوں۔ یہ کہنا مشکل کام ہے۔ یہی گھوڑا اور یہی گھوڑے کا میدان۔ دیکھ لیتی ہوں جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کتنے پانی میں ہے۔ خادم نے اہانت دے دی۔

۱۲۔ عورت بنی سدر کہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی اور ایک مسئلہ پوچھنے کے بہانے چہرے سے غائب کھول دیا۔ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر پڑی تو انہوں نے

زور سے اللہ کے نام کی ضرب لگائی۔ اس صورت کے بدل میں یہ نام بکارت ہو گیا۔ اس کے بدل کی حالت بدل گئی۔ وہ اپنے گھر واپس آئی اور سب ہار خیرے چھوڑ دیے۔ زندگی کی صبح و شام بدل گئی۔ سارا دن قرآن مجید کی تلاوت کرتی اور ساری رات صلیبی پر کھڑے ہو کر گزارتی تھی۔ غیبت الہیہ اور محبت الہی کی وجہ سے آنسوؤں کی لڑیاں اس کے رخساروں پر بہتی رہتیں۔ اس صورت کا خاتمہ کیا کرتا تھا کہ میں نے حیدر ہندوئی کا کیا بکاڑا تھا کہ اس نے میری چابی کو راہب بنا دیا اور میرے کام کا نہ چھوڑا۔

۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب نور نسبت میری چپے میں نکل ہو تو ایسی باتیں غلط کہ نصیب ہوئی کہ باوجود اپنی عمر، رجوانی کے میرے لئے عورت اور عیال کے وہ سہاں فرق ختم ہو گیا۔

ان منہ وہ بالا واقعات سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ اولیائے کالہین کو محبت الہی کی ایسی عطاات نصیب ہوتی ہے کہ ہر نفسانی اور فہمیاتی لذتیں ان کی نظر میں چٹا ہو جاتی ہیں۔

گویا اولیاء اللہ کی نگاہوں میں سے ایک نگاہی یہ ہے کہ وہ پاکدامنی کی زندگی گزارتے ہیں۔ اگر بالفرض ہٹکا خائے بشریت ان سے کوئی غلام سرزد ہو جائے تو وہ جب تک ہنگامہ کے دار رہے اس کو معاف نہیں کروالینے ان کو ممکن نہیں آتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واقعہ اس کی عمدہ دلیل ہے۔ ان کو چنگی تو بہ پراغا اور سنا ہے کہ اگر اس کی ذکوۃ نکال کر تقسیم کر دیا تو پورے شہر کے گھنگاروں کی بخشش ہو جائے۔ اہل دانش فرشتے نہیں ہوتے انسان ہوتے ہیں ان سے اچھا گناہ کا سرزد ہو جانا ممکن ہے مگر وہ گناہ بڑے نہیں رہتے۔ ایسے واقعات بہت شمار ہوتے ہیں بلکہ انکا ذکر کمالہ دم کے مطابق نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔ عام دستور یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کبیرہ گناہوں سے حفاظت فرماتے ہیں۔ کبھی کبھی ان سے اپنی حفاظت کی بھڑکی تھوڑی دیر

کے لئے ہٹا دیتے ہیں جس کی وجہ سے ان سے لطف اُڑا کر کتا ہی ہو جاتی ہے۔ مگر وہ خوب آہ و زاری کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہیں۔ پروردگار عالم کو ان کا دُعا و دعا مستجاب کرتا اور معافیاں مانگنا اچھا منگا ہے۔ بعض اوقات تو یہی تو یہ پروردگار تعالیٰ کا لطف ہوتا ہے کہ ان کے گناہوں کو ان کی نیکیوں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اصول یہی ہے کہ وہی اللہ چاہو گی پر خدا نہیں دیتا بلکہ چاہو گی پر دیتا ہے والا اول اللہ نہیں ہوتا۔ اس کی مثال میں سمجھیں کہ قرآن مجید میں کھوت شامل نہیں ہو سکتی یعنی باطل اس میں جگہ نہیں پا سکتا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس میں کتابت ہر رنگ کی غلطی ہو نہیں سکتی۔ اگر کوئی غلط کا مظاہرہ کرے تو قرآن مجید میں کتابت کی غلطیاں ہو سکتی ہیں مگر یہ غلطیاں ضرور نہیں پکڑ سکتیں۔ جب بھی کوئی حنفی عالم اس کو پڑھے گا تو وہ اس کی ذمہ داری کرے گا چنانچہ کھوت کو دور کر دیا جائیگا۔ اہل حق کے ساتھ بحث کے لئے نہیں بل سکے گا۔ جس طرح قرآن مجید میں کتابت کی غلطی تو نہیں پکڑ سکتی اس طرح اہل اللہ کی ذمہ داری میں کبہ بہ تہاد کی عادت قرار نہیں پکڑ سکتی۔ وہی اللہ وہی شخص ہوتا ہے نہ شریعت و سنت پر استقامت کی ذمہ داری نہ ہوتا ہے۔ اگر شیطان اس سے کوئی غلطی کرانے میں کامیاب ہو بھی جائے تو وہ فوراً دایم شریعت و ہدایت کو لے لے گا۔ گناہ پر عیا نہیں رہتا۔

[illegible]

الكتاب من الذئب كمن لا ذئب له (مكتوب من ٤٣)

مگنا سے توجہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے جس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

اسول نیکی ہے کہ انھیں گرام محصور ہوتے ہیں اور لوہا نے گرام محفوظ رکھتے ہیں۔ یہاں ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب لوہا نے کائنات اللہ تعالیٰ کی خلعت میں ہوتے ہیں تو پھر، انکی بکھار خلعت سے دور کیوں کر ہے جاتے ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے مرنے کی تاریخ کی مختلف حالات میں

تربیت فرماتے ہیں۔ اپنے اہلِ ایمان میں سے کسی ایک سے کوئی ایسا عمل کروانے ہیں کہ جسکی بنا پر اسے اپنے غمیں پر غلبہ ملاست کرنے کا موقع ملے۔ اس کے بعد سے خود پندگی اور غلبہ کو کھرج کھرج کر نکال دیتے ہیں۔ اس کو سراہا یا ناپا دیتے ہیں۔ ناز کی جڑیں کاٹ کر رکھ دیتے ہیں۔

حضرت مہدائے اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا وہ انداز اس کی بہترین مثال ہے۔ ایک عیسائی مسیحی کے قریب سے گزرتے ہوئے حضرت مہدائے اعلیٰ نے یہ کہہ دیا کہ عیسائی لوگ کتنے کم عقل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بناتے ہیں۔ بس اتنی معمولی سی بات پر اللہ تعالیٰ نے ان کی باطنی کنینیات کو سلب کر لیا۔ وہ ایک عیسائی وہ شیخہ پر فریفتہ ہو گئے۔ اس سے شادی کرنے کی درخواست سے ایک سال سوہ چراتے رہے۔ قرآن مجید اور حدیث کا حفظ بھول گئے۔ باقاعدہ ان کے سر پر حضرت ثقلیٰ رحمۃ اللہ علیہ جب ان سے ملنے آئے تو وہ دونوں ل کر خوب روئے۔ اللہ تعالیٰ سے خوب رورہ کر معافی مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے سب کنینیات واپس لوٹا دیں۔ یہ سب کچھ اس لئے پیش آیا کہ حضرت مہدائے اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ پتے کا گرساں ہدایت پر ہوں تو یہ میری عقل کا کمال ٹکڑا، بلکہ اندر ب اندر حضرت کی رحمت کا کمال ہے۔ حضرت مہدائے اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی پادشاہت دوبارہ کام کرنے لگی اور پہلے سے بھی زیادہ وہ دین کی خدمت کرنے لگے اور لاکھوں انسانوں کی ہدایت کا ذریعہ بنے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی خاصیت سے بھی بھی دور نہ فرمائے آمین۔

ظاہر کا نام ہے بے کہ مضاف کراہا ہے سر یہ ہیں کوڑ کر امراتہ کی تعلیم دیتے ہیں جن پر پابندی اختیار کرنے سے سادک کے اندر سے نفسانی خواہشات پر کنٹرول کی صفت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کی نگاہ پاک ہو جاتی ہے دل صاف ہو جاتا ہے۔ طبیعت شریعت کی پابند بن جاتی ہے انہیں پانچوں کی کوہ پا کو اس کی ذہنی گزراہٹ آسان ہو جاتا ہے۔ انہیں صفت مقامِ لایت کے حاصل ہونے کا سبب بن جاتی ہے۔

حضرت محمدؐ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت! انسان بالغ کب ہوتا ہے؟ فرمایا بالغ شریعت بالغ طریقہ؟ اس نے عرض کیا کہ حضرت مجھے وہ دونوں کی تفصیل بتادیں۔ فرمایا کہ انسان بالغ شریعت تب ہوتا ہے جب اسے ائحد سے منی لگے اور بالغ طریقہ تب ہوتا ہے جب وہ منی سے نکل جائے۔ یعنی شہوت سے حلقہ نکالوں سے بچ جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب نورِ ولایت چہنچہ میں داخل ہوتا ہے تو سائیک کی بھائی کیفیات کو سکون مل جاتا ہے۔ شہوات کے سمندر میں دوجہز رکھ حالت فکس رہتی۔ سائیک کو پاکدامنی کی زندگی نصیب ہو جاتی ہے۔ یہی صفت ولایت کا مظہر اور انکی شرط ہے۔

پاکدامنی پر دنیا میں نصرت خداوندی

(۱) دنیا میں تخت و تاج نصیب ہوا

حضرت یوسفؑ جم کو بھائیوں نے کھری میں ڈال دیا تو ایک کالے دانوں نے ان کو قلمِ عالمیاد اور خمرِ مصر میں آکر ان کو بیچ دیا۔ حضرت یوسفؑ جم کی لڑکپن کی عمر تھی۔ مصر میں ان کا اپنا رشتہ دار اداوست یار کوئی نہیں تھا۔ کابھری طور پر یہ اداوست گار تھے بالکل بے بہار تھے۔ وقت کے ساتھ جب بھرپور جوانی کی عمر کو پہنچے تو مزید مصر کی بیوی زلیخانے ان کو گناہ کی دھات دی۔ حضرت یوسفؑ جم نے اللہ کی پناہ مانگی اور کمرے سے ابر بھاگ گئے۔ زلیخانے خیلے یہاں سے ان کو نکل بگوا دیا۔ حضرت جم نکل کی مقلدیں اور مصحفیں سالہا سال تک برداشت کرتے رہے۔ ایک وقت ہیا آگیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوئی۔ وہ نہ صرف با عزت بری ہو گئے بلکہ خزانوں کے والی حاکم بنے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے تاج ان کے قدموں میں ڈال دیا۔ چند سال پہلے جو حکام تھے آج وہ ۴۴ بن گئے۔ پاکدامنی کے نسل پر دنیا میں بھی خدا انعام لایا یہی عزت ملی کہ اس باپ

لوہر بھائی سب کے سب ان کے سامنے جھڑو رہ گئے۔ ہر دو لوہر بھڑانے میں جو شخص حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح تھو لی اور پا کھانسی کی زندگی گزارے گا اللہ تعالیٰ اس کے سر پر عزتوں کے تاج پہنائے گا۔

(۲) غار کا منہ کھل گیا

وہ بیٹا مہار کے میں بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کا واقعہ منقول ہے۔ ایک سفر کے دوران سخت بارش ہونے لگی تو وہ بچے کیلئے ایک چار کے اندر چھپ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھنے کے طور پر بارش کی وجہ سے ایک بڑی چٹان لڑھکتی ہوئی غار کے منہ پر آ پڑی۔ چٹان اتنی بڑی تھی کہ یہ بچوں ل کر زور لگاتے تو بھی نہ ہلا سکتے۔ باہر نکلنے کا راستہ بالکل نہیں تھا۔ بچوں کو سو سو سامنے کھڑی مسکراتی نظر آئی۔ اس پر بیٹائی۔ غم اور خوف کی حالت میں بچوں نے فیصلہ کیا کہ اپنی اپنی زندگی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر کے نجات کی دعا مانگیں۔ ایک نے کہا میں نے ماں باپ کی بہت خدمت کی۔ میں انکریں کا دودھ پہلے ماں کو پیش کرتا بعد میں سویا کرتا تھا۔ ایک رات جب میں دودھ لیکر حاضر ہوا تو میری والدہ سو بجی تھی۔ میں نے بیگانہ سا سب نہ سمجھا اور دودھ ہاتھ میں لیکر کھڑا انتظار کر رہا تھی کہ صبح کا وقت ہو گیا۔ اسے اللہ میرے اس عمل کو قبول کر کے ہمیں نجات عطا فرما۔ چٹان ایک تھاپی سرک گئی تاہم ابھی نکلنے کا راستہ نہ بنا تھا۔ دوسرے نے کہا کہ اے اللہ میں اپنی بھرپور جوانی کی عمر میں اپنی ترنم سورت گزرن پر عاشق تھا۔ میں نے اسے پسلائے کیلئے کئی میلے پہانے کئے مگر وہ تجھ پر تھپہ پاک صاف رہی اور میرے جال میں نہ پھنسی۔ ایک مرتبہ تھوکتی کے حالات سے بھروسہ ہو کر وہ مجھ سے قرض لینے آئی۔ میں نے اسے اس شرط پر پیسہ دے گا کہ وہ کیا کرے میری خواہش پوری کرے۔ مرنے کی مانند کرتی اس نے مای بھری۔ جب میں صبح کیلئے اس کے قریب آیا تو اس نے کہا۔ اللہ سے ڈار اور اس سر کو توڑ۔ اس کے الفاظ مجھ پر بجلی بن کر

کرے۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا خوف طاری ہو گیا۔ میں نے اسے پیچھے لگی دے دیا اور برائی بھی نہ کی۔ اسے اللہ! اگر یہ میرا عمل آپ کے پاس مقبول ہے تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرمائیے۔ چنانچہ دوسری پہاڑی بھی سرک گئی پھر بھی نکلنے کا راستہ نہ بنا۔ تیسرے نے کہا کہ اے اللہ! میرا ایک مزدور مزدوری لئے ہلنے کی وجہ سے مارا گیا ہو کر چلا گیا۔ میں نے اس کے پیچوں سے ٹکری خریدی۔ وقت گزارنے کے ساتھ وہ پھر پھر بڑھتا گیا۔ کافی مدت کے بعد وہ اپنی مزدوری لینے آیا تو میں نے پھر اسی راستے چلی کر دیا۔ اسے اللہ! اگر میرا یہ عمل آپ کے پاس مقبول ہے تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما۔ چنانچہ مزید مدت لگی اور تینوں دوست مارے مارے ہار نکل آئے۔

اس واقعے میں مارے محلوں سے حقیقت دوسرے آدمی کا عمل ہے جس نے خوف خدا کی وجہ سے گناہ کو چھوڑا اور اس کا عمل اللہ تعالیٰ کے پاس مقبول ہوا۔ اس سے سبق لے کر پاکو من انسان اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے فصول سے بھی بچاتے ہیں اور قدم قدم پر اس کی پشت چابی بھی فرماتے ہیں۔

(۳) دعا قبول ہوگئی

ایک مریض دہلی میں سخت بیمار تھا۔ بارش نہ ہونے کی وجہ سے کھیتوں میں فصل بھی نہ ہوتی اور وہ خوشی پر بھل بھی نہ رہے۔ لوگ کھانے پینے کو خرچ کر گئے۔ ہر شخص بارش کی دعا میں مانگا مگر آسمان پر بارش نہ پڑتی تھی۔ ملا نے خبر لے کر خود کیا کہ خبر کے سب لوگ ایک دن کھیلے میدان میں بیٹھ گئے۔ عورتوں بچوں اور جانوروں کو بھی ساتھ لائیں۔ میدان میں ہلکا ہلکا ہوا کرنے کے بعد اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور بارش کی دعا کریں۔ حسب پرگرام لوگ خبر سے باہر بیٹھ گئے۔

وقت گزرا۔ چچا لاتی دھوپ نے سب کے چہرہ کو چمکایا کر دکھایا۔ نماز ادا کی گئی۔ مردوں کدوؤں نے رومہ کر بارش کی دعا مانگی مگر آسمان پر بارش نہ پڑی۔ کدوؤں نے

آیا۔ مہسوم بچے ترپتے گئے۔ جانور بھی پانی کو ترسے گئے لوگوں کا رونا کر رہا حال ہو گیا۔ صبح سے صبح تک یہ ٹھل جا رہی رہا مگر اس کی کرن نظر نہ آئی۔ جس وقت دینا لگتے ہوئے حقوق خدا خوب رو رہی تھی اس وقت ایک مسافر جو جان اس میدان کے قریب سے گزر رہا اس نے اونٹ کی سہار پکڑی ہوئی تھی۔ خود پھول ٹھل رہا تھا جبکہ اونٹ پر کوئی پرہیز نہیں کرتا سوار تھی۔ اس نے اسے لوگوں کو آواز دہرائی کرتے دیکھا تو اونٹ کو نیک جگہ دکھا کر اور قریب کے لوگوں سے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے۔ جب اسے حقیقت حال کی خبر ہوئی تو وہ اپنے اونٹ کے قریب گیا اور دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔ ابھی ہاتھ نیچے نہیں آئے تھے کہ مجھ مجھ ہارٹ برسنے لگی۔ ایک عالم نے اس کو جو اس سے پوچھا کہ آپ کتنے غرض نصیب اور مستجاب اللہ دعائیں انسان ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ وہ حقیقت اونٹ پر مہری دلدہ و سوار ہیں۔ میں نے اپنی دلدہ کی چادہ کا ایک کونہ پکڑ کر اٹھ تھانی سے دینا لگی۔ اسے پورہ دیکھ کر عالم یہ مہری ٹیک پا کر اس دلدہ میں آپ کو اس کی پاکدامنی کا واسطہ بنا ہوں اپنے بندوں پر ہارٹ برسا دیجئے۔ ابھی میرے ہاتھ نیچے نہیں آئے تھے کہ ہارٹ برسنے لگی۔ معلوم ہوا کہ پاکدامنی اٹھ تھانی کے پاس اتنا قبول ٹھل ہے کہ اگر اس کو اٹھ تھانی کے حضور پیش کریں تو یہ درگاہوں کو روک دیکھتا ہے۔

(۴) پاکدامنی کا بدلہ پاکدامنی

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

الْمُكْتَبَاتُ بِالْمَكْتَبِينَ وَالْمَكْتَبُونَ بِالْمَكْتَبَاتِ (النور: ۲۶)

[پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کیلئے اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے]

جو شخص پاکدامنی کی زندگی گزارتا ہے اسے دنیا میں عظیم انعام یہ ملتا ہے کہ اس کے اہل خانہ کو اٹھ تھانی پاکدامنی کی زندگی نصیب فرماتے ہیں۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام کے سامنے شکایت پیش کی کہ مجھے اپنی بیوی کے کردار پر شب

ہے۔ یہ بات میرے لئے سخت المیہ اور پریشانی کا سبب ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کی عورتوں کے بارے میں پاکیزگی اختیار کرو گے تو لوگ تمہاری عورتوں کے بارے میں پاکیزگی اختیار کریں گے۔ (امام ترمذی، جامع، ج ۲، ص ۱۵۵) اس سے معلوم ہوا کہ لوگ کا بدلہ ہوتا ہے۔ زنا کا ارتکاب جس شخص میں ہی نہیں کرتا بلکہ دوسروں کا مقصد اس ہو جاتا ہے اور یہ قرض اس کے اہل خانہ یا اولاد میں سے کوئی نہ کوئی چکا دیتا ہے۔ اصول یہی ہے کہ گناہ کی سزا اس عمل کے جس سے ہوا کرتی ہے، پس جو شخص دوسروں کی عزت پر ہمارے جیسا کہ دوسرے اس کی عزت پر ہمارے کریں گے۔ امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کے مشہور اشعار ہیں۔

غُلُوْ تَغْتَبِنَا وَتُكْنِمُنَّ بِنِي الْمَخْرُومِ
وَنُضَيِّضُنَا لَا تَبْلُغُنَّ بِشَيْءٍ
إِنَّ الزَّانَا ظَنُّوا لِبَنِي الْمَرْحُومِ
كُنَّ الْوَلَدُ مِنْ أَفْئِدَتِكَ فَاعْلَمِ
مَنْ يُؤْذِنُ يُؤْذِنُ بِهِ وَلَوْ بِجَهْدِهِ
إِنْ كُنْتَ نَاهِيًا لَبِتْنَا فَاعْلَمِ

۱) پاکدامن رہو تمہاری عورتیں پاکدامن رہیں گی، اور جو اس سے جو سلطان کے لائق نہیں ہے، شک زنا قرض ہے تو اگر تو نے اس کو قرض لیا تو اس کی حیرت گمراہیوں سے ہوگی اس کو جان لے۔ جو زنا کرے اس سے زنا کیا جائے گا اگر چہ اس کی وجہ اس سے۔ اے شخص اگر تو چھند ہے تو اس کو جان لے [تفسیر روح البیان للرحمہ اللہ ص ۱۱۱ میں ایک قصہ منقول ہے کہ شہر بخارا میں ایک چیرلری مشہور مکان تھی۔ اس کی بھئی ایک عورت اور غلامی عورت تھی۔ ایک سقا (پانی لانے والا) ان کے گھر میں سال تک پانی لاتا رہا۔ بہت با احترام شخص تھا۔ ایک دن اس سقا نے پانی

ڈالنے کے بعد اس جیلر کی بیوی کا ہاتھ پکڑ کر شہوت سے دباؤ انداز چلا گیا۔ عورت بہت غرور ہوئی کہ ان کی مدت کے اندر کو میں بچتی۔ اس کی آنکھوں میں سے آنسو بہنے لگے۔ اس دوران جیلر کا کھانا کھانے کے لئے گھر آیا تو اس نے بیوی کو روکے ہوئے دیکھا۔ پوچھنے پر صورتحال کی خبر ہوئی تو جیلر کی آنکھوں میں سے بھی آنسو آ گئے۔ بیوی نے پوچھا کیا ہوا۔ جیلر نے بتایا کہ آج ایک عورت زہر فروغ نے آئی۔ جب میں اسے زہر دے رہا تھا اسے خبر ہوئی کہ آج ایک عورت زہر فروغ نے اس وجہ کے ہاتھ کو شہوت سے دبا دیا۔ یہ میرے اوپر فرض ہو گیا تھا لہذا اس نے تمہارے ہاتھ کو باکر فرض چکادیا۔ میں تمہارے سامنے بیٹا تو پہ کرتا ہوں کہ آئندہ ایسا کبھی نہیں کروں گا۔ البتہ یہ مجھے غرور دہان کر کے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہے۔ دوسرے دن سٹاپانی ڈالنے کیلئے آیا تو اس نے جیلر کی بیوی سے کہا۔ میں بہت شرمندہ ہوں کل شیطان نے مجھے روٹھا کر کہہ دیا کہ ام کروا دیا۔ میں نے بیٹی تو پہ کرتی ہے آپ کو بغیر دلا دلا ہوں کہ آئندہ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ عجیب بات ہے کہ جیلر نے بغیر صورتوں کو ہاتھ لگانے سے تو پہ کی تو بغیر مردوں نے ان کی بیوی کو ہاتھ لگانے سے تو یہی۔ (تکسیر روح البیان)

● ایک بادشاہ کے سامنے کسی عالم نے یہ مسئلہ بیان کیا کہ ذہنی کے عمل کا قرض ادا کی جودا دیا اہل خانہ میں سے کسی نہ کسی کو چکا چودا ہے۔ اس بادشاہ نے سوچا کہ میں اسکا تجربہ کرتا ہوں۔ انکی بی بی حسن و جمال میں بے مثال تھی۔ اس نے شیرازی کو بلا کر کہا کہ عام ساودہ کیڑے ہیں کہ انکی بازو میں جاؤ۔ اپنے چہرہ کھلا دیکھو اور لوگ تمہارے ساتھ جو معاملہ کریں وہ ہو بہو کر لیتے ہیں۔ شیرازی نے بازو کا چکر لگایا مگر جو غیر عرم شخص اس کی طرف دیکھتا تو شرم و حیا کے مارے لگتے ہیں، پھر لیٹا۔ کسی مرد نے اس شیرازی کے حسن و جمال کی طرف دھیان عن نہ دیا۔ سارے شہر کا چکر لگا کر جب شیرازی اپنے محل میں داخل ہوئے تھی تو راجداری میں کسی ملازم نے گل کی خار سے بچ کر دکھا۔ گلے لگا۔ بوسہ لیا۔

دو بھاگ کیا۔ شہزادی نے بادشاہ کو بہراقصہ سنا دیا۔ بادشاہ کی آنکھوں میں آنسو ٹپک اُٹے۔ کہتے تھے کہ میں نے ساری زندگی غیر محرم سے اپنی نگاہوں کی مٹا ہٹ کی ہے۔ البتہ آپ مرحبہ میں غلطی کر بیٹھا اور آپ غیر محرم لڑکی کو گلے لگا کر نہکا کر دیا تھا۔ میں میرے ساتھ وہی جگہ ہوا جو میں نے اپنے ہاتھوں سے کیا تھا۔ جگہ ہے کہ ایک تھامس لاکھل ہے جس کا بدلہ لیا ہوا کر رہا ہے۔ (روح البانی ص ۱۵/۱۶)

میں متعدد بار حالات سے عبرت حاصل کرتی چاہے ایسا نہ ہو کہ عاری کوٹا پیس کا بدلہ عاری اولاد میں چکاتی پھر میں۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کے گھر کی صورتیں پاکدامن بن کر رہیں۔ اسے چاہیے کہ وہ غیر محرم عورتوں سے بے صلح ہو جائے۔ اسی طرح جو صورتیں چاہتی ہیں کہ وہ اسے خاور نیلہ کاری کی زندگی گزار میں بے حیائی والے کاموں کو چھوڑ دیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ غیر مردوں کی طرف نظر اٹھانا بھی چھوڑ دیں تاکہ پاکدامنی کا بدلہ پاکدامنی کی صورت میں مل جائے۔ وہ مٹی بات کہ اگر کسی نے پہلے یہ کبیرہ گزار دیا ہے تو قرآن کا روز دکھلا ہے۔ مٹی تو ب کے اور بے اپنے رب کو مانگی تاکہ نیا میں تھامس سے نکال جائیں اور آخرت کی ذلت سے بھٹکا رہا جائیں۔

پاکدامنی پر محشر میں اکرام

حدیث پاک میں آیا ہے کہ قیامت کے دن سات آدمی عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن عرش کے سوا کوئی دوسرا سایہ نہیں ہوگا۔ ان سات نوابی نصب لوگوں میں سے ایک وہ پاکدامن انسان ہو گا جسے وہ صورت مسب و نسب والی صورت گناہ کی امت دے اور وہ حجاب میں کہہ دے۔

انہی اصحاب اللہ میں اللہ سے اور کما ہوں (بخاری باب غسل میں ترک اللہ واصل) اور وہ لگا نہیں کہ پاکدامنی والی صفت کی اللہ تعالیٰ کے پاس اتنی قدر ہے کہ وہ محشر جب تمام بنی نوع انسانیت نفسا نفسی کے عالم میں ہوگی تو اس وقت کچھ لوگ ہوں گے

جن پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم اور خصوصی رحمت ہوگی۔ ان میں وہ خوش نصیب بھی ہوں گے جو زمانہ سے بھیجے گئے ہیں اس وقت جب کہ گناہ کی دعوت مل رہی تھی اور وہ چاہتے تو موقع سے فائدہ بھی اٹھا سکتے تھے، لیکن انہوں نے خبطِ غص کا مظاہرہ کیا اور اپنے کردار کو گناہ سے آلودہ ہونے سے بچایا۔ لہذا اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں مطمئن و مسرور ہوں گے۔

پاکدامنی پر جنت کی بشارت

نبی اکرم ﷺ نے پاکدامنی کی زندگی گزارنے والے کو جنت کی بشارت دی ہے۔ اور وہی اپنی حاضرت پر فرمایا

مَنْ تَوَكَّلَ لِيْ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَخَلَّفَ بِنَاحِيَّتِهِ فَوُضِعَتْ لَهُ بِالْجَنَّةِ

(بخاری)

[جو میرے لئے اپنی باتوں کی درمیانی چیز (شریک) اور اور چیزوں کی درمیانی چیز (ربان) کی حفاظت کی حاضرت دے میں اسے جنت میں داخل ہونے کی حاضرت دیتا ہوں]

ایک اور موقع پر جو جہانوں کا طالب کر کے فرمایا،
يَا خِيَابُ الْقُرَيْشِ اِخْلُصُوْا لِمُرُوْزِجَنَّتُمْ . لَا تَزُوْا اِلَّا مَنْ خَلِصَ قُرْبَةً
فَلَلَهُ الْجَنَّةُ (ما کہ سخی)

[اے جہان قریش! اپنی شریکوں کی حفاظت کرو۔ زمانت کرو۔ جو اپنی ثبوت گا، کو کھو دے گا اس کے لئے جنت ہے]

لہذا جنت کے دائمی انعامات کو حاصل کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہم دنیا کی ماریخی لغات و شہوات پر کنٹرول کریں۔

پاکدامنی اور مشاہدہ پروردگار

جو شخص باعزم پر قادر ہو مگر خوفِ خدا کی وجہ سے گناہ سے بچ گیا اس کے بدلے میں اسے جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیار نصیب ہوگا۔ (ابن ماجہ)

احادیث میں پاکدامنی کی دعائیں

پاکدامنی وہ اخلاقی صفت ہے جس کی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرتے تھے۔ آپ کو اپنی ذات میں معصوم تھے لیکن اس سے آپ کی عفت و پاکدامنی کی زندگی سے محبت کا اندازہ ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کامت کی تعلیم کیلئے آپ نے یہ دعائیں مانگیں۔ چنانچہ احادیث میں انکی دعائیں منقول ہیں جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے آنکھ کی پاکیزگی دل کی پاکیزگی اور صفت و صحت کو برقرار کر مانگا ہے۔ چند ایک دعائیں درج ذیل ہیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَىٰ وَالتُّقَىٰ وَالْجِدَارَ وَالْبَيْتَ

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت پر بیزگاری اور پاکدامنی اور فضیلت کا سوال کرتا

ہوں [رواہ مسلم] (مشکوٰۃ: باب الاستعاذہ)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصُّحْفَةَ وَالْبَيْعَةَ وَالْإِيمَانَةَ وَخَيْرَ الْخَلْقِ

الْخَيْرِ وَالزَّهْرَةَ وَالْفُضْلَ

اے اللہ! میں تجھ سے صحت پاکدامنی اور امانت اور ایسے اخلاق حسنہ اور رضا

بالقدر کا سوال کرتا ہوں [مشکوٰۃ: باب الاستعاذہ]

اللَّهُمَّ خَلِّصْ قَلْبِي مِنَ الشَّهَوَاتِ وَغِيْلِي مِنَ الزَّيْلِ وَبَنِيَّ مِنَ

الْمُحْذَبِ وَغِيْرِي مِنَ الْحَبَائِثِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِبَةَ الْآلَمِينَ وَخَائِبِي

تَجِبِي الضُّلُوْمِ

اے اللہ! میرے دل کو خفاق سے پاک کر اور میرے گل کو دیا سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے، بے شک تو آنکھوں اور سینے کی پوشیدہ خیانتوں کو جانتا ہے!

اَللّٰهُمَّ اَلْهِنِّیْ رُحُوۡتِیْ وَ اَجَلِیۡیْ مِنْ خَبْرِ نَفْسِیْ (علامہ ترمذی)
اے اللہ! مجھے الہام فرما میری ہدایت اور میرے غم کے شر سے مجھے دور فرما!

اَللّٰهُمَّ بِنِیْ اَلْحَوْۡلِیْکَ مِنْ مُّسْکِرَاتِ الْاَفْوَاۡیِ وَ الْاَغْوَاۡیِ وَ اَدَاۡلِیۡہِ
اے اللہ! میں تاپند یہ اخلاق اور اعمال اور خواہشات سے میری پناہ چاہتا ہوں! (علامہ ترمذی)

اَلْحَوْۡلِیْکَ مِنْ خَبْرِ سُنْبِیۡیِ وَ نَضْرِیۡیِ وَ اِنْسَیۡیِ وَ فُتٰیۡیِ
[میں اپنے کان، اپنی دھاتی، اپنے دل اور منی کی برائی سے میری پناہ مانگتا ہوں]

ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنی زندگی میں ان دعاؤں کے مانگنے کا معمول بنائیں تاکہ ان کی برکت سے صحت، پاکدامنی دالی زندگی نصیب ہو۔

صحابہ کرام کا جذبہ پاکدامنی

اسلام سے قبل اہل عرب میں شراب نوشی اور بے حیائی عام تھی اور وہ اپنی محفلوں میں اور اپنی گفتگو میں اس کا اظہار دے کر سے کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات اور آپ کے فیض صحت نے صحابہ کرام پر ایسا اثر کیا کہ ان کی زندگیوں بالکل بدل کر دی گئیں۔ وہی صحابہ جو زمانہ جاہلیت میں ہر قسم کی اخلاقی بے راہروی کا مظہار تھے حضور ﷺ کی تربیت کی برکت سے ان کے نفوس ایسے پاک صاف ہوئے کہ انہیں اخلاقی برائیوں سے بیکسر غرت ہو گئی۔

⑤ ایک صحابی مرید بن ابی لہرہ المثنوی ؓ کو ہجرت کے موقع پر یہ سہاری سونپی گئی کہ جو کمزور اور ناتواں افراد کہ میں رہ گئے ہیں وہ ان کی ناکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت میں نصرت و اعانت فرمائیں اور انہیں بجماعت مدینے تک پہنچائیں۔ ایک دفعہ وہ اسی سلسلہ میں مکہ تشریف لائے۔ اتفاقاً ان کو حناقی نامی ایک عورت کے گھر کے پاس سے گزرتا ہوا۔ یہ ایک فاحشہ عورت تھی جس سے ان کے اسلام سے قبل جو تعلقات رہے تھے۔ اس عورت نے حضرت مرید ؓ کو دیکھ کر پہچان لیا اور آگے بڑھ کر ان کا ہڈی کر بکھڑی سے استقبال کیا اور رات گھر ضم کرنے پر آمرا کر گئے۔ حضرت مرید ؓ چونکہ اسلام کی روشنی سے بہر مند ہو چکے تھے۔ اور اس قسم کی تنویات سے خطرہ ہو چکے تھے لہذا صاف جواب دیتے ہوئے فرمایا ”اب پہلا زمانہ باقی نہیں رہا اسلام نے زنا کو حرام قرار دیا ہے لہذا مجھے صاف کر دے“ اس نے کہا اگر تم میری خواہش پوری نہیں کرو گے تو میں خود اہل کروں گی اور تمہیں گرفتار کرادوں گی۔ لیکن اس کی اس دھمکی کے باوجود حضرت مرید ؓ نے گندگی سے آلودہ ہونا پسند نہ کیا اور وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور پیچھے پھرتے کفار کے جنگل سے نکل گئے۔

⑥ ایک اور صحابی حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ فرماتے تھے کہ مجھے یہ پسند ہے کہ میری ناک مردار کی بو سے بھر جائے مگر یہ پسند نہیں کہ اس میں کسی غیر مردار کی بو آئے۔

⑦ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کے زمانے میں ایک مسکین عورت مسجد میں آیا کرتی تھی اور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے اچھا معمول یہ بنا لیا تھا کہ وہ ان سے بہت پہلے آکر اہل صف میں بیٹھ جاتے تھے کہ مہاجرین پر نگاہ نہ پڑ جائے۔

⑧ ایک دفعہ صحابہ نے دشمن کا کوئی علاقہ فتح کیا اور اس علاقے میں ان کا لشکر اسی طرح قیام میں چلا جا رہا تھا۔ نصاریٰ نے ان کے ایمان پر ڈاکہ مارنے کیلئے وہاں راستہ میں بے پرواہ عورتوں کو بٹا ستار کرکڑا کر دیا۔ امیر لشکر نے صرف اتنی آیت پڑھی کہ

یَقْتُلُوا الْمُتَّقِينَ بَغْضًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ (مومنین سے کہہ دو کہ اپنی نگاہوں کو جھکا لیں) اور
سکاپ نے لگا دیں پتلی کر لیں۔ اس شعر میں سے گزر گئے اور اس شعر کے دودھ اور گوانہ
دیکھا۔ جب دایکس آئے تو دینے کے لوگوں نے پوچھا کہ شعر کے مکالموں کی بناوٹ کیسی
تھی، کہتے اور بچے تھے تو فرمایا نے لگے جب میں حکم دے ہم نے لگا دیں پتلی کر لیں اور پتلی کی
ی نہیں تھی کہ اس شعر میں سے دایکس آگئے۔ ہمیں اس شعر کے مکالموں کی اور پتلی کا پتہ ہی
نہیں چلا۔ بھائی اللہ

گورتوں سے عفت و عصمت پر بیعت

شرم و حیا عورت کا زہر ہے اور اس کی خطریت میں اور بیعت کیا گیا ہے۔ جب تک
عورت اپنے اس زہر کی حفاظت کرتی ہے اس وقت تک معاشرہ پاکیزگی اور امن کا
گہوارہ بنا رہتا ہے۔ اور جب عورت ہی خانہ بدوشی کر اپنے اس زہر کو گالنے پر آمادہ ہو
جائے تو معاشرے میں بہت سی اخلاقی برائیوں کے دودھ اڑے کھل جاتے ہیں۔ لہذا
عورت کو بڑا است نور الہی عفت و عصمت کی حفاظت کا خیال رکھنا چاہیے۔ لیکھا ہے کہ
یٰ طہیۃ اسلام کو حکم فرمایا گیا کہ وہ گورتوں سے اس بات پر بیعت لیں کہ

وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَفْضِلْنَ فَوْلاً لَّأَنَّهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بَهْنَانًا يَغْتَرِبْنَ تَتْنًا
اَلْبَدَنُ وَلَا يُزْجِلْنَ (المحرمہ)

(اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو نکلیں کریں گی اور نہ اغتراب نہ کریں گی)
بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہاں فقہر اولاد سے مراد حمل کرنا ہے۔ اور اغتراب نہ
مراد اپنی ناجائز اولاد کو بھروسہ کسی سے منسوب کرنا ہے۔

بے حیائی کی مذمت قرآن میں

قرآن پاک میں بے حیائی کیلئے صحتاً لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور متعدد مقامات
پر بلا شے تخی سے منع کیا گیا ہے اور متنبہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا

وَنَهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ نَسَبَكُمْ لَكُمْ نَزْلٌ
(اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے فحاشی سے اور منکر سے اور بے گھٹے سے) (احقاف: ۲۰)
ایکسا اور پھر فرمایا

إِنَّمَا حُرِّمُوا عَلَيْكَ الْفَوَاحِشَ الَّتِي كَانَتْ تُفْسِدُ عَلَيْكَ وَأَنْتَ بَصِيرٌ
(اے پیغمبر! کہہ دیجئے کہ اب اللہ تعالیٰ نے برائی کے سارے کاموں
(فواحش) کو جو تمہارے لیے ہوں یا چھپے ہوں منع کیا ہے)
ایک اور مقام پر ہے کہ لفظوں میں ذرا کوتاہی کیا اور اسے اچھائی صحیح بات قرار
دیا گیا

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَأَسَافَةً (اسرائیل: ۷)
(اور نہ آگے قریب نہ آؤ یہ "فاحشہ" اور نہ ہی اس سے)
گویا کہ یہ بات سمجھائی جا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے شہوانی جذبات کی
تکلیفیں کیلئے کچھ حدیں مقرر فرمائی ہیں جو ان حدوں کو توڑتا ہے وہ لٹھا کا مرتکب ہوتا
ہے۔ چنانچہ سورہ مؤمنون میں اسی بات کی وضاحت فرمائی۔

وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ نَوًْا فَلَاحِشٌ
أَنفُسُهُمْ فَلَاحِشٌ غَيْرُ مُلَاحِظِينَ ۝ لَمَنِ اتَّبَعَ اتَّبَعَ وَلَٰكِن مَّا تَلَاحُظُونَ
هُمُ الْمُلَاحِظُونَ ۝ (المؤمنون: ۶۰، ۶۱، ۶۲)

(اور جو اپنی شریعتوں کی حفاظت کرتے ہیں لیکن اپنی ۵ یوں اور باتوں پر
اور جو کوئی اس کے علاوہ کچھ کرے تو وہ ہر سے بڑھنے والے ہیں)

بیشیت مسلمان یہ ہماری ذمہ داری تھی ہے کہ ہم قرآن کریم میں جان کی گئی روشنی
تعلیمات پر عمل کریں اور حیا اور پاکدامنی دلی زندگی کو اپنا شعار بنائیں۔ دعا ہے کہ اللہ
تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمادیں۔ آمین ثم آمین

بد نظری

اسلمی آنکھیں جب بے لگام ہو جاتی ہیں تو اکثر فحاشی کی بنا پر دیکھ جاتی ہیں۔ اسی لئے محققین کے نزدیک بد نظری ”ام الخبائث“ کی مانند ہے۔ ان دوسرا خوں سے ہی فتنے کے قلعے بنتے ہیں اور احوال و معاشرے میں مریانی و فحاشی کے پھیلنے کا سبب بنتے ہیں۔ اسلام نے ان دوسرا خوں پر پھر دھنسا دیا۔ یہ بھی اسلامی تعلیمات کا حسن و جمال ہے کہ ہر مومن کو لگا ہیں چنگی رکھنے کا حکم دیا۔ نہ ہی غیر عزم پر نظر نہ پڑے اور نہ ہی ثبوت کی آگ بگڑ کے۔ خود ہے ہانس نہ جے اسری۔ مسمونی بات ہے کہ

(برائی کو ابتدا ہی میں ختم کرو) Nip the evil in the bud.

عام مشاہدہ ہے کہ جن لوگوں کی نگاہیں بے قابو ہوتی ہیں ان کے اندر ثبوت کی آگ بگڑتی رہتی ہے حتیٰ کہ انھیں فحاشی کا سرکھب کر دیتی ہے۔

نظر کی حفاظت سے متعلق آیات

اور خدا و پاری تعالیٰ ہے

قُلْ لِلّٰهِ عِزٌّ مُّبِينٌ يَتَصَوَّرُ بَيْنَ اَبْصَارِهِمْ وَيَتَحَفَّظُوْنَ لِقَرُوْهُمْ . ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَبِيْرٌ بِنَا يُحْصِنُوْنَ (سورہ نور)

ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں چنگی رکھیں اور اپنی شرکاءوں کی حفاظت کریں اس میں ان کے لئے پاکیزگی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کو خبر ہے

اس کی جو کچھ وہ کرتے ہیں :

قرآن مجید کی پابیت مؤمنین کے لئے ایک کامل نکل بیٹام ہے۔ مسرین نے لکھا ہے کہ اس آیت میں تادیب، تنبیہ اور تہذیب کا بیان ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔
تادیب : آیت کے ابتدائی حصے میں تادیب ہے۔ مؤمنین کو لوٹ سکھا دیا گیا ہے کہ جن چیزوں کا دیکھنا ان کے لئے جائز نہیں ان سے اپنی نگاہیں ہٹا دیں۔ بندوں کو یہی تادیب دیا ہے کہ اپنے آقا کی فرمانبرداری کریں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غرض بھر ابتدا ہے اور حفاظت فرج انجام ہے۔ گویا یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ پس جس کی نگاہ قابو میں نہیں اس کی شرمگاہ قابو میں نہیں۔

تنبیہ : ۱۰۰ صنف الزامی لہجہ میں تنبیہ ہے۔ کہ غرض بھر کا کام یہ ہے کہ دلوں میں پاکیزگی آئے گی۔ گناہ کا دوسرا ہی نہیں پیدا ہوگا۔ اس میں ان کا اپنا کام ہے۔ مبادات میں یکسوئی غیب ہوگی، شیطانی، شہوانی و سواس سے جان چھوٹ جائے گی۔ اور اگر اس ہدایت پر عمل نہیں کریں گے تو بد نظری کی وجہ سے سکون قلب سے محروم ہو جائیں گے۔ دل میں حسرتوں کی بھرمار ہوگی۔ نئے میں چرنے کا اندیشہ قوی ہوگا۔

تہذیب : اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ میں تہذیب ہے۔ پروردگار عالم کی طرف سے تنبیہ ہے کہ اگر بندوں نے اس ہدایت کی پروا نہ کی تو پھر بھی کہ اللہ رب العزت غافل نہیں وہ ان کی تمام کاروائیوں سے واقف ہے۔ وہ ان فرماؤں سے غفلت اچھی طرح جان ہے۔

یہ بات لازم نہیں رہے کہ اگر اسلام نے مردوں کو احکامات اللہ میں اپنی نگاہیں ہٹا کر رکھنے کا حکم دیا ہے تو عورتوں کو بھی فراموش نہیں کیا۔ چونکہ مرد و عورت دونوں کا خیر ایک ہی ہے لہذا عورت کی فطرت میں بھی شہوت رکھی گئی ہے۔ ان کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَأَقْبَلِ لِلْمُؤْمِنَاتِ مِمَّا فَتَنَهُنَّ مِنَ الْأَمْوَالِ حَيْثُ وَنَفَقْتُنَّ فَتَرَوْنَ جَنَّتِ
 (ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی ٹکا ہیں، بچی رہیں اور اپنی شرمگاہوں کی
 حفاظت کریں)

ان دونوں آیات کا لب و لہجہ اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے کہ آنکھوں کی دھاک
 شہوت میں اختصار اور شرمگاہ میں اہتمام پیدا کرتی ہے۔ ایسی حالت میں انسانی عقل پر
 پردہ چڑھتا ہے۔ شہوت کھلی آنکھوں کے باوجود انسان کو اندر عاجز رہتی ہے۔ اسان گناہ
 کا ارتکاب کر کے ذلت و درویشی کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ شہوت کے معاملہ میں جو
 حال مردوں کا ہے کم و بیش وہی حالت عورتوں کا ہے۔ جو تھیں عموماً جذباتی ہوتی ہیں، جذ
 ہ اثر ہر ہاتی ہیں۔ ان کی ٹکا ہیں بھلی ہو جائیں تو زیادہ نفعے جگاتی ہیں لہذا انہیں بھی
 چاہئے کہ اپنی ٹکا ہیں بچی رہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لِمَ عَلَيْكَ وَالْفِكَ الْإِلَهَ وَ إِيَّانَا بِحِفْظِ الْعَيْنِ لِقَائِهَا سَبَبٌ كُلُّ لَفْظَةٍ
 وَ الْإِلَهَ (منہاج العبادین ص ۲۸)

(بھرتو آنکھ کی ضرر، حفاظت کرا لے تجھے اور ہمیں تو بقی مٹا فرمائے کیونکہ یہ ہر
 لفظے اور آیت کا سبب ہے)

اس سے معلوم ہوا کہ آنکھوں کا تحفظ نہایت مہمک ہے اور اکثر عورتوں اور آنکھوں کا
 بنیادی سبب ہے۔

نظر کی حفاظت سے متعلق احادیث:

(۱) نبی علیہ السلام کا ہوش نگہ رانی ہے۔

غَضُّواْ أَبْصَارَكُمْ وَاسْتَفْظُواْ فَرْوَجَكُمْ (الحجاب الکافی ص ۲۰۴)

(اپنی نگاہوں کو پست رکھو اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو)

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

”ٹکا، ثبوت کی کامداد اور بیا میر ہوتی ہے اور ٹکا کی حالت و معاملہ شرکاء اور ثبوت کی ہک کی حالت ہے جس نے نظر کو آ زور کر دیا اس نے اس کو چاکت میں ڈال دیا۔ نظریہ ان تمام آفتوں کی بنیاد ہے جس میں انسان چکا ہوتا ہے“
(المجرب الکافی ۲۰۳)

(۲) نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے
اَلنَّظَرُ اَنْهَمُ مَسْخُومٌ بَيْنَ سِتِّينَ اَوْ ثَلَاثِينَ (المجرب الکافی ۲۰۴)
(نظر انہیں کے حیروں میں سے ایک ہزار آٹھ سو ہے)

(۳) بعض علماء کا قول ہے
اَلنَّظَرُ سِتُّونَ سَنَةً اَبْلَى اَلْقَلْبِ (ابن کثیر ۲/۲۷۳)
(لگا ایک سو چھ سو سال کی عمر میں دل کی عمر بڑھ کر ڈال دیتا ہے)

(۴) نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے
اَلْعَيْنَانِ ذَاتَا اَلنَّظَرِ (مسلم)
(آنکھیں کا زور دیتا ہے)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی غیر حرام کے چہرے پر ثبوت لہری ٹکا دے گا وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا ہوتا ہے۔ سبک سالہین نے ٹکا کو ”ہرید العشق“ یعنی عشق کا پورا میر کہا ہے۔

زیلنا اگر حضرت جبریل علیہ السلام کے چہرے پر نظر نہ ڈالتی تو جذبات کے ہاتھوں نے کایہ ہو کر گناہ کی دعوت نہ دیتی۔ چند لمحوں کی چٹائی نے اس کے دماغ کو قول کا حکم قرآن مجید میں کر دیا۔ بے حیائی والے کام کی نسبت قیامت تک اس کی طرف ہوتی رہے گی۔

میرت حاصل کرنی چاہئے کہ یہ نظری کی رسوائیاں کتنی بڑی اور کتنی بڑی ہیں۔

اچانک نظر معاف ہے

کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ وہ چلے یا آتے جاتے غیر عزم و جدت سے آجاتی ہے تو اس کے پھر سے پھر نظر نہ جاتی ہے۔ لیکن سو حلال کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے سوال پر چھاتی یا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا
يَا غِبْسِي لَا تَقْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةُ: فَإِنَّ لَكَ الْآذُنِي وَالْهَيْسَةَ لَكَ
الْأَبْصَرَةَ (مسکو ۲۱۹۶)

(اے علی! ایک مرتبہ نظر نہ جانے کے بعد پھر وہ بارود نہ دیکھو کیونکہ تمہارے لئے صرف پہلی نظر معاف ہے دوسری نہیں)

اس سے معلوم ہوا کہ پہلی اچانک نظر معاف ہے اور اگر کسی وقت پہلی نظری ارادہ والی کی تو وہ بھی حرام ہوگی۔ اور پہلی نظر معاف ہونے کا یہ مطلب بھی نہیں کہ پہلی نظری اپنی عمر پر ہو کہ وہ بارود دیکھنے کی ضرورت ہی نہ ہے۔ صرف اتنی بات ہے کہ اگر اچانک نظر نہ گئی تو نظریں فوراً جٹانے کا حکم ہے،

حضرت محمد بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام سے پوچھا کہ جو نظر واصل نہ جاتی ہے اس کے حلق کیا حکم ہے۔ اور شاذ فرمایا
أَضْرِبْ بِنَفْسِكَ (گاہ کو پھیر لو) (مسکو ۲۱۹۷)

بعض اوقات حکیم و اکابر یا جگہ کو کسی شرعی حذر کی وجہ سے کسی باعزم کا چہرہ دیکھنا نہ جاتے تو بعد ضرورت دیکھنے کے بعد نظر کو فوراً جٹاننا چاہئے۔

بد نظری فساد کا سبب ہے

غیر عزم کی طرف شہوت کی نظر سے دیکھنا فساد کا سبب ہے۔ شیطان غیر عزم کے چرواہوں کو حیران کر کے پیش کرتا ہے وہ ایسے بھی آدمی سے ہر چیز پہلی نظر آتی ہے۔ اسی لئے تو

شکل مشہور ہے کہ دور کے احوال پہانے ہوا کرتے ہیں۔ بد نظری کرنے سے انسان کے دل میں گمراہی کا تخم پڑ جاتا ہے جو موقع ملنے پر اپنی بہار دکھاتا ہے۔ عاقل نے اہل کی بیری کے سن و حال پر نظر ڈالی تو دل و دماغ پر ایسا بھوت سوار ہوا کہ اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔ یہاں سب سے پہلی تا فرمائی کا مرتکب ہوا۔

قرآن مجید میں اس کے قبیح فعل کا تذکرہ ہوا۔ گمراہ کی بھار ڈالنے کی وجہ سے قیامت تک جتنے قاتلین آئیں گے ان کا روبرو بھی اس کے سر پر ہوگا۔ معلوم ہوا کہ پہلی نظر ڈالنے کا اقتدار ہوتا ہے پھر معاملہ اس کے بعد بے اختیار ہی والا ہو جاتا ہے۔

۔ چلے کہ ایک نظر حیرتی جزم دیکھ آئیں

یہاں جو آئے تو بے اختیار بیٹھ گئے

اس لئے بہتر ہے کہ پہلی نظر سے ہی بچا جائے۔ خطرے میں پڑنا یہ سب کلاموں کا کام نہیں ہوتا۔

بد نظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے

نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے

الْبَشَانُ دَنَانُهَا الشَّغَرُ وَالْأَذْنَانُ دَنَانُهَا الْإِنْصَنَاعُ وَالْإِنْسَانُ دَنَانُهَا الْكَلَامُ وَالْبُذْ دَنَانُهَا الْبُكْسُ وَالزَّجَلُ دَنَانُهَا الْخَطَا وَالْقَلْبُ يَهْوِي وَبَشَنِي وَبَشَنِي ذَلِكَ الْفَرْخُ أَوْ يَكْلِبُنِي

و آگھوں کا زنا دیکھتا ہے، کانوں کا زنا سنتا ہے، زبان کا زنا بات کرتا ہے،

ہاتھ کا زنا بکرتا ہے، پاؤں کا زنا چلتا ہے، دل آرزو اور قہر کرتا ہے، شرم بگاڑتا

اس کی تھوڑی سی بکھڑبکھ کرتی ہے (بخاری ج ۱ ص ۳۲)

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

”نظر کثیف یہاں کرتی ہے، کثیف سوچ کو بد بختی ہے، سوچ شہوت کا اہارنی

ہے اور شہوتِ ارادہ کو ختم دیتی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ زنا کا ارادہ تب ہوتا ہے جب انسان غیر محرم کو دیکھتا ہے۔ اگر دیکھے گا ہی نہیں تو ارادہ ہی نہیں ہوگا جس سے معلوم ہوا کہ بد نظری زنا کی پہلی میزگ ہے۔ محل مشہور ہے کہ دنیا کا سب سے لبا سڑا ایک قدم اٹھانے سے شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح زنا کا سڑا بد نظری کرنے سے شروع ہو جاتا ہے۔ مومن کو چاہئے کہ پہلی میزگ چمٹنے سے ہی پرہیز کرے۔

بد نظری سے بچنے پر حلاوتِ ایمان

مسند احمد میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کراہی مقول ہے
 مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مُخَابِرَةِ الزَّوْنِ مُرَّةً ثُمَّ يَفْطِنُ نَفْسَهُ
 إِلَّا أَحْدَثَ اللَّهُ لَهُ جَهَادًا يَجِدُ جَلَاوَنَهَا (مسند: ۱۷۰۰)
 اکوئی مسلمان جب پہلی مرتبہ کسی عورت کی طرف سے دیکھ کر ہر گز ایمان کا پست کر
 لے تو اللہ تعالیٰ اس کو مہارت میں لذت عطا فرماتے ہیں۔
 ہر انی شریف میں غیر محرم سے نظر ہٹانے کے حلق روایت ہے کہ
 مَنْ نَزَّكَّهَا مِنْ مُخَابِرَةِ الزَّوْنِ يَجِدُ جَلَاوَنَهَا يَنْظُرُ إِلَى فُلَانٍ
 (رواہ طبرانی، المعجم، المرفوع، المرفوع، ۲۷۰)

ایسے نے میرے مذہب سے (بد نظری) چھوڑی میں اسے ایسا ایمان عطا
 کروں گا جس کی عبادت، عدول میں محسوس کرے گا۔

نکاح فی حد سودا سے کہ بد نظری کی واقعی اور عارضی لذت کو چھوڑنے پر ایمان کی
 واقعی عبادت اور شیرینی نصیب ہوتی ہے۔ یہ بات ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے سینے میں
 عسکری عطا دیتے ہیں۔ ایسے ہی دستور ہے کہ عمل کی جزا اسی کی جس سے ہوا کرتی ہے۔
 میں ہر شخص غیر محرم پر نہر ہائی کی لذت کو ترک کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہم دے اور

ایمان کی لذت عطا کرے گا۔

بد نظری سے کبھی سیری نہیں ہوتی

حضرت اقدس قادری رحمہ اللہ فرماتے ہیں

”بد نظری چاہے کتنی ہی زیادہ کی جائے، چاہے ہزاروں مردوں اور عورتوں کو

گھورا جائے اور گھنٹوں گھورا جائے سیری نہیں ہوتی۔“

بد نظری ایسا عیاس نکاتی ہے جو کبھی نہیں سمجھتا۔ استغنا، کامریض اور پانی پے کر

بیٹ پینے کو آئے تو بھی عیاس ختم نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک سے بڑھ کر ایک کو

خوبصورت بنایا ہے۔ انسان کتنے فیصے دیکھے گا۔ منہ بھی لگا ہے کہ ایک کو دیکھا ہے

دوسرے کو دیکھنے کی ہوس ہے۔ اس دنیا میں ساری عمر بہتے رہیں گے تو بھی کتنا رہے

نہیں سمجھیں گے اس لئے کہ یہ دنیا بیکار کھار ہے۔

بد نظری دھم کو گہرا کرتی ہے

نظر کا تیر جب عیاست ہو جاتا ہے تو بھر سوزش قلب بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔

جتنی بد نظری زیادہ کی جائے اتنی ہی بد دھم زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ حافظ ابن قیم فرماتے ہیں

”نگاہ کا تیر پینا جائے تو بچھنے والا پہلے تل ہو جاتا ہے وہ یہ ہے کہ نگاہ ڈالنے

والا دوسری نگاہ کو اپنے دھم کا واردا سمجھتا ہے۔ حالانکہ وہ دھم کو زیادہ گہرا کرتا

ہے“ (الجباب لکافی ص ۳۷)

۔ لوگ کاتوں سے بچ کے چلتے ہیں

ہم نے پھلوں سے دھم کھائے ہیں

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں

البصر علی بعض البصر ایسر علی البصر علی البصر بعدہ

(المحب کا کافی nr)

(آگہ بند کرنا آسان ہے مگر اس کی تکلیف پر میرے مشکل کام ہے)

بد نظری سے بوڑھے بھی محفوظ نہیں

زنا کے عمل سے بہت سے لوگ فاقا ہاتھ ہیں چونکہ اس کے لئے بڑے اہتمام کرنے چاہتے ہیں۔ بول تو جس سے زنا کرنا چاہے وہ راضی ہو، دوسرا مناسب موقع و محل پھر ہو، میرا دعائی بھی ہو ورنہ تو دار لگا رہتا ہے کہ اگر کسی کو اطلاع ہوگی تو عزت خاک میں مل جائے گی۔ اس لئے شائد ہر مسوز لوگ اس میں کم جھکا ہوتے ہیں۔ اگر پیشہ ور مرد تو اس سے زنا کرنا چاہے تو بال بچہ پانی کی طرح بہانا چاہے۔ حرم براس اچھا، آفتاب، ہوزاک بھی سودی چاروں کا دار لگا رہتا ہے۔ بخلاف بد نظری والے گناہ کے کہ اس میں سامان کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ وہی اس میں بدنامی کا دار ہوتا ہے کیونکہ اس کی خبر تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے کہ میت کیسی ہے۔ وہ بوڑھے جو مٹی طور پر ہمارے کی قدرت ہی نہیں رکھتے وہ بھی بد نظری کے گناہ میں جھکا ہو جاتے ہیں بلکہ ان میں گناہ کی حسرت کوٹ کٹ کر بھری ہوتی ہے۔ بھول شاعر

۔ جوانی سے زیادہ وقت بھری جوش ہوتا ہے

بڑھاپا ہے چراغ کجا جب خاموش ہوتا ہے

بعض لوگوں کا جسم بڑھا ہوتا ہے دل تو جوان ہوتا ہے وہ ہر وقت جوانی کو یاد کرتے

رہتے ہیں۔

۔ بھری تمام ذکر جوانی میں کٹ گئی

کیا مات غمی کہ ایک کہانی میں کٹ گئی

بعض کی آئینہ قبر میں بکھی جاتی ہیں کہ جبک جاتی ہے پھر بھی انہیں جوانی کی سٹائش

ہوتی ہے، بھول شاعر

۱۔ یہیں کہیں تھی جوانی مگر چہ تہ چلا
اسی کو دھمڑ رہا ہوں کمر بھگائے ہوئے
سرچنا پانے کا اگر جوانی غفلت میں گزر چکی تو چلوڑ ساپے میں ہی وہب کو یاد
کر لیں مگر یہاں تو اتنی ٹنگا بہتی ہے

۲۔ مہم بھری میں جوانی کی انگ
آہ کس دلت میں کیا یاد آتا
طرزِ قحاش یہ بھی ہے کہ صورتیں بڑھے کچھ کر اس سے پردے کا اجتمام بھی نہیں
کرتیں۔ اس سے بد نظری کے کٹاؤ میں اور زیادہ آسانی ہو جاتی ہے۔ شہوت پرست
بڑھے ہال منہ پر لیتے ہیں جب کہ دل سیاہ کر بیٹھتے ہیں۔ روزِ محشر زبانِ حال سے کہیں
کے

۳۔ تکرہ گناہوں کی بھی حسرت کی طے داد
دارب! اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے
سفرِ قناری رنہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کچھ سے ایک بڑھے آدمی نے جو بہت
سے کاموں میں مشغول تھے مگر انہوں نے اپنی حالتِ دہان کی کہ میں غیر محرم کو چھانی نظروں
سے دیکھنے میں مبتلا ہوں۔ بد نظری کا کتنا نقصان ہے کہ بڑھا آدمی قبر کے کنارے تک
پہنچے جاتا ہے مگر یہ سوزی مرضِ ساتھ لگا رہتا ہے۔

بد نظری سے توفیقِ عمل چھین جاتی ہے

سفرِ قناری رنہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے ذکر یا دوسرے عمل فرماتے ہیں
'بد نظری' نہایت ہی مہلک مرض ہے۔ ایک تجربہ تو میرا بھی اپنے بہت سے
'صحاب' پر ہے کہ اگر غفلت کی مبتلا، جس لذت و عیش کی کیفیت ہوتی ہے مگر
بد نظری کی حد سے عبادت کی عادات اور لذت کا بہ جاتی ہے اور اس کے بعد

رفتہ رفتہ عبادات کے چھوٹے کا ذکر یہ بھی کیا جاتا ہے۔ (آپ ص ۱۸/۱۷۱)

مثال کے طور پر اگر صحت مند فوجیوں میں ان شخص کو بھرا ہو جائے اور اترنے کا نام ہی نہ لے تو لاٹری اور کمزوری کی وجہ سے اس کے لئے پھنسا بھرتا مشکل ہو جاتا ہے۔ کوئی بسم کرنے کو دل نہیں چاہتا، باستر پر چڑھ کر بے کوفی چاہتا ہے۔ اسی طرح جس شخص کو بد نظری کی بیماری آگ جاسے وہ بالمشق طور پر کمزور ہو جاتا ہے۔ نیک عمل کرنا اس کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ دوسرے اشکوں میں اس سے عمل کی توفیق چھن جاتی ہے۔ نیک کام کرنے کی نیت بھی کرتا ہے تو بد نظری کی وجہ سے نیت میں خلل آ جاتا ہے۔ بقول شاعر

چار تھے نماز کو ہم سن کے ذکر حور
جلوہ جوں کا دیکھ کر نیت ہل گئی

بد نظری سے قوت حافظہ کمزور ہوتی ہے

حضرت سیدنا عظیم الامام سیدنا محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ غیر عزم و ہمتوں کی طرف یا تو مردوں کی طرف ثبوت کی نظر ڈالنے سے قوت حافظہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اس کی تصدیق کے لئے یہ ثبوت کافی ہے کہ بد نظری کرنے والے حضرات کو منزل یا دھبیں راتیں اور جو خطبہ حفظ کر رہے ہوں ان کے لئے سخت یاد کرنا مصیبت ہوتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ علیہ نے اپنے اتحاد امام و کعبہ رحمہ اللہ علیہ سے قوت حافظہ میں کمی کی شکایت کی تو انہوں نے مصیبت سے بچنے کی تلقین کی۔ امام شافعی رحمہ اللہ علیہ نے اس گفتگو کو شعر کا جامہ پہناتے ہوئے فرمایا

شکوت الی و کعبہ سوء حفظی
فاوحسانی الی نورک المعاصی
فان العلم سور من الیسی
و سور اللہ لا یعطی المعاصی

اے میں نے انعام کو کب دیا تھا۔ یہ ہے کہ انھوں نے
 وصیت کی کہ اسے طالب علم دیا گیا ہو۔ یہ ہے کہ
 اور اللہ تعالیٰ کا نور کسی کو نہ دیا کہ وہ اس کی طرف سے

کالیج، یونیورسٹیوں اور مدارس کے طلباء اور طالبات کے لئے اس میں مہارت کا
 درجہ موجود ہے۔

بد نظری ذلت و خواری کا سبب ہے

شیخ واسطی رحمہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی دولت و
 خواری چاہتے ہیں تو اسے خواہ صورت پھرے دیکھنے کی عادت میں مبتلا کر دیتے ہیں۔
 اس سے مظلوم ہوا کہ بد نظری ذلت و خواری کا بنیادی سبب بنتی ہے۔ جو غرض نصیب لوگ
 اپنی نگاہوں کو پست رکھتے ہیں وہ بڑی بڑی آفتوں اور مصیبتوں سے بچ رہتے ہیں۔
 بحال میر تقی میر

اس عاشق میں عزت سادات بھی مہنی

مرزا غالب ایک کہتے ہیں

مطلق نے غالب کو کہا کہ دیا

وہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

بد نظری سے برکت ختم ہو جاتی ہے

بد نظری کے بد اثرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان کی زندگی میں سے رزق
 میں سے اور وقت میں سے برکت اٹھائی جاتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے کام سے سے
 مسئلے بن جاتے ہیں۔ جس کام کی بھی انسان کو بخش کر دے وہ اوجھڑا رہ جاتا ہے۔ ظاہر
 میں لگتا ہے کہ کام ہو جائے گا مگر میں وقت پر ہوتے ہوئے رہ جاتا ہے اور پڑھائی و
 چھٹیائی کا سبب بنتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ کسی نے کچھ کر دیا ہے حالانکہ وہ اپنے نفس کی

مباحث کی وجہ سے مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ایک وقت خدا کی مٹی کو ہاتھ لگاتے تھے تو سونا ہی جاتی تھی لب تو سونے کو ہاتھ لگاؤ تو وہ بھی مٹی بن جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بد نظری کی وجہ سے انسان کی زندگی سے برکت اٹھائی جاتی ہے۔

بد نظری کرنے والے سے شیطان پر امید رہتا ہے ایک بزرگ کی شیطان سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے شیطان سے پوچھا کہ اچھے قصان وہ عمل کی نگاہی کرو جس کی وجہ سے انسان آسانی قہار سے ہال میں پھنس جاتا ہے۔ اس مرد نے جواب دیا کہ غیر محرم کی طرف شہوت کی نظر نہ دیا جائے کہ میں اس بندے سے پر امید رہتا ہوں کہ کبھی نہ کبھی اس کو گناہ میں لوٹ کر کے اپنے ہال میں پھنساؤں گا۔ جو لوگ لگا ہیں نیچا رکھتے ہیں میرے بہت سے حریفان پر کارگر ثابت نہیں ہوتے۔ میں نے چاروں سطوں سے لولا دیا دم کو بھکانے کی قسم اٹھائی ہوئی ہے۔ نیچے کی سمت گھنٹا سمت ہے۔ جس نے لگا ہیں بھکانے رکھیں اس نے مجھے ہامید بکھ دیا۔

بد نظری سے نیچے برباد گناہ لازم غیر محرم کی طرف لپائی نظروں سے دیکھنے والا عموماً جلد یا بدیر عشق مجازی میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ وہ عقوبت کو اپنا محبوب ٹالیتا ہے۔ جوں جوں توں میرا دین ایمان بھناں (اے محبوب تھی میرا دین اور ایمان ہے)

یہ عمل شرک غلطی کہلاتا ہے۔ جب کہ شرک ایسا گناہ ہے جو کئے ہوئے عملوں کے نتائج ہونے کا سبب بنتا ہے۔ اس کو کہتے ہیں نیچے برباد گناہ لازم

بد نظری سے اللہ تعالیٰ کی غیرت بھڑکتی ہے

میں نبیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے

أَمَّا غَيْرُؤُ وَاللَّهَ فَاغْيُؤُ بَيْنِي وَبَيْنَ غَيْرِيهِ خَرَمَ الْفُلُؤُ اجْشَ مَا غَيْرُؤُ بَيْنَهَا
وَمَا بَيْنَكَ

”میں خود ہوں اللہ تعالیٰ مجھ سے نہ خود غیر ہیں۔ غیرت ہی کی وجہ سے اللہ

تعالیٰ نے مجھ پر باطن فراخ دل کو حرام کر دیا ہے“

بد نظری فحش کاموں کا منہ دے ہے۔ جو اس کا ارتکاب کرنا ہے اللہ جل شانہ کو غیرت

آتی ہے۔ اپنے دورِ باطنی سے اس کو طحون و مردود کر دیتے ہیں۔ بد نظری کرنے والے

کو اپنی دمت سے دور کر دیتے ہیں۔ جو لوگ ٹیکہ بن کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں وہ بد

نظری سے بھی تاکہ اللہ تعالیٰ کی دمت سے قریب ہوں۔

بد نظری کرنے والا طحون ہوتا ہے

حدیث پاک میں ہے

لَعْنُ الْمَلُؤُ النَّاطِرُؤِ وَالْمُنْظَرُؤِ إِلَيْهِ (بخاری۔ مشکوٰۃ۔ ص ۷۷)

”اللہ تعالیٰ لعنت برساے دیکھنے والے پر اور دیکھنے کا موقع دینے والی پر“

جولوگ کیاں میں منہ کرے پر وہ لگ باز اوروں میں کھڑی بھرتی ہیں اور جو لوگ ان کی

طرف الجائی نظروں سے دیکھتے ہیں وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مستحق بنتے ہیں۔ یہ

کتنا نقصان عظیم ہے کہ بد نظری والے گناہ کے ارتکاب کے دوران انسان اللہ تعالیٰ کی

دمت سے دور ہوتا ہے اور لعنتیں برسنے کا سوجھ بٹا ہے۔ بد نظری والے گناہ سے قریب

کرنے میں دیر نہیں کرتی چاہئے ایسا نہ ہو کہ اور موت آئے اور اور رحمتوں سے نبی بھائے

لعنتیں برکس رہی ہوں۔

نفسر اندھنا و الأعمى ذلك هو العسران المبين

(بہرِ نادانِ آخرت کا عسار ہے اور یہ عسارِ حق ہے)

بد نظری کو لوگ خلیف سمجھتے ہیں

بد نظری اگرچہ بہت بڑا گناہ ہے مگر کل لوگ اس کو خلیف سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہے
دعا کی کرتے ہیں۔ یہ گناہ اول جہاں میں ظلم و جور کی وجہ سے کیا جاتا ہے پھر ایسا فرض
اور روگ لگ جاتا ہے کہ بگڑ چکا ہے۔ لہذا یہ گناہ لپکا نہیں بلکہ
اللہ من اعظم المصائب (یہ بڑی مصیبتوں میں سے ایک ہے)

بد نظری سے بد معاشی تک

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں

”عداوت کی ابتدا نفرت سے ہوتی ہے جیسا کہ آگ اور دھواں کی ابتدا ایک
پتھاری سے ہوتی ہے۔ اس لئے شرمگاہ کی حفاظت کے لئے نفرت کی حفاظت
ضروری ہے“ (الاحیاء کا فی ۲۰۴)

جو لوگ بد نظری کے مرتکب ہوتے ہیں وہی بد معاشی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جو
لوگ اپنی نفرت کو آزد چھوڑ دیتے ہیں ان کی شرمگاہ بھی بے قایم ہو جاتی ہے۔ پھر انسان کو
فحش کام کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ آگ نہ ابد اگر تھی ہے اور شرمگاہ نہ تھا
کرتی ہے۔

بد نظری سے جسم میں بد بو

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

”یہ تو بہت گہرے تھوڑے کہ بد معاشی سے کپڑوں میں فحش یعنی بد بو پیدا ہو جاتی
ہے“ (آبِ حیات)

بد نظری کتنا ہلک مرض ہے کہ اس کا اثر فوری طور ظاہر ہوتا ہے حتیٰ کہ جسم اور
پکڑوں سے جب قسم کی ہلک دبو آئے گئی ہے۔ اس کے انتہائی جو لوگ اپنی
لگا ہوں کو پکیزہ بنا لیتے ہیں اور پاکدامنی کی زندگی گزارتے ہیں ان کے جسموں سے
خوشبو آتی ہے۔ حدیث پاک سے بھی اس ضمن کا ثبوت ملتا ہے۔ نبی صلیہ السلام کے
جسم اطہر سے اتنی خوشبو آتی تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عسویٰ کر لیتے تھے کہ نبی صلیہ
السلام کی راستے سے گزرے ہیں۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا چھوٹے بچوں کے درپے نبی صلیہ
کے پیٹے کے قطرے شیشی میں جمع کر لیتی تھیں۔ پھر جب اس کو خوشبو میں ملاتی تھیں تو
خوشبو کی خوشبو میں اضافہ ہوتا تھا۔

یہی بات سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے دیکھی گئی، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے
تھے۔

ثُمَّ كَانَ يَنْفَخُ فِيهِمْ نَفْسًا كَنَفْسِ بَنِي إِدْرِيسَ بْنِ يَنْفَخُ فِيهِمْ نَفْسًا

[ابوہریرہ کی خوشبو ہلک کی خوشبو سے بھی زیادہ دلچسپ تھی]

اس سے معلوم ہوا کہ صفت و پاکدامنی کی زندگی گزارنے والوں کے جسم میں خوشبو
پیدا ہو جاتی ہے، جب کہ بد نظری اور فحاشی کے مرتکب ہونے والوں کے جسم سے بدبو
آتی ہے۔ یہ وہ امریکہ کا سفر کرنے والے اس کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ فرنگی لوگ دیکھنے
میں گورے چٹے ہوتے ہیں، پکڑے صاف سحرے ہوتے ہیں مگر جہاز میں ساتھ والی
سیٹ پر بیٹھ جائیں تو عجیب سی بدبو ان کے جسم سے آ رہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے
قرآن مجید میں فرمایا ہے

إِنَّمَا الْمُفْسِقُونَ خُفُوْنَ نَجِسٌ [بے شک مشرکین نجس ہوتے ہیں]

ساری دنیا جانتی ہے کہ نجاست میں بدبو ہوتی ہے۔ حیرت کچھ کہنے کی ضرورت ہی

نہیں ہے۔

بد نظری کی نقد سزا

بد نظری کی ایک قسم یہ ہے کہ کسی کے مکان کے صومراخ، گھڑکی یا دروازے سے دیکھا جائے۔ حدیث پاک میں اس پر سخت وعید آئی ہے۔ یہاں تک کہ گمراہ کو اختیار دیا گیا ہے کہ جہاں دیکھنے والے کی آنکھ پھوڑ دے۔

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

ان امرا اطلع علیک بغیر الذن فیحد فہ بہ حدۃ الفطانات عینہ ما
کان علیک من جناح (ابن کثیر ۲/۴۰۷)

اگر کوئی بغیر اجازت تمہارے گھر میں جھانکے تو تم اس کو ٹھکری اٹھا کر مارو جس
سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے!

بد نظری کی وجہ سے قرآن بھول گیا

امام ابن جریر اپنی کتاب تلخیص میں تحریر فرماتے ہیں کہ ابو عبد اللہ ابن ابی نعیم
کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا ایک خوبصورت نصرانی لڑکے کو دیکھ رہا تھا کہ اس نے مجھے ابو
عبد اللہؓ کی میرے سامنے سے گزرا، پوچھا کیسے کھڑے ہو؟ میں نے کہا اے بچا!
آپ اس طرح خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہیں اسے کی گھر؟ قتل و دوزخ میں عذاب دیا جائے گا
۔ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ میرے شانوں کے درمیان مارے اور کہا کہ اس بد نظری
کا نتیجہ تمہیں ملے گا۔ اگرچہ کجگہ سے گزر جائے۔ میں نے چالیس برس کے بعد اس گناہ
کی کسوٹ دیکھی کہ قرآن مجید بھٹکا پڑا۔ (تلخیص ابی نعیم ۲/۳۹)

ابو طلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے استاد ابو بکر دہقان کے ساتھ جا رہا تھا۔ ایک فوجی
لڑکے کے چہرے پر میری لچائی نظری کی قوشیخ نے فوراً ہاتھ پکڑ لیا۔ فرمایا کہ تم اس کا نتیجہ

پاؤ گے۔ میں، بکواسے کے بعد قرآن بھول گیا۔

بد نظری اور تصاویر

بد نظری کی ایک قسم وہ برہنہ تصاویر دیکھنا ہے جو اخباروں اور کتابوں کی زینت بنتی ہیں یا جنسی مضامین پر مشکل رسالوں کے سرورق پر چھتی ہیں۔ فلموں اور ڈراموں میں کام کرنے والی صورتوں کی تصاویر دیکھنا، ٹی وی اثاثہ سرکوشریں سٹیف کے بہانے دیکھنا، راستہ پہلے سڑک کے کناروں پر لگے ہوئے سائن بورڈ پر بنی ہوئی تصاویر دیکھنا، یا گرل ٹریڈ، ہوائے ٹریڈ کی تصویر چھپا کر دکھانا اور چھائی میں گھنٹوں چھائی نظروں سے دیکھنا۔ یا انٹرنیٹ پر پیش دراز کیوں کی لگی تصاویر دیکھنا یا فحش مناظر والی سی ڈی پر تصاویر کو دیکھنا سب کا سب حرام ہے۔ بعض لوگ شادی بیاہ کے موقع پر غلو محفلوں کی تصاویر اپنے پاس رکھتے ہیں اور دیکھتے دکھاتے ہیں۔ تصاویر دیکھنا زندہ آدمی کو دیکھنے سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ راہ پہلے غیر محرم کے گھر داخل کرنا یا ہار یک بنی سے ٹھکس دیکھنا یا سکتا جتنا تصاویر کے ذریعے دیکھنا ممکن ہے۔ اس سے زیادہ غلط و بے کی ضرورت ہے۔ کسی بہ حال شاعر نے تصویر کی تحریف کرتے ہوئے کہا ہے

۔ تری تصویر میں اک ہاتھ تھم سے بھی زانی ہے

کہ جتنا چاہا ہو سے لو نہ ہلڑی ہے نہ کمال ہے

بد نظری اور حسن پسندی کا دھوکہ

بعض جاہل لوگ کہتے ہیں کہ ہم خوبصورت شکلوں صورتوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی خلقت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہ محض دھوکہ اور شیطان کی تلمیذ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کتنی چائز اور محال چیزیں ایسی بنائی ہیں جو اس کی قدرت کا شاہکار ہیں۔ پھولوں کے رنگ بد رنگ ڈیزائن دیکھیں۔ اس کی نزاکت پر غور کریں۔ اس کی خوشبو سونگ کر دیکھیں کہ کیسے

دماغ سطر کر دیتی ہیں۔ پہلوں کی عادت اور ان کی شیرینی پر غور کریں۔

اَنْظُرُوا بِلٰی اَنْفَرِهٖ اِذَا اَنْفَرَتْ

(دیکھو اسے پہلوں کی طرف جب پہل لے آئیں)

دماغوں، آبیروں، مرغزوروں کو دیکھیں۔ زمین کی وسعتیں آسمان کی رخصتیں

انسان کو اپنے دماغ پر غور کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔ رب کریم ارشاد فرماتے ہیں

اَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰی الْاَوَّلٰی خُلِقَتْ خُلُقَتْ وَ اِلٰی الْاٰخِرٰتِ خُلِقَتْ وَ اِلٰی الْاَوَّلٰی خُلِقَتْ خُلِقَتْ

وَ اِلٰی الْاٰخِرٰتِ خُلِقَتْ خُلِقَتْ وَ اِلٰی الْاَوَّلٰی خُلِقَتْ خُلِقَتْ

(کیا نہیں دیکھتے اولیٰ کی طرف کہ کبھی پیدا کیا گیا اور آسمان کی طرف کہ کبھی

بند کیا گیا اور پہلوؤں کی طرف کہ کبھی کبھار زمین کی طرف کہ کبھی

پھیلائی گئی)

غور کرنا ہے تو سورج، چاند ستاروں کے حسن و جمال کو دیکھیں۔ کیا ہوا میں ڈرتے

خوبصورت پرندے اور پانی میں حیرتی رنگ برنگ مچھلیاں غور کرنے کے لئے تم ہیں؟ غلط

اسانوں کے چہرے ہی دیکھنے کے لئے وہ گئے ہیں۔ یہ سب خدا خلق ہے اور خدا تعالیٰ ہی

قزاق گناہ کی مانند ہے۔

حضرت اشرف ملی عارفی کے سامنے ایک مرتبہ ایسے ہی کسی دل کے ہاتھوں مجبور

فحش نے بھی خدا کیا کہ حضرت ہم تو خوبصورت چہروں کو اس لئے دیکھتے ہیں کہ اللہ

تعالیٰ کی صفائی اور قدرت کا نام ہوتی ہے۔ آپ نے اسے خدا بھرتا، انگیزہ جناب دیا

فرمایا بھرتا اپنی والدہ کی شرمگاہ کو دیکھا کہ وہ کس طرح ایک چھونے سے راتے سے

تیار ہے جسے فحش تو بیچا گیا۔

بد نظری کی نحوست

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص آیا جس کی عیال نے راتے میں غلط

کی تھی۔ آپ نے اس کی آنکھوں کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور فرمایا: ایسا ہلال اللہ علیہ السلام ہر شیخ المسلمون من اصحابہم (اس قوم کو کیا ہو گیا ہے۔ بے گناہ ہمارے پاس چلے آتے ہیں حالانکہ ان کی آنکھوں سے رونا چھٹتا ہے) اور غصہ خیرین را کیا اور پچھنے لگا کہ کیا ابھی وہی کا سلسلہ باقی ہے۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔ یہ مومن کی فراموشی ہے۔

يَقُولُوا اِلٰهًا اِنَّا اَعْمٰوِيْنَ فَوَيْلٌ لِلَّذِيْنَ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ

(مومن کی فراموشی سے اوروں کو کدواٹھ کے نور سے دیکھتا ہے)

انہی کشف نے لکھا ہے کہ بد نظری سے آنکھوں میں ایسی غلٹ پیدا ہو جاتی ہے کہ جس کو بصیرت والا غصہ پہچان لیتا ہے۔ بد کہ منہف اور حسی غصہ کی آنکھوں میں نور ہوتا ہے۔

بد نظری کا عبرتناک انجام

حضرت شیخ الحدیث فرماتے ہیں: ”ایک غصہ کا جب مرنے کا وقت ہوا تو لوگ اسے لٹکی تعین کرنے لگے تو وہ جواب میں کہنے لگا کہ میری زبان حرکت نہیں کرتی۔ پر پچھا کیا وہ ہے کہنے لگا کہ ایک صورت مجھ سے تویہ خریدنے آئی تھی مجھے ابھی لگی میں چھائی نظروں سے اسے دیکھتا رہا“ (آپ جی ص ۱۳۱)

ابن جریر نے لکھا ہے کہ مصر کی جامع مسجد کا مؤذن بیٹارے پر اذان دینے کے لئے چڑھا۔ مسائے کی صبح پر نظر پڑی تو ایک خوبصورت نصرانی لڑکی نظر آئی۔ سوچا کہ بچے کرانے وار معلوم ہوتے ہیں اذان کے بعد تعارف کروں گا۔ اذان دے کر مسائے کے دروازے پر پہنچا۔ دستک دینے پر لڑکی کے والد سے ملاقات ہوئی۔ درمیان ”تنگر پچہ چلا کہ لڑکی کنواری ہے۔ مؤذن نے کہا کہ میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ لڑکی کے والد نے کہا کہ جانا مذہب قبول کرلو۔ ہم شادی کر دیں گے۔ اس مؤذن کے دل پر شہوت کا ایسا جوت سوار تھا کہ اس نے اس کردی۔ لڑکی کے والد نے کہا

آپ کو پر جھٹ پر آنی۔ چنے کر تحصیل سے بات کرتے ہیں۔ سونڈن پیر میاں نے سنے
 لاکر دو میاں میں پاؤں پہنلاتا یہ گردن کے کل گرا اور چاہن نکل گئی۔ جہول شام
 ۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصل ستم
 نہ اصر کے رہے نہ اصر کے رہے

بد نظری پر غیر معینہ سزا

ارشاد باری تعالیٰ ہے

يَقْلُمُ خَفَاجَةَ الْاَغْنِي وَنَا نَقِيضِ الصُّلُوْبِ

(ہانا ہے آنکھوں کی خیانت کا اور مردوں میں چھپاتے ہیں)

اس آیت میں بد نظری کے گناہ ہونے کا تذکرہ فرمایا مگر کوئی معین و مقرر مرد یا عورت
 نہیں کی گئی۔ اس میں دلا یہ ہے کہ لوگ وہ طرح کے ہوتے ہیں ایک بے حس لوگ
 لاتوں کے بھوت ہوتے ہیں جو باتوں سے نہیں بلکہ جوتوں سے ہی مانتے ہیں۔ ان کو
 دھکی دی گئی ہے کہ ہم آنکھوں کی خیانت کو ہانتے ہیں۔ اگر تم لوگ باز نہ آئے تو خوب
 سزا دیں گے۔

۔ چھریاں آنکھوں کی اور سینوں کے راز

جاتا ہے سب کو تو اسے بے نیاز

دوسرے حساس لوگ ہوتے ہیں ان کو پتہ چل جاتے کہ ہمارے آقا کو ہمارے
 کرتوت کی خبر ہو گئی تو شرم کے مارے گز جاتے ہیں۔ تو اس آیت میں ان کو شرم دلا دی
 گئی۔ ان کے لئے اتنا ہی کافی تھا۔ بد نظری کرنے پر ہر شخص کو اس کی طبیعت کے مطابق
 سزا دی جائے گی۔ جہول مٹھے

”جیسی روح ایسے فرشتے“

بتاتا ہے حیا اتنی زیادہ سزا

بد نظری کا اثر دل پر

حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل کا مکنا ٹھکانہ ہڈی سے دھڑ میں آتا ہے۔ بہت سے لوگ غیر عزم و جرات اور نو عمر لڑکوں کو چٹائی نظروں سے دیکھتے ہیں تو دل میں ان کے قتل میں کی چھاپ لگ جاتی ہے۔ پھر وہ اپنی غلطیوں میں سوچ و غماز خیال کے ذریعے ان سے شہوت پوری کرنے کے حوسے لیتے ہیں۔ یہ دل کا مکنا؟ گھوڑوں کے مکنا سے شہوت نر ہے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے محسوس کرے مگر قصور میں کسی غیر محرمات کا خیال دلائے تو اسے زنا کرنے کا مکنا ہوگا۔

بد نظری اور بے نور چہرہ

بد نظری کے اثرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ چہرے کو بے نور کر دیا جاتا ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے

عَنْ نَبِيِّ أَسَدَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَقْصُصُ الْفَضْلُ تَقْصُصُ الْفَضْلُ تَقْصُصُ الْفَضْلُ
لَوْ رُؤِيَ جَنَّتُمْ أَوْ لَيْسَ جَنَّتُمْ اللَّهُ وَالْجَنَّةُ جَنَّتُمْ (رد المحتار، المزمع، مرقبہ، ۳۳۵-۳۳۶)
[نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو آدمی اللہ کی تعریف، رخصت کے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرے یا پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور تعظیم میں دل دے گا]

قلل ہوئے کی اجازت یہی ہے کہ چہرے کو بے نور کر دیا جائے، خواہ سورتی کے پادبند یا پھر سبہ روتی ہو۔

بد نظری سے پرہیز کا انعام

جو شخص اپنی نگاہوں کی حفاظت کرے اسے آخرت میں دو انعام ملیں گے۔ ایک تو یہ نگاہ کی حفاظت پر اسے اللہ تعالیٰ کا دوا و رخصت ہوگا۔ دوسرا انعام یہ کہ ایسی آنکھیں قسمت کے دین دہنے سے محفوظ رہیں گی۔ حدیث پاک میں ہے

وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ عَيْنٍ تَأْكُلُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنَ عَجْثٍ عَنْ مَخَارِمِ اللَّهِ وَ عَيْنٌ تَهْدِي بَيْنَ
مَنْبَهِلِ اللَّهِ وَ عَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ زَائِنِ الثَّعَالِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ
(الترغيب والترهيب ج ۳ ص ۳۳)

ای اکریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر آنکھ تو اسات کے دلوں روئے کی سوائے
اس آنکھ کے جو خدا کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے منع ہے۔ اور وہ آنکھ جو
خدا کی راہ میں جاگتی رہے اور وہ آنکھ جو خدا کے طرف سے روئے گواہوں میں
سے کسی کے سر کے سامنے آ کر نہ لگے۔

بد نظری میں غایت احتیاط

بد نظری والے گناہ سے بچنے کے لئے ہر ممکن احتیاط کرنی چاہئے۔ مردوں کے لئے
نظائر محرم عورتوں کو دیکھنے کی بات ہی نہیں۔ اگر محرم عورت کو دیکھنے سے شہوت ابھرے تو
اس کی طرف بھی نہ دیکھے۔ نو عمر لڑکوں کی طرف بھی نہ دیکھے بلکہ اگر کسی مرد سے چہرے کو
دیکھ کر گناہ کا خیال پیدا ہو تو اس کے چہرے کو دیکھنے سے بھی پرہیز کرے۔ یہی سہاٹ
عورتوں کا ہے کہ ان کے لئے نظائر غیر مرد کو دیکھنا ہی صحیح نہیں بلکہ اگر کسی لڑکی کا چہرہ دیکھ کر
دل میں ایسی شہوت پیدا ہوتی ہے تو اس کی طرف بھی نہ دیکھے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کسی نو عمر لڑکے کو نظر پڑا کر دیکھے۔

(تلمیذیں الجلیس ۲۳۶)

اور اسے مشارع نے فرمایا کہ تم نو عمر لڑکوں کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ ان کا تشدد و شہو
لڑکیوں کے لئے سے بھی زیادہ ہے۔ اس میں حکمت ہے کہ غیر لڑکی کے ساتھ بیٹھنے
میں تو کئی رکاوٹیں ہوتی ہیں مگر نو عمر لڑکے کے ساتھ بیٹھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی لہذا
نئے کا اندیشہ زیادہ ہے۔ اس پر قیاس کرنا چاہئے کہ عورت کیلئے مرد تک پہنچنے میں کئی

روکاؤں ہوتی ہیں مگر ایک صورت کے لئے دوسری صورت کے پاس بیٹھا تو آسان ہوتا ہے۔ لہذا اگر صورتِ دل میں خطرہ محسوس کرے کہ لاواں صورت کے پاس بیٹھنے میں گناہ میں ملوث ہونے کا虞 ہے تو اس سے اسی طرح دور رہے جیسے مرد سے دور رہتی ہے کئی کس کے چہرے کی طرف بھی نظر نہ اٹھائے۔ زیادہ گھٹکوں سے بھی پرہیز کرے۔

۲۔ قدم قدم پہ یہاں احتیاط لازم ہے
کہ نظر ہے یہ دنیا کسی جہانے کی

بد نظری سے ہاتھی بھی پھسل جاتا ہے

جس شخص کو بد نظری کی عادت پڑ جائے وہ ضرور گناہ کی حفاظت بھی نہیں کر سکتا۔ شیطان مجیب انداز سے دعوہ کرتا ہے کہ تم غلط دیکھتے ہو کرتے تو کچھ نہیں۔ حالانکہ یہی دیکھائی تو کرنے کا مقدمہ ہے۔ ظاہر میں انسان جتنا بھی صاحبِ احتیاط (ہاتھی) ہو مگر بد نظری سے نہیں بچے گا تو ایک ناپاک دن ضرور پھسل جائے گا۔

۳۔ اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دلِ جلا کے سر عام دکھ دیا

بد نظری کے تین بڑے نقصانات

بد نظری سے انسان کے اندر نفسانی خواہشات کا طوفان اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور انسان اس سیلاب کی روشنی بہہ جاتا ہے۔ اس سے تین بڑے نقصانات وجود میں آتے ہیں۔
(۱)۔ بد نظری سے انسان کے دل میں غیالی محبوب کا تصور پیدا ہو جاتا ہے۔ حسین چہرے اس کے دل و دماغ پہ جذبہ کر لیتے ہیں۔ وہ شخص جانتا ہے کہ میں ان حسین شکلوں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا مگر اس کے باوجود تجاہیل میں ان کے تصور سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ تو گھنٹوں ان کے ساتھ خیال کی دنیا میں ہاتھیں کرتا ہے۔

معاہدہ اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ

تم مرے پاس آؤ گے یا کوئی
جب کوئی دوسرا نہیں آتا

بد نظری کے ساتھ عی شیطانی انسان کے دل و دماغ پر سوار ہو جاتا ہے اور اس شخص سے شیطانی حرکتیں کروانے میں جلدی کرتا ہے۔ جس طرح وہیران اور علی جگہ پر بندہ تیز آندھی اپنے اثرات پھوڑتی ہے۔ اسی طرح شیطان بھی اس شخص کے دل پر اپنے اثرات پھوڑتا ہے تاکہ اس دیکھی ہوئی صورت کو خوب آرامت و حیرت کر کے اس کے سامنے پیش کرے اور اس کے سامنے ایک غمگین صورت بتا دے۔ ایسے شخص کا دل رات دن اسی بات کی پوچھ میں لگا رہتا ہے۔ وہ خام آرزوئیں اور تمناؤں میں الجھا رہتا ہے۔ اسی کا نام شہوت پرستی، خواہش پرستی، غصہ پرستی بلکہ بہت پرستی ہے۔ یہ شرک غلی ہے۔ اور شاد باری تعالیٰ ہے

وَلَا تَطْعَمْنَ مِنْ أَطْعَمَتِنَا فَلْيَبْتَغْنَ ذِي الْخُرْقَانِ وَالْمُنَافِقُ أَنتَرُهَا لَوْ حَقًّا

اور اس کا کہنا نہ مان جس کا دل ہم نے اپنی بات سے غافل کر دیا اور وہ اپنی

خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے (الحکف ۲۸)

ان خیالی مجبوروں سے جان بچرا لے بغیر تہ تو ایمان کی علامات نصیب ہوتی ہے نہ

ترب الہی کی ہر گنتی ہے۔ بقول شاعر

بتوں کو توڑ جھیل کے ہوں کہ پھر کے

(۲) بد نظری کا دوسرا نقصان یہ ہے کہ انسان کا دل و دماغ متفرق چیزوں میں بٹ

جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے مصارع و مصالح کو بھول جاتا ہے۔ گھر میں حسین و جمیل نیکو

کار اور فائدہ دہی موجود ہوتی ہے مگر اس شخص کا دل بی بی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔

بی بی ابھی نہیں گنتی۔ ذرا لہجہ ہی بات پر اس سے الجھتا ہے، مگر کی خطا میں ہے سکوئی پیدا

ہو جاتی ہے، جب کہ یہی شخص بے پردہ مگوئے والی عورتوں کو اس طرح لپٹائی نظروں سے دیکھتا ہے جس طرح نکاری کو اپنے نکار کو دیکھتا ہے۔ بہاؤ جاتے تو اس شخص کا دل کام کاج میں بھی نہیں لگتا۔ اگر طالب علم ہے تو پڑھائی کے سوا ہر چیز اچھی لگتی ہے۔ اگر تاجر ہے تو کاروبار سے دل اکٹا جاتا ہے۔ کئی کچھ سوتا ہے مگر پر سکون نیند سے محروم رہتا ہے۔ دیکھنے والے دیکھتے ہیں کہ سوچا ہوا ہے جب کہ وہ طبعی محبوب کے قصور میں کھویا ہوا ہوتا ہے۔

(۳) بد نظری کا تیسرا بڑا نقصان یہ ہے کہ دل حق و باطل اور صفت و بدعت میں تمیز کرنے سے عاری ہو جاتا ہے۔ قوت بصیرت جہن جاتی ہے۔ دین کے علوم و معارف سے محرومی ہونے لگتی ہے۔ گناہ کا کام اس کو گنہ نظر نہیں آتا۔ پھر اسکی صورت حال میں دین کے متعلق شیطان اس کو کھوکھ و شبہات میں جکڑا کر دیتا ہے۔ ایک لوگوں سے دگمگاہیاں پیدا ہوتی ہیں جنکی کما سے دینی شکل و صورت والے لوگوں سے ہی نفرت ہو جاتی ہے۔ وہ باطل پہ ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے اور بد آخرا ایمان سے محروم ہو کر دنیا سے غمزدہ رہید ہو جاتا ہے۔

(بد نظری سے متعلق اقوال سلف)

- (۱) محدث پاک میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا
لَنْ يَنْتَهِيَ النَّظَرُ وَالْمَنْظُورُ إِلَيْهِ (یعنی۔ منظر و منظرین کا) (۱۰۰)
(اللہ تعالیٰ لعنت کرتے ہیں بد نظری کرنے والے مرد اور بد نظری کرنے والی عورت) (۱)

(۲) حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ شیر اور اونٹوں سے بچھے چلے جا، مگر کسی عورت کے پیچھے پرگزنہ چاہا (مقصود یہ ہے کہ شیر اور اونٹ وحالیت آج

تو موت کے منہ میں چلے جاؤ گے اگر صورت پلٹ آئی تو جہنم کے منہ میں چلے جاؤ گے) (۳)۔ حضرت عقی بن ذکریا جم سے لوگوں نے پوچھا کہ دنیا کی ابتداء کہاں سے ہوتی ہے؟ فرمایا، آنکھوں سے۔

(۴)۔ حضرت عمر فاروق ؓ نے فرمایا کہ اگر وہ بوسیدہ ہڈیاں بھی غلوت میں تھا ہوں تو ایک دوسرے کا قصد کریں گی (بوسیدہ ہڈیوں سے مراد بڑا حامد اور بڑی عورت ہے)۔

(۵)۔ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ عمر کو کے کی طرف نظر بٹا کر دیکھ رہا ہے تو بھلو کہہ دو کہ وہ بھلا ہے۔

(۶)۔ شیخ مسلم رحمہ اللہ نے فرمایا کرتے تھے کہ میں تمہیں مشائخ سے سنا ہوں جو اہل ثار کے جاتے تھے ہر ایک نے اپنے رخصت کے وقت وصیت کی کہ نو عمروں کی مصیبتی سے بچتے رہنا۔

(۷)۔ ابن ماجہ رحمہ اللہ نے فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کی شہوت کسی مرد کو دیکھنے سے بڑھ کر ہو اس کے لئے اس مرد کو نکاح حرام ہے۔

(۸)۔ امام غزالی رحمہ اللہ نے فرمایا کرتے تھے کہ مرد پر بھلا کھانے والا شیر بھی تو میں اتنا نہیں ڈرتا جتنا نو عمر لڑکوں کی ہم نشینی سے ڈرتا ہوں۔

(۹)۔ حضرت مولانا غزالی رحمہ اللہ نے فرمایا کرتے تھے کہ بد نظری کرنا قوت حافظہ کے لئے ذہر قاتل کی مانند ہے۔

(۱۰)۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ جس شخص کی نظر قابو میں نہیں اس کا دل قابو میں نہیں اور جس کا دل قابو میں نہیں اس کی شرم کا قابو میں نہیں رہے گی۔

بد نظری کا علاج

دور حاضر میں انٹرنیٹ، ٹی وی اور ریڈیو کی آمد سے گھر گھر میں ٹیلی ویژن عام ہو گئے ہیں۔ عریانی فحاشی کا سیلاب لڑا آ رہا ہے۔ جوان العصر عورتیں بھی عین کر رہی ہیں۔ بازاروں میں کھوتی بھرتی ہیں۔ اشتہار بازی کے نام پر سڑکوں کے اطراف میں عورتوں کی جاذب نظر تصاویر آویزاں ہیں۔ اشتہار در سرائیں میں یہ کشش تصاویر عام سی بات ہے۔ ایسے حالت میں نوجوان تو کیا بزرگوں کے لئے بھی نظری حفاظت ایک مصیبت بن گئی ہے۔ کوشش کے باوجود اس سے نہایت کی صورت نظر نہیں آتی۔ جن لوگوں کے دلوں میں ہدایت کا نور موجود ہے وہ اس گناہ کے صادر ہونے پر اندر ہی اندر کڑھنے رہتے ہیں۔ سائیکس طریقت اپنے مطابق سے بد نظری کا علاج معلوم کرتے ہیں تاکہ اس بیماری سے شفاء نصیب ہو۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں اس بیماری سے شفاء پاب ہوئے کے چند حربہ نئے ہیں کہ بچے جائیں تاکہ نگاہیں رام سے ہٹ کر حلال کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ شوکت کی بھرتی آگ کے شعلے ٹھٹھکے ہوں۔ پاکیزگی اور پاکدامنی کی زندگی گزارنی آسان ہو جائے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

بد نظری سے بچنے کے لئے قرآن مجید کی روشنی میں سات نئے درج ذیل ہیں

(۱)۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

قُلْ لِلنَّاسِ عِینٌ یَنْظُرُونَ فَبِئْسَ مَا یَفْکَرُونَ

(ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں)

بد نظری کا سب سے بہترین علاج اپنی نگاہوں کو پست رکھنا ہے۔ جس سالک کو

چاہئے کہ گلی کوچہ بازار میں چلتے ہوئے اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کی عادت بنائے۔ یہاں

جلی رہا ہو تو سڑک پر نظر نہ رکھے۔ سواری پہ ہوا تو نگاہ اتنی اٹھائے کہ دوسری سوار پاس اور راغبیروں کے گزرنے کا پتہ چلا دے۔ کسی کے چہرے کی طرف نظر نہ اٹھائے چونکہ نئے کام سیکھ رہا ہے۔ اگر نظر خطا کرے تو مستحق توبہ ہے اور بھڑکائیں بچنی کرے۔ اس عادت کو اپنے آپ کے لئے کوشش کرتا رہے حتیٰ کہ یہ زندگی کا حصہ بن جائے۔ اگر دفتری کام کے سلسلے میں یا خرید و فروخت کے معاملے میں کسی عورت سے سبب ضرورت بات کرنی پڑے تو اس کے چہرے کی طرف نظر نہ کرے۔ ج ۱، ص ۱۱۱، مدخل بندے مجھ کو جس ایک دوسرے سے بات کریں، ابھی تو چہروں پہ نظر نہیں ڈالنے آئے۔ آگے سے آگے نہیں ملاتے اسی طرح ذہن میں خیال رکھے کہ غیر محرم سے میری اللہ تعالیٰ کے لئے ناراضگی ہے لہذا اس کے چہرے کا نہیں دیکھتا۔

(۲) ارشاد باری تعالیٰ ہے

لَا تَنْكِحُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ (انوار ۳)

[تلاش کرو عورتوں سے جو تمہیں پہلی لکھی ہیں]

بھنا جلدی ٹکٹن ہو ٹکے دو چار مہر یا مہر دار، حسن و جمال والی لڑکی سے شادی کرے تاکہ جنسی ضرورت پوری ہو سکے۔ جو انسان بھوکا ہو وہ چاہے کہ جس نظمیں پڑھاؤں تاکہ بھوک اتر جائے تو اس کو اپنا علاج کروانا چاہئے۔ بھوک کا علاج یہ ہے کہ روٹی کھانے اور اللہ تعالیٰ سے بھوک اترنے کی دعا کرے۔ اسی طرح فکر کو پاکیزہ رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ شادی کر لے اور اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ فکر حاصل ہونے کی دعا کرے۔ جب موقع ملے تو اپنی بیوی کے چہرے اور ہمت کی فکر سے دیکھے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اگر یہ نعمت نہ ملتی تو کتنی مصیبت ہوتی۔ جو خورق نظریں لگی کوچہ بازار میں پھٹے والے بے پردہ عورتوں پر ڈالتا ہے وہ اپنی بیوی پر ڈالتے۔ یہی کوساف سخراء بننے کی تلقین کرے، اچھے کپڑے لاکر دے، جو کچھ دوسری عورتوں کے پاس ہے وہی سب کچھ بیوی کے پاس

ہے۔ دل میں رہے کہ اگر میں غیر محرم کی طرف دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوں گے اور اگر بیوی کو دیکھوں گا تو وہ ناراض ہوں گے۔ حدیث پاک میں ہے۔

جو شخص اپنی بیوی کو مسکراتا ہوا دیکھتا ہے اور بیوی خدا کو مسکراتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو مسکراتا کر دیکھتے ہیں۔ حلال کوئی بھڑکے گا کہ حرام کی طرف سیجان عیان ہو۔ جب بھی نفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کی خواہش کرے قصور میں بیوی کا چہرہ ملے گا۔ گناہ کا خیال دل سے دور ہو جائیگا۔

(۳)۔۔۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنِّي السَّابِقُونَ قَالُوا إِذَا مَسَّهُمْ حُلَامٌ فَقَالَ بَيْنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ قُوَّةٌ
فَتَبَيَّنُوا (۱۱) (سورۃ النور)

اِسے شک برآ رہے ہیں، جب ان پر شیطانی لظروں میں سے کوئی ٹھہرے تو وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں، میں انہیں سوچتا ہوں (ہے)

اس آیت مبارکہ سے یہ راز نکلتا ہے کہ جب بھی شیطان انسان پر حملہ آور ہو اور دل میں گناہ کا وسوسہ ڈالے تو ذکر کے ذریعے سے اپنا دفاع کرے۔ چنانچہ بازار میں سے گزرتے ہوئے ذکر کا اہتمام کرے۔ ہو سکے تو ہاتھ میں تسبیح رکھ لے ورنہ گھٹی ذکر تو کرتا ہی رہے۔ غفلت گناہ کا مندر ہے۔ ذکر کے ذریعے غفلت کو دور کرے۔ ذکر کا نور نورِ دل میں ایسا سرور پیدا کرتا ہے کہ بغیر کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کوئی نہیں چاہتا۔

وہ عالم سے کہتی ہے بیکار دل کو
جب جڑ ہے لذت آشیانی

(۴)۔۔۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

أَلَمْ يَخْلُقْنَا اللَّهُ يُرْسِي (۱۲)
(کیا ہمارے نہیں کر اللہ کچھ دے ہے)

سائیکل کا ٹکس جب بھی بحریم کی طرف دیکھنے کا ٹھکانہ کرتے تو فوراً سوچے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے، میں ۔ نگاہ قابو میں رکھنی آسان ہو جائے گی ۔ اس کی مثال یہیں سمجھیں کہ اگر اس صورت کا باپ یا خاوند ہماری طرف دیکھ رہا ہو تو کیا ہماری نظر میں اس حال میں اس صورت کے چہرے کی طرف اٹھ سکیں گی ۔ ہمیں جھپکے غصوں ہوگی کہ اس صورت کا باپ یا خاوند ہم سے سخت ناراض ہوگا ۔ اسی طرح جو سوچتا چاہے کہ جب اللہ تعالیٰ میں دیکھ رہے ہیں اور منع فرمایا ہے کہ ہم غیر بحریم کی طرف نظر نہ اٹھائیں ۔ اس کے باوجود اگر ہم دیکھیں گے تو جیسا پردہ دار عالم کو جلال آئے گا ۔ اگر بکرا کر لی تو ہمارا کیا ہے گا ۔

(۵) اور شاہد ہادی تعالیٰ ہے ۔

وَالَّذِينَ يَتَّبِعُوا إِلَهَ الْغَيْبِ يُكَلِّمُكُمْ مُتَشَاتِلًا (العنکبوت: ۲۹)

(جو ہماری راہ میں تباہ کر دیتے ہیں ہم ضرور اسے اپنا راستہ دکھاتے ہیں)

مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ شریعت پر عمل کی خاطر غصے کے خلاف کام کرنے کا تباہ دہ کہتے ہیں ۔ یہ حقیقت ہے کہ تباہ دے سے مشابہہ نصیب ہوتا ہے ۔ لہذا جب بھی غصے غیر بحریم کی طرف دیکھنے کا ٹھکانہ کرے تو اپنی قوت ارادی سے اس کے خلاف کرے ۔ ذہن میں یہ رکھے کہ اس تباہ دے کے بدلے مجھے محبوب حق تعالیٰ کا مشابہہ نصیب ہوگا ۔ ایسے بھی یہ تباہ دہ چند لمحوں کا ہوتا ہے جب کہ مشابہہ سے کی لذت ہمیشہ کے لئے ہوگی ۔ یاد رکھیں کہ غیبی غصے کے نور سے دل بہت جلدی صاف ہوتا ہے ۔ نتیجہ کے لئے اس کا مشابہہ نہیں کر سکتے ۔ ہمت ہارنے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا ہمت کرنے سے مسئلہ حل ہوگا ۔ پس اپنے غصے پر جبر کرے اور اسے شریعت کی حکام ڈالے تاکہ قیامت کے دن سعادت کا ہمارا پتلا نصیب ہو ۔

(۶) اور شاہد ہادی تعالیٰ ہے

إِلَى اللَّهِ يَتُخَرِّجُهُمْ إِن يَنْزِلُوا إِلَّا فِي الْبَرِّ (النمل: ٥٤)

(۱۰) قسمیں غمروہ سے عکاسیاتی آلات والوں کے پاس

سنا کہ اپنے ذہن میں یہ خیال بنائے کہ میری آنکھیں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانت ہیں۔ مجھے اس امانت کو حکمِ الٰہی کے مطابق استعمال کرنا ہے۔ اگر اس کے خلاف کیا تو امانت میں خلیات کا سرکب ہوں گا۔ عام دستور ہے کہ جو بندہ ایک مرتبہ امانت میں خلیات کا سرکب ہو تو دوسری مرتبہ اس کو امانت سپرد نہیں کی جاتی۔ ایسا نہ ہو کہ میں دنیا میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی چٹائی کو غیر محرم کے کند کھینے میں استعمال کروں اور قیامت کے دن مجھے چٹائی واپس لینے کی جائے۔ اگر اس دن اندھا کڑا کر دیا تو کیا ہے گا۔

قرآن مجید سے ثابت ہے کہ اہل حقانی قیامت کے دن کچھ لوگوں کو اللہ کا کھڑا کرے گا اور وہ بھیجے گا کہ

وَبِئْسَ لِمَ عَصَوْتَنِي الْهَمَىٰ وَلَئِدْتُكَ نَجْسًا

(اسے دیکھ کر میں ہنسا کر اکیلا گھر میں چلا گیا۔)

ہر بات بھی غور طلب ہے کہ ہم دنیا میں ایسے وقت میں پیدا ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب کی نذر بات نہیں کر سکتے۔

اگر قیامت کے دن اللہ سے کٹے گئے تو اس دن بھی محبوب خدا ﷺ کا
وہاں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس وہی مہر و عروسی سے ہم سب کو پہنائے۔ لہذا انکا ہوں
کا ٹیکہ استعمال کرنا ضروری ہے تاکہ قیامت کے دن یہ نعمت دوبارہ نصیب ہو
جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ **يَوْمَ تَفُودُ فَتُحْيِي بَيْتِي** (اللہ تعالیٰ تمہارا
ہاں ہے) (الملاح صلیب، ج ۱، ص ۲۶۳) اس مضمون کو ذہن میں رکھ کر سوچے گا اگر میں نے
دنیا کے مینوں کو گھڑی نظر سے دیکھا تو نہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے حسن و جمال
کا مشاہدہ کرنے سے محروم نہ ہو سکے۔

(کے) ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلَمْ يَنْبَغِ لِلْغَافِلِيْنَ اَعْتَوُا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَنَا تَزَلَّ مِنْ
الْغَفْلَةِ (الحديد)

کیا ایمان والوں پر انہی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد سے غافل
ہو گئے اور عیاں ترانہ پر سجدہ کیا

سنا کہ کافس جب بھی بد نظری کا مرتکب کرتا ہے تو فوراٰ دل میں اس آیت کا
مطہم سر ہے کہ کیا ایمان والوں کے لئے انہی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل غافل نہ ہوں۔
جب جب نظر اٹھانے کوئی چاہے جب جب اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہے۔ کیا ایمان
والوں کیلئے انہی اللہ تعالیٰ سے ڈر جانے کا وقت نہیں آیا۔ ہر نظر پر یہ مضمون سوچنا ہے
اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا ڈر سنا نہیں گئے اور بد نظری سے بچنا
تو یہ نصیب ہو جائے گی۔

حدیث پاک کی روشنی میں

نبی علیہ السلام نے نظری حماقت کے حقائق بہت تاکید فرمائی۔ انسانی چہرے کی
مشکش تو اپنی جگہ ہوتی ہے نبی علیہ السلام نے تو جانوروں کی شرمگاہ دیکھنے سے بھی منع
فرمایا۔ نظر کو شیطان کے ذریعہ آلود حیروں میں سے ایک حیر کہا۔ حدیث پاک پر غور کرنے
سے دو اہم نئے بد نظری کے علاج سے حقائق نظر آتے ہیں جو صریح قرآنی ہیں۔

(۱)۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی غیر محرم پر اچانک نظر پڑ جائے اور اس
کا حسن و جمال دل میں اتر جائے تو چاہیے کہ گھبرا کر اپنی بھڑی سے ہمسری کرے۔
جو کچھ اس غیر محرم کے پاس ہے وہی سب کچھ بھڑی کے پاس ہے۔ اس سے مضمون ہوا
کہ حلال طریقے پر اپنی ضروریات کو پورا کر لینے سے حرام سے بچنا آسان ہو جاتا

(۲) ایک نوجوان نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کرنے لگا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ۔ مجھے زنا کی عہادت دے دیجئے۔ نبی علیہ السلام نے ڈانٹ ڈپٹ کرنے کی بجائے پیار سے فرمایا کہ یہ تہاؤ کیا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہاری والدہ سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کیا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہاری بیوی سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کیا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہاری بہن سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کیا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہاری بیٹی سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے مرثاد فرمایا کہ جس سے بھی تم زنا کرو گے وہ کسی کی ماں ہوگی، بیوی ہوگی، بہن ہوگی یا بیٹی ہوگی۔ جیسے تمہیں پسند نہیں کہ کوئی تمہاری عورتوں سے زنا کرے اسی طرح دوسرے لوگ بھی پسند نہیں کرتے کہ کوئی ان کی عورتوں سے زنا کرے۔ اس کے بعد نبی علیہ السلام نے اس کے سینہ پر ہاتھ رکھا کہ اس کی حسرت و مصرت کی علامت کی دغا مآقی۔ وہ سچائی کا مظاہر کرتے ہیں کہ میرے بچے سے زنا کا نشانہ بھی مٹم ہو گیا بلکہ مجھے زنا سے اجنبی غرت ہو گئی۔ اسی غرت کسی اور گناہ سے نہیں آتی۔

اس سے معلوم ہوا کہ سانگہ بد نظری کے موقع پر یہ سچے کہ جس طرح میں یہ پسند نہیں کرتا کہ لوگ میری عورتوں کی طرف شیطانی فکروں سے دیکھیں اسی طرح اور لوگ بھی پسند نہیں کرتے کہ میں ان کی عورتوں کو لچائی نظروں سے دیکھوں۔ اس سے اُن کو اضطراب اور ممکن نصیب ہوگا۔ بد نظری کا وہ مجہ کزد ہو جائیگا۔ مزید برآں کسی شیخ کامل سے رابطہ ہو تو اس بیماری کا تہ کرنا ان کے سامنے کریں اور دعا تو یہ کی درخواست کریں۔ مشائخ کرام نبی علیہ السلام کے نائب ہوتے ہیں۔ ان کی توجہات سے دلوں کی غلطیوں دور ہو جاتی ہیں۔ نفسانیت کی پستیوں سے نکل کر انسان روحانیت کی بلند یوں پہ پہنچ جاتا ہے۔ ان کی صحبت و ملاقات کی نظر شفا ہوتی ہے۔

اقوال سلف کی روشنی میں

مشائخ کرام نے اپنے مریدین و متعلمین کو بد نظری سے بچنے کے لئے مختلف طریقے بتائے ہیں۔ بنیادی طور پر انھیں دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) خیال بدلنا:

جب بھی انسان کا نفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کا تقاضا کرے تو سالک کو چاہیے کہ اپنا دھیان غیر محرم کی طرف سے ہٹا کر دوسری طرف جھکے۔ ذہن میں ارادہ کوئی خیال نہ رکھے کہ تو غیر محرم کا خیال غلو غلو ہو جائیگا۔ چند منٹ نہیں پیش قدمی ہے۔
 ۱۔ سلام خدائی دے، اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسے عزیز! جان لو کہ جب کوئی غیر محرم سامنے سے گزرے تو شیطان تقاضا کرتا ہے کہ تو اس پر نظر اہل اور دیکھ کر کہتی ہے۔ اس وقت شیطان سے مناظرہ کرنا چاہیے کہ میں کیوں دیکھوں؟ اگر یہ بد صورت ہے تو میں کھانا بے لذت کا مرتکب ہوں گا۔ اگر ظہور ہے تو گناہ کے ساتھ ساتھ دل میں حسرت بھی پیدا ہوگی کہ کاش یہ لکھ حاصل ہوتی۔ ہر صورت تو حاصل ہو چکی۔ لہذا دل کو افسردہ کرنے کا کیا فائدہ۔ جس دل میں فیصلہ کر چکا کہ نہ بھونکنا، نہ کانا، نہ ہونہا، نہ دل افسردہ ہو۔ دل کا اطمینان ہی گونا گونا عقائد کا کام نہیں۔

۲۔ حضرت اقدس قاضی محمد علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ جب کسی صوفی کی طرف طبیعت مائل ہو تو اس کا طمان ہے کہ فوراً کسی ایسے شخص کا تصور بانہ ہو کہ جس کا رنگ کالا ہے، چٹکے کے داغ ہیں، آنکھوں سے اندھا ہے، سر سے گچا ہے، دانت بے آواز آتے، کھٹکے ہوتے ہیں، ہونٹ سر۔ نے سونے ہیں، ناک بہہ کر ہوتوں تک بچتی ہوگی ہے کہیاں نہیں ہوتی ہیں، تو طبیعت میں خفت کو بہت پیدا ہوگی یہ کراہت و نفرت اس شخص سے جان کو ختم کر دے گی جو صوفی کو دیکھ کر قلب میں پیدا ہوا تھا۔

بھی بھی یہ تصور بھی کرے کہ جب سرے کا اور قبر میں جا چکا تو اس کا نازک بدن گل ہڑ جائے گا، کپڑے اسے کمانیں گے، سخت دبوچے ہوئی لہذا اس کو دیکھ کر میں اپنے رب کو ناراض کیوں کروں۔

☆..... ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی حسین و جمیل کی طرف طبیعت مائل ہو تو فوراً اس کے بڑے بچے کا تصور کرے کہ کراچی ہوگی، لڈیوں کا ڈھانچہ ہوگا، چٹائی انتہائی کمزور ہوگی، سماعت قطع ہوگی، نہ حس میں دانت ہوگا نہ جھٹ میں آنت ہوگی، پیٹھے پیٹھے و شب گل چلا کرے گا، چہرہ چہرہ پارے کی طرف مائل جائے گا، لہذا اس کو دیکھ کر میں رب کو کبھی ناراض کروں۔

☆..... ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی حسین و جمیل کی طرف دیکھنے کو دل چاہے تو فوراً تصور کرے کہ میرے شیخ ہمیری طرف دیکھ رہے ہیں تو طبیعت میں الجھ بیٹھا ہو جائے گی تکبر سے نکال دیا جائے گی۔ ہر سو پہے کا اگر میرے شیخ اس عمل کو دیکھیں تو کس قدر ناراض ہوں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ تو حیثیت میں دیکھ رہے ہیں تو وہ مکتا ناراض ہوں گے۔ اس سے بد نظری سے تو بڑی تو فیصل نصیب ہو جائے گی۔

(۲)..... نفس کو سزا دیجئے:

بد نظری سے بچنے کے لئے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنے نفس پر سزا مقرر کرے کہ اگر بد نظری کی تو تمہیں یہ سزا اور لگا۔ چونکہ سزا کی تکلیف زیادہ ہوگی پس بہت بد نظری کی لڑائی کے۔ جہاں دانت کے ساتھ ساتھ نفس بد نظری کی عادت سے روک جائے گا۔

☆..... حضرت اقدس حق تعالیٰ ہیبت و عظمت فرمایا کرتے تھے کہ بد نظری کا مرتکب ہونے پر میں رکعت گن چڑھنے کی سزا سنیں کرے۔ ایک دو دن میں ہی نفس شیخ اٹھے گا اور بد نظری سے باز آ جائے گا۔ شیخان بھی کہے گا کہ یہ نفس ایک مرتبہ بد نظری کرنے پر

۳۰۔ مروجہ جہد کر رہا ہے ایسا نہ ہو کہ اس کے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے جائیں۔ ہماری زندگی بھر کی محنت ضائع نہ جائے گی۔ لہذا اس شخص کو بد نظری کے لئے امکان ہی نہیں ہے۔

۳۱۔ ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کو کھانے پینے کا چکا ہوا ہے وہ سچا ہے کہ نیک روزے رکھنے کی سزا عین کرے۔ جب ایسا کامیاب ہو جائے گا تو سب فرستیاں روئے پھر رہ جائیں گی۔

۳۲۔ ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ بد نظری کرنے والا اگر غریب شخص ہے تو اسے اپنے اوپر کچھ مال صدقہ کرنے کا جواز مقرر کرے۔ جب اپنی ضرورتوں کو قریبی کر کے مال صدقہ کرنا چاہے گا تو سب نظر ہرن اور جائے گا۔

۳۳۔ ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ شخص میں بد نظری کا نامہ عید اور ہفت عیالی میں اپنی جگہ پر پکڑے گا یا ہوا کوڑا حضور مروجہ رہے اور سوچے کہ جب قیامت کے دن لڑنے کوڑے لائیں گے تو کیا ہے گا۔ اس طرح سے چند دنوں میں بد نظری کی عادت ختم ہو جائے گی۔

راقم الحروف کے چند حریف بزرگ تھے

درج ذیل میں چند حریف تھے جن سے راقم الحروف اور محققین نے بہت فائدہ پایا۔ ہر ایک اسی نکتہ کو ذہن نشین کر کے فائدہ اٹھائیں۔

آؤ مورد پائیں گے۔

(۱) بد نظری کے مواقع سے بچے

سب سے بڑی احتیاط یہی ہے کہ جن مواقع پر بد نظری کا امکان ہوا ان سے گریز کرے۔ شادی بیاہ کے مواقع پر غلط محفلوں میں ہرگز نہ جائے۔ کسی جگہ جانے کے بعد

راتے ہوں تو وہ راستہ اختیار کرے جس میں بد نظری کا امکان کم ہو۔ کسی گھر کا دروازہ کھٹکھٹانے کو مانتے سے ہٹ کے گھر کا دروازہ نہ کھولے گا۔ یہ بد نظری ہو۔ ہوائی جہاز وغیرہ پر سفر کے دوران ٹکٹ کا دفتر پر جہاں مرد ہوا ہوں جائے تاکہ عورت سے بات چیت کا موقع ہی پیش نہ آئے۔ گاڑی میں سفر کرتے ہوئے اطراف کی گزرنے والی گاڑیوں پر نظر نہ بنائے نہیں۔ یہ بے پردہ عورت بھی ہو تو بد نظری ہو جائے گی۔ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت کھٹکھٹ کر ایسی آواز پیدا کر دے کہ اگر کوئی غیر عورت موجود ہے تو وہ پردہ کر سکے۔ بس ٹرین اور ہوائی جہاز کے سفر کے دوران کوئی دلچسپ کتاب اپنے پاس رکھے اور اسے پڑھتے رہے وقت گزار دے۔ جب تھک جائے تو سو جائے۔ نیند نہ آئے تو مراقبہ کی میت کر کے بیٹھا رہے۔ آنکھیں کھولنے سے سائلر خواتین پر نظر پڑنے کا اندیشہ ہوگا۔ راستہ چلتے چکھ اس طرح ٹپنی رکے کہ قریب سے گزرنے والوں کے پاؤں سے اندازہ ہو کہ مرد ہے یا عورت ہے۔ ہر وقت چڑھن میں رکھے کہ عورتوں نے ہم سے پردہ نہیں کیا ہم نے عورتوں سے پردہ کیا ہے۔ اطراف کے دوران ٹکٹوں کو قدموں پر بنائے رکھے۔ ہر گز ہرگز اوپر نہ اٹھائے۔ گلی کی دیوار جگہ جگہ خود وغیرہ پر عورتیں ہوتی ہیں اس مکان کی طرف نظری نہ اٹھائے۔ تفریح گاہوں میں اول تو جائے نہیں اگر مجبوری میں جانا پڑے تو ایسا وقت اور ایسے دن کا انتخاب کرے کہ لوگ نہ ہونے کے برابر ہوں۔ اگر کسی ایسے دختر یا اثر چھوٹ لاؤنج وغیرہ میں اکتھا۔ کے لئے چلنا پڑے جہاں ٹی وی کی نل رہا ہو یا عورتوں کی تصویریں لگی ہوں تو امداد خان کی طرف بچہ کر کے چلے۔ سڑکوں کے کنارے گئے ہوئے فلمی ہواؤں یا اشتہاری ہواؤں پر نظر نہ ڈالے۔ موٹر سائیکل یا کار چلاتے ہوئے اگر رکشہ یا ٹکٹ سرائے ہو تو اس میں بھی خواتین کی طرف نہ اٹھائے۔ جس سڑک یا گلی میں ٹرکیوں کا سٹول کالج ہو اس سے گزرتا چھوڑ دے تو بہتر ہے۔ گھر کے ٹکٹ میں سڑک نہ پڑے تو

بہتر ہے کہ لوگوں کے چہروں پر نظری نہ اٹانے، قول تو موسم گرما میں ان کے جسم پر ڈال دینے سے رہا نہ نکلے ہوئے ہیں۔ اگر موسم سرما میں جسم پر پکڑے سون گی تو مرد عورت کے درمیان پہنہ ہی نہیں چٹا کی مرچ لپاس لپکے۔ جیسا ہوتا ہے، عورتیں کات بھون، پٹختی ہیں، ٹانگی لگاتی ہیں، مردوں کی مانند ہال کھاتی ہیں، اس مصیبت سے بچنے کا حل یہی ہے کہ ٹکا ہیں جھکائے اور اپنا ایمان چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزی کے ساتھ اچھا کرے کہ یا اچھا

غم حیات کے سائے بھلا نہ کرے
کسی غریب کو دل کا غریب نہ کرے
میں امتحان کے قابل نہیں مرے سولی
مجھے مگر ۲ سو فیغ نصیب نہ کرے

(۲) بیوی کو خوش رکھئے

اپنی بیوی کے ساتھ محبت و الفت کا برتاؤ رکھئے۔ اس کے پیچھے دڑھنے وغیرہ نہ خیال رکھئے جب بیوی گھر سے خانہ کو محبت و چارہ دے گی خدمت کرے گی مسکرائیں اسے استقبال کرے گی تو خانہ کی طبیعت غیر محرم کی طرف متوجہ نہیں ہوگی۔ ذرا اطمینان کریں اس صودہ جمال پر کہ جب یہاں بیوی کا روزانہ گھر میں جھگڑا ہو، پریشان حال خانہ و دختر میں اخیر ناشتہ کے پہنچ جائے۔ وہاں اس کی بے پردہ کارکن حاضری مسکرا کر اچھائی بھر داتا لےجے میں پرہیز کرے کہ سر آپ کیسے ہیں؟ تو اس لڑکی کی مسکراہٹ خانہ کی ازاد دہائی زندگی میں ذہر گھول دیتی ہے۔ اس صودہ جمال میں چھپنے لہتے گھر چاہو جاتے ہیں۔ جب گھر میں خواہ صورت بیوی جھگڑے کرتی رہے تو باہر کی کالی گولی صورت بھی حور پری سنگر آئے لگتی ہے۔ لہذا یہاں بیوی دونوں کو خوش کرنی چاہیے کہ گھر میں الفت و محبت کا ماحول رہے تاکہ باہر کی گندگیوں سے بچا آسائیں ہو۔ جاسطرح پر بد نظری کے مرتکب نہ ہوں

ہوتے ہیں جن کی بیوی نکاح ہوئی یا بیوی ہوتی ہے مگر وہ بیوی سے جنسی طور پر مطمئن نہیں ہوتے۔ قرآن مجید نے بیوی کا حقد بتایا ہے **فَإِنْ كُنْتُمْ خَافُوا لَا تُجْبَرُوا فِيهَا** (تا کہ تم اس سے سکون پاؤ) اور جو بیوی پر سکون خاوند کو پہنچان کر دے وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دے گی۔ آج کا جو ان اگر بیوی کو اس شوق سے دیکھے جس شوق سے فی دی کو دیکھتا ہے تو بیوی جنت کی حور نظر آنے لگ جائے گی۔ سنا ہے کہ اللہ صحت میں دلایا نے ہر چیز کا نام یوسفؑ کو دیا تھا۔ اسے دنیا میں یوسف کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا۔ جب بیوی اور خاوند میں ایسی ہی محبت ہوگی تو خاوند کی کسی غیر عرم پر نظر ہی نہیں پڑے گی۔

(۳) اپنے آپ کو بے طمع کر لے:

ماک ہار ہار اپنے دل میں یہ خیال بجائے کہ میں اللہ رب العزت کو ہوا میں نہیں کرنا چاہتا۔ میری غیر عرم پر اچھے والی ہر نظر رکھے میرے محبوب حقیقی سے دار کر گئی۔ جبکہ غیر عرم سے بٹنے والی ہر نظر رکھے محبوب حقیقی کا قرب نصیب کرے گی۔ لہذا میں نے اللہ تعالیٰ کے قرب کو اپنے لئے نہیں لیا ہے۔ اس کی محبت میں آکر میں نے غیر عرم کی طرف دیکھنے سے باز کر لی ہے۔ اب جو کوئی بے پردہ عورت سامنے آئی گی مجھے اس سے کوئی طمع نہیں۔ وہ ٹپلی ہے، بکلی ہے، پاہلی ہے، باسوئی ہے۔ گوری۔ چہ و کالی ہے حور۔ ہے و لا انہی ہے کسی اور کے لئے ہے میرے لئے نہیں۔ جب مجھے اس سے کوئی مطلب پورا نہیں کرنا تو دیکھنے کا کیا فائدہ۔

گیا ہار ہار سے گزرتے ہوئے جب جس غیر عرم کی طرف دیکھنے کی خواہش کرتے تو نور اپنے دل میں یہ خیال دہرائے کہ مجھے اس سے کوئی طمع نہیں۔ آپ نے تجربہ کیا ہوگا کہ اگر کسی بس میں یا انتظار گاہ میں کوئی مرد آپ کے قریب دلیا کرے یا چہ جائے تو آپ کو محسوس ہی نہیں ہوتا اور اگر کوئی عورت چہ جائے تو ذہن حشر ہو کر اسی کے حلقے سوچا شروع کر دیتا ہے۔ یہ سب اس لئے کہ جس میں طمع ہوتی ہے، اگر وہی بڑھی

حوریت ہوتی رہا وہی نہیں ہوتی۔ یہ ثبوت اس بات کا ہے کہ گھس میں خباثت ہوتی ہے۔ لہذا اس میں کادل سے اور زیادہ کرنے کی کوشش کرے۔ رات کے آخری پہر میں تہہ کے بعد اللہ رب العزت سے دعا مانگے اے ناک مجھے غیر محرم سے بے صلح کر دے، اے وہ ذات جس کی انگلیوں میں بنائوں کے قلوب ہیں میرے دل سے غیر محرم کی ہوس نکال دے تاکہ میرے لئے غیر محرم میں اور دیر میں کوئی فرق نہ رہے، اس برکت چند دنوں میں ظاہر ہو کر ہے گی۔ آ کر مکمل شرط ہے۔

(۴) حور کی خوبیوں کا تصور:

اگر گھس غیر محرم کی طرف دیکھنے کی خواہش کرے تو ساک اپنے دل میں حور کی خوبیوں کا تصور کرے ملاحظہ

☆ خَوْزٌ مُّغْضُوذَاتٌ بِبِیْطِ الْجَنَنِمِ (غیر شرم رک رہنے والی حوریں)

☆ مُّغْضُوذَاتٌ الشُّرُوبِ (پہلی نگاہ رکھنے والی)

☆ لَمْ یُطْغَفْھُنَّ اِنْسٌ قَبْلَھُنَّ وَلَا جَآنٌ (ان سے کسی آدمی یا جن نے قربت نہیں کی)

☆ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَاتٌ (جنس و نفاس سے پاک عیاں)

☆ مِثَالُھُنَّ الْاَلْفُوتُ وَالْمُسَوَّجَاتُ (باقوت سر جان جیسے موتیوں کی طرح)

ان تمام صفات کو د نظر رکھ کر غیر محرم کے حلقے سے کسی بھی جنس کا بدبودار عورت ہاری ہے۔ کسی خاص کا چاری ہے۔ مرد و اندکی بار پیشاب پاخانے کی گندگی پھٹ سے نکلتی ہے، ناک صاف کرتی ہے، سر سے ظلم خارج ہوتی ہے، بالوں سے پیسے کی بو آتی ہے، سر میں جو کچھ چڑی ہوئی ہیں، چند دن نہاے تو جسم سے بدبو آئے، مسواک نہ کرے تو سر سے بدبو آئے، بیمار ہوتی چند دن میں کاغذ ہو جائے، بوڑھی ہوگی تو چہرہ چھوڑ دے گی طرح بچا جائے گا، سر میں دانٹ نہیں رہیں گے، پھٹ میں آنت نہیں رہے گی، اگر جھکا کے بھل رہی ہوگی، سر سے الفاظ پھڑے نہیں نکلیں گے، پوشیدہ حصوں کے بال نہ

صاف کرے تو جنگل کا لٹونا نہ جانتے۔ ہر وقت پیہل میں پاخانے اور پیچٹاب کی گند کی اٹھائے پھر رہی ہے، کیا ایسی عورت کی طرف نظر اٹھا کر میں اپنے پروردگار کو ناراض کروں؟ جنت کی نعمتوں اور حوروں سے محروم ہو جاؤں؟ وہ حور جو ہمیشہ پاک و صاف رہے گی، موتیوں کی طرف چمکنی ہوگی، جسم سے ہر جھم سے خوشبو آئے گی، پاک و صاف ہوگی، اگر کلاب کھاری پانی میں ڈالے تو پیٹھا ہو جائے، اگر انگلی مرث سے چبے گا لے تو سورتج کی روشنی مانند چم جائے، اگر مسکرا کر بات کرے تو مرد بھی زندہ ہو جائے، جس کو کسی غیر نے ہاتھ نہیں لگا یا ہوگا، جس کے دل میں محبت کے اٹھتے ہوئے جذبات کو انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے گا، نہ بھاری ہوگی نہ غواری ہوگی، پالا خانے میں چھٹی خاندان کا انتظار کر رہی ہوگی۔ میں ایسی بادشاہین و جمیل بیوی غیر محرم کی طرف ایک نظر اٹھا کر دیکھنے کی خاطر محروم ہو جاؤں یہ کہاں کی جھنڈی ہے۔ میں دنیا میں میرے لئے میری بیوی ہے اور آخرت میں میرے لئے حور ہیں۔ مگر باز اور میں پھرنے والوں سے مجھے کوئی طبع نہیں ہے۔ میں غیر محرم سے ہر نظر بھاؤں گا۔ اپنے رب کو مٹاؤں گا اور حوروں کا حق ادا کر جاؤں گا۔

(۵) دیدار الہی سے محرومی کا تصور کرو:

عدت پاک کا مفہوم ہے کہ جنت میں جنتیوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ بعض کو ایک مرتبہ ہوگا۔ بعض کو ہر سال ہوگا۔ بعض کو ہر پیدہ ہوگا۔ کسی کو ہر جسد کے دن ہوگا۔ اور بعض لوگوں کو ہر روز ہوگا۔ ایسے میں وہ شخص حور دنیا میں تاج و تخت پیدا ہوا اور اس نے نیکی کاری اور پرہیزگاری اور صبر و شکر والی زندگی گزاری۔ اسکو یہ سعادت نصیب ہوگی کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے دیدار میں محو رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ میرا وہ بندہ ہے جس نے دنیا میں کسی غیر کو محبت کی نظر سے نہیں دیکھا۔ یہ جب جائے میرے چہرہ انور کا دیدار کرے۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص دنیا میں اللہ کی رضا کی خاطر غیر محرم سے اپنی نظروں کی حفاظت کر چکا۔ اللہ تعالیٰ جنت میں ہر ہر نظر کے بدلے ایک ایک سرجہ اسے اپنے حیرانہ اور کارآمد اور عطا فرمائیں گے۔ سالک کو چاہیے کہ وہ اس مضمون کا مراقبہ کرے اور اپنے دل کو سمجھائے کہ میں چند لمحوں کی بد نظری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم کیوں ہو جاؤں؟

طاس ابن قیم نے لکھا ہے کہ جنت میں عمل کا اجر اسی کی بنیاد سے ہوگا۔ لہذا جو شخص غیر محرم کے چہرے سے آنکھ ہٹائے گا اسے اللہ تعالیٰ کے دیدار کی سعادت نصیب ہوگی۔ سالک کو چاہیے کہ غیر محرم سے نظریں ہٹائے تاکہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کا حقدار بن جائے۔

(۶) اپنی ماں بچی کا تصور کرو:

انسان کا نفس غیر محرم کی طرف لپٹائی نظروں سے دیکھنا چاہے تو خود اول میں ماں یا بچی کا تصور کرے اور اس کے متعلق سوچنا شروع کر دے۔ چنانچہ مقدس رہتے ہیں کہ لکھنا بیت کے قاعدے اس طرح قائم ہو جاتے ہیں جس طرح پانی ڈالنے سے آگ کے کھٹے بجھ جاتے ہیں۔ مگر یہ عمل بامیاد اور باشرع لوگوں کے لئے زیادہ فائدہ مند ہے۔

(۷) آنکھوں میں سلائی بھرنے کا تصور کریں:

طاسے کرام نے لکھا ہے کہ بد نظری کرنے والا جہنم میں پہنچے گا تو فرشتے اس کی آنکھوں میں پتھرا ہوا سبزہ ڈالیں گے۔ بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ لوہے کی سلا بھی گرم کر کے اس کی آنکھوں میں ٹھوپ دیں گے۔ جب سالک کا نفس بد نظری یا کسمائے تو سالک اپنے ذہن میں تصور کرے کہ وقتی لذت کی خاطر میری آنکھوں میں گرم سلا لپٹاں بھیجی جائیں گی تو کیا حال ہوگا۔ بندہ ان حوالہ یہ تصور کرنے سے جس کی

خداوند ختم ہو جائے گی۔

(۸) اصول کی بات:

بنی لوگوں کو بد نظری کی پرانی عادت ہوتی ہے اور ابتدائی سنوں سے ان کے نفس کی ہٹ دھرمی دور نہیں ہوتی انہیں چاہیے کہ اپنے نفس کو سمجھائیں کہ اللہ رب العزت کے پاس ایک اصول ہے۔ جو نفس کو گناہ کا ارتکاب شروع کرے تو اہل قورب کریم اس کے ساتھ عظم اور بد باری کا معاملہ فرماتے ہیں۔ اگر بندہ پیچھے نہ ہٹے تو کچھ عرصہ ستاری کا معاملہ فرماتے ہیں۔ اگر پھر بھی آگے بلاست جائے تو سزا کا ارادہ فرماتے ہیں۔ اور جس بد نصیب کے لئے سزا کا ارادہ کر لیں پھر اس کو سختی کا علاج چھڑا دیتے ہیں۔ گریہنے بھانے ذلیل کر دیتے ہیں۔ دوسروں کے لئے عبرت کا نشان بنا دیتے ہیں۔ لہذا میں بہت عرصے سے بد نظری والے گناہ کا مرتکب ہو رہا ہوں، ابھی تک اللہ تعالیٰ ستاری کا معاملہ فرما رہے ہیں، اگر سزا کا ارادہ کر لیا تو میں دین و دنیا میں برباد ہو جاؤں گا، کہیں کا نہیں رہا ہوں گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ يُهَيِّئِ اللَّهُ فِتْنَةً مِّنْ فَتْكِهِ (الحج ۱۸)

(جس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں)

اس آیت کا تصور کرنے سے بد نظری کی عادت سے جان بچوت جاتی ہے۔

(۹) اپنے نفس سے مناظرہ:

جب انسان کا نفس بد نظری کی کوشش کرے تو اپنے نفس سے یوں مناظرہ کرنا چاہیے کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں مگر میری حرکتیں اتنی پست ہیں کہ مخلوق کی نظر میں اللہ کا دوست ہے مگر اللہ کے دشمنوں والے کام کر رہا ہے، تو ظاہر میں مومن ہے باطن میں فاسق ہے، تو اوپر سے عادل ہے اندر سے کالی بلا ہے، تو ظاہر میں اللہ کا بندہ ہے تنہائی میں

شیطان کا پہلا ہی ہے، تیری زبان اللہ کی طہار ہے تیری آنکھ کو غیر محرم سے چار ہے تو
 مخلوق کی نظر میں سونی سانی ہے مگر خالق کی نظر میں قابل سانی ہے، تیرے ظاہر پر منت
 مکی ہوئی ہے تیرے دامن میں شہوت بھری ہوئی ہے، مخلوق کی نظر سے تیری حرکتیں
 پوشیدہ ہیں مگر خالق حقیقی کی نظر میں آشکارا ہیں، تو ظاہر میں جنت کا طالب ہے مگر
 در حقیقت جہنم کا فریاد ہے، بہتر یہی ہے کہ خدا سے کی جوار سے باز آ، گناہ سے اور
 نقصان کے دور سے پیچھے ہٹ جا، اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے تو بہ کا دروازہ کھلا رکھا ہوا
 ہے، شاید یہ تیری مہلت کا آخری دن ہو۔ بعد میں حسرت و افسوس کرنے کا کیا فائدہ
 ہے۔

اب بچتائے کیا ہوت
 جب چڑیاں چک گئیں کھیت

چند مرتبہ نفس کے ساتھ اس طرح مناظرہ کرنے سے بد نظری میں خاطر خواہ کی
 آئے گی۔

(۱۰) مراقبہ معیت

جب انسان کا نفس بد نظری سے باز نہ آئے تو ساک معیت الہی کا اقتضار پیدا
 کرنے کے لئے ہر نماز کے بعد چند لمحے اپنے دل میں آیت کریمہ کا غمخون سو ہے کہ
 هُوَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

(وہ تمہارے ساتھ ہے تم یہاں نہیں رہی ہو)

بہر اپنے نفس کو سمجھائے کہ، یکسو تم اللہ تعالیٰ کی نظر سے کبھی بھی اوچل نہیں ہو سکتے،
 جب تم غیر محرم کو دیکھ رہے ہو تو ہر دروازہ تمہاری طرف دیکھ رہا ہوتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ
 کی بروداری ہے کہ تمہاری نگاہیں فرما رہے اگر بھی دیکھ کرے، ہے تو نکرے کی ماں
 کب تک خبر نہائے گی، یہ نفس کے خیر نہیں، روحانی موت ملنے کا سبب نہیں گے، دوسرے کا

بدلتا ہے کہ جتنا ہے تم غیر محرم کو لپٹائی نظروں سے دیکھتے ہو کوئی تہادی عورتیں کو ایسی
نظروں سے دیکھتے گا مائے قس! یہ بات ابھی طرح جان لے کر
بھی کرنی ویسی بھرنی نہ مانے تو کر کے دیکھ
جنت بھی ہے دوزخ بھی ہے نہ مانے تو مر کے دیکھ
ان شاء اللہ اس سراج کو کر کے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال ہوگی اور بد نظری
سے تو ہر کی تو قتل نصیب ہوگی۔

ایک مبالغہ

بعض نوجوان یہ چاہتے ہیں کہ قس میں غیر محرم کی طرف دیکھنے کا خیال اور تکناہی
پیدا نہ ہو۔ اس کے حاصل نہ ہونے پر بہت پریشان ہوتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ ہمارے
ذکر و مراجعہ کا کوئی فائدہ نہیں۔ یاد رکھیں یہ شیطانی دوسرہ ہوتا ہے کہ قس میں بد نظری کی
خوابی ہی نہ رہے تو اس سے بچنا کوئی تہادی ہے۔ اندھا کے کہ میں غیر محرم کو نہیں
دیکھتا تو یہ کوئی فکر کی بات ہے۔ حزو تو یہ ہے کہ ہر پر وضعت کے باوجود گناہ سے بچ
جائے۔ دل میں عداوت و دشمنی کا پیدا ہونا اور غیر محرم کی طرف نظر اٹھانے سے بچ
جانا یہی بہت بڑا جہاد ہے۔ یہ سب کچھ زندگی بھر سنا پڑتا ہے اور اپنی کوتاہیوں پر رونا
دھونا پڑتا ہے۔ جب اس حال میں مری گے تو قبر میں پر سکون نیندا نہ گی۔ شاید فرشتے
منکر کبیر آپس میں ہلکھلک کریں۔

سراپے میر کے آہستہ رونا
ابھی تک روتے روتے س گیا ہے

حجاب کا حکم

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر مظل کا نور عطا کیا ہے۔ اسی مظل سلیم کی وجہ سے انسان نور حیوان کی زندگی میں بنیادی فرق ہے۔ کھانا پینا اور بھڑی سنے والے کام میں انسان اور حیوان سب برابر ہیں۔ مکان بنا کر رہنے میں بھی کوئی خاص لرفق نہیں ہے۔ انسانی ضروریات زیادہ ہیں لہذا اسے پر تعیش ملک میں عمارات کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ جانوروں کی زندگی سادہ ہے۔ ان کے رہنے کی جگہیں بھی معمولی ہوتی ہیں۔ چڑیا گھر سدا کا کردہنی ہے۔ سانپ مل میں کھتا ہے تو شیر کھچا رہیں آرام کرتا ہے۔

رونگی بات آنچس کے رہن سگن کی تو اس میں جانور انسان ۔ سو بچھ نہیں ہیں ۔ بھونکی کی زندگی میں اتفاق و اتحاد کی اپنی مثال ہے۔ شہد کی مکھوں میں آداب و مطلقہ کی انتہا ہے۔ پرندوں کی زندگی میں ذکر و مہارت ہے۔ مالیت ایک بات ایسی ہے کہ جس میں انسان کو حیوان پر فوقیت حاصل ہے۔ وہ شرم و عیا والی صفت ہے۔ اسی صفت کی وجہ سے انسان پاکدامنی کی زندگی گزارتا ہے اور اپنے مالک کی اتم قدم پر فراعصر داری کرتا ہے۔ اسی شرم و عیا والی صفت کا نکلنا ہے کہ انسان دوسروں کے سامنے آنے کے لئے اپنی شرمگاہ کو چھپائے۔ چنانچہ تاریخ انسانیت اس حقیقت کی غلطی کرتی ہے۔ کہ حضرت

آدم علیہ السلام کی زوجہ کو جنت میں لباس عطا کیا گیا تھا۔ جب فجر منور کا بھل کھایا تو جنتی پوشاک اتار لی گئی۔ دونوں نے فوراً اپنے جسم کے پوشیدہ حصوں کو دھت کے پتوں سے ڈھانپ لیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَقَدْ عَلَّمْنَاهُ مِمَّا عَلَّمْنَاهُ مِنْ ذُرِّيِّهِ الْبَيْتَ (الاحزاب: ۲۲)

(اور وہ دونوں اپنے اور بہنت کے پتے چکانے لگے)

ستر کا پس منظر

جسم کے پوشیدہ اعضاء کو چھپانے کے لئے عربی میں محرمت اور اردو قادی میں ستر کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اولاً آدم و حوا کے زمانے سے ہی اپنے ستر کو چھپاتی چلی آ رہی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب محل و حضور میں چھٹی آئی اور انسان نے معاشرتی آداب و اخلاق کو اپنا پاؤں اس کے لباس میں اور زیادہ شائع آتی گئی۔ چنانچہ تمام اسیان عالم نے انسان کو مہذب لباس پہننے کی نصیحت دی۔ جو سعادت میں اگر محرمت کے لباس پر غور کیا جائے تو معلوم ہوا کہ وہ ستر ہی نہیں چھپاتی تھی بلکہ ہاتھ پاؤں اور چہرے کے مواباتی تمام جسم اکپڑوں سے چھپاتی تھی۔ یکساں زندگی گزارنے والی بیسائی عورتیں آج بھی اسی لباس میں نہیں نظر آتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ اعضاء مستور ہو چھپا نا طبعی، عقلی اور شرعی بر لفاظ سے لای ہے۔ تمام انبیائے کرام کی شریعتوں میں یہ فرض رہا ہے۔

حجاب کا پس منظر

دین اسلام کا کل مکمل مناسبت حیات ہے لہذا دین اسلام نے دنیا کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ حیا کا تقاضا ہے کہ معاشرے میں سے عریانی و فحاشی کو یکسر ختم کر دیا جائے۔

اسلام نے زنا کو حرام قرار دیا تو فرمایا کہ وَلَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَةَ (زنا کے قریب بھی نہ جاؤ) شریعت محمدی ﷺ نے قیامت تک کے لئے انسانوں کو اپنے پشتر سائی سے پنشیاب کرنا تھا لہذا اس میں جن کا سوس کو حرام قرار دیا گیا ان کے ذریعہ کو بھی ممنوع قرار کیا۔ شیطان کے واسطے کا ہر سودا رخ بند کر دیا۔ عطا

۱۱۰۔ شراب کو حرام قرار دیا تو اس کے پانے، پیچے، خریدے اور کسی کو دینے کو بھی حرام قرار دیا۔

۱۱۱۔ سود کو حرام قرار دیا تو معاملات کا سود سے حاصل ہونے والے طمع کو بھی سود کی طرح مالِ خبیث قرار دیا۔

۱۱۲۔ شرک کو حرام قرار دیا تو تصویریں بنانے اور بت تراشنے کو بھی حرام قرار دیا۔

۱۱۳۔ زنا کو حرام قرار دیا تو زانیہ کی صورت کو دیکھنے، چھونے، شہوت بھرا کلام کرنے اور دل میں خیال، بھالنے کو بھی حرام قرار دیا۔

یہ بات غلط فہم ہے کہ سب پر دہلیٰ زنا کا سبب بنا کرتی ہے۔ اسی لئے دین اسلام نے صورت کو حجاب میں رہنے کا حکم دیا۔ قدسی القوس نے تو حجاب کی اہمیت کو ان خود محسوس کر لیا۔ چنانچہ ہجری میں حضرت عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا،

يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ أَنْ يَنْتَحِفَ بِنْتُ خُلِّ خُلَيْفَتُ الْبُرِّ وَالْمَلَأَجْرُ
لَقَدْ خَشِيتُهُمْ فَالْكَرَى اللَّهُ أَهْلًا الْبُحْبُحَابِ (بخاری و مسلم)

اے اللہ کے رسول! آپ کی ازدواج کے پاس تک اور گناہ گار داخل ہونے پر تو اگر آپ میں کو یہ دے کا حکم فرمائیں۔ اس پر پڑنے کی آیات نازل ہوئی

مغرب مطلق محمد صالح رحمہ اللہ علیہ نے معارف القرآن میں لکھا ہے کہ حجاب سے متعلق قرآن مجید کی سات آیات اور نبی اکرم ﷺ کی ستر احادیث ہیں۔ حجاب سے مراد یہ ہے کہ حتی الوسع صورت گھر میں ہی رہے۔ اگر کسی ضرورت کے تحت لکھنا پڑے تو

اپنے جسم اور عیب و زینت کو چھپا کر رکھنے کے ذریعے طہر عزم سے بچا ہے۔

ستر عورت اور حجاب کا موازنہ

جس ستر عورت یعنی پوشیدہ اعضا کو چھپاتا اور حجاب دواگ الگ مسائل ہیں۔ ان کا موازنہ درج ذیل ہے۔

حجاب	ستر عورت
☆ حجاب کا حکم امت محمدیہ کو مجبوری میں ملتا ہے۔	☆ ستر عورت تمام شریعتوں میں فرض رہا ہے۔
☆ حجاب عورت کے لئے طہر مردوں کے سامنے لازم ہے۔	☆ ستر عورت خلوت و جلوت دونوں میں ضروری ہے۔
☆ حجاب کا حکم عورت پر فرض ہے۔	☆ ستر عورت مردوں اور عورتوں دونوں پر لازم ہے۔
☆ عورت کا حجاب شرم و حیا کی انتہا ہے۔	☆ ستر عورت شرم و حیا کی ابتدا ہے۔

حجاب (پروے) کے دلائل

آج کل کے سائنسی دور میں ایک طرف تو مادی ترقی اپنے عروج پر ہے، دوسری طرف عریانی و لامٹائی کا سیلاب عالم خیر ہے۔ فرنگی تہذیب کے اثرات نے فیشن پر متاثر ہو کر عورتوں کو عام کر دیا ہے۔ یونیورسٹی کالج کی تعلیم یافتہ خواتین نے حجاب کو غیر اہم سمجھنا شروع کر دیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ حجاب کی اہمیت و فرضیت کو قرآن و سنت کی روشنی میں جان کیا جائے۔

(۱) قرآن مجید سے دلائل

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَقُلْنَ لِيْنَ تَبَرَّكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْفَاحِشَةِ الْأَوَّلٰى (الحجاب: ۳۳)

اور اپنے گھروں میں برکت لائی جائے اور نہ برکت لگاتی طرح برقعے کی چھائیٹ کے دور میں نکلا۔

کا دستور تھا

اس آیت میں عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ نموی طور پر اپنے گھروں میں رہیں۔ گھر کی چار دیواری میں رہ کر اپنے فرائض منصبی کو پورا کریں۔ شر جہت سے عورت کے لئے کوئی ایسا کام نہیں دکایا کہ جس کی وجہ سے اسے چار دیواری سے نکالنا پڑے۔ تو سب ضرورت تو مجبوری اور معذوری میں داخل ہے تاہم عورت جس قدر گھر میں رہے گی اتنا ہی اللہ تعالیٰ کا قرب پائے گی۔ حدیث پاک میں آیا ہے۔

اَلْمَرْءُ ضَالِكُنَّ مِنْ بَيْنِ وَحَيْدٍ وَتَقِيٍّ وَهِيَ فِيْ قَفَرٍ تَبْتَغِيْ (بخاری، ابی داؤد، ابن ماجہ)

(عورت اپنے رب سے سب سے زیادہ اسی وقت قریب ہوتی ہے جب وہ اپنے

گھر کے درمیان میں چھپی ہو)

طہرانی خریب کی ایک دہیت میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔
 لَنْ يَكُنَّ الْيَتَامَىٰ فِي الْبَيْتِ فِي الْخُرُوجِ إِلَّا مَهْطَرًا (طہرانی باب ۱۱ ص ۱۸۸)
 [موت صرف شرعی ضرورت بخیرانے کی وجہ سے گھڑے ہونے لگے]
 لہذا بہت سخت ضرورت کی وجہ سے موت کا گھڑے لگانا جائز ہے۔ عربی کا محولہ ہے۔
 لَا تَخْضَعُ الْفَرْقَةَ إِلَّا لِي يَتَّخِذَهَا

[موت کہیں مخلوق نہیں ہوتی سوائے اپنے گھر کے]

ازواج مطہرات حضرت میں گھر کی چار دیواری میں رہتی تھیں اور سڑ میں ہودج اور
 جیسے کے اندر رہتی تھیں۔ واقعہ ایک کے پیش آنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ صحابہ کرام
 رضی اللہ عنہم نے بچہ لایا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہودج میں موجود ہوں گی جبکہ وہ گم
 شدہ ہاراموٹ نے کیلئے قصائے حاجت کی جگہ پر گئی تھیں۔ اس آیت میں یہ علم بھی دیا گیا
 ہے کہ جاہلیت اولیٰ والیٰ ہے پردگی کا مظاہرہ نہ کریں۔ عجب بات تو یہ ہے کہ اسلام کے
 شروع کئے جانے میں جاہلیت اولیٰ ہے پردگی کا سبب تھی آج کے دور میں جاہلیت ثانی
 ہے پردگی کا سبب ہے۔ بعض انگریزی تعلیم یافتہ عورتیں تو پردے کی مخالفت کر کے اپنے
 کپڑے چھ مے جاہل ہونے کا ثبوت پیش کرتی ہیں۔

(۲)۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَآءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَكْثَرُ
 بِلَاغِكُمْ وَتَلَاوُحٍ ۖ (احزاب: ۵۳)

[جب تم ان سے کچھ کا سوال کرو تو پردے کے پیچھے سے کرو، اس میں زیادہ]

یا بیزگار ہے تمہارے دلوں کیلئے اور ان کے دلوں کیلئے]

اس آیت میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیہ ازواج مطہرات سے
 کوئی چیز مانگی ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگیں۔ یعنی اگر باعرض چار دیواری کا پردہ

نہیں تو چادر کا پردہ ضرور ہونا چاہیے۔ آمنا سامنا جاتو نہیں۔ یہاں پر یہ بار ہے کہ ایک طرف سماج پر کراہی مٹانے کی ضرورت تھی، مگر اس کے باوجود انہیں پردے کے پیچھے رو کر بات سلوات بھی پا کیڑہ مور تھی نہیں، مگر اس کے باوجود انہیں پردے کے پیچھے رو کر بات چیت کرنے پالین دیں کرنے کا حکم دیا گیا۔ ساتھ یہ بات بھی واضح کر دی گئی کہ یہ تمہارے ارمان کے دلوں کی پاکیزگی کے لئے اچھا ہے۔

(۳)۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

يَا أَيُّهَا الطَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ . يُغْلِبْنَ
خُلُوعَهُنَّ بَيْنَ ذُلٍّ وَإِيجَابٍ (الاحزاب: ۵۹)

اے نبی ﷺ! فرما دیجئے اپنی ملازمت سے اور عیالوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہ وہ اذل کیا کریں اپنے اوپر اپنی چادر میں!

جلا بیب عربی زبان میں حجاب کی طرح ہے اس سے مراد وہ چادر ہے جس کو عورتیں اپنے دل پہنے کے اوپر اوڑھ لیتی ہیں۔ بین جلا بیبہن جس میں جلا بیبہ ہے یعنی چادروں کا کچھ حصہ اپنے چہرے پر لٹکا نہیں۔ اس سے لوگ بچان لیں گے کہ یہ شراب خورد ہے مگر اس کو حجاب نہ جانے گا۔ یعنی کوئی منافق اور بدعقل نہیں سمجھیں گے گا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنے سروں اور چہروں کو چادر سے ڈھانپ لیا کریں۔ صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں تاکہ پٹے پھر لے اور دیکھنے میں آسانی ہو۔ آنکھ کا سرو چہرہ تو اسی چادر کا قائم مقام ہے۔

(۴) وَلَا يَتَّبِعُنَّ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا (المحجرات: ۳۱)

عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو نکلا رہتا ہے!

عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو کچھ باہر میں ہی نکلا رہتا ہو۔ نہ زینت سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے انسان اپنے آپ کو خوبصورت اور خوشنما بنائے! إِلَّا مَا ظَهَرَ

سے مراد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے نزدیک کپڑے نہ پہننا یا عورتوں کی چیزیں ہیں۔ انکی دلیل قرآن مجید کی دوسری آیت سے ملتی ہے کہ شوہر اپنی عورت سے

عَلَوْا وَنَسْتَكُم بِحُلَّتَيْهِمَا (النساء: ۳۵)

(اپنی زینت اور نہایت کے وقت)

اس آیت میں زینت سے مراد کپڑے ہیں اور سہ سے مراد نماز ہے۔ ان معانی کے مطابق عورت کے لئے اپنے کپڑوں کی اور زینت کی غرض کرنا بھی منع ہے۔ پس ثابت ہوا کہ زینت کے جسمانی اعضاء کو ظاہر کرنا تو بدعہ الٰہی منع ہوگا۔ اس صورت میں مطلب بالکل صاف ہے کہ اوپر کے کپڑے یعنی برقعہ یا عورتی چادر اس چھپانے کے حکم سے مستثنیٰ ہے بقیہ تمام کپڑوں اور زینت کو چھپانا فرض ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے زینت سے مراد اعضاء زینت لئے ہیں تو ہر مطلب پر ہے تاکہ جب ضرورتی کام کے لئے حلقہ چھاری کے طاق کے لئے اشاعت کیلئے یا گواہی دینے کیلئے قاضی یا حاکم کے سامنے مواضع زینت کو کھولنا پڑے تو بھوری کے وقت جائز ہے۔ اس صورت میں مواضع زینت سے مراد چہرہ اور ہاتھ ہیں۔ اس بات پر سب حضرات متفق ہیں کہ جب عورت کے چہرے کی طرف دیکھنا شہوت اور لہے کا سبب ہے تو ایسی صورت میں عورت کے لئے چہرہ چھپانا اور مرد کے لئے اس کی طرف نہ دیکھنا فرض ہے۔ لہذا قاضی یا حاکم کو اگر شہوت کی خاطر دیکھنا پڑے تو ان کے لئے بھی یہی نظر بلا شہوت جائز ہوگی۔ دوسری نظر حرام ہوگی۔

(۵) ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الَّتِي لَا يَنْزِلُونَ بَكَاءٍ فَلَمَنْ عَلَيْنَهُنَّ خُفَاخُ

أَنْ يَخْفَيْنَ بَيْنَهُنَّ غَيْرَ مَخْرُجٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنْ يَسْتَقْبِلْنَ عَنَاقِلَهُنَّ

وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (النور: ۳۱)

(اور جو عورتیں گروں میں چھوڑی ہیں) یوں ہیں نہ خط و کتابت کی توقع نہیں رہی۔
 ان پر گناہ نہیں کیا تاہم ان کے اپنے گناہ کو۔ یہ نہیں کہہ سکتی پھر میں اپنے گناہ کو
 انہیں سے بھی بھی تو بہتر چلانے کے لئے۔ مگر سب باتیں مکتور ہوتا ہے]

شرع شریف میں ایسی یوں ہی عورتوں کو پردے میں سمجھتے دے دی گئی ہے کہ جو
 خود، کلام کے قابل رہی ہوں اور نہ ہی ان کی طرف مردوں کو رغبت ہو۔ جن اعضاء کا
 چھپانا عورت کیلئے اپنے عروں سے ضروری نہیں یوں ہی عورت کے لئے ان اعضاء کا بغیر
 عروں سے چھپانا بھی ضروری نہیں۔ اس آیت میں قید لگا دی گئی ہے کہ بن مسعود
 سامنے آئے اور ساتھ یہ بھی کہہ دیا گیا کہ اگر بغیر عروں کے سامنے آنے سے ہاتھ ہی
 بچے تو ان کے لئے بھی یہی بہتر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ "کحل ساطع لا یطہ" (چر
 گری پانی میں نہ کوئی نہ کوئی اٹھانے والا ہوتا ہے)

سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب یوں ہی عورت کے لئے اسی احتیاط قائل گئی ہے تو
 جو ان عورت کے لئے پردے کی احتیاط کتنی ضروری ہوگی۔

(۶) ... اور شاد داری تمہاری ہے۔

النَّانِي وَالْبَنُونَ ذِيْنَةُ الْخَيْرِ الْمَلِكِ (الكهف)

(مال اور بیٹے دنیاوی زندگی کی نینت ہے)

اس آیت مبارکہ میں مال اور بیٹے کو دنیا کی نینت کہا گیا ہے جی کو سختی قرار دیا گیا
 ہے اس لئے کہ وہ چھپانے کی چیز ہے ناکش کی چیز نہیں ہے۔ اس سے بھی عورت کے
 پردے میں چھپے رہنے کا ثبوت ملتا ہے۔ لہذا مسلمان عورت پردے کا خوب اہتمام کرے
 اور دین میں ابھی طرح سوچنے لے کر

الحجاب الحجاب قبل العذاب

(حجاب - حجاب - اس سے پہلے کہ عذاب آجائے)

(۲) حدیث پاک سے دلائل:

ماذا اہی کثیرا ائی تفسیر میں لکھیے ہیں کہ ایک بخت اور صاحب عزت عورت کا نشان کو گھٹ ہے تاکہ بدیت لائق کا حرا ان کے ساتھ بھیڑ چھا نہ کریں۔ حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اَنْزَلَ اللّٰهُ بِنَاءَ السُّورِ مَبْنِيْنَ اِذَا خَرَجْنَ مِنْ تَوْبِحُوْنَ لِيْنِ خَاصِبِهٖ اَنْ يَنْجَلِيْنَ وَجُوفُهُنَّ مِنْ لَمُوْنِ زُوْمِهِنَّ بِالْخَلَابِ زَبِيْنِ غِيَا
واحداً (تفسیر امین کجڑ: ۵۸۷/۲)

(اٹھ قبائل نے سوس عورتوں کو غمزدہ ہے کہ وہ کسی ضرورت کے وقت گھر سے نکلیں تو اپنے چروں کو سروں کی طرف سے چاد سے ڈھانپ لیں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں)

اس سے معلوم ہوا کہ بے پردگی شریف اور فحشیت اور عورت کا کام نہیں ہے۔

☆۔۔ حدیث پاک میں آیا ہے السوراء عوراء (عورت چھپانے کی چیز ہے) ایسی عورت کی ذمہ داری ہے کہ اپنے آپ کو غیر محرم مردوں سے چھپائے۔ اگر گھر میں مرد کر چھپائے تو یہ سب سے زیادہ افضل ہے تاکہ کوئی مرد اس کی جسامت یعنی ذلیل ذول اور چال و حال و لہجہ کو بھی نہ دیکھ سکے۔ اگر کسی شرعی ضرورت کی وجہ سے گھر سے باہر نکلتا ہے تو جسم اور کپڑوں کی زیب و زینت کو چادر یا رقعے وغیرہ سے چھپائے ایسا نہ ہو کہ کسی شخص پرست شخص کی نظر نہ پڑے اور وہ اس عورت کی عزت خراب کرنے کے منصوبے بناد کرنے لگے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال کیا کہ چھپاؤ خفا خفیو للہباء (عورتوں کے لئے کیا چیز بہتر ہے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ اسی دوران میں مجھے

گھر مانچ انہوں نے دھڑکی مڑھنا سے بھی سوال پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ

سَمَوَاتُهُنَّ اَنْ لَا تَكُوْنَنَّ اَلْوَجَّاهُ وَلَا تَكُوْنَنَّ

(عمارتوں کے لئے بگڑے کہ نہ ہوتی دوسروں کو دیکھیں اور نہ ہی سربراہان کو دیکھیں)

میں نے یہ جواب نبی علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا تو نبی علیہ السلام نے خوش

ہو کر فرمایا

اِنَّهَا بَصِيْفَةٌ قَبِيْثَةٌ (وہ سیرے جسم کا ٹکڑا ہے) (صحیفہ القرآن ص ۱۳۶)

☆ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

اَلْعِيْنَةُ بَيْنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانِ (چاہ ایمان کا مصدر ہے)

پہلے کا نشانہ چاہیے اور چاہیے کی ضرورت ہے۔ جب عورت ظہیر کے خلاف کام

کرتی ہے تو بے حیاء بن جاتی ہے اور شرم و حیا کو ایک طرف دھک دیتی ہے۔ نبی علیہ السلام

نے ارشاد فرمایا

اِذَا لَمْ تَسْتَخِي الْعِيْنَ فَاْجَبَتْ (مشکوٰۃ: ج ۳ ص ۱۳۷)

(جب تو بے حیاء بن جائے تو بھڑک اٹھے گی)

اس سے معلوم ہوا کہ بے حیائی ہی ہے پردگی کا سبب بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو حیا

بھری نعمت سے محروم نہ فرمائے۔ آمین۔

☆ حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اِنَّ الْفَرْقَةَ فَاْخُوْرَةٌ لِّاِيْدَا خِرَاجَتِ، اَنْتُمْ فَرْقَتُهَا الشُّبُهَاتُ

(ابن کثیر ۲/۳۸۸)

(حجرت پہچاننے کی چیز ہے جب گھر سے نکلتی ہے شیطاں اسے ہماکتا ہے)

شیطان ہماکتا ہے اس کے دوسرائی ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ شیطاں انسان اسے

گھر سے نکالتا دیکھ کر خوش ہوتا ہے کہ اب مجھے اس کو غیر حرم کی طرف ہر طرح حرم کو اس کی

طرف اٹک کر نے میں آسانی ہوگی۔ شیطان اس کو بد نظری کا مرکب کر دیتا ہے اور غیر عزم کو اس کے چال میں پھنساتا ہے۔

دوسرا سنی یہ ہے کہ شیطانی شہوانی نفسانی زکوٰۃ کی گزارنے والے لوگ عورت کو گھر سے باہر دیکھ کر لہائی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ ایسے مومن و عاقل لوگ شیطان کے فریاد سے ہوتے ہیں ان کے بھائی کو شیطان کا بھائی بننا چاہیے۔

۱۲۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

مَا تَزُكُّ نَفْسٌ بِفِتْنَةٍ أَخْزَعَتْ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

(محقق علیہ۔ مشکوٰۃ۔ کتاب نکاح)

(میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ بڑا فتنہ کوئی نہیں دیکھا)

اس سے معلوم ہوا کہ عورت مرد کے لئے سب سے بڑی آزمائش ہے۔ فقہانے لکھا ہے کہ پردہ واجب ہونے کا ارشاد ہے۔ اسی لئے بڑی عورت جس کی طرف جسی میلان نہیں، اتنا اس کو چہرے کا پردہ کرنے میں نرمی دی گئی ہے۔ جو ان عورت کی طرف مرد کا میلان فطری خود پر مشغول ہوتا ہے لہذا اسے پردہ میں رہنا چاہیے۔ اگر عورت کسی ضرورت کی وجہ سے گھر سے نکلے تو پردے کے ساتھ نکلے تاکہ اس کے ارپے سے شیطان مردوں کو نکلے میں نہ داخل ہو سکے۔

۱۳۔ امام احمد نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

فَمَنْتُ أَنْزَحْتُ نَيْسِي الْبَدَنِي فِيهِ وَسَوَّلْتُ إِلَيْهِ تَلَوْنِي وَأَتَيْتِي وَأَجْبَعْتُ لَوْبِي وَ
فَلَوْلَى انْقِصَاؤُهَا وَزَوْجِي وَأَنْفِي (ابو مدقولان رحمہ)

ا میں اس کمرے میں داخل ہوتی جس میں نبی علیہ السلام مدفون ہیں تو اپنی چادر رکھ دیتی تھی اور کبھی کبھی کہ یہاں تو صرف میرے شوہر اور میرے والد مدفون ہیں۔ لیکن جب مرد کو دفن کر دیتا تو اللہ کی قسم۔ میں ان سے حیا کی وجہ سے خوب الجھی طرح

ہمدرد کرنا کرتی تھیں

اس سے پردے کی اہمیت کا اعتراف لگانا چاہیے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تو قبر میں
مردوں سے ہمدرد نہیں کرتیں۔ دوسرا مردوں کے لئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمل دینی
کا پتہ ہے۔

☆ حدیث پاک بھی آیا ہے کہ

وَمَكَانَتْ عَمَلُهَا وَغَابِطَةُ (روحی اللہ عنہا) نَزَمًا جَنَدُ النَّبِيِّ ﷺ
يَحْيَا لِنَفْسٍ لِّدَفْنٍ لِّهِنَّ أَمْعُ مَكْنُومٍ (روحی اللہ عنہ) وَتَمَانٍ أَلْهَمِي. لَقَالُ
النَّبِيُّ ﷺ إِخْوَتِي بِنَدَفٍ لَقَالُوا إِنَّا وَشَرُّ الْمَلَائِكَةِ الْكَاثِبَةِ لَمُؤْمِنِينَ
لَا تَعْمُرُنَا وَلَا تَحْمِلُنَا لَقَالُ الْفَتَايَا وَإِنَّا لَنَسْفَعُهَا كَبِيرًا بِهِ (مسند احمد)

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی کہ

(ایک مرتبہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کے
پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمدردی کرنا
صحابیہ رضی اللہ عنہا تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دونوں سے فرمایا کہ ہمدردی کرنا۔ انہوں نے کہا یا
رسول اللہ ﷺ کیا یہ بیوقوفیاں ہیں وہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں نہ ہی بچاؤ سکتے ہیں۔
نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم دونوں بھی ناواقف ہو؟ کیا تم اسے دیکھ نہیں رہی
ہو؟)

ہمدردی کی اہمیت پر اس سے زیادہ واضح اور بڑی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے۔

(۳) عقلی دلائل

(۱) ایک بزرگ دلیل گاڑی کے ذریعہ لاہور سے جبکہ آباد چار۔ پانچ تھے۔ راستے
میں کسی انٹیشن پر ایک کوٹ چٹون میں بیٹھتی تھیں جب کہ دلوں اور حیران سوار رہتے۔

تھوڑی دیر کے بعد نو جوان نے بزرگ سے پوچھا "آپ مجھے دین اسلام کے عالم نظر آ رہے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو کیا میں ایک سوال پوچھ سکتا ہوں؟ بزرگ نے جواب دیا "جی ہاں آپ پوچھئے" نو جوان نے کہا "اسلام اس بات کی اجازت کیوں نہیں دیتا کہ مرد اور عورتیں اکٹھے لی کر کام کیا کریں؟ بزرگ نے اس نو جوان کو قرآن وحدیث کی روشنی میں کئی جوابات دیئے مگر نو جوان کی طبیعت مطمئن نہ ہوئی۔ وہ کہنے لگا کہ آپ مجھے عقلی دلیل سے سمجھائیں کہ اس میں کیا رکاوٹ ہے۔ بزرگ نے سمجھایا کہ جب مرد اور عورتیں لی کر کام کریں گے تو دل ایک دوسرے کی طرف ہلے ہوں گے، کئی بچے گھر اجڑ جائیں گے، کئی کنواری لڑکیاں بنی عیاں جائیں گی، کئی بچے گھر اجڑ جائیں گے، کئی کنواری لڑکیاں بنی عیاں جائیں گی۔ معاشرے میں فساد مچ جائے گا، نو جوان کہنے لگا کہ اگر انسان اپنی طبیعت پر کنٹرول کرے تو ہلکا تعلیم یافتہ کی طرح کیا حرج ہے؟ بزرگ نے دیکھا کہ سیدھی انگلی سے بھی نہیں نکل رہا تو سوچا کہ یہ بھی انگلی سے نکالنا پڑے گا۔ یہ نو جوان عقل کا اندھا ہے، اس کے دماغ پر بھی پردہ ہے لہذا اس کو کسی دوسرے انداز سے سمجھانا پڑے گا۔ ان کی نوکری میں لیوں رکھا تھا، انہوں نے نکال کر چادر نکلائے کئے اور چوتے لگے۔ نو جوان بھی گری کی شدت کی وجہ سے لپٹائی نظروں سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ کیا دیکھ رہے ہیں، نو جوان نے کہا کہ لیوں دیکھ کر منہ میں پانی آئی جاتا ہے بزرگ نے کہا اب طبیعت پر کنٹرول کا مسئلہ کیا تھا، اگر لیوں دیکھ کر منہ میں پانی آ جاتا ہے تو اسی طرح نو جوان غیر عزم رکھ کر دیکھ کر دل میں گناہ کا خیال آئی جاتا ہے اور یہی چیز دنیا کا سبب بنتی ہے۔ دین اسلام نے اس برائی کا راستہ رکھنے کے لئے صورت کو تخم دیا کہ تو دل تو گھر میں ہی ہے، اگر کسی ضرورت کے تحت نکلتا پڑے تو پردے میں نکلے تاکہ غیر مردوں کی نظر نہ پڑے۔ اور وہ کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو۔ نو جوان نے شرم سے سر جھکا لیا۔

(۲) اگر کسی شخص کے ذمے ایوانی لگانا جائے گا ایک لاکھ روپیہ کی رقم ایک شخص سے دوسرے شخص کی شخص کو پہنچا دیں۔ تو وہ شخص اڈل تو رقم لے جائے سے گھرانے کا کدراستے میں جیب کترے ہوتے ہیں ایسا نہ ہو کہ میری جیب سے رقم ہی غائب کر دیں۔ بلکہ اگر کسی چور ڈاکو کو پھانسی چل گیا تو وہ تو جان سے بھی مار دیا اور رقم بھی لے لے گا۔ اس سے بہتر ہے کہ اسے ایک وغیرہ کے ذریعے لٹا کر مار دیا جائے تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ اگر اسے مجبور کیا جائے گا اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ آپ رقم خود پہنچائیں۔ تو وہ شخص اس رقم کو پوشیدہ جیب یا جگہ میں ڈالے گا اور سارا راستہ فکر مند ہیگا۔ ایسا بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ اٹھن پر لوگوں کے سامنے رقم نکال کر گنتا شروع کر دے۔ پتہ چلا۔ رات کو اسے دہلی ہوئی کا قتل بھیجے گا۔

بالکل اسی طرح اگر کوئی ایک عورت گھر کی چار دیواری سے باہر نکلتا چاہے تو اڈل تو وہ گھبراتا ہے کہ مجھے کیوں خواہ مخواہ باہر جانا پڑا ہے۔ اگر مجھ کو اور معذوری اور ضروری ہو تو وہ باہر ہو کر ٹھٹھکی ہے اور راستے میں گھر مند رہتی ہے کہ کوئی اپکا بد معاشر اس کے پیچھے نہ لگ جائے۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ غیر مردوں کے مجمع میں اپنی ذریعہ وزینت کا اظہار کرے اور اپنی عزت و آؤ پر لگائے۔ اگر کوئی بد میت شخص اس کے در پہ ہو گیا تو عزت بھی لوٹ لے گا اور جان سے بھی مار دیا۔ شرع شریف میں اسی لئے پردے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ عورتوں کے عزت و ناموس پر کوئی ہاتھ نہ ڈال سکے۔ جو لڑکیاں فیشن اسٹیل ہے پردہ میں کر باز مردوں میں گھومتی پھرتی ہیں ان کے اطوار وغیرہ کے واقعات روزانہ اخبار کی زینت بنتے ہیں۔ وہ دوسروں کو فحاش و کفاتی دکھائی خودی دوسروں کے لئے فحاش بن جاتی ہیں۔

(۳) اگر کسی شخص نے قصابی دکان سے چند کلو گوشت خریدا ہو تو اسے پکڑے گا تھیلہ وغیرہ میں چھپا کر گھر لے جائے گا۔ ایسا بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ گوشت کو قصابی میں ڈال

کو سر ہونگے اور راستے میں چلے۔ اسے غلط سمجھتا ہے کہ قتل کو بے وفیر و قہید ہے۔
 گے اور گوشت کو اڑانے جائیں گے۔ اسی طرح اگر مٹکڑی کو جو ان ملائی گھر سے ہے
 پردہ حالت میں لٹکے تو انسانی بیڑے اس کے گرد مٹکڑیاں شروع کر دیتے ہیں اور مٹی
 مروجہ چورے کے چورے مٹکڑی کا عجب کر دیتے ہیں۔ اسی لئے نیک عورتیں ہندے
 میں لپٹ کر نکلتی ہیں تاکہ ان کی چہن سال اور عزت کا پردہ کوئی حملہ آور نہ ہو سکے۔ سوچنے
 کی بات ہے کہ جو لوگ اپنی جوان عفتوں کو بے پردہ لٹکے کی اجازت دے دیتے ہیں کیا
 ان کی نظر میں بچی کی قدردانی چھوٹو گوشت کے برابر بھی نہیں ہے۔ حرمت کی بات
 ہے کہ پردے گوشت لے گئے تو فتنہ مالی نقصان ہوگا جس کی جلانی ہو سکتی ہے اور اگر کسی
 نے بچی کی عزت غراب کر دی تو اس نقصان کا اندازہ کوئی نہیں ہو سکتا۔ دل کے گاہک اب
 بچھڑائے کیا ہوت جب چڑیاں چک گئیں گی۔

(۳)۔۔۔ ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر غیرت کا جذبہ عطا کیا ہے۔ وہ ہرگز نہیں
 چاہتا کہ کوئی غیر شخص اس کے گھر کی عورتوں پر بری نظر افگنائے۔ اگر وہ کسی کو اپنی عورت
 عورتوں سے برائی کرتے دیکھے تو ہرگز برداشت نہیں کر سکتا بلکہ مرنے مارنے پر آمادہ
 ہے۔ کئی مرتبہ جو عورت اپنی بچی کو یا اپنی بچی کو یا اپنی بچی کو یا اپنی بچی کو یا اپنی بچی کو یا
 کر دیتا ہے۔

آنکھ ان عورتوں میں اس طرح کی خبریں چلتی رہتی ہیں۔ ایک عورت کی بے پردگی
 کئی عورتوں کی عزت خاک میں ملا دیتی ہے۔ لہذا انسانی غیرت اور ایمانی غیرت
 کا تقاضا ہے کہ عورت حجاب پہن کر نکلے اور مرد لوگ اپنی نظریں بچی دیکھیں تاکہ
 معاشرے میں فساد نہ پھیلے۔

(۶) نبی علیہ السلام نے عورتوں کے حقوق فرمایا

فَالْبَضَاءُ وَالْقَنْطَرِ وَفَتْنٍ (مشکوٰۃ ج دوم ص ۵۸)

(اصل مرد میں کے اعتبار سے قفس)

عورت کی فطرت ہے کہ، عموماً کھلتی بھی جلدی ہے اور پھسلاتی بھی جلدی ہے۔ بڑے بڑے شخصوں کی مجلس پر بڑے اہل دینی سے ہڈ باتی ہونے کی وجہ سے گھڑی میں تو لگڑی میں ہاں ہوتی ہے۔ اسی لئے شرع شریف نے طلاق کا حق مرد کے اختیار میں رکھا ہے، اگر باغرض عورت کو اختیار دے دیا جاتا تو وہ ایک دن میں ستر مرتبہ طلاق دیتی اور ستر مرتبہ جوع کرتی۔ کسی سے خوش ہو تو اپنا سب کچھ اس کی خاطر لٹا دیتی ہے۔ اگر کسی سے عداوت ہو تو عداوت کی بنا بھی گواہ نہیں کرتی۔ اعدا خانے زیادتی بھی خود کرتی ہے مگر لوگوں کی نظر میں مظلوم بن کر دکھائی دیتی ہے۔ ایک کام کرنے کو اپنا دل چاہ رہا ہوتا ہے مگر زبان سے ناں میں کہہ رہی ہوتی ہے۔ ذرا سی ٹوک بھونک پر خاوند کی ساری دماغی کی خوش افشاری پر پانی بکھیر دیتی ہے، کہتی ہے کہ میں نے خیرے گھر میں آکر دیکھا ہی کیا ہے، تو جو کچھ کرتا ہے اپنے لئے کرتا ہے میری لئے نہیں کرتا۔ مصولی بات پر لعنت بھیجا شروع کر دیتی ہے مگر وہ ہے تو پھر اپنے مرنے کی دعا نہیں کرنے لگ جاتی ہے۔ مال کی محبت اس قدر ہوتی ہے کہ اگر خاوند کہے کہ ہم آپ کے جسم میں بھلیں تو کھانا پاتے ہیں مگر ہوں گی سونے کی تو فوراً ہی مجھے گی کہ میری برکیوں کو دے دیں جلدی کریں نہ آپ، اپنا کام جلدی نہیں۔ فیصہ اور حسد کی آگ میں جل بھن کر کباب بنی ہوتی ہے۔ فیشن کی اتنی دلداد کہ چاقو ہے جیسے کپڑے میں پینوں ویسے کوئی دوسرا نہ پہنے، اگر ایک مرتبہ کپڑے بھن لئے تو اتار کر کھنٹی کو دے دوں، دوبارہ دھو کر نہ پہننے پڑیں۔ کوئی قریب کر دے تو بھولی نہیں ملتی۔ دشمن کو دوست اور غیر کو اپنا سمجھتا شروع کر دیتی ہے۔ طبیعت کے اس اتار چڑھاؤ کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس کی اصل کامل نہیں، قفس

ہے۔ لہذا اس کا گھر کی چار دیواری میں رہنا ہی اس کے لئے بہتر ہے۔ اگر کوئی شخص کال بھونک ہو تو اسے پاگل خانے کے کمرے میں بند رکھا جاتا ہے۔ عورت چوکنگ خاص اہل ہے لہذا اسے ذرا بڑی جگہ یعنی گھر کی چار دیواری میں رہنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ اگر باہر نکلتا چاہے تو پردے میں لپٹ کر نکلے اور عرم مرد کے ہمراہ نکلے تاکہ تو یہ کسی کا ایمان خراب کرے نہ ہی کوئی اس کی عزت خراب کرے۔

شرعی پردے کے تین درجے

قرآن مجید فرکانِ حید کی مختلف آیات پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شرعی پردے کے تین درجے ہیں۔ ایک سب سے بہتر درجہ دوسرا درجہ اور سہا درجہ اور تیسرا درجہ درجہ ہے۔ مختلف مردوں کے مختلف حالات کی صورت میں ہر عورت کسی نہ کسی درجہ پر عمل پیرا ضرور ہو سکتی ہے۔ شرع شریف نے انسانی حالات کی وجہ سے اس میں وسعت رکھی ہے۔ پردے کا درجہ چھ ہے اور نچے سے نیچے کے لئے جتنی احتیاط ہو سکے اتنا ہی زیادہ بہتر ہے۔

(۱) بہترین درجہ

(حجابِ کاملیوت)۔ اور شاہِ باری تعالیٰ ہے

وَقُلْنَ لِيْ تَوْبَتِيْ كُنَّ (اور تم اپنے گمراہی میں قرآن پکڑو)

لہذا عورت کے لئے پردے کی سب سے اعلیٰ صورت یہی ہے کہ گھر کی چار دیواری میں وقت گزارے۔ اپنے گھر کو اپنی جنت سمجھے۔ عورت کام کاج اور ذکر و عبادت سے خارج ہوتے گھر کے گن میں کھیل کود کرتی ہے۔ لڑکیاں آپس میں آنکھ پھولی کھیلیں، دیکھ

پہن گئیں، پٹنگیں چڑھائیں، بالکی پٹنگی اور دیش کریں۔ لڑنے میں دشمن پر دھڑکا نہیں، لیکن چہوتا ہو تو ہڈے والی چھت استعمال کی جاسکتی ہے تاکہ دوش بھی ہو جائے اور غیر مردوں کی نظروں سے دور رہنے کے لیے گھروں میں مستور ہو گئیں اپنی دنیا میں مست رہیں۔ نہ ڈار نہ خوف نہ فکر نہ غم، اور شرعی حدود میں رہتے ہوئے جسمانی لذت کی ضرورت بھی پوری ہوگی۔ اکثر عورتیں گھر میں محاذ و پنجوبک، پکڑے جوئے، سحری کرنے کھانا پکانا، صفائی ستھرائی وغیرہ کے کام کر کے تھک جاتی ہیں، حریم دوش کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی۔

لہذا اگر میں رہتے ہوئے عورت کی ہر ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ اس دور ہے پر عمل کرنے والی عورت دلالت کے درجہات پانے والی اور قرب الہی کو حاصل کرنے والی ہوتی ہے۔

(۴) درمیانہ درجہ

(صحابہ کرام علیہ السلام) اگر ہمارے مجبوری عورت کو گھر سے لگتا ہی چڑے تو برقیہ یا چادر میں خوب ایگی طرح لپیٹ کر لے لے۔ اور شاد باری تعالیٰ ہے۔

مُذَلِّیْنَ عَلَیْہِمْ مِنْ خِلَابِیْنِہِمْ (اپنے سو پر چادر اوڑھ لیں)

آجکل پر وہ دار خواہنیں برقعہ پہن کر جسم کو چھپاتی ہیں۔ لیکن وہ ستانے اور جہانیں پہن کر ہاتھ پاؤں کی زینت چھپاتی ہیں۔ جبکہ بعض عاتقوں میں شش کا ک کا برقعہ زیر استعمال ہوتا ہے یہ سب کچھ جلاب کے ضمن میں آتا ہے اسی طرح دیکھنے والے غیر مردوں کو قند و قامت اور جسامت کا اندازہ ہوگی جائے تو بھی زیر برقعہ زینت لگی رہے گی کی وجہ سے قند کا اندیشہ کم ہوتا ہے۔ یہ احتیاط کرنی ضروری ہے کہ برقعہ اتنا نکلتا اور ڈھلا نہ ہو کہ دیکھنے والا کہے کہ اندر عورت کی بچی موجود ہے۔ آجکل کے مردوں کی حریمیں

لگا ہیں عورت کے بقیہ جسم پر نہ بھی پڑیں تو بھی ہاتھ پاؤں پر نظر ڈالنے ہی عورت کے حسن و جمال کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ اس لئے ہاتھ پاؤں بھی چھپانے ضروری ہیں۔ یہ پردے کا اور میانی درجہ ہے۔ اس درجہ پر عمل کرنے والی عورت تقویٰ پر عمل کرنے والوں میں شمار ہوتی ہے۔

(۳) آخری درجہ

(حجاب باطنی) پردے کا آخری درجہ یہ ہے کہ عورت مجبوری کی وجہ سے مگر سے نکلے اور چادر یا برقعہ اس طرح پہنے کہ اس کے ہاتھ پاؤں آنکھیں وغیرہ کھلی ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَبْسُتْنَ عَلَیْکُمْ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا (النور ۳۰)

[اپنے سنگھار نہ دکھائی مگر وہ جو خود ظاہر ہو جائے]

عورت کے لئے اپنی زینت کی کسی چیز کو مردوں کے سامنے ظاہر کرنا جائز نہیں بلکہ اس کے جو خود بخود ظاہر ہو رہی جاتی ہے۔ یعنی کام کاج اور نقوش و حرکت کے وقت جو چیزیں جاوڑا کھلی ہی جاتی ہیں اور ان کا چھپانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ ان کے اعضاء میں کوئی گناہ نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد ہتھیلیاں اور پیر ہے مگر یہ اس وقت ہے جب ننگے کا طرف نہ ہو۔ اگر ننگے کا ڈھکے ہو تو فقہائے امت کا اجماع ہے کہ عورت کے لئے چہرہ اور ہتھیلیاں کھولنا بھی جائز نہیں۔

پس اس آیت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اگر لیکن دین کی ضرورت میں عورت کے ہاتھ پاؤں اور آنکھیں کھلی ہوں تو کوئی گناہ نہیں ہوگا مگر اس آیت سے یہ بات نہیں ثابت نہیں ہوتی کہ مردوں کو ان کے اعضاء کی طرف دیکھنا جائز ہے۔ مردوں کے لئے تو حکم دیا ہے کہ اپنی لڑکیاں پیستہ دیکھیں۔ شرعی ضرورت شرعی کے بغیر عورت کے ہاتھ پاؤں چہرے کو نہ دیکھیں۔

50/62/7

آج کل بعض نام لہا وچت پیسہ وافراروں کی طرف سے یہ پرائیویٹ ہسپتال بنی ہوئے ہیں۔ یہ کیا چارہ ہے کہ اسلام میں الہاب کا حکم تو ہے لیکن اس میں چھوٹے کا پروہ شامل نہیں ہے، حالانکہ حسن اور زینت کا اصل مرکز تو انسان کا چہرہ ہے اور آج کے فکرو و فساد اور غلبہ ہوس کے زمانے میں اس کا چھپا نا زیادہ ضروری ہے۔ علاج معالجہ یا اصلاحی کو ای اور بچان کی شرعی ضرورت کے علاوہ عورت کے لئے چہرہ دکھانے کی اجازت نہیں ہے۔ چہرہ لاکھ اور بچاؤں ہیں۔

(۱).... قرآن مجید نے لافسٹائونٹن مین وژنامہ جیٹاب کا حکم دیکر بات کھول دی ہے کہ چروہ چھپانا بھی ضروری ہے۔ اگر چروہ کھولنا ہوتا تو یہ دے کے پیچھے سے بات جیت کا حکم دے سکتی ہوتا۔

(۲)۔ جب پر دے کی آیات قائلین غلبہ بنی خلاف نہیں۔ بلال ہو گئے تو اروج طہرات کو تعلیم دی گئی کی صواب کراہ میں طہیم سے اچھا چروہ چھانیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ وہ معاذ اللہ نگھے سر بھرتی تھیں اور پر دے کی آیات کے ذریعے ان کو سر چھانے کا حکم ہوا۔

حضرت ابن عباسؓ سے اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں اٹھ تھائی نے مسلمان مردوں کو
عقلم دیا ہے کہ جب وہ کسی ضرورت سے غفلت کو سرکے اور اپنی چادر میں لٹکا کر اپنے
چروں کو ڈھانپ لیں۔ (تفسیر ابن جریر)

امام محمد بن سیرین نے حضرت عیسیٰ بن حقیان عن الہارث سے دو یافت کیا کاس
عجم پر عمل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ انہوں نے چارہ اونٹ کا، طریقہ بتایا اور اپنی بیٹی

اور ناک اور ایک آنکھ کو چھپا کر صرف ایک آنکھ کھلی رکھی (تفسیر ابن جریر)
(۳)۔ کتب حدیث ابوداؤد، ترمذی، مسطاویرہ میں لکھا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مردوں کو حالت احرام میں چھروں پر نقاب ڈالنے اور دھانے پہننے سے منع فرمادیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس عہد سہارک میں چھروں کو چھپانے کے لئے نقاب اور ہاتھوں کو چھپانے کیلئے دستانوں کے استعمال کا رواج عام ہو چکا تھا۔

(۴)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مرد ہمارے قریب سے گزرتے اور ہم مرد میں بی اکرم ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں ہوتی تھیں تو ہم اپنی ہاوری اپنے سروں کی طرف سے اپنے چہرے پر ڈال لیتی تھیں اور جب وہ گزر جاتے تو حد کھول لیتی تھیں۔ (ابوداؤد)

(۵)۔ زواج میں ابن عمر کی رضی اللہ عنہ نے امام شافعی رضی اللہ عنہ علیہ کا مذہب نقل کیا ہے کہ اگرچہ عورت کا چہرہ اور ہتھیلیاں ستر عورت کے فرض میں داخل نہیں ہیں مگر کھول کر بھی نماز ہو سکتی ہے مگر غیر عرم مردوں کو ان کا دیکھنا بلا ضرورت شریعہ جائز نہیں۔ یعنی عورت کیلئے ان کا دکھانا جائز نہیں۔

(۶)۔ امام مالک رضی اللہ عنہ علیہ کا مشہور مذہب بھی یہی ہے کہ غیر عرم عورت کے چہرہ اور ہتھیلیوں پر نظر کرنا شرعی عذر کے بغیر جائز نہیں۔

(۷)۔ علامہ شامی اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں۔

وَالْمَسْفِي تَنْفَعُ مِنَ الْكُشْفِ بِحُزْبِ أَنْ يَرَى الْوُجْهَ وَجَنَاحَهُمَا فَتَقْفُ
الْجَنَّةُ فَإِنَّهُ مَعَ الْكُشْفِ لَمْ يَقْفُ الشُّكْرَ إِلَيْهَا بِشَهْوَةٍ

(عورت کو چہرہ کھولنے سے مرد کا جاچا تاکہ مرد دیکھنے نہ پائیں کیونکہ چہرہ کھلنے کی

سودت میں شہوت لگتا، ان پر پڑتی ہے) (درمختار، ۱/۴۴۸)

(۸)۔ انگریزی کا محمولہ ہے

Face is index of mind (چہرہ دماغ کا اندر کی بات ہے)

لہذا کسی شخص کے چہرے کو دیکھ کر اس کی پوری شخصیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے شرم و حیا
جتنی ہوتی۔ غم و خوشی کا اندازہ چہرے سے ہی ہو جاتا ہے لہذا چہرے کا چھپانا ضروری
ہے۔

(۹)۔ جب کسی لڑکی کا رشتہ پسند کیا جاتا ہے تو اس کا چہرہ دیکھا جاتا ہے اگر کسی لڑکی کا
چہرہ چھپا دے تو کیا بقیہ اعضائے جسم کو دیکھ کر کوئی اس کی شخصیت کا اندازہ لگا سکتا ہے۔
اس سے معلوم ہوا کہ چہرے کا پردہ اچھائی ضروری ہے۔

(۱۰)۔ اگر غیر عزم و جدوجہد ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ لیں تو بغیر بات چیت اور گفتگو
کے ایک دوسرے سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ بقول شاعر

آنگھوں آنگھوں میں اشارے ہو گئے

ہم تمہارے غم حارے ہو گئے

چونکہ چہرے ہی سب سے زیادہ اعلیٰ قدر ہے لہذا چہرے کو پردے سے مستحکم کرنا
جہالت اور گمراہی کی دلیل ہے۔

اعترافات

اگر کسی عقل مند شخص میں پردے کا مسئلہ جنم لے جائے تو بے پردہ و عریض و خبث بنتی ہیں
اور اپنی بے پردگی کو جہانِ تابوت کرنے کے لئے طرح طرح کے اعترافات کرتی ہیں۔
اس طرح بے پردگی جانتو نہیں ہو سکتی۔ البتہ ان کے گناہ کی شدت میں اضافہ ہو جاتا
ہے۔ گناہ کو گناہ سمجھ کر کرنے والا اگر تو بہ کرے تو گناہ جلدی صاف ہو جاتا ہے جبکہ گناہ کو
جانتو سمجھ کر کرنے والا تو کھڑکی صدف تک پہنچ جاتا ہے۔ اتمامِ حجت کے لئے چند
اعترافات مع علاماتِ حقین لکھے جاتے ہیں۔

(۱) اعتراف: چاند یا برقعہ پہننے سے کیا ہوتا ہے اصل میں پردہ تو آنکھوں کا ہوا کرتا ہے۔

جواب: جو لوگ کہتے ہیں کہ پردہ آنکھوں کا ہوا کرتا ہے انہیں چاہیے کہ بلکہ نیچے ہمارا کریم آنکھیں کیا ضرورت ہے کپڑوں میں لباس رہنے کی۔ دوسرا ہے لباس ہو کر گرہ کی عورتوں کے سامنے ہی آئیں تو عموماً محل ہلکانے آجائے گی۔ یہ اعتراف دہی عورتیں کرتی ہیں جن کی محل پہ پردہ چڑھاتا ہے یا جن کے مردوں کی محل پہ پردہ چڑھاتا ہے۔

۴ پردہ نظر آنہیں مجھے دیکھیں

اکبر زمین میں غیرت قوی سے گز گیا

پہچا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا

کہنے لگیں کہ محل پہ مردوں کی چڑ گیا

ہمارے خیال میں ایسے اعترافات اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب دل پہ نفیست کا پردہ چڑھاتا ہے۔ عام دستور یہی ہے کہ پہلے آنکھوں سے پردہ اترتا ہے اس کے بعد چہرے سے پردہ اتارا جاتا ہے۔

(۲) اعتراف: پردہ تقسیم کے واسطے میں رکاوٹ ہے؟

جواب: ہم یہ کہتے ہیں کہ پردہ تقسیم کے واسطے میں رکاوٹ نہیں ہے بلکہ ہمیں امدادگار ہے۔ جن تقابلی اداروں میں لڑکے اور لڑکیاں ملکر تقسیم پاتے ہیں وہیں آ۔ عورتیں نے انہیں جہم لیتے ہیں۔ لڑکیاں میں منور کرنا چہ من کی ذکوۃ نکالنے لیتے آتی ہیں اور لڑکے ان کی سرگزشتوں کی وجہ سے ان پر ذمہ سے ڈالنے میں مصروف رہتے ہیں۔ دلائیوں کی توجہ چڑھائی کی طرف ہوتی ہے نہ ہی لڑکوں کی توجہ چڑھائی کی طرف ہوتی ہے۔ جو وہوں 'جانی بکواس' طرح ہوتا ہے۔

۔ کتاب کھول کے بھینوں تو آنکھ روٹی ہے

دو دوں تیرا چہرہ دکھائی دیتا ہے

ابورنگی بھینوں پر تو بد فیسر لڑکیوں پر قربان ہوتے بھرتے ہیں۔

۔ جب سبھا دشمن ہیں تو کیا ہو دشمنی

کون رہ نکلا نکے جب خطر بہکانے لگے

ان تمام مسائل کا بہترین حل یہی ہے کہ لڑکیوں کے قلبی امور سے الگ ہوں اور

لڑکیوں کے قلبی امور سے الگ ہوں۔ لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے کے چہرے نہ دیکھنے کی بجائے کتابوں کے پڑھنے میں مشغول رہیں۔

(۳) اعتراض: پردہ، معاشرتی ترقی میں رکاوٹ ہے، کیونکہ معاشرے کا نصف حصہ مشغول ہو رہا ہے اور وہ معاشرے کی ترقی میں بچا کر رہا نہیں کر سکتا۔

جواب: پہلی بات تو یہ کہنے کی ہے کہ ہم ترقی کسے سمجھتے ہیں؟ کیا صورت کا لحاظ کر کے نکل کر دفنوں میں، گلیوں میں، اور پبلک مقامات پر آ جانا معاشرتی ترقی ہے یا یکسو ہو کر اپنی ان ذمہ داریوں کو ادا کرنا ترقی ہے جو قدرت کی طرف سے اسے دی گئی ہیں۔ عورت کی اصل ذمہ داری یہ ہے کہ وہ معاشرے کو بہترین نسل پیدا کرے جو مستقبل کی تعمیر بن سکے اور یہ چھی ہو سکتا ہے جب عورت گھر میں رہ کر یکسوئی کے ساتھ اپنی اولاد کی تربیت کرے۔

ترقی کو اعلیٰ مطلب کے معیار پر دیکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ ترقی کو اس معیار سے دیکھنے کی ضرورت ہے جو اخلاق، ثقافتی اور اس کے رسول ﷺ نے قائم کیا ہے۔

(۳) اعتراض: پردہ عورت کے لئے قید کی مانند ہے؟

جواب: قید اور پردے کے الفاظ و معانی میں بہت زیادہ فرق ہے۔ قید کہتے ہیں کسی شخص کو اس کی مرضی و رضا کے خلاف کسی جگہ بند کر دینا۔ جبکہ پردہ کہتے ہیں عورت کا اپنی

خوشی سے فیروزہ کی نظر سے اونچل رہتا۔ قید کا مٹا ہوتا ہے کہ لوگ اس شخص کے شر سے بچ جائیں جبکہ پردے کا مٹنا یہ ہوتا ہے کہ عورت فیروزہ کی شر سے بچ جائے۔
: پ کوئی شخص اپنا لباس تبدیل کرتا چاہے تو وہ پسند نہیں کرتا کہ دوسرے لوگ اس کا سر دیکھیں لہذا وہ کسی کمرے میں یا دوسرے فیروزہ کی اوٹ میں لباس تبدیل کر لینا ہے تو اسے قید منکر کہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ قید بھگداری سے ہوتی ہے جبکہ پردہ خوشی سے ہوتا ہے۔

قید: ان کے جرم کی سزا کے طور پر ہوتی ہے جبکہ پردہ تو انعامات الہیہ حاصل کرنے کی نیب سے ہوتا ہے۔ پس عورت پردے میں رہ کر قید نہیں ہوتی بلکہ بہت ساری آفتوں مصیبتوں سے آزاد ہو جاتی ہے۔

(۳) اعتراض: برادر تو ڈھنگ کی ماں ہے۔ رتے والیاں بھی تو ظلم کرتیں کرتی ہیں؟
جواب: جو بات ذہن فطین کر لیں کہ پردے والیوں میں بھی گڑبے پردگی کی وجہ سے ہوتی ہے اگر وہ بے پردگی سے کلی طور پر بچ جائیں تو گڑبے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک کچھ غور طلب ہے کہ اگر پردے والیاں بھی تھوڑی سی بے پردگی کر چلیں ہیں تو گڑبہ ہو جاتی ہے تو پھر یہ عورتیں پردہ کرتی ہی نہیں ان سے کیا کچھ ہو جاتا ہوگا۔ اس لئے دیکھا گیا ہے کہ بے پردہ مہر نے والی عورتوں کا اکثر وقت اپنے کارناموں پر پردہ ڈالنے میں گزار جاتا ہے۔

(۵) اعتراض: بعض عورتیں کہتی ہیں کہ ہم تین بچوں کی ماں بن گئی ہیں اب ہمیں کون دیکھائے؟

جواب: نہ کیئے۔ لے تو تمہیں بچوں کی ماں کو بھی دیکھنے سے باز نہیں آتے۔ مگر تین بچوں والی ماں کے کر کیئے۔ اعتراض کرنے والی نے کیسے فیصلہ کر لیا کہ اب ہمیں کون دیکھنا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر باغرض کسی نے دیکھ لیا تو شامت تو آپ کی ہی آئے گی۔ ایسے

فصول بہانوں سے بے پردگی جائز تو نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی ان سے سوال کرے کہ کیا آپ تحن بچوں کی ماں بچے کے بعد خانہ کی تہہ کے قائل نہیں رہیں۔ اگر خانہ کی ضرورت آپ سے پوری ہو سکتی ہے تو ہر مرد کے لئے کیا رکاوٹ ہے۔
مرتبہ کا مقررہ ہے۔

لکل ساقطہ لا قطعہ (ہر گری پڑی چیز کو اٹانے والا کوئی نہ کوئی ہوتا ہے)

(۶) اعتراض: پردہ کرنے سے ہر مرد یا ان شرعی نظروں سے دیکھتے ہیں۔
جواب: آپ خود سوچیں کہ اگر پردے والیوں کو غیر مردانہ شرعی نظروں سے دیکھتے ہیں تو ہر بے پردہ ہر نے والیوں کو کیسی ہوساک نظروں سے دیکھتے ہوں گے۔ ہمارے خیال میں جیسے قصائی بکری کو دیکھتا ہے اس نظر سے دیکھتے ہوں گے۔ دیس لنگی ہے کہ پردے والی کو دیکھنے سے تو کالے پڑے کے سوا بیکہ نظر نہیں آتا مگر بے پردہ صورت کو دیکھ کر تو انہیں سب بیکہ نظر آ جاتا ہے یہ بھی اعجاز ہو جاتا ہے کہ گوشت کھتے کھوے اور چربی کھتے کھوے۔

بے پردگی کے غیر شرعی نتائج

فرنگی ماحول میں عرم غیر عرم اور پردہ بے پردگی کا کوئی تصور نہیں ہے۔ مریانی اور فاشی اپنے عروج پر ہے۔ پڑے گئے تہذیب یافتہ لوگ دین سے نا آشنا ہونے کی وجہ سے جو امن مطلق بنے ہوئے ہیں۔ گھروں میں بچوں کے سامنے ماں باپ ہنس دیکار میں مشغول ہوتے ہیں۔ عورتیں اور مرد گھروں میں شادیت لباس پہن کر پھرتے ہیں۔ مرد اور عورت چارپائی ٹوٹی سے نہا کر میں تو اسے قانون کی نظر میں جرم ہی تصور نہیں کیا جاتا۔ اندرون کیفیت و واقعات سے واضح ہو سکتی ہے۔

(۱) ایک کافر نے اپنے گھر میں گاڑی چلانے کے لئے ڈرائیور رکھا جو کہ مسلمان تھا۔ چند سال کے بعد کافر کو کسی دفتری کام کی وجہ سے تین ماہ کے لئے گھر سے دور کسی ملک میں جانا پڑا۔ اس نے ڈرائیور کو تاکید کی کہ اپنی ڈیوٹی ٹھیک ٹھیک ادا کرتا رہے۔ اہل خانہ کا خوب خیال رکھے۔ ڈرائیور روزانہ اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو جاتا اور گھر کی ضرورت کی کوئی چیز لاتی ہوتی تو لا دیتا۔ ٹھیک منسلب کو کسی کام کی فرض سے باہر لے جانا پڑتا تو لے جاتا۔ چند دن گزرنے کے بعد ایک دن ٹھیک منسلب نے اسے کمرے میں بلایا اور کہا کہ آؤ میرے ساتھ ذرا کرو۔ ڈرائیور نے سوچا کہ میں اپنے گھر کے ساتھ خیانت کیسے کروں لہذا اس نے انکار کر دیا۔ ٹھیک منسلب نے اس بات کا برا بھلا کیا اور ڈرائیور کو کمرے میں گھر سے نکال دیا۔ تین ماہ میں ٹھیک منسلب نے آٹھ دس مرتبہ اس ڈرائیور سے زنا کی فرمائش کی جو اس نے پوری نہ کی۔ جب ضرورت ایسی آیا تو اسے دن ڈرائیور سے پچھنے لگا کہ کیا میری بیوی نے تم سے زنا کی خواہش ظاہر کی تھی۔ اس نے جواب دیا کہ جی ہاں مگر میں نے انکار کر دیا تھا۔ میں آپ کے ساتھ خیانت کیسے کر سکتا تھا۔ اگر کہیں لگاؤ ہیجے تو دل خیانت کیا ہلا ہوتی ہے۔ یہ بتاؤ کہ اگر میری بیوی کو صدمہ ہے کی وجہ سے جگر ہو جاتا تو کون ذمہ دار ہوگا، جنہیں اس کا حکم ماننا چاہیے تھا، میں تم جیسے افراد کو گھر میں تو نہیں رکھ سکتا لہذا آج سے تمہاری پھنسی ہے جنہیں تو کڑی سے قاریغ کر دیا گیا ہے۔

(۲) دیہاتی علاقے میں رہنے والا کافر نو جوان ایک دن نہادھو کر اور بن سوار کر کلب جانے لگا تو اس کی بہن نے راستہ روک کر پوچھا، کہاں جا رہے ہو۔ اس نے کہا کہ ٹائٹ کلب میں اپنی جنسی ضرورت پوری کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔ نو جوان بہن نے کہا کیا میں دھم دھم نہیں ہوں۔ تمہاری ضرورت میں ایسے طریقے سے پوری کر سکتی ہوں۔ چنانچہ کافر نو جوان بہن کے کمرے میں گیا اور جب من کالا کر کے اٹھنے لگا تو بہن نے کہا ”بھائی جنسی اعتبار سے تم تمہاری نسبت زیادہ قوی ہیں“ بھائی نے جواب میں کہا

”ہس ای کی بھی بھی مرا ہے۔“

ان واقعات سے اعجاز ہو سکتا ہے کہ کافر ماحول میں دنیا پارضا کوئی جرم نہیں ہے۔ کفار کی خواہش ہے کہ مسلمانوں کے معاشرے میں سے بھی حیا کو ختم کر دیا جائے تاکہ دنیا عام ہو سکے۔ اس لئے باپ بیوک اور ننگی عورتوں کے ذریعے انہوں نے مسلمانوں کے معاشرے پر یلغار کر دی ہے۔ جو مسلمان فرنگی طور طریقے اپنا کر خوش ہوتے ہیں۔ بے پردگی اختیار کرتے ہیں۔ بچوں کو پاس بٹھا کر جنسی فلمیں دیکھتے ہیں ان کے گھروں کے حالات بھر تھاک مدینک برے ہوتے ہیں۔

فرنگی ملک میں ہمارے ایک ڈاکٹر صاحب کے پاس آنے والی دو بچے طبقے کی بے پردہ خواتین نے گھروں کے حالات سنا کر مشورے طلب کئے تو ان کی میرت کی انتہا نہ رہی۔ معلوم ہوا کہ ان مالدار گھرانوں سے غیرت کا ہنا زوال لگ چکا ہے بحرم عورتوں سے رہا کرنے والی قرب قیامت کی خطائی چوری ہو گئی ہے۔ بے پردگی کے سیلاب نے شرم و حیا کے احساسات کو ختم کر کے رکھ دیا ہے۔ فرنگی ممالک میں رہنے والے بعض مسلمانوں کے گھروں میں سے حیا رخصت ہو چکی ہے۔

جب ڈاکٹر ننگ ننگل پر عام شروب کی جگہ شراب کی بوتل رکھی جائیگی تو پھر ابھام کیا ہوگا۔ نہایت افسوس کے ساتھ چند واقعات قصہ بند کئے جاتے ہیں۔

(۱) پھوپھو کی زلفیں

ایک فرنگی ملک میں زانیہ ایک لڑکی کی عمر ۲۵ سال ہو چکی تھی کوئی مناسب رشتہ نہ ملنے کی وجہ سے شادی نہ ہو سکی، اس کو اپنے بچپن سے لگاؤ پیدا ہو گیا لہذا وہ اپنے وقتا فوقتاً کام کاج کی غرض سے گھر لاتی اور اپنی خوبصورت زلفیں بچنے پر مال کر اس کو بیار۔ لگے لگتی۔ بچپن کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ چند دن تو تنہا رہا مگر چند بیوی نکو گرم میں اضافہ ہوتا دیکھ کر اس نے باجاؤز واقعات قائم نہ لئے۔ صبر مشور۔ بے سون پر اسے

ایک دن ساوہ کا۔ ایک دن راز فاش ہو گیا تو ہرے خاندان میں دسوائی ہوئی۔ منہ دکھانے کے قابل نہ رہا۔

(۲) خال کی مسکراہٹ

زرنگ ماحول میں رہنے والی خال جب بھی بہن کے گھر آتی تو چند روز سا بھانجے کو بکھتی کرتی تھی ہمارے گھر بھی آکر رہا کر دیا۔ چنانچہ گرمیوں کی پچیسویں میں بھانجا اپنی خال کے گھر رہنے کے لئے گیا۔ خال صبح ناشتہ کر کے دفتر چلے گئے تو خال نے بھانجے کو بلا کر پاس بلایا اور اس کے منہ میں تھے ڈالنے لگی۔ وہ دن کے فحش مذاق کا نتیجہ یہ نکلا کہ بھانجے نے خال کا ہوس لیا تو خال ناراض ہونے کی بجائے مسکرا کر کہنے لگی، آپ کا شکریہ۔ اس کے بعد اسی کچھ ہوا جو شیطان چاہتا ہے۔ ایک دن خاندان نے ان کو نقد حرکت کرتے دیکھ لیا تو لڑکی کو طلاق دے دی گئی ملا کے نے بھاگ کر جان بچائی۔ اب وہ پردے دھکے کھاتا بھر رہا ہے۔ دھولی کا کتانہ گھر کا نہ لگاٹ کا۔

(۳) بہن کے فیشن

ماں باپ کسی گریب میں شرکت کے لئے گئے تو بیٹی گھر میں اکیلی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد بھائی گندی جنسی فلم لے کر آیا اور بھائی بہن نے فلم دیکھی۔ فلم میں جنسی مناظر آتے تھے کہ بھائی کی نیت خراب ہو گئی اس نے بہن کی طرف دیکھ کر کہا کہ آج تمہارے کپڑے جو بے اچھے ڈیزائن کے بنے ہوئے ہیں۔ دکھاؤ تو یہ کپڑا کتنا ظالم اور ٹھیکس ہے، بہن بھائی کے قریب ہو گئی۔ کپڑے کو دیکھنے کی بجائے بھائی نے فحش مذاق میں امسٹا دی جانے والی شروع کر دی، اور بالآخر وہی ہوا جو نہیں ہونا چاہیے تھا۔ دوسرے دن بہن نے پیچھے سے ننگ کر پھانسی لے لی، اس کی جیب میں سے اس کے ہاتھ کاٹھا ہوا قندھا جس سے اچھے کا پتہ چلا۔

(۳) ماں کا طرزِ تعامل

خاندانِ کوفت ہوئے دو سال گذر گئے تو چنانچہ عامر سولہ سال کا ہو گیا۔ ماں بیٹے کا ہر طرح سے خیال رکھتی مگر چٹا بری سوسائٹی میں گرفتار ہو گیا۔ ماں گھر میں بطور دوپٹے کے کسلے کسلے والی قمیص پہن کر کام کرتی رہتی۔ وقتِ گزاری کے لئے خود بھی رات کو ظم یا ڈرامے دیکھتی اور بیٹے کو بھی دکھاتی۔ اتنا کھتی کہ بیٹے باہر نہ جایا کر دے۔ بیٹے کو کئی روزی لنگھ گھبیس دیکھ کر لنگھ کا سون کا چمکا پڑ گیا۔ ایک دن اس نے چائے کی پیالی میں نشا آور (N.A) کرماں کو پلائی اور وہ کچھ کیا جس کو ظم گھٹنے سے قاصر ہے۔

(۵) ایک مرتبہ کسی عورت نے پڑھنے کے لئے عمل پیرا ہوا کہ مجھے کچھ پڑھنے کے لئے تمہیں؟ کہہ کر خاندان کے دل سے بھری جوان بیٹی کا خیال کل جائے۔
ناحقہ سر بکریاں ہے اسے کیا کہیے۔

باریک کپڑوں کا استعمال

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

غیر مصروعات ہر وقت

[اپنی زینت نہ دکھانی پھریں]

مفسرین نے اس آیت مبارکہ سے ثابت کیا ہے کہ عورت کے لئے انکا باریک کپڑا استعمال کرنا منع ہے جس سے حسن و جمال بھٹکتا ہو۔
ابن العربی نے احکام القرآن میں لکھا ہے۔

ومن النرج ان تلبس المرأة ثوبا وقيفا يصفها (احکام القرآن ۱/۲۳۳)

[خمرج میں سے یہ بھی ہے کہ عورت انکا باریک کپڑا استعمال نہ کرے جو غلیظ کرنا ہو]

ایک حدیثِ پاک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

رب لواء کما صیات عاریات مائلات مصیلات لا بدخلن الجنة

ولا یصلن ریحها (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۰۳۳)

(کپڑے لیکن کرچی رہے وہی عورتیں جو دوسروں کو اس کی کرتی ہیں، خود اس کی ہوتی

ہیں۔ اسکی عورتیں نہ جنت میں داخل ہوں گی نہ انہیں اس کی ہوا لگے گی)

اس حدیث پاک میں کاسبات کے بعد عاریات کا لفظ اسی لئے آیا ہے کہ

عورتیں اتکا بار یک کپڑا پہنتی ہیں کہ بدن نظر آتا ہے لہذا وہ لگی کے عزم میں ہیں۔ فقہائے

امت کا اجماع ہے کہ عورت کیلئے اتکا بار یک کپڑا پہننا جس سے بدن صاف نظر آنے

حرام ہے۔ ستر کا بچھانا فرض ہے۔ اگر عورت اتنے بار یک دوپٹے سے نماز پڑھے کہ

جس سے سر کے بال صاف نظر آتے ہوں تو نماز نہیں ہوتی۔ آجکل بعض دیندار عورتیں

موٹے کپڑے کی قمیص پر بار یک کپڑے کی قمیص پہنتی ہیں۔ اس سے حرج چھپ جاتا

ہے لہذا جائز ہے۔ اگرچہ فقہائی کیا ہے کہ بار یک کپڑے کا استعمال نہ کیا جائے۔

امام مالک رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی حضرت عبدالرحمن

بن عوف کے لئے آئیں تو بار یک کپڑے کا دوپٹہ پہنے ہوئی تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ

عنہا نے دیکھا تو ان سے دوپٹہ لے کر پھاڑ دیا اور اس کے بدلے سونا دوپٹہ ان کو عطا

فرمایا۔ (مشکوٰۃ کتاب النہاس)

سلم شریف کی ایک حدیث میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

خلد علیک فومک ولا تمشو عراف (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۰۳۶)

(اپنے لوہے پر کپڑا تارم کرلو۔ ننگے مت ہارو)

اس سے ثابت ہوا کہ ایسا بار یک کپڑا جو ستر نہ بچھائے بلکہ انسان کے اعضائے

ستر صاف نظر آئیں اس کا پہننا حرام ہے۔

بے پردہ عورت کو سزا

(۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میری بیوی فاطمہ رضی اللہ عنہا دونوں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ کو روئے دیکھا۔ میں نے پوچھا۔ آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ ﷺ کیوں روبرو ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے علیؑ! میں نے معراج کی رات اپنی امت کی عورتوں کو دیکھا کہ ان کو مختلف طرحوں سے عذاب دیا جا رہا ہے۔ آج مجھے وہ عذاب دیا تو شفقت و رحمت کی وجہ سے مجھے رونا آگیا۔

میں نے پہلی عورت کو دیکھا کہ اس کو سر کے بالوں کے ساتھ لٹکایا گیا ہے اور اس کا داغ داخل رہا ہے۔ دوسری عورت کو دیکھا کہ اس کو زبان کے ذریعے لٹکایا گیا ہے اور گرم پانی اس کے منہ میں داخل رہا ہے۔ تیسری عورت کو دیکھا کہ اس کے دونوں پاؤں کو اس کی چھاتیوں کے ساتھ اور دونوں ہاتھوں کو اس کی بھانسی کے ساتھ باندھا گیا ہے۔ میں نے چوتھی عورت کو دیکھا کہ اس کو اس کے پستانوں کے ذریعے لٹکایا گیا ہے۔ میں نے پانچویں عورت کو دیکھا کہ اس کا سر صحر کے سر کی مانند ہے جبکہ جگر بدل کر گدھے جیسا ہے۔ میں نے چھٹی عورت کو دیکھا کہ اس کی ٹھکی کٹھنسی ہے اور آگ اس کے منہ میں داخل ہوتی ہے اور اس کے پاخانے کے راستے سے باہر نکلتی ہے اور ٹھنڈے آگ کے بنے ہوئے گرزوں سے اسے سر پر چھت لگا رہے ہیں۔ یہ سب کرمیہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہو گئیں اور عرض کیا اے میرے چارے اور جان! میری آنکھوں کی ٹھنڈک! ان عورتوں نے کیا گناہ کئے تھے جس کی وجہ سے اتنی سزا دی جا رہی تھی۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا نبی پہلی عورت جسے سر کے بالوں سے باندھ کر لٹکایا گیا تھا وہ مردوں سے اپنے بالوں کو نہ چھپاتی تھی۔ (دیکھئے سرگلی کوچہ بازار میں پھرنے کی عادی

دوسری عورت جسے زبان کے ذریعے لٹکایا گیا تھا اس کا قصور یہ تھا کہ وہ اپنے شوہر کو اپنے زونہی تھی۔ (اس کے سامنے زبان چلنے کی عادی تھی)
تیسری عورت جس کو پستان کے ذریعے لٹکایا گیا تھا وہ بدکار عورت تھی جو غیر مردوں سے ذات کی سرکوب ہوتی تھی۔

چوتھی عورت جس کے دونوں پاؤں چھاتی سے اور دونوں ہاتھ پھٹائی سے باندھ رکھے گئے اور اس پر مانپ بکھر چھوڑ دیے گئے۔ وہ عورت جنس اور جنابت کے بعد اچھی طرح نرغہ فصل سے اپنے بدن کو پاک صاف نہیں کرتی تھی اور نماز کا مذاق اڑاتی تھی۔

پانچویں عورت جس کا سر سوز جیسا اور جسم گوسے جیسا تھا تو یہ عورت جنس خوری کرتی تھی اور عورت ہوتی تھی۔

چھٹی عورت جس کی شکل کتے جیسے تھی اور آگ اس کے منہ میں داخل ہو کر پاننانے کے راستے باہر نکلتی تھی تو یہ وہ عورت تھی جو عہد کرتی تھی اور احسان ہنلاتی تھی۔ (الکھار للذہبی: ص ۷۷۱)

۱۱۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں۔

وقد حکى ان اسراً ذککات من المنبرجات فی الدن وکانت تخرج من بينها منبرجة . فلما انت فرأها بعض اهلها فی المنام وقد عرفت علی الله عز وجل فی ثياب رفاق . فکشفها فاعرف الله عنها وقال خلوا بها ذات الشمال فلی النار فانها کانت من المنبرجات فی الدنيا (الکھار للذہبی ص ۷۷۱)
(ایک عورت دنیا میں بہت ہی سفور کر رہی تھی۔ اسی سبب دوزخ کے

ساتھ ہے پردہ کر کے باہر چلا کرتی تھی۔ جب اس کی وفات ہوئی تو اس کے بعض
 رشتہ داروں نے اسے غراب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں اسے چٹکے اور
 ہار یک کپڑوں میں لٹائی کیا گیا۔ اس نے میں ایک زوردار ہوا کا جھوٹا آیا اور اسے بچا
 کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے حد بھر لیا اور فرمایا۔ اسے جہنم کی جائیں جاہ
 بیگ دو تک تک یہاں میں ہی مقبور کرے پردہ ہا کرتی تھی)۔
 حضرت بھڑوہ کے چھ اشعار ہیں۔

بجی دمن ہے تمہ کو رہوں سب سے ہا
 ہو زینت زلالی اور نیش زلال
 تجھے حسنِ ظاہر نے دلو کے میں ڈالا
 جیا کرتا ہے کیا بوخمی مرنے والا
 کہ کی گانے کی دیا نہیں ہے
 یہ مہرت کی جا ہے قلا نہیں ہے

نتیجہ: بے پردگی کی تکلیف اور ناک، اس کے خطرات عظیم اور اس کے نتائج برے
 ہوتے ہیں۔



☆۔ امام ابن العربی کہتے ہیں کہ میں ملکِ فارس کی تقریباً ایک ہزار بستریوں میں گیا
 ہوں۔ ان بستیوں میں سے ایک میں حضرت امیرِ اہم طبِ اسلام کو ڈاک میں ڈالا گیا تھا۔
 میں نے فارس کی عورتوں سے فریاد کیا کہ اس عورتیں کبھی نہیں دیکھیں۔ میں نے ان

بستیوں میں بہت دیر قیام کیا مگر میں نے ان کے وقت کسی عورت کو باہر نکلتے نہیں دیکھا۔
 ہاں جب جمعہ کا دن ہوتا تو عورتیں اپنے گھروں سے مسجدوں کی طرف آتیں حتیٰ کہ تمام
 مساجد کے مخصوص حصے عورتوں سے بھر جاتے۔ جو کی نماز کے بعد عورتیں اپنے اپنے
 گھروں میں واپس لوٹ جاتیں، پھر آئندہ جمعہ تک گھروں میں ایک عورت بھی چلتی پھرتی
 نظر نہ آتی تھی۔ (تعمیر قرطبی ۱۴/۱۱۶)

۱۱۶۔ راقم الحروف کو چند سالوں سے ہزاروں کے فیملی دورے کی سعادت نصیب ہوتی
 ہے۔ وہاں کے کچھ بزرگ عالم دین نے بتایا کہ یہاں پر کھل و عمارت گری کی داد دیا
 نہ ہونے کے برابر ہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ انکا امن و سکون آخر کس وجہ سے
 ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہماری عورتیں پردے کی بہت پابند ہیں۔ کئی کئی مہینے گل
 کوچ میں بے پردہ عورت نظر نہیں آ سکتی۔ اس پردے کی برکت سے زنا اور فحاشی کا راستہ
 بند ہے۔ لہذا خانہ خاندانوں میں، ملکی اور کابینہ میں ہے۔ ہر طرف امن اور اشتی، محبت اور
 بھائی چارے کی فضا ہے۔ آپ کو ذیل مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کا خیر خواہ نظر آئے
 گا۔

۱۱۷۔ امریکہ کی ایک انگریز نوجوان لڑکی مسلمان ہوئی تو اس نے باقاعدہ کتاب والا
 برقع پہننا شروع کر دیا۔ اس سے بہت ساری عورتوں نے سوال پوچھا کہ آپ تو کھلے
 ماحول سے کھلے بدن گھومنے والی لڑکی ہیں یکدم اتنا گھبراہڑ کرنے سے آپ کو کتنی نہیں
 ہوتی؟ دم کھٹا سمس نہیں ہوتا؟ آپ اپنے آپ کو قید میں محسوس نہیں کرتیں؟ اس نے
 جواب دیا کہ میں نے اپنی جوانی کی رہائش گاہ میں نہیں اور تاج گھروں میں گزری ہیں،
 میں نے ہر مرد کی نظر کو جان زدود دیکھا ہے، میں گل بازار میں چلتی تھی تو مردوں کو اپنی
 طرف گھورتا دیکھتی تھی، میرے دل میں ہر وقت درد رہتا تھا کہ کوئی بد مست بد بخت
 نوجوان مجھ پر جھپٹ نہ کرے، کیا پھر عزت کی لوٹے اور جان سے بھی مار دے۔ لیکن

جب سے میں نے پردہ کرنا شروع کیا ہے اس وقت سے میں لوگوں کی نظر سے اجنبی ہوں۔ نہ تو کوئی میرے حسن و جمال کا مشاہدہ کر سکتا ہے، نہ مجھے دل میں کسی سے غلطہ ہے، میں تو پردے میں آکر کبھی زندگی گزار رہی ہوں۔ کاش ہے پردہ محروموں میں میرے دل کے سکون کو تقسیم کر دیا جاتا تو انہیں بھی سکون مل جاتا۔ اس نے کتاب نفیسی ہے۔ Behind the veil (پردے کی لٹ ہے)

☆۔ امریکہ کی ریاست جینی سوڈا میں ایک نوجوان مسلمان لڑکی فاطمہ شاپ دالے برقعے میں لپٹی ہوئی خراشاں خراشاں اپنے گھر کی طرف جا رہی تھی۔ اس نے ہاتھ میں دھتارے اور پاؤں میں جرابیں بھی پہن رکھی تھیں۔ ایک پولیس افسر نے دیکھا تو اسے قبضہ کر لیا کہ یہ کپڑے میں لپٹا کون شخص ہے۔ اس نے پانچ چھ پولیس دالوں کو بلا لیا اور کہا کہ اس کو گرفتار کر کے پولیس اسٹیشن پہنچاؤ۔ چنانچہ پولیس دالوں نے فاطمہ کو روک کر کہا کہ چلو۔ سے کپڑا ہٹاؤ تاکہ ہم تمہیں دیکھ سکیں۔ اس نے کہا کہ کسی عورت کو لٹاؤ تاکہ وہ میرا چہرہ دیکھے آپ لوگ ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ پولیس دالوں نے کہا کہ اگر تم نے کپڑا نہ ہٹایا تو ہم تمہیں گرفتار کر لیں گے چونکہ امریکہ میں 1963ء میں ایک قانون پاس ہوا تھا کہ کوئی شخص سوا جسد جسم کو چھپا کر نہیں چل سکتا۔ اس طرح تو بڑے بڑے محرم راہ گزارا اختیار کر سکیں گے۔ فاطمہ نے جواب دیا کہ میں اسی ملک میں پیدا ہوئی ہٹی ہوئی اور تعلیم پائی ہے، مجھے معلوم ہے کہ ہمارے ملک کا آئین ہر شخص کو مذہبی آزادی دیتا ہے، میں نے یہ پردہ کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم مجھ پر کیا ہے۔ یہ میرا آئینا حق ہے۔ یہ سن کر پولیس دالے اسے پولیس اسٹیشن لے گئے، ایک عورت کے ذریعے اس کی شناخت کروائی اور اسے ایک کارڈھا کر دیا کہ آئندہ تمہیں کوئی پولیس والا روکے تو اسے یہ کارڈ دکھا دیتا۔ کارڈ پر لکھا ہوا تھا کہ فاطمہ کو 1963ء کے قانون سے

منگلی کیا جاتا ہے۔ قاطر آج بھی باپردہ حالت میں امریکہ کے گلی کوچوں میں چلتی ہے۔ خدائے اچھا عزت، اُمید، فتنے کا دار ہے نہ جان کا خوف ہے اسکی بزرگی نہ غسوق غلبہم ولا ظلم ینحز نزول کا سہارا بن گئی ہے۔

☆☆☆☆☆

باب ۴

مخلوط محفلوں سے اجتناب

مردوں اور عورتوں میں بے جا یا اختلاط تو حضرت آدم جہ سے لکر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک کسی ہی علیہ السلام کی لائی ہوئی شریعت میں جائز نہیں رکھا گیا۔ حضرت موسیٰ جہ جب مدین پہنچے تو انہوں نے ایک کنویں پر لوگوں کا جھوم بکھار اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔ ایک طرف دولاکھاں اپنی بکریوں کو لکیرا لگ تھلک کھڑی تھیں۔ جب جھوم بکھار ہو گیا تو ان لڑکیوں نے سچے کچھے پانی سے اپنی بکریوں کو میرا ب کیا مگر مردوں کے جھوم میں گستاہنہ نہ کیا۔ حضرت موسیٰ جہ کے پوچھنے پر

تایا۔

لَا تَأْكُلْ أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَهْرَةِ (النساء: ۲۳)

[بہمیں ہم نہیں پانی پلا تھیں چرواہوں کے چلے جانے تک]

اس سے معلوم ہوا کہ شریف گروہوں کی عورتیں عام مردوں کے ساتھ آزادانہ اختلاط کو طبعاً بھی گوارا نہیں کرتی تھیں۔

جاسع قرطبی کی روایت ہے جب سیدہ منعب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا نکاح ہونے لگا تو پردے کی آیات نازل ہوئیں۔ اس وقت سیدہ منعب رضی اللہ عنہا اپنا چہرہ دیکھ کر کی طرف کر کے پھٹکی ہوئی تھیں۔

وہی مولیٰ وجہا الی الحائط (ترد کی شرح)

[ادب پارخ و دیار کی طرف سے نکلی نہیں]

اس سے معلوم ہوا کہ قرضی نفوس جیسا اس چیز کی طرف بٹل نہیں ہوتے جن سے بچے کا شریعت نے حکم دیا ہو، تاہم نفس اور شیطان ہمارے دشمن ہیں۔ ان کو مل کر کام کرنے کا موقع ہمرا آجائے تو یہ دیر سے دیر سے ایک لوگوں کو بھی گناہ میں ملوث کر دیتے ہیں۔

ایک ناقابل تردید حقیقت

اگر ایک شخص راستے پر دو طرفہ ٹریفک میں رہی ہو تو گاڑیوں کے ٹکرائے کی شرح بہت زیادہ ہوگی، اگر ایک طرفہ ٹریفک چلے تو شرح بہت کم ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر کسی جگہ مردوں اور عورتوں کا آزادانہ اختلاط ہوتا ہے تو ان کے گناہ میں ملوث ہونے کی شرح بہت زیادہ ہو جائے گی۔ اگر پردے کی پابندیاں لگا کر مردوں اور عورتوں کو الگ الگ کر دیا جائے تو جگہ گناہ میں ملوث ہونے کی شرح بہت کم ہو جائے گی۔ شریعت نے اسی اصول کے تحت مسلمان مردوں اور عورتوں کو آزادانہ اختلاط سے مکمل مابیناب کرنے کا حکم دیا ہے۔ محل مشہور ہے کہ وہ ہے گا بانس نہ بیچے گی ہانسی۔ دوسرے الفاظ میں اگر ہانسی بیچے کر ختم کرتا ہے تو اس میں احتمال ہونے والے بانس کی عیو اور کور و کنا بنے گا، یعنی، احتیاطی تدابیر اختیار کرنی پڑیں گی۔ جو کام نہ کرتا ہو اس کے موقع ہی سے بچنا چاہیے، جب بھی گانیاں آسنے سے مانتے آئیں گی تو ایک ذرا یک دن ضرور گرائیں گی۔ اسی طرح جب بھی غیر حرم کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع ملے گا تو ایک ذرا یک دن غپ ہو ہی جائے گا۔ وہ باہر ڈراما خود بھی آزمای غفلت کریں تو ایک کینڈہ نہ کر بیٹھے ہیں اسی طرح اگر ایک لوگ پردے میں ہے احتیاطی کریں تو گناہ کے مرکب ہو بیٹھے

دوسرے اصول

مرد مرد کے تجربات و مشاہدات کو مد نظر رکھتے ہوئے انہیں ایک ایسا اصول وضع کر لیتے ہیں۔ ان میں سے دوسرا اصول درج ذیل ہے۔

(۱) مرفی کا قانون: (Murphy's law)

If any thing can go wrong, it will go wrong

(اگر کچھ ایسا ہو سکتا ہے تو ایک دن اس کا بھلا ہو ہی جائے گا)

لہذا احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ کچھ ایسا ہو سکتا ہے تو اس سے بچا جائے تاکہ حادثہ رونے کی گنجائش نہ رہے۔ اگر کسی ہنگامہ آلود صورتحال کی غلط فہمیاں منتظر ہوتی رہیں گی تو کچھ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے۔

(۲) احتیاط شرط زندگی سے بہتر ہے:

Rather to be safe than to be sorry

(احتیاط کرنا شرمندہ ہونے سے بہتر ہے)

اگر کسی کام میں شرمندگی اور عار سے بچنے کا خطرہ ہو تو اس کام میں بہت احتیاط برتنی چاہیے۔ اسی طرح عزت و ناموس کی حفاظت کرنی ہو تو غلط فہمیاں میں جانے سے گریز کرنا چاہیے۔

ان دونوں اصولوں کو سامنے رکھ کر یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ زندگی میں عزت و ناموس کے سامنے آنا چاہیے اور نہ ہی غلط فہمیاں کی ذلت بننا چاہیے۔ اسی میں عزت و ناموس کی حفاظت ہے اور یہی شرمندگی کا غم بھی ہے۔

شریعت محمدی ﷺ کا حسن و جمال

دینِ اسلام کے احکام میں حسن و جمال کا یہ عالم ہے کہ جن کاسوں سے روکا گیا ہے ان کی شروعات سے بھی منع کر دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر ناکو حرام قرار دیا تو مردوں اور عورتوں کے آزادانہ سہل چل کو بھی تنہی سے منع کر دیا۔ جن مواقع پر مردوں اور عورتوں کا اختلاط ممکن تھا ان کے بارے میں وضاحت سے ایسے قوانین لاکر دیئے گئے کہ اختلاط کا امکان ہی نہ رہے چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

✽..... عورتوں کی تعلیم کا دینِ ہدایا

ایک مرتبہ حضرت اسماء بنت زید رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں۔ "اے اللہ کے رسول ﷺ۔ میں اپنے پیچھے رہنے والی مسلمان عورتوں کی ایک جماعت کی نمائندہ اور قاصد ہوں۔ سب وہی کہتی ہیں جو میں کہتی ہوں۔ سب کی وہی رائے ہے جو میرے رائے ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں دونوں جماعتوں کے لئے رسول ﷺ بنا کر بھیجا ہے، ہم آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی ہدایت کی، ہم عورتیں گمراہوں میں پردے میں رہتی ہیں، مردوں کی جنسی ضرورت پوری کرتی ہیں، ان کے بچوں کو اٹھاتے ہوتی ہیں۔ جبکہ مرد لوگ نماز یا جماعت میں حاضری، نماز جنازہ میں حاضری اور جہاد میں شرکت کی وجہ سے جنگ کاسوں میں ہم سے ہاری لے گئے۔ مرد لوگ جہاد کے لئے نکلے ہیں تو ہم ان کے مانوں کی حفاظت کرتی ہیں ان کے بچوں کی پرورش کرتی ہیں کیا ہم بھی ان کے اجر و ثواب میں شریک ہوں گی۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف حوجہ ہونے اور فرمایا کیا تم نے دین کے سلسلے میں اس سے بہتر سوال کرنے والی کی عورت کی بات سنی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا جی ہاں اے اللہ کے

رسول (واقعاً اس عورت نے بہترین سوال پوچھا ہے)

نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اے اسامہ رضی اللہ عنہا جاؤ اور ساری عورتوں کو بتا دو کہ تمہارا شوہر کی خدمت کرے۔ اس کی رضا مندی طلب کرے اور اس کی بات کو مان لیتا اس تمام اجر و ثواب کے برابر ہو جائے گا جو تم نے مردوں کے حقوق ذکر کیا ہے۔ یہ سن کر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہا لڑا کبیر کہتی ہوئی اور کل طیبہ چہ متی ہوئی خوشی خوشی واپس لوٹ گئیں۔ (المستجاب لابنی مبراہم)

نبی علیہ السلام نے عورتوں کی تعلیم کے لئے ایک خاص دن مقرر فرما رکھا تھا۔ اس دن عورتیں اپنے گھروں سے باہر نہ نکل کر اس جگہ آ جاتی تھیں اور نبی علیہ السلام ان کو دینی سکھایا کرتے تھے۔

☆۔۔۔ عورتوں کی گز رنگاہ جدا

نبی علیہ السلام نے عورتوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا

عليكن بحالات الطريق (اپنی کپڑے پہنائیں)

(عورتیں راستے کے کناروں پر چلیں)

اگر کسی عورت کو گھر سے نکل کر کسی جگہ جانا ہو تو وہ راستے کے درمیان میں اور مردوں میں گھس کر نہ چلے بلکہ راستے کے کنارے پر چلے تاکہ مردوں سے دور رہے۔ روایات میں آیا ہے کہ اس حکم کے بعد صحابیات رضی اللہ عنہن راستے کی دیواروں کے آگے قریب چلتی تھیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے گھٹتے تھے۔

☆۔۔۔ مسجد میں داخلے کا دروازہ جدا

حضرت عمرؓ نے مسجد نبوی ﷺ کا ایک دروازہ عورتوں کے لئے مخصوص کرنے کا حکم فرمایا تاکہ عورتیں اس دروازے سے آئیں اور چائیں۔ مرد لوگ اس دروازے

کے قریب بھی نہ جائیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ فرمان سنا تو مرنے تک پوری جہیہ زندگی دن رات کے کسی وقت بھی اس دروازے سے گزرتا گولہ نہ کیا۔ اس دروازے کا نام باب النساء پڑ گیا۔

ابوداؤد شریف کی روایت کے الفاظ ہیں۔

لو ترمکنا هذا الباب النساء لان نطلع فلم يدخل منه ابن عمر رضی اللہ عنہما

حتی مات (مشن ابوداؤد: ۵۸۸/۲۴)

[یہ دروازہ عورتوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ امام باقر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے بعد ابن عمر مرنے تک اس دروازے سے مسجد میں داخل نہیں ہوئے] صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس فتویٰ پر قربان جائیں۔ ان کا یہ عمل مخلوط محفلوں کے حامیوں کے لئے پر ایک ذوردار مانا ہے۔

☆ عورتوں کی صفیں مردوں سے جدا

اللہ تعالیٰ کو نماز کی صفوں میں مردوں کا عورتوں سے دور رہنا اور عورتوں کا مردوں سے دور رہنا پسند ہے اور محبوب ہے حالانکہ نماز پڑھتے ہوئے انسان کو کئی گنا کی حرکت کر بھی نہیں کر سکتا۔ مزید برآں مرد یا عورت کے لئے نماز کی حالت میں ایک دوسرے پر بری نگاہ ڈالنا بھی مشکل ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ

بعیر صفوف الرجال اولها وشرها آخرها وبعیر صفوف النساء

آخرها وشرها اولها (ابوداؤد)

[مردوں کی صفوں میں پہلے صف بہتر ہے جبکہ بری صف پچھلی ہے۔ عورتوں کی

صفوں میں پہلے صف آخری صف ہے اور بری صف پہلی صف ہے]

نماز میں توجہ الی اللہ اور رجوع الی اللہ کی کیفیت ہوتی ہے۔ مؤمن کو کسی نہ کسی

درد ہے میں یہ خیال ہوتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں۔ اگر اس نیکوئی کی حالت میں بھی مردوں اور عورتوں کے ہاتھ کاٹا نہ جائے تو پھر شاہی بیوا کی محفلت بھری محفلوں میں مردوں اور عورتوں کا افسانہ لکھا جائے تو ہوگا۔

نماز میں عورتوں کو آخری صفوں میں کھڑا ہونے کا حکم اس لئے دیا کہ نماز کے لئے مرد لوگ پہلے مسجد میں آجائیں بعد میں عورتیں آئیں۔ جب دعا مت ہو جائے تو عورتیں جلدی سے نکل کر گھروں میں پہنچ جائیں بعد میں مرد لوگ مسجد سے باہر نکلیں۔ شرع شریف کی اس احتیاط پر شیطان کے لئے رونے پینے کے سوا اور کچھ نہیں بچتا۔

☆...میرے دل کا سچا شہر ہے

باد جو داس کے کردین اسلام میں عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع نہیں کیا گیا، اگر وہ پردے کی حدود اور شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسجد میں آکر جماعت میں شریک ہوں تو اجازت ہے تاہم پسند اس بات کو کیا گیا ہے کہ عورتیں مسجد میں آنے کی بجائے اپنے گھر میں نماز پڑھیں۔

ام حیدر سادہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم ہے مگر تیرا ایک گوشہ میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے گھر سے نماز پڑھے اور تو اپنے گھر سے نماز پڑھنے سے یہ اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے گھر کے صحن میں نماز پڑھے اور تیرا اپنے گھر کے صحن میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھے اور تیرا اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تو جامع مسجد میں نماز پڑھے۔ (مسند احمد و طبرانی)

آخر یہ فرق کیا ہے کہ مرد کیلئے تو جہاں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا افضل ہے اور عورت کیلئے گھر، تنہائی میں نماز پڑھنا افضل ہے؟ اس میں حکمت یہ ہے کہ مرد دوزخ

کے اختلاط کو روکا جائے۔

☆۔۔۔ حج میں عورتوں کا طریق

حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور مرد و عورت دونوں پر فرض ہے۔ اگرچہ یہ بھی ایک اجتماعی عبادت ہے لیکن اس میں بھی حتی الامکان مرد و عورت کو آپس میں غلط ملط ہونے سے روکا گیا ہے۔

مطاف طواف روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کے دور میں عورتیں مردوں کے ساتھ طواف کرتی تھیں لیکن آپس میں غلط ملط نہیں ہوتی تھیں۔ مقصد یہ ہے کہ عورتیں مطاف کے کنارے پر پھلتی تھیں۔

حضرت عمرؓ طواف میں عورتوں اور مردوں کو غلط ملط ہونے سے روکا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک مرد کو عورتوں کے گھج میں دیکھا تو بکڑ کر کڑے لگائے (جگ اٹھادی)

☆۔۔۔ جنازوں میں شرکت

کسی مسلمان کا جنازہ چار مسلمانوں کیلئے فرض کفایہ ہے مگر عورتوں کو جنازے میں شرکت سے منع کیا گیا ہے۔

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ میں اسلام میں ظالم و مظلوم کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

عورتوں کی فطرت

عورت اگر ٹیک ہنہ تو دنیا کی سب سے قیمتی خاتون بن جاتی ہے اگر ٹھو جائے تو زمرہ میں سے ہوا وہ بے حیائی اور فحاشی پھیلاتی ہے۔ سلف صالحین کا قول ہے کہ مرد اگر کہ ال کے لئے بھی گھر گرانا یا ہے تو اس قدر طوی نہیں؟ اسکا غلط طوی ہوتا ہے ایک سوئی کے ذریعے گھر کو گرانتی ہے۔ اسی لئے عورت کو یہ ہے کہ اپنے خلع اور جوں کو اپنی

تمام تر توجہات کا قبضہ رکھنے جب فرصت ملے تو اپنے رب کی عبادت میں وقت لگائے۔
 دوسرے لوگوں کے ساتھ زیادہ اشتغال رکھنا عورت کی حاضری کا بڑا سبب ہوتا ہے۔ جب
 کوئی عورت اپنے خاوند سے اپنی بائیں چھپائی شروع کر دیتی ہے تو یہ گمراہی ہونے کی
 واضح علامت ہوا کرتی ہے۔ مرد جتنا بھی بگڑ جائے عیاری اور فحاشی میں بدکار عورت سے
 آگے نہیں بڑھ سکتا، امام سیوطی نے الدر المنثور میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے۔

عن لیس بن عباد قال ان اللہ لما خلق الارض جعلت نمرود
 فقال لیس الملائکۃ . ما هذا بقدرہ علی ظہرہا فاحسب عیبا
 ولہیما رواہما النعم یشروا من ابن خلعت ؟ فقالوا وینا هل من
 خلعتک شی اشد من هذا ؟ قال نعم الحديد . فقالو هل من
 خلعتک شی اشد من الحديد قال نعم خلق النار قالوا وینا هل
 من خلعتک شی اشد من النار قال نعم الماء . قالوا وینا هل من
 خلعتک شی هو اشد من الماء قال نعم الريح . قالوا وینا هل من
 خلعتک شی هو اشد من الريح ؟ قال نعم الرجل . قالوا وینا هل
 من خلعتک شی هو اشد من الرجل قال نعم المرأة

(در المنثور، ۱۳/۱) (رواہ ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، ترمذی، حاکم، ۳۸۰)

انہیں سچے ہی عباد سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو بنایا تو وہ مکہ میں لگی
 فرشتوں نے کہا کہ یہ کبھی کو اپنے پر ظہر لے نہیں دے گی۔ پھر جب سج ہوئی تو اس
 میں پہاڑ گز دیے گئے۔ فرشتوں کو پتا ہی نہ چلا کہ یہ کیسے ہوا۔ بے گئے۔ فرشتوں
 نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار۔ کی توپ کی گھون میں سے کوئی چیز ان پہاڑوں
 سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا کہ ہاں، اس سے زیادہ سخت لوہا ہے جو پہاڑوں کی بھی
 توڑ پھوڑ دیتا ہے انہوں نے پوچھا کہ آپ کی مخلوق میں کوئی چیز تو ہے سے بھی زیادہ۔

خفت ہے، فرمایا کہ ہاں اس سے زیادہ خفت چیز آگ ہے (جو لوہے کو پگھلا کر رکھ دیتی ہے)، فرشتوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار کیا آپ کی مخلوق میں اس سے بھی زیادہ خفت کوئی چیز ہے، فرمایا ہاں پانی ہے (جو آگ کو بجھا دیتا ہے)، فرشتوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب کیا آپ کی مخلوق میں سے پانی سے بھی زیادہ خفت کوئی چیز ہے، فرمایا ہاں عجز ہوا ہے (جو پانی کو اچھال دیتا ہے)، پوچھا کیا آپ کی مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ خفت کوئی چیز ہے، فرمایا ہاں انسان ہے (مغرر علیہما جمع کے لیے میں ہوا رہی ہے)، فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار کیا آپ کی مخلوق میں مردوں سے بھی زیادہ خفت کوئی چیز ہے۔ فرمایا ہاں عورت ہے (جو مردوں کا بچے طریب میں پھنسا لیتی ہے)۔

اس مضمون کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں شیطان کے کفر و طریب کو بیان کرنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے کہ

إِنَّ تَكْنُفَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعُفًا (احمد: ۸۳) *

[شیطان کا کفر وہی کمزوری اور ضعف ہے]

جبکہ قرآن پاک میں مزید صریحاً قول نقل کیا گیا ہے۔

إِنَّ تَكْنُفَ ثَمُودَ ضَعْفٌ (سج: ۴۸)

[تہامد اور کفر و طریب بہت زیادہ ہے]

مگر مردوں کے کفر و طریب کے چند واقعات درج ذیل ہیں۔

- (۱) بنی اسرائیل میں ایک مرد صالح تھا۔ اس کی خوبصورت بیوی نے کسی نوجوان سے آشنائی کر لی۔ عورت نے نوجوان کو ایسی کئی فتادی کرد و جب چاہے اس عورت کے پاس چلا آئے۔ ایک دن اس کے خاتمے نے کہا ”مجھے تیری حالت ابھی معلوم نہیں ہوئی، تبذا حیرت ک پھاڑ۔ چنانچہ قسم اٹھاؤ کہ کوئی خیانت نہیں ہوئی، اس نے کہا بہت اچھے۔

جب اس کا خاوند کسی کام کے لئے باہر چلا گیا، عورت نے نو جوان کو بلا کر سارا مال جراثیم پر نو جوان نے پھینکا اس سے بچاؤ کی کیا صورت ہو سکتی ہے، عورت نے کہا کہ کراہیہ گدھے کی سواری کرنے والوں کا لباس لیکن لہنا اور شہر کے باہر ملاں جگہ پہننے سے ہو کر اظہار کرتا۔ جب عورت کا خاوند آیا تو اس نے کہا میں پیٹھ پر چاڑھ جانے کی تیاری کرو، عورت اپنے خاوند کے ساتھ سفر کے لئے نکل چکی۔ شہر سے باہر نکل کر جب اس نے گدھے والے کو دیکھا تو یہاں نہ کرنی لگی کہ میں تھک گئی ہوں، جیسے سفر گدھے پر سوار ہو کر کروں گی، خاوند نے عورت کو گدھے پر سوار کر لیا۔ جب سواری پہنچی تو عورت اترے، دقت جان بوجھ کر کر گئی اور اپنے ستر سے کپڑا بٹا دیا۔ پھر اسی کرتی اٹھ کھڑی ہوئی اور خاوند کے سامنے قسم اٹھا کر کہنے لگی کہ خدا کی قسم تیرے سوا میرا شہیدہ بدن کسی نے نہیں دیکھا مگر ہاں اس گدھے والے نے دیکھا ہے۔

(۲)۔ ایک عورت کی کسی نو جوان سے آشنائی ہو گئی۔ جب عورت کا خاوند گھر سے باہر چلا جاتا تو وہ عورت نو جوان کو گھر لاتی اور بدکاری میں اپنے وقت گزارتی۔ ایک مرتبہ کسی بات پر اس عورت کی نو جوان سے سچائی ہو گئی۔ نو جوان نے غصے میں آ کر قسم اٹھائی کہ میں تمہارے خاوند کے سامنے تمہارے ساتھ بدکاری کر کے رہوں گا۔ کچھ دنوں کے بعد جب قصہ فاش ہوا تو نو جوان نے کہا کہ مجھے کچھ نہیں پاتی کہ میں اپنی قسم کو کیسے پورا کر دکھاؤں۔ عورت نے کہا کہ تمہارے لئے تو مشکل ہے لیکن اگر میں چاہوں تو میرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ نو جوان نے اس کی ذہانت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ تمہارا اس نام لکھن کو لکھن بنا سکتی ہو۔ اس عورت کے گھر میں کچھ اور ایک بہت اونچا درخت تھا جس کی کھوری بہت خوش ذائقہ تھی مگر اس پر چڑھنے والا ترے میں بہت دیر لگتی تھی۔ ایک دن اس عورت نے خاوند سے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ اس درخت کی کھوری میں اپنے ہاتھ سے توڑ کر تمہیں کھلاؤں، خاوند سمجھا کہ یہ اپنی محبت کا اظہار کرنا

جانتی ہے اس نے اجازت دے دی۔ وہ عورت وہی لڑکھنڈ کے دار پہلے درخت پر چڑھ گئی۔ خانہ نیچے کھڑا انتظار کر رہا تھا۔ جب عورت نے کھجور میں توڑ لیس تو اس نے نیچے دیکھا اور شور مچاتا شروع کر دیا سو نے پہنچنے لگی، خانہ حیران ہوا کہ میری بیوی کو کیا ہو گیا ہے۔ جب عورت نے اتاری تو اس نے خانہ سے جھگڑا کرنا شروع کر دیا کہ جب میں اوپر کھجور میں اتر رہی تھی تو میں نے نیچے دیکھا تو تمہیں ایک عورت کے ساتھ نہا کرتے پایا، مجھے بتاؤ وہ کون تھی؟ خانہ نے اسے بہت یقین دہانی کروائی کہ یہاں میرے سوا دوسرا کوئی نہیں تھا، میں کیسے کسی عورت سے بدکاری کر سکتا ہوں۔ وہ عورت کہنے لگی چلو میری آنکھوں نے غلط دیکھا ہوگا میں تمہاری محبت کی وجہ سے تمہاری بات کو مان لیتی ہوں، بات آئی تھی ہوگئی۔ چند لمحوں کے بعد ایک دن عورت نے نو جوان کو کہا کہ ہمارے گھر کے قریب کسی جگہ آکر چھپ جانا، میں اپنے خانہ کو کھجور کے درخت پر چڑھاؤں گی، جب وہ اوپر پہنچ جائے تو تم اچانک آکر مجھ سے بدکاری کر لینا اور بھاگ جانا۔ یہ سب سمجھنے کرنے کے بعد عورت نے خانہ کو لہذا کھانا بنا کر پیش کیا اور کہا کہ اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے تو آج اپنے ہاتھوں سے اس درخت کی کھجور میں توڑ کر مجھے کھلاؤ۔ خانہ نے بات مان لی اور وہی لڑکھنڈ کے دار پہلے درخت کے اوپر چڑھ گیا۔ جب پل توڑنے کا تو عورت نے نو جوان کو اشارہ کیا تو اس نے عورت کے ساتھ بدکاری شروع کر دی۔ جب خانہ کھجور میں توڑ چکا تو اس نے نیچے دیکھا کہ کوئی مرد اس کی بیوی کے ساتھ نہا کاری میں ملوث ہے، اس نے چیخا شہ مچاتا شروع کر دیا نو جوان اپنا کام پورا کرتے ہی بھاگ کھڑا ہوا۔ جب خانہ نیچے اترا تو اس نے بیوی سے کہا کہ بتاؤ تمہارے ساتھ نہا کر نہ اٹھا کون تھا، وہ کہنے لگی کہ گنگا ہے تمہارا داماد مٹی کیا ہے یہاں تو کوئی مرد ہی نہیں تھا۔ جب خانہ نے کہا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے سارا منظر دیکھا ہے تو عورت کہنے لگی کہ ہاں جب کچھ دن پہلے میں درخت پر چڑھی تھی مجھے بھی ایسا ہی

نکارا نظر آیا تھا مگر میں نے تمہاری بات کو تول کر لیا تھا اپنی آنکھوں پہ اعتبار نہ کیا۔ مجھے لگتا ہے کہ اس دورِ غمت پر اسے کب کا اثر ہے جس کی وجہ سے چڑھنے والے کو ایسے محسوس ہوتا ہے۔ آپ بھی آنکھوں کے دیکھنے پر مٹی والا دور میری بات کو کج تسلیم کر لو، خاندان نے بات مان لی، عورت، خاندان کی آنکھوں کے سامنے بدکاری کر کے بھی چلی بن گئی۔ اسے کہتے ہیں، اِنْ ثَغْلُثُ ثَغْلُثُ عَظِيمٌ (تمہارے مگر بہت بڑے ہیں)۔

(۳)۔ ایک عورت بدکردار تھی اور اپنی راز کی باتیں اپنی کھلی کو بتا دیتی تھی۔ اس کی کھلی نے اسے بہت سمجھایا کہ غیر مرد سے قطعِ حرام ہے۔ تم گناہ کرتا چھوڑ دو۔ وہ عورت باز نہ آئی بلکہ جب بھی گناہ کرتی اس کی تفصیل اپنی کھلی کو آ کر بتاتی۔ اس کی کھلی نے عورت کے خاندان کو اشارہ کرتا ہی تھا کہ اپنی بیوی کی فکر کرنا یہ راستے سے ہٹک گئی ہے۔ عورت ایسی چرب زبان اور مکاری تھی کہ اس نے اپنے خاندان کے ذہن میں بٹھا دیا تھا کہ مجھ بھی نیکو کار عورت شاید ہی کوئی ہوگی۔ جب کھلی نے بار بار خاندان کو بتایا تو خاندان نے کہا اگر میں اس عورت کی زبان سے واقعہ سن لوں تو اس کی خبر لوں گا۔ کھلی نے کہا کہ بہت اچھا آپ میرے مگر میں آکر پردے کے پیچھے بیٹھ جانا، میں تمہاری بیوی سے ساری داستان پوچھوں گی وہ جب مجھے سنائے گی تو آپ خود بھی سن لیں، مرد نے کہا بہت اچھا۔ کھلی نے ایک دن اس عورت کے خاندان کو پردے کے پیچھے بٹھا دیا اور عورت سے کہا کہ آج مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ تم اپنے آشنا کے ساتھ کیسے وقت گزارتی ہو، عورت نے اسے ایک ایک بات کی تفصیل بتائی۔ اچانک مرد کو ہلکی سی کسانسی ہوئی تو عورت کو شہ پر چڑھایا کہ پردے کے پیچھے کوئی موجود ہے۔ اس نے اپنی داستان جاری رکھی اور سارا واقعہ سنا کر کہنے لگی کہ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ کھلی نے پوچھا کہ کیا مطلب؟ کہنے لگی کہ میں نے تمہیں ایک خواب سنایا ہے خواب دیکھنے کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اسنے میں خاندان نے پردے کے پیچھے سے آنکر کہا کہ کیا تم نے جو کچھ بتایا وہ حقیقت ہے کہنے لگی ہرگز نہیں

خواب کی باتیں ہیں اور خواب تو کسی طرح کا بھی ہو سکتا ہے۔ خواب دیکھنے پر اللہ تعالیٰ بکڑ نہیں کرتا آپ کیسے بھری گرفت کر سکتے ہیں۔ خاندان شرمندہ ہو لاور عورت بدکاری کے باوجود مکاری کی وجہ سے غالب آگئی۔

(۴)۔ ایک عورت گاؤں سے تانگے پر سوار ہوئی کہ ٹھکے شہر جانا ہے۔ راستے میں تانگے والے کا دوست عا جس نے اسے قرض کے دو ہزار روپے ادا کئے۔ عورت نے دیکھ لیا کہ مرد بیویوں کو کس جیب میں ڈال رہا ہے۔ جب شہر پہنچے تو تانگے والے نے عورت سے کہا کہ ٹھکے ۱۰ روپے کراپ ادا کرو۔ عورت کہنے لگی کہ ٹھکے ۱۰ ایس بھی جاتا ہے۔ میرا چھوٹا سا کام عدالت میں ہے۔ اظہار کر لو تو قصیں داپس کی سواری بھی مل جائے گی۔ تانگے والا راضی ہو گیا۔ عورت نے تانگے والے سے کہا میرا عدالت میں ایک معاملہ ہے اگر آپ قاضی کے سامنے جا کر یہ الفاظ کہہ دیں کہ میں نے قصیں تین عطلاق دے دیں تو میں داپس کا کراپ بھی دوں گی اور ۱۰ روپے اضافی بھی دوں گی۔ مرد لاٹھی میں آگیا اس نے عدالت میں جا کر کہا میں دے دیا عورت نے جوت جوت دو تا شروع کر دیا۔ جب مرد عطلاق کے الفاظ کہہ کر داپس جانے کا تو عورت نے قاضی سے کہا کہ اس شخص نے مجھے عطلاق تو دے دی آپ مجھے اس سے دو ہزار روپے حق صبر تو دلوانیے۔ قاضی نے مرد سے کہا کہ عورت کو دو ہزار حق صبر ادا کرو، اس نے کہا کہ یہ تو میری بیوی نہیں ہے عورت نے کہا پیسے بچانے کے لئے ایسا نہیں کر سکتے تمہاری عکلاں جیب میں موجود ہیں، میں تمہاری بیوی ہوں مجھے تمہاری ہریات کاظم ہے۔ جب عکلاں ٹی لگی تو دو ہزار روپے ملے۔ قاضی نے حکم دیا کہ عورت کو حق صبر دے دیا جائے۔ مرد دو ہزار روپے دے کر شرمندہ ہوا جبکہ عورت مکاری سے دو ہزار روپے لے کر ہزار میں غائب ہو گئی۔

(۵)۔ حضرت عمران علیہ السلام نے بیٹے کو صحت کی کراے بیٹے۔ کسی عورت کے بچے جانے کی بجائے کسی شیر کے بچے چے جانا بہتر ہے۔ اس لئے کہ شیر آیا تو ہاں پہلی

جائے گی۔ اگر عورت چٹ آئی تو ایمان چلا جائے گا۔ ایک دانا کا قول ہے کہ شریب عورت سے ہو شہادہ و اور بی عورت سے۔ بے کٹار ہو۔

مردوں کی فطرت

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

رَبِّنَا لِلنَّاسِ خُبُ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ (آل عمران ۱۵۱)

(ملاحظہ کیا ہے لوگوں کو ہر غریب چیز میں سب سے زیادہ شہوہ طلب عورت سے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مرد کے نفس میں سب سے زیادہ شدید طلب عورت کے ساتھ اپنی شہوت پوری کرنے میں رہتی ہے۔

اس کی تحدیق نبی علیہ السلام کی حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے کہ فرمایا

ما فرغت بعدی لفتة اشد على الرجال من النساء (متفق علیہ علی ۸۱۸)

(میں اپنے بعد مردوں کے لئے عورت سے بڑا خطرہ نہیں سمجھتا ہوں)

عورت کا کثرتِ کامِ اشیاء سے زیادہ خطرناک اور سخت تر ہے۔ اسی لئے شیطان کا

قول ہے کہ عورت میرا وہ حیر ہے جو کبھی خلا نہیں دیتا۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

النساء حياقل الشياطين (مسلم ج ۳ ص ۷۳۷)

(مرد عورتیں شیطان کی رہنمائی ہیں)

جس طرح دی کے ذریعے ظاہری اپنے ظاہر کو پہنچاتا ہے اسی طرح شیطان

عورت کے ذریعے مرد کو گناہ میں پہنچاتا ہے۔ چنانچہ نکاح درج ذیل ہیں۔

☆ مرد کو موقع نہ دیں

مردوں کو چاہیے کہ وہ غیر مردوں سے دور رہیں۔ اگر کسی مرد پر ایسا حد کر دیں گی تو

یعنی طور پر دیکھا کھا نہیں گی۔ اکثر مرد اس لئے گناہ نہیں کرتے کہ انہیں موقع میسر نہیں

ہوتا۔ اگر کسی مرد کو محبت پر قدرت ملے اور وہ کھانا نہ کرے تو وہ یا تو دلی ہوگا یا بھرپلی (بے عقل) ہوگا۔ بدل انسان محبت کے جوش میں آ کر کھانا کر بیٹھتا ہے۔ ہمارے بزرگوں نے کہا ہے کہ آج کے دور میں جوان بہن کو جوان بھائی پر احسان کر کے تنہائی میں اکیلے پاس نہیں رہنا چاہیے، شیطان تجھے میں جکھا کر دے گا۔ محبت مرد کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔

☆ مرد بھی بوڑھا نہیں ہوتا

محبت کے معاملے میں مرد بھی بوڑھا نہیں ہوتا۔ اس کی انگلیں اور آرزوئیں ہمیشہ جوانوں کی مانند رہتی ہیں۔ جب کسی نو جوان لڑکے کا نکاح ہو رہا ہوتا ہے تو محفل میں موجود اس کے باپ اور دادا دونوں کے دل میں حسرت بھری کیفیت ہوتی ہے کہ کاش یہ ہمارے نکاح کی محفل ہوتی۔

حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک بزرگ کی عمر سو سال سے تجاوز کر گئی تھی۔ ایک دن عورتیں آپ میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں کہ ان کی عمر سو سال سے زیادہ ہو گئی ہے ان سے پوچھا نہ بھی کیا جائے تو ٹھیک ہے۔ حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ علیہ نے ان کی باتیں سن کر انھیں بتایا کہ ابھی تھوڑا عرصہ پہلے کی بات ہے ایک دن دھبے بن کے مرد کسی جگہ ٹپام کرنے کا سوچ رہا تھا۔ اٹھ کر انہوں نے خادم سے کہا کہ رات اختتام ہو گیا ہے غسل کے لئے پانی کا انتظام کر دو۔ یہ سن کر عورتیں ایسے چپ ہو گئیں جیسے کہ انھیں کسی سائب نے سونگ لیا ہو۔

☆ دل بھی نہیں بھرتا

علاء نے لکھا کہ چند چیزوں سے انسان کا دل بھی نہیں بھرتا مثلا

(۱) آسمان دیکھنے سے

ہر آدمی روزانہ آسمان کو دیکھتا ہے۔ چاند، تارک، بادل، سورج، چاند اور ستارے وغیرہ مگر کوئی شخص ایسا نہ ملے گا جو یہ کہے کہ آسمان دیکھ کر میرا دل بھر گیا ہے۔ میں اس کا چکا ہوں۔ ہر روز بے شوق کے ساتھ انسانی آسمان کے ستاروں کو دیکھتا ہے۔

(۲) پانی پینے سے

ہر شخص روزانہ پانی پیتا ہے مگر اس کے باوجود اس سے طبیعت کبھی سیر نہیں ہوتی۔ ایک دن جتنا بھی پیٹ بھر کر پانی پی لے۔ دوسرے دن بھر پیاس کی شدت کی وجہ سے پانی کی طلب پیدا ہوگی۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ مصنوعی مشروبات پینے سے طبیعت آگیا جائے مگر پانی پینے سے طبیعت نہیں آگیا سکتی۔

(۳) بیت اللہ دیکھنے سے

اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ شریف کو دیکھنے میں ایسی لذت رکھ دی ہے کہ آدمی ایک دفعہ دیکھے تو دوبارہ دیکھنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ ایک بار دیکھا ہے بار بار دیکھنے کی طلب ہے۔ بقول شاعر۔

بزم تک و جہد حسنا اذا ما زلزلہ بظاہر۔

[اے محبوب بٹکا زیادہ میں تمہاری طرف دیکھتا ہوں اتنا زیادہ میری محبت میں

اشعار ہے]

(۴) مرد کا دل عورت سے

یہ بھی اعظم کی شخصیت ہے کہ مرد کا دل عورت سے کبھی سیراب نہیں ہوتا۔ اگر وقتی طور پر ضرورت پوری ہونے کی وجہ سے کشش محسوس نہ ہو۔ لیکن وہ چاروں کے بعد ہر طبیعت کے اندر میل و ملاپ کی خواہش پیدا ہوگی اور انسان کو بے اختیار جھکن کی نیند

نہیں آئے گی۔ اگر چہ انسان بروہی سے بڑھاپے کی عمر میں پہنچ جائے مگر صورت کی کشش میں کمی نہیں آتی۔ شاید بھوک یا اس نیند کی خاطر شہوانی ضرورت بھی انسان کی ضرورت کا حصہ ہے۔ صورت تک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔

☆ ہڑتال فقط جانچ پر تال

ایک امیر شخص نے پوری زندگی میاش میں گزبروی۔ بڑھاپے کی عمر میں پہنچ کر وہ جس طور پر صورت کے قائل نہ رہا مگر اس کے باوجود وہ پیشہ و محفلوں کو بھاری رقم کے عوض اپنے پاس بلا اور ہم آغوش ہو کر انہیں واپس بھیج دیتا۔ ایک صورت نے اس سے پوچھا کہ جب تم صورت کے ساتھ بھسٹری کے قائل ہی نہیں رہے تو اسے پیسے خرچ کر کے نہیں؟ فرمایا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ اگر میں نا قائل ہوں مگر صورت کو برہنہ حالت میں دیکھ کر اس کے اعضا کو ہاتھ لگا کر اور ہم آغوش ہو کر میری صورت پرانی ہو جاتی ہے۔ میرے جسم میں بڑھاپے کی وجہ سے ہڑتال ہے اس میں سوزانی اعضا کی جانچ ہڑتال کر کے وقت گزرا لیتا ہوں۔

خامیہ کہ ایک شاعر کو کھانے پیچے کی بہت ہوس تھی۔ وہ دوسرا خوان پر کھانا کھاتے کھاتے تھک جاتا تھا۔ تب چوری دوسرا خوان کھینچنے کے لئے آتی تو کہتا۔
 - کو ہاتھ میں جنم نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
 رہنے وہ ابھی ساغر و جتا میرے آگے
 یہ شعر اس میاش امیر کی حالت کی نیچ تر تعانی کر رہا ہے۔

☆ بکرے بکری کا کھیل

علاحدہ میری نے حیات النجوان میں لکھا ہے کہ ایک بوزے شخص نے بکر پس اور بکر سے پالے ہوئے تھے۔ وہ دونوں بچہ کر گھنٹوں بکرے بکریوں کو دیکھتا رہتا۔ کسی نے

بچ بچا کرتا تھا وقت کیوں ضائع کرتے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ میں خود تو بڑا سلاپے کی وجہ سے بی بی کے قاتل نہیں رہا۔ لہذا میں نکرے نکریوں کو دیکھتا رہتا ہوں۔ جب کوئی نکری شہرت کے ساتھ نکری پر سواری کرتا ہے تو مجھے اپنی جہالت یاد آتی ہے۔

☆ یاسیدہ ہڈیوں میں کشش

حضرت مریدؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی جگہ دو یاسیدہ ہڈیاں قریب رکھ دی جائیں تو وہ بھی آپس میں جڑنے کی کوشش کریں گی۔ کسی نے وضاحت پر بھی تو فرمایا کہ اگر کسی بڑے اور بڑھیا کو اکٹھا رہنے کا موقع مل جائے تو وہ بھی ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے ہو جائیں گے۔

☆ حضرت صدیقیؒ کا قول

امام احمد ابو اسحاقؒ حضرت خواجہ محمد الیاسؒ کا قول ہے کہ مرد اور عورت کی باہمی کشش کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ مرد کے اندر عورت کی شہوت اس قدر رکھ دی گئی ہے کہ اگر عورت کسی راستے سے گزرے اور اس کے قدموں کے نشان زمین پر رہ جائیں۔ پھر بعد میں کسی مرد کو اسی راستے سے گزرنا پڑے اور اس کے پاؤں عورت کے پاؤں کے نشان پر چڑ جائیں تو بھی مرد کے اندر شہوت بیدار ہو جاتی ہے۔

آدم پر مر مطلب

مرد و عورت کا تعلق سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ عورت کے معاملے میں مرد کی ہوس بھی پوری نہیں ہوتی۔ شادی شدہ مردوں میں عورت کا تذکرہ چھل جائے تو رجب لگی شادی کرنے کے لئے تیار نظر آتا ہے۔ ایک پروفیسر صاحب کھر میں بیٹھے بائبل پڑھ رہے تھے۔ ان کی بی بی بن سوار کہ ان کے قریب موجود تھی اور خداوند کی نظر حمایت چاہتی تھی پروفیسر صاحب اس کی طرف دھیان ہی نہیں دے رہے تھے۔ پتھار ببار

کے بعد عورت نے قریب آ کر کہا کہ کاش میں بھی کتاب ہوتی تاکہ آپ مجھے کھتوں دیکھتے رہے۔ پردہ فیر صاحب بولے کتنا اچھا ہوتا کہ آپ ڈائری ہوتی کہ میں اسے ہر سال بدل سکوں۔

اس سے واضح ہوا کہ مرد کتوا رہا ہو یا شاوی شدہ ہو اسے غیر محرم عورت کے قریب ہونے کا موقع ہی نہیں دینا چاہیے۔ ایک نوجوان ریل کے سفر پر جانے کے لئے اٹھٹھن پر پہنچا۔ انگار گاہ میں ایک پردہ فیس عورت بھی ریل گاڑی آنے کی منتظر تھی۔ کسی وجہ سے اطلاع ملی کہ گاڑی دو گھنٹے لیٹ آئے گی۔ نوجوان نے سوچا کہ چلو اس عورت سے فی بات چیت ہو جائے گی۔ اس نے پہلے دو پانچ کیا کہ آپ بھی گاڑی پر جانے کے لئے یہاں بیٹھی ہیں، عورت نے اٹھتھن میں سر ہلا دیا۔ نوجوان کی جرأت بڑھی کہ وقت بھی ہے تمہاری بھی ہے عورت بات کا جواب بھی دے رہی ہے، دوا مزید بات ہو جائی جائے۔ اس نے دوبارہ پوچھا کہ میں آپ کے لئے کوئی شربت یا ٹھنڈی بوتل لے آؤں۔ عورت نے پہلے تو انکار کیا مگر بار بار کے اسرار پر ہاں کر دی، نوجوان ہمارے ٹھنڈی بوتل لے آیا، عورت نے پی کر ایک طرف رکھ دی۔ کچھ دیر کے بعد نوجوان نے پوچھا کہ کیا میں آپ کے لئے کچھ کھانے کی چیز لے آؤں، عورت نے سر کے اشارے سے انکار کر دیا۔ نوجوان بار بار پوچھتا رہا۔ دوسرے اسرار اور دوسرے انکار، اسی طرح کافی دیر گزر گئی۔ بالآخر نوجوان کو دودھ ریجھی والا بچل فروش نظر آیا تو اس نے بڑھتھ انداز میں پوچھا کہ کیا میں آپ کے لئے سیب لے آؤں، عورت نے سر ہلا کر انکار کیا۔ نوجوان نے بڑی محبت بھری آواز میں کہا، کیا بات ہے آپ میری کوئی چیز قبول ہی نہیں کر رہی ہیں، عورت چپ رہی۔ جب نوجوان نے منت سماجت کی احتیاج کر دی کہ آخر آپ بچل کیوں نہیں کھانا چاہتیں تو عورت نے نگاہ آ کر بتا دیا کہ میرے من میں انت ہی نہیں ہیں میں ۸۰ سال کی بڑھیا ہوں۔ نوجوان سخت شرمندہ ہوا اور وہاں سے کھٹک گیا۔

ایک طرف تو عورت کے معاملے میں مردوں کا حال اکتا چکا ہے دوسری طرف اگر کسی عورت کی نیت میں خوراً جائے تو عمر و فریب کی بجائے وہ خواہش کی ناک کے نیچے پا جلا کر دکھا دیتی ہے، اسی لئے شرع شریف نے مرد اور عورت کے آزادانہ اختلاط پر قطعی پابندی لگا دی ہے۔ نہ تو شیطان کو گناہ کروانے کا موقع ملے نہ ہی عزتوں کے جنازے قطعی اور نہ ہی معاشرے میں فساد پھیلنے کی صورت رہے۔



آج کل سکون اور کالجوں میں لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم عام ہوتی جا رہی ہے۔ جس کے برے اور خفی اثرات بھی کھل کر سامنے آ رہے ہیں۔ تجربات سے بھی سیکھ بات ثابت ہو رہی ہے کہ

وَالْمُهْمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا

[ان کے مباح سے ان کے نقصانات بہت زیادہ ہیں]

غیر محرم کی جھجک ختم

مخلوط تعلیم والے اداروں کے طلباء و طالبات میں سب سے پہلی اور بنیادی تبدیلی یہ آتی ہے کہ غیر محرم سے گفتگو کرنے کی جھجک ختم ہو جاتی ہے۔ لڑکیاں پردیسروں سے اور ہم جماعت لڑکوں سے بے محابا گفتگو کرتی ہیں۔ ہم درک کے نام پر دنیا جہان کی باتیں گفتگو کا عنوان بنتی ہیں اور بات حق و زعم کی تک پہنچ جاتی ہے۔

بھول گئے۔

ذکر بپ بھڑ کیا قیامت کا
بات بچی تری جہنم کی

پھر جب جوانی کی باتیں شروع ہوتی ہیں تو موردِ محالِ دعویٰ بنتی ہے کہ

دونوں طرف ہے آگ برادر لگی ہوئی

غیر محرم سے بات کرتے ہوئے طبیعت میں جھجک کا ہونا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں

سے ایک بڑی نعمت ہے، اس کی وجہ سے گناہ کا اندازہ بند رہتا ہے۔ عام حالات میں

بوقت ضرورت کوئی مرد غیر محرم سے گفتگو کرے گا تو محرم کی نگاہیں شرم و حیا کی وجہ

سے اٹکی ہوئی ہوں گی۔ جب غلو و غلطی ماحول میں غیر محرم سے بات کرنے کی جھجک ختم

ہو جاتی ہے تو پھر نگاہیں ٹھنکے کی بجائے دوسرے کے پھرے پر پڑتی ہیں۔ اور یہ تو

حقیقت ہے کہ جہاں نگاہیں چار ہوئیں وہیں اپنا کی طرح ایک دوسرے کو کھا جانے کو

دل کرتا ہے۔ دل چاہتا ہے۔

۔ اچھا بھئی بھئی جھجک جائے گی

تم کہانی کی ابتدا تو کرو

فیشن پرستی

جب لڑکی ایسے ماحول میں رہے جہاں غیر محرم کی تجسس والی حلاش نگاہیں اس پر

پڑیں تو اس کا جتنی چاہتا ہے کہ لوگ میرے حسن و جمال سے حائر ہوں، میری تحریریں

کریں، پس وہ بھی سنو کر رہتی ہے تاکہ محرم کی اپنی نظر آ سکے۔ گفتگو کرتے وقت آواز میں

لونی ہوتی ہے، چلنے پھرنے میں جازا انداز ہوتا ہے، بقول شاعر

۔ بکلیاں دیکھنے والوں پہ گماتے آئے

تم جدھر آئے اصر آگ لگاتے آئے

یسے ماحول میں تعلیم کی طرف توجہ نہیں رہتی تصویر کی طرف دھیان رہتا ہے۔

نوجوانوں سے گل جاتا ہے گناہ سے نفرت کی بجائے گناہ کی محبت دل میں پیدا

ہو جاتی ہے۔ انسان شمس پرستی اور شصت پرستی کی راہ پر چل نکلتا ہے۔ لڑکیاں

فیٹن پرستی کی دلدل میں جا رہی ہیں تھیں۔ لڑکیاں اور لڑکے دونوں خدا پرستی سے دور ہو جاتے ہیں۔

دوستی باری کے تعلقات

فقہ و تعلیمی اداروں میں طلباء و طالبات کے درمیان ناہائز تعلقات قائم ہونے کے واقعات آئے دن فوٹل آتے رہتے ہیں۔ شیطان کا کام آسان ہو جاتا ہے۔ سکول کالج آنے جانے کے اوقات میں میل ملاپ کے مواقع بھرا جاتے ہیں۔ ایک شہر میں ایک بڑی سڑک کا نام سکس روڈ (Six Road) ہے مگر لوگوں نے اس کا نام Sex Road رکھ دیا ہے۔ طلباء و طالبات اپنے گھروں میں پہنچی کر فون کے ذریعے ایک دوسرے سے گفتگوں باتیں کرتے ہیں۔ سوشل فون کے ذریعے ایسٹریکٹ لینے لینے SMS پیغام ایک دوسرے کو بھیجتے رہتے ہیں۔ ایک طالب علم نے اپنی ہم کلاس لڑکی سے اپنے تعلقات کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ ہم دونوں فون پر ایک دوسرے سے گفتگوں باتیں کرتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے اسے بتایا کہ کل مجھے ڈرائیجنگ لائسنس کا ٹیسٹ دینے جانا ہے اس نے کہا کہ پہلے مجھے ٹیسٹ دو اور بتاؤ کہ ٹریفک سگنل کی کوئی مہارت تمہیں ابھی تکتی ہے۔ میں نے کہا۔ One way۔ اس نے کہا اور بتاؤ میں نے کہا Wet and slippery پھر میں نے پوچھا کہ تمہیں کوئی مہارت ابھی تکتی ہے اس نے کہا No stopping یہ کہ ہم ظاہر میں مہارت کی باتیں کرتے رہے تھے اور درحقیقت مرد و عورت کے درمیان جنسی تعلقات کی کیفیت پر اپنے پسندیدہ خمرے ایک دوسرے کو سنا رہے تھے۔

بھٹسی بے راہروی

فرنگی سماک میں مریانی اپنے مروج پر ہے مگر باغیچوں میں روزمرہ کا معمول عین کئی

ہیں۔ جنسی بے راہروی اپنے ساتھ رکھنا تو زندگی ہے۔ چند عجیب خاص غریب خدمت ہیں۔

(۱) تیسری جماعت کا طالعلم

گورنمنٹ سکولوں میں تیسری جماعت کے طالعلم کو مرد و عورت کے جنسی تعلقات کے متعلق بتانا شروع کر دیا جاتا ہے۔ ایک مسلمان ماں نے روتے ہوئے فون پر کہا کہ کاش یہاں پر ایسے سکول ہوتے جن میں ہمارے بچے مسلمان اساتذہ کی زیر نگرانی تعلیم پاتے۔ آج میرا بیٹا سکول سے واپس آیا تو اس نے مجھ سے سوال کیا کہ امی جب ہم آپ سے بھسوتی کرتے ہیں تو کیا غبار (Condom) استعمال کرتے ہیں۔ اس کے الفاظ میرے دل و دماغ پر ٹکلی بن کر گئے، میں نے مجھے کا اظہار کرنے کی بجائے پیار سے بچے سے پوچھا کہ تمہیں یہ سوال پوچھنے کی اہمیت کیسے آئی، اس نے کہا کہ آج سکول میں تیسری کلاس کے لکچر نے تمام بچوں بچیوں کو مرد و عورت کے جنسی تعلقات کے متعلق بتایا، پھر وہ انگلیوں پر غبار چھسا کر دکھایا کہ اس طرح عضو خاص پر غبار چھسا کر بھسوتی کرنے کے دو ٹاکہ ہیں، ایک تو عورت کا ٹھکانا ہوتی دوسرا بیماری ایک سے دوسرے کو منتقلی گئی۔ اس کے بعد بچے نے اپنی ماں کو بتایا کہ میرے ختم ہونے کے بعد لڑکے لڑکیاں آپس میں خفاقی کر رہے تھے۔ ایک لڑکی اپنے دوست لڑکے کو کہہ رہی تھی کہ میں غبار کے بغیر تمہیں بکھوٹیں کرنے دوں گی لڑکے نے جواب دیا کہ میں گھر سے غبار چوری کر کے لاؤں گا پھر ہم تجربہ (Practical) کریں گے اس پر وہاں موجود سب لڑکے لڑکیوں نے زور دیا تو تھپہ لگایا

(۲) شرم مار کا ڈینکیم

لڑکیوں کے نزدیک شرم ایک صفت نہیں بلکہ بیماری ہے۔ اس کو ختم کرنے کے

لئے چھوٹی کھاس میں لڑکے لڑکیوں کو اس پاس دہلی سٹوں پر ٹھایا جاتا ہے۔ دوسرے اس طرح دے جاتے ہیں کہ لڑکی کے دونوں طرف لڑکے ہوتے ہیں اور ہر لڑکے کے دونوں طرف لڑکیاں ہوتی ہیں۔ استاد کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اس بات پر نظر رکھے کہ لڑکے لڑکیاں آپس میں کھلی بات چیت نہیں خفاق یا بچپن جھگڑا کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔ اگر کوئی لڑکی دوسرے لڑکوں سے دور دور رہے تو استاد اس کو سمجھاتا ہے کہ ایسا کرنا مناسب نہیں۔ اگر لڑکی بھر بھی نہ سمجھے تو باہر نفسیات کو بلا کر اسے چیک اپ کروایا جاتا ہے کہ اسے کس طرح پر دہلی کیوں نہیں ہے۔ ہر مہینے میں ایک یا دو دفعہ سوئمنگ کی کلاس دیکھی جاتی ہے جس میں لڑکے لڑکیوں کو ٹیچر دیا جاتا ہے کہ اپنے جسم سے تمام لباس اتار کر نہائیں۔ ایک لڑکے نے اس کو یہ بھی بتایا کہ جب ہم سوئمنگ پول میں نہا رہے تھے تو لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے کے ہشیدہ اعضاء بڑے غور سے دیکھ رہے تھے، بعض شرارتی لڑکے تو خود اپنے اعضاء دوسروں کو دکھا رہے تھے۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا ہے کہ لڑکے لڑکیوں کے درمیان جھگڑا ختم ہو جائے یعنی شرم کا احساس پیدا ہو جائے۔

اس سے اگلی کلاس کے طلباء کو جنسی تعلقات کے حقائق بتائیں، دکھائی جاتی ہیں تاکہ ہر لڑکے لڑکی کو اچھی طرح پہچان جائے کہ علاج کا طریقہ کیا ہے۔ اگر مسلمان اس باپ۔ سکول کے پرنسپل کو لکھ کر دیں کہ ہمارے بچے کو یہ کلاس نہیں ملنی، ہم غرضی مناسب وقت پر اسے از روامی زندگی کے حقائق بتاویں گے تو ایسی صورت حال میں اس لڑکے کو کلاس سے جانے کی اجازت دے دی جاتی ہے۔ نگران گلہ جڑی میں ساتھ بیٹنے والے لڑکے لڑکیاں اپنا آنکھوں دیکھا حال اس لڑکے کو بتا دیتے ہیں۔ طالب علم اگر دیکھتا نہیں تو سن ضرور لیتا ہے۔ پھر ان تمام مناظر کو کتابانی میں خیال کی آنکھ سے دیکھنے اور اس سے دل بہانے کی کوشش کرتا ہے۔

تیسری آؤٹس کے ایک طالب علم نے بتایا کہ جب ہم کالج میں پہنچے تو ہماری کلاس کو

تصویر بنانے سے متعلق تصویریں پڑھائی گئی پھر ایک دن پریکٹیکل کے لئے ساری جماعت کے طلباء اور طالبات کو ایک بڑے ہال میں اکٹھا کیا گیا۔ سب کو کہا گیا کہ اپنے ہاتھوں میں ڈراماٹک شیٹ لے لیں اور پوزیشنل تمام لیں چونکہ سب کو تصویر بنانی ہے۔ ایک پیشہ ور عورت کو مدعو کیا گیا ماس نے ساری نکاس کے سامنے اپنے جسم سے کپڑے اتار دیئے پھر وہ ایک بڑے میز پر ایک خاص پوز میں لیٹ گئی، سب طلباء کو کہا گیا کہ اس کی ہر ہڈی تصویر بناؤ، چنانچہ ہر بڑے دو کھینچے طلباء اس عورت کے اصحاب کی پیکچر کرتے رہے اور ڈراماٹک شیٹ پر اس کی تصویر بناتے رہے۔ یہ تصویر اپنی وضاحت سے جڑائی گئی کہ پوشیدہ حصوں کے ہاتھوں کو بھی دکھایا گیا رنگ کے شے کا بھی خیال رکھا گیا۔ جب جریج ختم ہوا تو اس پیشہ ور عورت کے ساتھ سب طلباء اور طالبات نے مل کر چائے نوش کی طور انتظامیہ کی طرف سے اسے تجھے تحائف دے کر رخصت کیا گیا۔ اس سے اعزاز و لگاؤ پا سکتا ہے کہ جریج کے بعد کتنے دنوں تک اس عورت کی کئی تصویر طلباء کے ذہنوں میں نقش رہی ہوگی۔

کئی مرتبہ شرم و حیا کو ختم کرنے کے لئے پوچھو پرسی کے طلباء و طالبات کو گھر سے دور کسی پوچھو پرسی میں داخلہ دیا جاتا ہے تاکہ نوجوان بچوں کو اس باپ سے دور آنا اور نہ مگر گزارنے کا موقع ملے۔ جو طلباء ہو مظل میں رہتے ہیں تو وہاں ایک بڑے کمرے میں کئی لڑکے اور لڑکیوں کو اکٹھا ٹھہرایا جاتا ہے، رات دن اکٹھا رہنے کی وجہ سے دوستی یاری کا ہو جانا قیمتی بات ہے۔ طلباء اور طالبات کے بیت الخلا بھی اکٹھے ہوتے ہیں بڑی تنہا رہی ہوتی ہے تو لڑکا اور لڑکے پر انتظار کر رہا ہوتا ہے۔ بعض مسلمان طلباء نے بتایا کہ اکثر مرتبہ شرارتی طلباء کی طرف سے بیت الخلا کے دروازے کا لاک توڑ دیا جاتا ہے، یہی بھی ہوتا ہے کہ لڑکی کھینچے دروازے کے باوجود تنہا رہی ہے لہذا آنے والے لڑکے دروازہ کھول کر اس کے حرمیاں جسم کو دیکھتے ہیں، جب سب کمرے میں اکٹھے ہوتے ہیں تو ایک

دوسرے کے جسم کے متعلق اپنے اپنے تاثرات بیان کئے جاتے ہیں۔ ان باتوں کا تقسیم سے کیا واسطہ، یہ سب کچھ اپنی تہذیب کے گندے اثرات طلباء کے دل و دماغ میں بٹھانے کیلئے کیا جاتا ہے۔

اکثر طلباء و طالبات ہماری رضا مندی کے ساتھ ایک دوسرے سے طبی ملاپ کرتے رہتے ہیں جس کی احتیاط کی جاتی ہے کہ حمل نہ ٹھہرنے پائے چونکہ تعلیم میں غفل واقع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یونہی لڑکی لڑکیوں کے ہوس میں سے تابع حمل کو لیاں نکلتی ہیں و ایک لڑکی کے ہوس میں سے کھردم نکلا تو اس کی بھلی نے ساری کلاس کے طلباء کو لہرا کر دکھایا اس لئے کہ استاد بھی کلاس میں نہیں پہنچا تھا۔

یہ باتیں اس لئے سپرد قلم کی گئی ہیں کہ مسلمان ماں باپ کو اندازہ ہو سکے کہ ان کے بچے فریگیوں کے نفسی اندازوں میں کیسے ماحول میں تعلیم پاتے ہیں۔ اور ماں باپ کو ان کی سختی ریت چکانی پڑتی ہے۔

(۳) ایک سو سیکھتیں

ایک مرتبہ رقم الخروف کو یونان کے کانج میں جگر دینے کا موقع ملا۔ جگر کا عنوان یہ تھا کہ اسلام میں انسانی حقوق کا تصور کیا ہے۔ پرنسپل نے کہا کہ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ جگر کے شروع میں مائیکس گروپ کے سب طلباء و طالبات موجود ہوں گے، اگر انہیں جگر میں دلچسپی محسوس ہوئی تو پیٹھ پر کسے دفن ختم کر چلے جائیں گے، ہم انہیں زبردستی روک نہیں سکتے۔

جب جگر شروع ہوا تو رقم الخروف نے فرانسیر نسی کے ذریعے اپنے عنوان کو واضح کرنا شروع کیا۔ الحمد للہ طلباء نے اٹھ کر تو کیا جانا تھا دوسری کلاسز کے طلباء اور ساتھی بھی کمرے میں آ کر بیٹھ گئے، انسانی کرسیاں منگوائی گئیں۔ جب جگر ختم ہوا تو سوال و جواب کا مرحلہ شروع ہوا ایک لڑکے نے سوال پوچھا کہ آپ انسانی حقوق کی باتیں کر

رہے ہیں جبکہ اسلام نے چار شرائع کی اجازت دی ہے۔ راقم الحروف نے وضاحت کی کہ اسلام نے چار شرائع کی اجازت دی ہے تاکہ ہر شخص اپنے حالات کے تقاضے کو سامنے رکھ کر ضوابط کے تحت مناسب فیصلہ کر سکے۔ جب اس کی مثالیں پیش کیں تو حاضرین مطمئن ہو گئے اور کہنے لگے سوال کا جواب دیں۔ راقم الحروف نے اس نوجوان سے کہا کہ آپ مطمئن ہو گئے ہیں اس نے کہا کہ جی ہاں۔ راقم الحروف نے کہا کہ کیا میں بھی آپ سے ایک مختصر سا سوال پوچھ سکتا ہوں، اس نے کہا ضرور پوچھیں۔ راقم الحروف نے پوچھا کہ آپ کے اس ماحول معاشرے میں جب کوئی نوجوان شادی کرتا ہے تو اس سے پہلے وہ کتنی لڑکیوں سے جنسی تعلقات کا تجربہ حاصل کر چکا ہوتا ہے؟ اس نے کہا کچھ تھوڑا؟ راقم الحروف نے کہا ہاں کچھ کی تلاش ہے۔ اس نے جواب دیا کہ سکول کالج یا خود مشی اور رات گئے کلب وغیرہ سب کو گناہ ہے تو کم از کم ایک سو لڑکیوں سے ہمسری کا تجربہ حاصل کر چکا ہوتا ہے، اس پر پوری کلاس میں سو جردظہاء اور طالہات نے روزدار قہقہہ لگایا۔

(۴) عورتیں بسوں کی مانند ہیں

ایک چٹکری میں منیم پرائمر لگانے کے لئے فرانس سے ابھگر آیا۔ کام مکمل کرنے میں دو ماہ کی مدت درکار تھی۔ چودہویں میں فرنگی الیگزینڈر کی شاہی انجینئرز سے کئی مپ شپ ہونے لگی۔ دو مپ کے بعد اس نے کہا شروع کر دیا کہ مجھے عورت کے اظہارِ رات کو نیند نہیں آتی۔ اسے سمجھایا گیا کہ یہ مسلمان ملک ہے یہاں بدکاری کے لئے عورتیں آسانی سے نہیں ملتیں۔ اس نے کہا یہ تو بڑی سمجھت ہے چنانچہ اس نے اپنے ساتھ لائی ہوئی قمیصوں کے مناعرو کچھ دیکھ کر وقت گزارنا شروع کر دیا۔ جب کام مکمل ہوا اور اس کے جانے کا دن قریب آیا تو ایک انجینئر نے اسے کہا کہ کیا تمہاری گرل فرینڈ اب تک تمہارا انتظام کر رہی ہوگی۔ ممکن ہے ان دو مپوں میں اس نے کسی اور سے آشنائی کر

لی ہو۔ فرنگی انجیتر نے جواب دیا کہ

In our country women are like buses,

If you miss one take an other one.

[ہمارے ملک میں عورتیں بسوں کی مانند ہیں، اگر ایک پر سوار نہ ہو سکتے تو دوسری

سواری کے لئے مل جاتی ہے]

(۵) گائے پالنے کی کیا ضرورت ہے

ایک مرتبہ پٹھری میں شہین لگانے کے لئے لندن سے انجیتر آیا۔ دو مچے کے قیام کے دوران مقامی انجیتر سے اس کی خوب حقیقت ہو گئی۔ دونوں مل کر کام کیا کرتے تھے۔ ایک دن اس نے مقامی انجیتر سے پوچھا کہ تمہارے کتے بچے ہیں یا اس نے کہا کہ تمہیں ہیں۔ پھر مقامی انجیتر نے اس سے پوچھا کہ تمہارے کتے بچے ہیں یا اس نے کہا کوئی نہیں ہے۔ مقامی انجیتر نے کہا کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ اس نے کہا کہ ابھی میری شادی نہیں ہوئی۔ مقامی انجیتر نے پوچھا کہ اچھا آپ کی مرضی ہے؟ اس نے کہا ہاں سال۔ مقامی انجیتر نے کہا کہ آخر کیا بات ہے، آپ بچے لگے ہیں، ابھی تو کرنی ہے خوب پیسے کھاتے ہیں، اتنی عمر نہ ہانے۔ کہ باوجود شادی نہ کرنے کی آخر کیا وجہ ہے؟ اس نے مسکرا کر جواب دیا کہ

If you can get milk from market , there

is no need to keep a cow in the house.

(اگر تمہیں بازار سے تازہ دودھ مل جاتا ہے تو بکر گھر میں گائے پالنے کی کیا

ضرورت ہے)

دوسرے الفاظ میں وہ یہ کہتا چاہتا تھا کہ جب ہمیں بدکاری کے لئے نوجوان

لڑکیاں آسانی سے مل جاتی ہیں تو بکر گھر میں بچی رکھنے کی کیا ضرورت ہے کہ دودھ اور اسی کا

جاسی چہرہ دیکھتے رہیں۔

(۶) اجتماعی زنا کی محفلیں

فرنگی مراکھ ہوسپ میں شادی بیاہ کی خوشی منانے کے لئے کئی سرچہ ایک بڑا ہال کرایہ پر حاصل کیا جاتا ہے۔ پہلے کھانا چاہتا ہوتا ہے، پھر رقص و سرور کی محفل منعقد ہوتی ہے، اس کے بعد شراب پنی کرا اجتماعی طور پر زنا کاری کی جاتی ہے۔ کمرے میں جتنے مرد ہوتے ہیں اتنی ہی عورتیں ہوتی ہیں، ہر مرد عورت کو اختیار ہوتا ہے کہ جس کو چاہے ملاپ کے لئے پسند کرنے۔ جتانے والے نے بتایا کہ اس وقت لائٹ بند کرنے کی تکلیف بھی گورائیس کی جاتی، ہر جوڑا اپنی سستی اتارنے میں مشغول ہوتا ہے دوسرے کی طرف دھیان ہی نہیں ہوتا۔

بعض لوگ بکری کشتیاں کرائے پر حاصل کرتے ہیں اور اجتماعی کتاہ کی یہ محفلیں سمندر میں منعقد کی جاتی ہیں۔ اس کے لئے دعوت نامے تقسیم کئے جاتے ہیں۔ شرکت کے لئے دعوت نامے کا ہر مرد عورت کے پاس ہونا ضروری ہوتا ہے۔

(۷) زنا ہا بلیر کار۔ تھان

فرنگی مراکھ میں مردوں کو برائی کرنے کے لئے ہر وقت عورتیں بھرتی آ جاتی ہیں۔ بعض فرحان خنوں کو یہ بات ابھی نہیں گنتی۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہم برائی کرنا چاہیں تو عورت ہاں ہں کرے سکات ڈالے بلیر ہم زبردستی اس کے ساتھ جھانج کریں تو اس میں مزہ آتا ہے۔ چنانچہ وہ زنا بلیر کے مرتکب ہوتے ہیں۔ انتخابی خبر کے مطابق ایک خاوند نے اپنے تین دوستوں کے ہمراہ رات کے اندھیرے میں اپنی سوئی ہوئی بیوی سے زنا بلیر کیا۔ اگرچہ بلیر اچھا عورت دوسرے مردوں کو تو بھانجائی لیکن جب اس کے اپنے خاوند نے اس کو کمار کرنا شروع کیا تو اس نے بچپن لیا۔ کچھ عورت کی رپورٹ

پہلے کے خاندان کو گرفتار کیا گیا تو ساری حقیقت کھل کر سامنے آ گئی۔ پہلیس نے خاندان سے پوچھا کہ تمہیں اپنی عورت سے جنسی تعلقات قائم کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی تو بھرایا کیوں کیا۔ اس نے کہا کہ بزدلی دہائی کرنے میں گنجی حرا آتا ہے۔ ہم چاروں نے ہر دگرام بنایا کہ باری باری ہر ایک کے گھر میں جا کر اس کی عورت سے زنا دلچھ کر کے سلوم کریں کہ کسی عورت کی زیادہ رکاوٹ ڈالنی ہے اور کسی کی عورت کی رکاوٹ نہیں ڈالنی۔ میری عورت نے زیادتی کی ہے کہ اس نے ہمیں گرفتار کر دیا ہے۔

(۸) کتے سے زنا

ایک عورت نے گھر میں کتا پالا ہوا تھا۔ اس کے خاندان نے مقدمہ سنا دیا کہ میری عورت رات کو میرے پاس سونے کی بجائے دوسرے کمرے میں کتے کے ہمراہ سوتی ہے۔ مجھے علحدہ سونے پر اعتراض نہیں بلکہ اس بات پر اعتراض ہے کہ یہ میری عدم موجودگی میں کتے سے مصروفی کرتی ہے۔ جب عورت سے پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ ہاں جتنا وقت کتا اپنی بارہ کے ساتھ گزار سکتا ہے اتنا میرا اپنی عورت کے ساتھ نہیں گزار سکتا۔ جب میں کتے سے مصروفی کرتی ہوں تو میری خوب اچھی طرح قتل ہو جاتی ہے۔ خاندان مجھے طلاق دینا چاہتا ہے تو دے دے۔ میں خاندان کو چھوڑ سکتی ہوں کتے کو نہیں چھوڑ سکتی۔

(۹) آلات زنا

بعض شوروں میں "Adult toys" کے نام سے دکانیں کھلی ہوئی ہیں۔ ان میں ایسے کھلونے ملتے ہیں جو معاشرت کے وقت لذت کو بڑھا دیتے ہیں پلاسٹک کی بنی ہوئی عورتیں بنتی ہیں تاکہ ان سے بھتا چاہیں صراحہ کریں۔ انشاک کی صورت میں نہ ہو۔ مردوں کو ایسے آلات ملتے ہیں جن سے خصوصاً خاص کی سوانحی لہائی دہائی ہو جاتی ہے تاکہ عورت

کی تشکیم کا سامان اس کی مرضی کے مطابق ہو سکے۔ پیرے خورد و نایاں تو معمولی بات ہے۔ ایسی دلچسپ فلمیں ملتی ہیں جن میں عورتوں کو جانوروں سے علاج کرتے دکھایا جاتا ہے۔

(۱۰) اورل پیکس

مرد اور عورت جنسی تعلقات کے قائل نہیں رہتے تو ایک دوسرے کے پوشیدہ اعضاء کو چومنا اور چوسنا شروع کر دیتے ہیں۔ عورت مرد کے عضو خاص کو اپنے منہ میں لٹکے خوش ہو جاتی ہے۔ مرد عورت کے پوشیدہ حصے کو اس طرح چاٹتا ہے جس طرح کتا کسی ہڈی کو چاٹتا ہے۔ ہوتا ہے جانور بھی وہ کام نہیں کرتے جو انسان نے ایمان کر گزرتا ہے۔

(۱۱) چلے بھی آؤ

لڑکی ماحول میں اگر کسی عورت کو تیس سال کی عمر میں اسکا خاندان بھڑوے تو اس عورت کے لئے دوسرا خاندان ضرور ناممکنیت ہو جاتا ہے۔ ناعین کلب میں اس سے جنسی ضرورت پوری کرنے والے مرد تو روز اندل جاتے ہیں۔ اسے اپنانے والا عورت کی بنا کر گھر میں رکھنے والا کوئی مرد نہیں ملتا۔ چنانچہ ایک ڈاکٹر دوست کے مطابق لڑکی ماحول میں صرف نو جوان ہی غفرے میں نہیں ہوتے بلکہ اگر کوئی بڑا آدمی بھی گھر سے باہر نکلے تو اسے شادی کے لئے کوئی شکوئی بڑھی عورت چیل چلتی ہے۔ ایک ۳۳ سال کی نو جوان لڑکی ایک گھنٹہ تک اپ کے گھر کے دروازے پر گھنٹوں خطرہ جتنی تاکر اس کا ۶۵ سالہ بوائے فریڈ اس کی ملاقات کے لئے آجائے۔ جوں شاعر

چلے بھی آؤ کہ گلشن کا کاروبار چلے

اسانے میں رہنے والی ایک مسلمان عورت بھی گزرتے ہوئے اس سے پہچنتی کر کیا حال ہے تو وہ جواب دیتی

Life is very difficult.

(زندگی گزارنی مشکل ہوگی ہے)

(۱۴) میں آپ اور تمہاری

یاد آپ کے بعض اخباروں میں بڑے بڑے صفحات، ملاقات کے خواہش مند مرد اور عورتوں کے ہزاروں فون نمبر چیتے ہیں۔ جب کئی کئی دن تک کوئی رابطہ نہیں کرتا تو اسے اپنے فون کے ساتھ مسرت لہرے فقرات لکھواتے ہیں مثلاً
(you me and heaven) میں آپ اور تمہاری

نتیجہ:

مقدمہ بالا حالات و واقعات سے یہ ثابت ثابت ہوتی ہے کہ فرنگی عورت نے سب پر دھوکہ دیا اور کلوا کللوں کی رعیت بن کر اپنی قدر گھٹا لی ہے۔ مرد کی حیثیت ایک ایسے بھندے کی سی ہے جس کے سامنے پہلوں کی نگاہ موجود ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ جب وہ ایک کی خوشبو سونگھ لے گا اور دیکھ لے گا تو وہ ہمارے اس پھول پر پیٹنے کی بجائے کم، نئے پھول پر جا پیٹے گا۔ اس سارے کھیل میں کھلونا تو عورت تھی، لڑکا بھی عورت ہی تھی، سب پر دھوکہ دیا اس کے ہاتھ کیا آیا؟ مردوں نے آزادی کے نام پر اسے سب ڈھک دیا۔ جب عورت کے ساتھ اشتعال شدہ کالڈ جیسا بٹاؤ کیا گیا تو وہ بھجود ہو کر گھر میں کتے پائنے لگی اور ان سے اپنی جنسی ضرورت پوری کرنے لگی۔ ذرا ایسی عورت کے کہنا کہ بڑا صابن کا قصور کریں تو عسوس ہوگا کہ وہ بھاری تو جیتے جی مر جاتی ہے بلکہ ایسے جیتے سے تو مر جانا ہی بہتر ہے۔

آدمی کے پاس سب کچھ ہے مگر ایک تنہا آدمیت ہی نہیں

اسلامی تعلیمات میں باہر وہ زندگی گزارنے کا سبق اسی لئے دیا گیا ہے کہ مرد اور

موت نکاح کے ذریعے باطن زندگی گزاریں۔ قرآن مجید نے لیسکوا ایہا کے الفاظ سے ثابت کر دیا کہ یہاں بیوی کو ایک دوسرے سے سکون ملتا ہے۔ فیذا نظر ما متکلموں سے مکمل طور پر پرہیز کرنا چاہیے تاکہ یہاں بیوی کی توجہ ایک دوسرے پر ہی جمی رہے اور دوسروں کی محبت و پیار کے ذریعے ہر سکون زندگی گزاریں۔ عام مشاہدہ ہے کہ اگر بھوکے آدمی کو گھر میں خشک اور ہسی روٹی بھی مل جائے تو وہ اسے ہی نعمت سمجھ کر رغبت اور خوشی سے کھالگا۔ یہی معاملہ ہے۔ نظر باطن، بیہوشی، روبرو، بھوک، عورت، نظر

باب ۵

زنا کے اسباب

اللہ رب العزت نے انسانی نسل کی بقاء کے لئے مرد اور عورت کے درمیان جنسی کشش اور عین طبعیت کو پیدا کیا ہے۔ انسانی طبعیت میں جب یہ ضرورت پیدا ہوتی ہے تو بقیہ تمام ضرورتیں دب جاتی ہیں۔ طبعیت میں اشتہار اور شرمگاہ میں ابھار پیدا ہو جاتا ہے، خفیہ اڑ جاتی ہے ذکر و مہارت میں دل نہیں لگتا۔ مٹی چاہتا ہے کہ جو کچھ ہو جائے کسی نہ کسی طرح شہوت کو پورا کر لینا چاہیے۔ اکثر اوقات عقل ماؤف ہو جاتی ہے اعلیٰ برے کی تمیز ہاتی نہیں رہتی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَیْسَ لِلنَّاسِ خُبْرُ الشَّهْوَةِ ابْنِ الْجَسَادِ (آل عمران: ۱۴)

[فریاد کیا ہے لوگوں کو سر غلبہ چیزوں کی محبت نے مجھے بھول گیا]

ایسی صورت حال میں جبکہ مرد کی طبعیت پر شہوت کا بھوت سوار ہے اگر کوئی عورت اسے طاب کا موقع دے تو مرد کے لئے اپنے نفس کو قابو میں رکھنا شیعہ و عظیمی کی مانند ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر مرد کسی عورت کو بہلائے پھلائے تو عورت بھی چال میں پھنس جاتی ہے۔ روز مرد کا مشاہدہ ہے کہ جب اونٹ بلبلاتا ہے تو اونٹنی بے خود ہو جاتی ہے، جب بکرا جڑش شہوت کی وجہ سے آواز نکالتا ہے تو بکری مست ہو جاتی ہے، کچھ غمز غمز کرتا ہے تو کبوتری حیرے میں آ جاتی ہے، مرغی گلگوں کرتا ہے تو مرغی طرب میں آ جاتی ہے۔ اسی طرح جب مرد خشن و محبت کے شعلے بول رہا ہے تو عورت سر تسلیم خم کر رہی

ہے۔ عام دستور یہی ہے کہ مرد و عورت ایک دوسرے سے دور رہیں۔ قریب ہی مسورت
میں ہوں، جبکہ ٹاپ ہاؤس ہو۔ شرع شریف نے اس مسئلے کو پورا کرنے کے لئے نکاح کا
تھم دیا ہے اور زنا کو حرام قرار دے دیا ہے۔

برشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزَّانَا (یعنی سرائیکل: ۳۲)

(تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ)

اس سے معلوم ہوا کہ زنا کا بیجا جرم ہے کہ اس کے قریب جانے سے بھی منع کر دیا
گیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہر وہ عمل جو زنا کا سبب بن سکتا ہے اس کو اپنانے سے روک
دیا گیا ہے۔ درج ذیل میں انہی اسباب کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) غیر محرم کو دیکھنا

زنا کی ابتدا غیر محرم کو دیکھنے سے ہوتی ہے۔ اسی لئے شریعت نے عورتوں کو گھروں
میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ اگر شرعی ضرورت کی وجہ سے گھر سے باہر نکلا جائے تو ہا پردہ
حالت میں نکلے گا حکم ہے۔ مردوں اور عورتوں کو حکم دیا کہ اپنی نگاہیں پست رکھیں تاکہ
ایک دوسرے پر فکری نہ پڑے اور زنا کا خیال ہی دل میں پیدا نہ ہو۔ جہاں پردے میں
کوئی ہی اور غفلت ہوگی اور غیر محرم مرد و عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے تو طبیعتوں
میں شہوت پیدا ہو جائے گی۔ نفس اور شیطان کھوڑے کی ڈاک کا کام کریں گے اور زنا
کا سرعہ بکڑا کر دے رہیں گے۔ انہی غیر محرم سے میل ملاپ میں بہت رکاوٹیں ہوتی ہیں
لیکن قریبی رشتہ دار غیر محرم سے میل ملاپ میں بہت آسانیاں ہوتی ہیں۔ اسی لئے
حدیث پاک میں فرمایا گیا۔ الحسب الموت (وہ جو موت ہے) شریعت نے دھیر

اور بہنوئی سے بھی پردے کا حکم دیا ہے عام طور پر خالہ زاد، ماموں زاد، پھر مکی زاد اور چچا زاد ہی چار بڑے درشتے ہوتے ہیں۔ بلاشبہ بہت بزرگ ہی نہیں ہوتے ہیں بلکہ انتہائی خطرناک بھی ہوتے ہیں۔ جو محض انہیں بھائی کہتی ہیں حالانکہ وہ حقیقت وہ بھائی ہوتے ہیں۔ عام لوگ کہتے ہیں کہ سالی آدمی گھر والی ہوتی ہے جبکہ سالی عورت سالی ہوتی ہے۔ عورت کی کڑھائی ہے کہ جب بھی کسی کی شخصیت، حسن، گفتگو اور اخلاق وغیرہ سے متاثر ہوتی ہے تو اس کے لئے نرم ہو جاتی ہے بلکہ اس سے میل ملاپ کے لئے گرم ہو جاتی ہے۔ بھول مٹاؤ

- عورت جوں کے تو میراں ہووے

بیوانہ بیل والا اگے زاد دیوے

(عورت جب بھی کسی پر میراں ہوتی ہے تو اپنے آپ کو ملاپ کے لئے بیل کر

دیتی ہے)

عورت کے لئے مالیت ہی میں ہے کہ نہ تو غیر عزم کو دیکھے اور نہ اپنا آپ کسی غیر عزم کو دکھائے۔ مرد کے لئے بھی اسی میں بھلائی ہے کہ اپنی نگاہیں پست نہ کرے۔ ایسا نہ ہو کہ نکلے میں چڑ جائے اور قیامت کے دن اسے جہنم میں اور صاحبک دیا جائے۔

جس طرح غیر عزم کو دیکھنا حرام ہے اسی طرح انکی تصویر دیکھنا بھی حرام ہے۔ اخباروں کے فلمی صفحے یا سڑکوں کے کنارے لگے ہوئے اشتہارات کی طرف بھی نہیں دیکھنا چاہیے۔ چنگ کی دسی (جھلی جھڑیوں کے تو کھیں نہ کھیں) بچا لگ ہی جائے گا۔
اللہم احفظنا منہ۔

میں جو شخص زنا سے بچتا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ حتی المقدور غیر عزم کو دیکھنے سے ہی بچے۔ جب کام کی ابتدا ہی نہیں ہوگی تو پھر احتیاج بھی نہیں ہوگی۔

(۲) غیر محرم کے ساتھ باتیں کرنا

غیر محرم سے باتیں کرنا بھی زنا کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے عورتوں کو حکم دیا ہے کہ اگر انہیں کسی وقت غیر محرم مرد سے گفتگو کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو اپنی آواز میں لہجہ اور نرمی پیدا نہ ہونے دیں۔ نہ ہی ہر تلفظ اعلا سے بچا چاہیں اور اللہ کا کوئی سنوار کر باتیں کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الْإِنْسَانُ مِنْ لَدُنْكِ وَلَئِنْ لَفُظْنَ
مُتَعَرِّضًا (احزاب ۴)

[اور نہ ہی چپا کر باتیں کرو کہ جس کے دل میں روک ہو وہ جتنا کرنے لگے اور غم منقول بات کر دو]۔

عورت اگر پردے کی ٹوٹ میں بھی بات کرے تو آواز میں شرعی اور جاہلیت پیدا نہ ہونے دے بلکہ لہجہ خشک ہی رکھے۔ ایسی لگی لپٹی باتیں جن کو مرد اگر مرد کی شہوت بلز کے ان سے عورت کو اجتناب کرنا ضروری ہے۔ غیر محرم مرد سے گفتگو مشورہ اور ادا کے ساتھ نہ کی جائے بلکہ صاف کلی اور وحلی بات ہو، مختصر ہو، جو بات داخل غروں میں کہی جاتی ہے اس کو ایک میں ہی کہے تو بہتر ہے، مرد کو بھی خواہ مخواہ ایک سے دوسری بات کرنے کی ہمت نہ ہو سکے۔

بات سے بات جو ممتی ہے

جب غیر محرم مرد اور عورت کے درمیان بے محجک بات چیت کرنے کی عادت پڑ جائے تو محال ایک قدم اور آگے بڑھتا ہے۔ یعنی ایک دوسرے کو دیکھنے کو دل چاہتا ہے۔ اس کی دلیل قرآن مجید سے ملتی ہے کہ انبیائے کرام تو ایک لاکھ چھ بیس ہزار کے تک پہنچ گئے مگر ان میں سے کسی نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے خواہش کا ہر نہیں کی۔

صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا

وَبِأَنفِیْ أَنْظُرُ إِلَیْكَ (الاعراف: ۱۴۳)

[اے میرے پروردگار مجھے اپنا یہ ارکرو چھتے]

مفسرین نے لکھا ہے کہ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر رب کریم سے
مکالمی کے لئے جایا کرتے تھے۔ لہذا کلیم اللہ ہونے کی وجہ سے ان کے دل میں محبوب
حققی کو دیکھنے شروع ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ بات سے بات بلا حق ہے پہلے بات
کرنے کا شرط ملے ہوتا ہے پھر دیکھنے کی نوبت آتی ہے۔ جب دیکھ لیا جائے تو ملاقات
کا شوق پیدا ہوتا ہے دل کہتا ہے کہ

۔۔۔ نہ تو خدا ہے نہ مرا عشق فرشتوں جیسا

دوئوں انسان ہیں تو کیوں اچھے خوابوں میں ملیں

جب حجاب اتر جاتا ہے تو میل ملاپ کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ لذت
ورسوائی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

آواز کا چاؤ

عورت کی آواز اگر چه سحرلیک ہے بوقت ضرورت وہ غیر محرم مرد سے گفتگو کر سکتی
ہے یا فون میں سکتی ہے، مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ اس کی آواز میں کشش ہوتی ہے۔ اسی
لئے لفظاً نے عورت کو اذان دینے سے منع کیا چونکہ لائن خوش الحانی کے ساتھ دی جاتی
ہے۔ اس سے فتنے پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسکا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ
ایک ریڈیو ایڈیٹر کے کئی بار یہ عاشق ہوتے ہیں۔ آواز کا جادو بھی اپنا اثر دکھاتا ہے اس
لئے غیر محرم سے بات چیت کے دوران مناسب لہجہ میں بات کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
جو عورتیں مجھو دی کی وجہ سے خرید و فروخت اور لین دین کا کام خود کرتی ہیں وہ بہت
خطرے میں ہوتی ہیں۔ دکاندار، دوزی، بیچو لہز، غیاری والا، دگرچ، دلی اکڑ اور نسیم سے

بہت لحاظ اصرار میں بات کرتی تھی۔ مرد لوگ تو پہلے ہی صورت کو کوششے میں اجماع کرنے کے لئے چار ہوتے ہیں اگر کوئی صورت ذرا سا اعلیٰ بن دکھائے تو بات بہت دور نکل جاتی ہے۔

ایک ان چاروں جوان دکانداروں کے لئے کہا کہ سرے پاس کالج کی لڑکیاں آ کر خود کھتی ہیں کہ جو کتنا ہے جلدی کر لو نہیں واپس جانا ہے۔ چنانچہ وہ نو جوان انھیں مال دکھانے کے یہاں سے سڑک کی پوشیدہ جگہ میں لے جاتا اور حراستکاری کا سرکب ہوتا تھا۔ جو عورتیں کپڑے سلوانے درزی کے پاس جاتی ہیں انھیں جسم کی پیمائش بھی دینی پڑتی ہے۔ سنے سے فیشن اور فٹ سائز کے کپڑے تیار کرنے کے یہاں درزی کو کھلی ہاتھیں کرنے کا موقع ملتا ہے۔ کئی مرتبہ تو بے کپڑے مل رہے ہوتے ہیں جبکہ پہنے ہوئے کپڑے اتر رہے ہوتے ہیں۔

جیولرز کا کام تو ویسے ہی ذہب و زینت سے متعلق ہوتا ہے۔ کئی عورتیں انگوٹھی اور چڑیاں طرہ کر مرد کو کھتی ہیں کہ پہنا دیں۔ جب ہاتھ ہی ہاتھ میں دے دیا تو پیچھے کیا رہا۔

۔ مجھے مل ہو گئیں عورتیں تو خزاں کے دن بھی بدل گئے

تو ہاتھ ہاتھ میں آگیا تو چراغ رو کے جل گئے

ڈاکٹر بھیم کو بیماری سے متعلق کیفیات بتاتی ہوں تو نہایت احتیاط برتی جائے۔ ایسا نہ ہو کہ کہ جسم کا علاج کروائے کروائے دل کا روگ کا بنجیس۔ کئی ڈاکٹر حضرات مرید کا علاج کرتے ہوئے خود مرید بن جاتے ہیں۔

سیل فون یا ہیل فون

آج کل کی سائنس ترقی کی وجہ سے سیل فون کا استعمال عام ہوتا جا رہا ہے۔ سیل فون کی کہنیاں مشا سے فخر تک کا لیس فری اے دیتی ہے۔ یہی دولت شیطان کی شہوانی باتیں

کرنے کا ہوتا ہے۔ نو جوان لڑکے اور لڑکیاں اپنے سیل فون پر اپنے کمروں کی تمنا کی میں بیٹھے گھنٹوں باتیں کرتے ہیں۔ اس طرح یہ سیل فون ابل فون (Hell phone) بن جاتے ہیں۔ لیکن بھائی ماں باپ قریب بھی ہوں تو اسٹر کے اندر چڑے چڑے SMS پیغام کے ذریعے گفتگو جاری ہوتی ہے۔ سیل فون کو قتل کی بجائے دامرنگین پر سیٹ کر دیں تو گھنٹی بھی نہیں بجتی۔ فون کے پلے ہی دل دھڑکنے شروع ہو جاتے ہیں۔

سیل فون قتل ہوئی بھائی لڑکیوں کی عزت کا خون کر دیتے ہیں۔ غریب کمروں کی لڑکیاں اگر فون نہیں لے سکتیں تو ہواش نو جوان غریبوں کے گھر انہیں قتل دے دیتے ہیں۔ غریب کی پردہ، قتل کی آواز، یہ جہنم میں جانے کی بجی تو جہنم میں پھر اور کیا ہے۔

Cheating & Chating

Chating کہتے ہیں کمپیوٹر کے ذریعے ایک دوسرے کو پیغام دہانی کرنے کو جبکہ Cheating کہتے ہیں دھوکا دینے کو۔ آج کل نو جوان ایک دوسرے سے Chat نہیں کر رہے ہوتے بلکہ ایک دوسرے کو Cheat کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک نو جوان کالج کی سٹوڈنٹ نے پوچھا کہ میں اپنی زندگی کے معاملات میں باپ کے سامنے نہیں جان کر سکتی۔ میرے ایک انگل پانچ بچوں کے باپ ہیں۔ میری لکھ سے دیکھتے ہیں۔ کیا میں ان سے کمپیوٹر پر Chat کر لیا کروں اسے منع کیا گیا کہ یہ حرام ہے۔ وہ اندھا نا آئی، اچھے سینے پر پھل چلا کر وہ دونوں فرامگاری کے مرتکب ہو گئے۔

ٹیوشن سنٹر یا ٹیوشن سنٹر

بعض لوگ اپنی نو جوان بچیوں کو مرد استاد کے پاس ٹیوشن چڑھنے بھیجتے ہیں یا انہیں ٹیوشن چڑھانے اپنے گھر لے جاتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں نتائج برے ہوتے ہیں۔ شرعاً شریک کے کام سے غفلت برتنے کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے۔ شاگرد کو استاد

کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے کا موقع ملتا ہے تو شیطان مشورہ دیتا ہے کہ کتابیں چھوڑنے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کی شخصیت کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرو۔ جب پر حمل لائف کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں تو حرام کاری کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ ٹیوشن چھوڑنی تھی غمشیں بٹے چھٹی۔ مردوں کی بھی صورت سے گھٹکھٹکرتے وقت احتیاذ کرنی چاہیے۔ طائر جڑی نے لکھا ہے۔ غمی رسول اللہ ﷺ

ان ياتى مع الرجل ياتى امره ان ياتى لها بالقول بما يطعمها به



نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے متنبہ کیا ہے کہ مرد اپنی بیوی کے سوا کسی دوسری عورت کے سامنے نری سے بات چیت کرے جس سے عورت کو مرد میں دلچسپی پیدا ہو جائے [

دوری پیشوا

بعض لڑکیاں جانتی ہیں کہ گھبرائی کا بھانسا کر دفتروں یا کارخانوں میں مرد حضرات کے شانہ بشانہ کام کرتی ہیں۔ شیطان کے لئے ان لڑکیوں کو گناہ میں پھنسانا بائیں ہاتھ کا کھیل ہوتا ہے۔ اکثر لڑکیاں تو امری عزت کا سہارا بن کر رہتی ہیں۔ مرد حضرات ایسی صورت حال کرنے والے لڑکیوں کی سیل ٹاپ کی راہیں دھڑلے لیتے ہیں۔ مرد حضرات ایسی صورت حال پیدا کر دیتے ہیں کہ لڑکیوں کو گناہ میں ملوث ہونا پڑتا ہے۔ ایک بچی کرتا ہے کہ تم اپنا کام نہیں کرتی تمہاری پھنسی کر دو جی، چاہیے۔ لڑکی ڈر جاتی ہے گھبرا جاتی ہے۔ دوسرا بھانسا دہندہ بن جاتا ہے کہ میں تمہاری مدد کروں گا۔ کچھ نہیں ہونے دوں گا، کچھ عرصے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ لڑکی بھانسا دہندہ کے پھنسلے میں پھنس چکی ہوتی ہے۔ دفتر میں کام کرنے والی لڑکیوں کو کم یا زیادہ ایسے ناہنندہ واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ ہانچوں، انگلیاں براہر نہیں ہوتیں، وہ فوٹو کی پیشہ خواتین جو کم کم ہوتی ہیں، کسی مرد پر اعتبار

نہیں کرتی نہ ہی کسی سے اپنی زندگی کے بارے میں جاننا غیبات کرتی ہیں، جس کام سے کام نہ لیتی ہیں۔ جو مردان سے Loose Talk یعنی آزاد گفتگو کرنے لگے اسے ذات پاد دیتی ہیں وہ اگرچہ دفتر میں سڑیل مشہور ہو جائیں مگر کم از کم وہ اپنی عزت بچا لیتی ہیں۔

حضرت عمرؓ کا عمل

خلافت فاروقی کے دور میں ایک شخص کسی ہلکے سے گزرا تو اس نے ایک مرد عورت کو آپس میں نرم گفتگو کرتے سنا۔ معلوم کرنے سے پتہ چلا کہ وہ آپس میں غیر محرم تھے۔ اس شخص نے مرد کے سر پر اس زور سے کوئی چیز ماری کہ سر پھٹ گیا۔ جب مقدمہ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچا تو انہوں نے سر پھانسنے والے شخص کو کوئی سزا نہ دی۔ علامہ ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ اس امر کا معنی ہے شر اور برائی کے بیچ کو ہی غم کر دینا چاہیے تاکہ دوسرے اس سے عبرت لے سکیں۔

(۳) غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا

حکومت کا غیر محرم مرد کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا بہت زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

لَا يَهْلِكُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ لَهَا لَهَا الشَّيْطَانُ (مشکوٰۃ: ۲۶۹)

(کوئی مرد کسی عورت سے تنہائی میں نہیں ملتا ہے مگر شیطان اس میں حوارج رہتا ہے)

ایسی حالت میں شیطان دونوں کی صحبت میں ابھار پیدا کرتا ہے اور دونوں میں گناہ کا وسوسہ لاتا ہے۔ اگر اس میں کامیاب نہ بھی ہو سکتا تو کسی تیسرے کو بھگاتا ہے کہ ان پر قہر مت لگائے۔

حسن بصری اور راجہ بصری

مشائخ نے لکھا ہے کہ اگر حسن بصری اور علیہ السلام ہوں اور راجہ بصری نہ ہوں۔
 علیہ السلام کہہ دو اور دونوں تنہائی میں قرآن پڑھ رہے ہوں تو بھی شیطان کو خوش کرنا کہ
 دونوں کو ایک دوسرے کی طرف مائل کرے۔ حضرت سرحد فرمایا کرتے تھے کہ اگر وہ
 بوسیدہ ہڈیاں ایک دوسرے کے قریب رکھ دی جائیں تو وہ بھی اکٹھا ہونے کی کوشش
 کریں گی۔ یعنی یوں عامر اور یوزی عورت بھی نہ ان کے سر ٹکب ہو جائیں گے۔

برصیہا راجہ کا عبرتناک انجام

شیطان کے کردار عرب کے بارے میں حدیث پاک میں بہت ہی عجیب واقعہ آیا
 ہے۔ ابن عامر نے عبید بن یزید سے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک اس واقعہ کی سند پہنچائی ہے۔
 یہ واقعہ طلحہ بن ابی اسد میں بھی نقل کیا گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں برصیہا نامی ایک دھاب تھا۔ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں اس جیسا
 کوئی عہادت گزرا نہیں تھا۔ اس نے ایک عہادت خانہ بنا لیا اور اسی میں دن رات
 عہادت میں مست رہتا تھا۔ اسے لوگوں سے کوئی فرض نہیں تھی۔ نہ تو وہ کسی کو ملتا تھا اور نہ
 ہی کسی کے پاس آتا تھا۔ شیطان نے اسے گمراہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔

برصیہا اپنے گمراہی سے باہر نکلتا ہی نہیں تھا۔ وہ ایسا عہادت گزار تھا کہ اپنا وقت
 ہرگز ضائع نہیں کرتا تھا۔ شیطان نے دیکھا کہ جب بھی دن میں وہ کچھ وقت کیلئے تنہا
 جاتا ہے تو کبھی کبھی اپنی کمزری سے باہر بھاگ کر دیکھ لیتا ہے۔ اور قریب کوئی آبادی
 نہیں تھی۔ برصیہا کے عہادت خانے کے ارد گرد کھیت اور باغ تھے۔ جب شیطان نے
 دیکھا کہ وہ دن میں ایک یا دو مرتبہ کمزری سے دیکھتا ہے تو اس مردود نے انسانی شکل میں
 آکر اس کمزری کے سامنے نماز کی شکل دسورت بنائی

چنانچہ جب برصیحا نے کھڑکی میں سے باہر جھانکا تو ایک ایسی کو قیام کی حالت میں کھڑے دیکھا۔ وہ بڑا جبران ہوا۔ جب دن کے دوسرے حصے میں اس نے دوبارہ ارادہ کیا تو وہ شخص در کوع کی حالت میں تھا۔ پھر تیسری مرتبہ مسجد سے کی حالت میں دیکھا۔ کئی دن اسی طرح ہوتا رہا۔ آہستہ آہستہ برصیحا کے دل میں یہ بات آنے لگی کہ یہ تو کوئی بڑی ہی بڑی رگ انسان ہے، بدون رات آگئی عبادت کر رہا ہے۔ وہ کئی مہینوں تک اسی طرح قفل جا کر قیام، در کوع اور مسجد سے گزار رہا۔ یہاں تک کہ برصیحا کے دل میں نے سوچا کہ میں اس سے پوچھوں تو سکی کہ یہ کون ہے؟

جب برصیحا کے دل میں یہ خیال آیا تو شیطان نے کھڑکی کے قریب بیٹھے بچھانا شروع کر دیا۔ جب بیٹھے کھڑکی کے قریب آگیا تو برصیحا نے باہر جھانکا اور شیطان سے پوچھا، تم کون ہو؟ کہنے لگا، آپ کو اللہ سے کیا فرض ہے، میں اپنے کام میں لگا ہوا ہوں، براہ مہربانی آپ مجھ سے مزاح نہ کریں۔ وہ سوچنے لگا کہ مجب بات ہے کہ یہ شخص کسی کی کوئی بات سننا گوارا ہی نہیں کرتا۔ دوسرے دن برصیحا نے پھر پوچھا کہ آپ اپنا اختیار تو کدوائیں۔ وہ شخص کہنے لگا کہ مجھے اپنا کام کرنے دو۔ میں ناراض نہیں ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی شان کو ایک دن ہارش ہوئے گی۔ وہ شخص ہارش میں بھی نماز کی شکل بنا کر کھڑا ہو گیا۔ برصیحا کے دل میں بات آئی کہ جب یہ اتنا عبادت گزار ہے کہ اس نے ہارش کی بھی کوئی پروا نہیں کی، کیوں نہ میں ہی ایسے اعلیٰ کا مظاہرہ کروں اور اس سے کہوں کہ آپ اعدا آ جائیں۔ چنانچہ اس نے شیطان کو پیکش کی کہ باہر ہارش ہو رہا ہے، آپ اعدا آ جائیں۔ وہ جواب میں کہنے لگا، تمہیک ہے دماغ کا نام نہ کی عبادت قبول کر لیتی جاوے، جتنا میں آپ کی دھمت قبول کر لیتا ہوں۔ شیطان تو چاہتا ہی کیا تھا۔ چنانچہ اس نے کمرے میں آ کر نماز کی نیت ہاندھ لی۔ وہ کئی مہینوں تک اس کے کمرے میں عبادت کی شکل بنا کر کھڑا رہا۔ وہ دراصل عبادت نہیں کر رہا تھا، فقط نماز کی شکل بنا رہا

تھا، لیکن برصیحا کی بھگدڑ تھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے۔

جب کئی مہینے گزر گئے تو برصیحا نے اسے واقعی بہت بڑا بزرگ سمجھنا شروع کر دیا اور اس کے دل میں اس کے ساتھ عقیدت پیدا ہونا شروع ہو گئی۔ اسے عرصے کے بعد شیطان برصیحا سے کہنے لگا کہ اب میرا سال پورا ہو چکا ہے لہذا میں اب یہاں سے جاتا ہوں، میرا مقام کنیں اور ہے۔ رونا لکھنے کے وقت دوسرے ہی دل نرم ہوتا ہے لہذا شیطان برصیحا سے کہنے لگا، اچھا میں آپ کو جاتے جاتے ایک ایسا قندیل دے جاتا ہوں جو گھٹکا اپنے بڑوں سے ڈاٹھا تھا۔ وہ قندیل یہ ہے کہ اگر تمہارے پاس کوئی بھی چار آئے تو اس پر کچھ پڑھ کر دم کر دینا، وہ ٹھیک ہو جایا کرے گا۔ برصیحا نے کہا کہ مجھے اس عمل کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ شیطان کہنے لگا کہ ہمیں یہ نعت طویل مدت کی صحت کے بعد ملی ہے، میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں قندیل میں دے رہا ہوں اور تم اللہ کر رہے ہو، تم تو بڑے مہارتی انسان ہو۔ یہ سن کر برصیحا کہنے لگا، اچھا جی، مجھے بھی سکھائی دیں۔ چنانچہ شیطان نے اسے ایک نعل سکھا دیا اور یہ کہتے ہوئے رخصت ہو گیا کہ اچھا بھرا کھیلیں گے۔

شیطان وہاں سے سید عبدالرشاد کے گھر گیا۔ بادشاہ کے تھن بیٹے اور ایک جلی خانی۔ شیطان نے جا کر اس کی بیٹی پر اثر ڈالا اور وہ بھونہ سی بی بی گئی۔ وہ خوبصورت اور چنگی کھسی بلو کی تھی لیکن شیطان کے اثر سے اسے دور سے پڑنا شروع ہو گئے۔ بادشاہ نے اس کے علاج کے لئے ٹھیکیم اور ڈاکٹر بلا لئے۔ کئی دنوں تک وہ اس کا علاج کرتے رہے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔

جب کئی دنوں کے علاج کے بعد بھی کچھ مایوس نہ ہوا تو شیطان نے بادشاہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ بڑے ٹھیکیموں اور ڈاکٹروں سے علاج کروایا ہے، اب کسکو رکھے گی دم کروا کر دیکھ لو۔ یہ خیال آتے ہی اس نے سوچا کہ ہاں کسی عابد کو تلاش کرنا چاہیے۔ چنانچہ اس نے اپنے سرکار کی بندے بھیجے تاکہ وہ پوچھ کر کے آئیں کہ اس وقت سب سے

زیرِ دھڑک بھرہ کون آیا۔ سب نے کہا کہ اس وقت سب سے زیادہ ٹھیک آدمی تو برصیحا ہے اور وہ تو کسی سے گھٹا ہی نہیں ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ اگر وہ کسی سے نہیں گھٹا تو اس کے پاس جا کر میری طرف سے درخواست کرو کہ ہم آپ کے پاس آ جاتے ہیں۔

چنانچہ کچھ آدمی برصیحا کے پاس گئے۔ اس نے انہیں دیکھ کر کہا کہ آپ اچھے ڈسٹرب کرنے کیوں آئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ بادشاہ کی بیٹی بیمار ہے، دیکھو اور ڈاکٹروں سے جو علاج کروایا ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، بادشاہ چاہتے ہیں کہ آپ بیٹک یہاں نہ آئیں تاکہ آپ کی عبادت میں غلط نہ آئے، ہم آپ کے پاس بیٹی کو لے کر آ جاتے ہیں، آپ سبکی اس بیٹی کو دم کر دیجئے، ہمیں امید ہے کہ آپ کے دم کرنے سے وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ برصیحا کے دل میں خیال آیا کہ ہاں میں نے ایک دم سیکھا تھا، اس کو آزمانے کا یہ اچھا موقع ہے، چلو یہ توجہ دے جاؤں گا کہ وہ دم ٹھیک بھی ہے یا نہیں، چنانچہ اس نے ان لوگوں کو بادشاہ کی مرہٹہ بیٹی کو لانے کی اجازت دے دی۔

بادشاہ اپنی بیٹی کو لے کر برصیحا کے پاس آ گیا، اس نے جیسے ہی دم کیا وہ فوراً ٹھیک ہو گئی۔ مرض بھی شیطان نے لگایا تھا اور دم بھی اسی نے بتایا تھا لہذا دم کرتے ہی شیطان اس کو چھوڑ کر چلا گیا اور وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔ بادشاہ کو پکا یقین ہو گیا کہ میری بیٹی اس کے دم سے ٹھیک ہوئی ہے۔

ایک ڈیڑھ ماہ کے بعد شیطان نے بھر اسی طرح بیٹی پر حملہ کیا اور وہ اسے بھر برصیحا کے پاس لے آئے۔ اس نے دم کیا تو وہ بھر اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ حتیٰ کہ وہ چار مرتبہ کے بعد بادشاہ کو پکا یقین ہو گیا کہ میری بیٹی کا علاج اس کے دم میں ہے۔ اب برصیحا کی بڑی شہرت ہوئی کہ اس کے دم سے بادشاہ کی بیٹی ٹھیک ہو جاتی ہے۔

بکھرے عرصہ کے بعد اس بادشاہ کے ملک پر کسی نے حملہ کیا تو وہ اپنے فوجیوں کے

ہزار دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیاری کرنے لگا۔ اب بادشاہ سوچ میں چڑ گیا کہ اگر جنگ میں جائیں تو بیٹی کو کس کے پاس چھوڑ کر جائیں۔ مکی نے مشورہ دیا کہ کسی اوزیر کے پاس چھوڑ جائیں اور کسی نے کوئی اور مشورہ دیا۔ بادشاہ کہنے لگا کہ اگر اس کو دوبارہ چاری لگ گئی تو پھر کیا ہے گا۔ برصیحا تو کسی کی بات بھی نہیں سنے گا۔ چنانچہ بادشاہ نے کہا کہ میں خود برصیحا کے پاس اپنی بیٹی کو چھوڑ جاتا ہوں۔ ... چنانچہ بادشاہ اپنے تینوں بیٹوں اور بیٹی کو لے کر برصیحا کے پاس پہنچ گیا اور کہنے لگا کہ ہم جنگ پر جا رہے ہیں مرنے کی اور موت کا پتہ نہیں ہے، لیکن اس وقت سب سے زیادہ اہم آپ پر ہے اور میری بیٹی کا علاج بھی آپ ہی کے پاس ہے لہذا میں چاہتا ہوں کہ یہ بیٹی آپ کے پاس ہی خیر پائے۔ برصیحا کہنے لگا تو چہ تو؟! میں یہ کام کیسے کر سکتا ہوں کہ یہ اکیلا میرے پاس ٹھہرے۔ بادشاہ نے کہا، نہیں اسکی کوئی بات نہیں ہے، بس آپ اجازت دے دیں، میں اس کے کدو بننے کے لئے آپ کے مہارت خانے کے سامنے ایک گھر بنوا دیتا ہوں تو یہ اسی گھر میں ٹھہرے گی۔ برصیحا نے یہ سن کر کہا، چلو قہقہہ ہے۔ جب اس نے اجازت دی تو بادشاہ نے اس کے مہارت خانے کے سامنے گھر بنوا دیا اور بیٹی کو وہاں چھوڑ کر جنگ پر روانہ ہو گیا۔

برصیحا کے دل میں بات آئی کہ میں اپنے لئے تو کھانا بنا رہی ہوں، اگر بیٹی کا کھانا بھی میں ہی بنا دیا کروں تو اس میں کیا حرج ہے کیونکہ وہ اکیلا ہے پتہ نہیں کہ نہ اپنے لئے کھانا پکانے کی بھی پانچیس پکائے گی۔ چنانچہ برصیحا کھانا بنا کر آوا، حائلو کھا کر داتی آوا کھانا اپنے مہارت خانے کے دروازے سے باہر نکھڑا اور اپنا دروازہ کھٹکھٹا دیا۔ یہ سب سلاکی کے لئے اشارہ ہوتا تھا کہ اپنا کھانا اٹھالو۔ اس طرح وہ سلاکی کھانا اٹھا کر لے جاتی تو کھالٹتی۔ کئی مہینوں تک یہی معمول رہا۔

اس کے بعد شیطان نے اس کے دل میں یہ بات ڈالی کہ کھورو، سلاکی اکیلی رہتی

ہے، تم کھانا پکا کر اپنے حدود سے کے باہر رکھو۔ چہ ہو اور لڑکی کو وہ کھانا اٹھانے کے لئے لگی میں لٹکانا چاہیے۔ اگر لڑکی کسی مرد نے دیکھ لیا تو اس کی عزت خراب کر دے گا۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ کھانا پکا کر اس کے حدود سے کے باہر رکھ دیا کرو تاکہ اس کو باہر نہ لٹکانا پڑے۔ چنانچہ برصیحا نے کھانا پکا کر اس لڑکی کے گھر کے حدود سے کے باہر رکھنا شروع کر دیا۔ وہ کھانا رکھ کر گزرتی تھکنکھانا اور لڑکی کھانا کھا لیتی۔ یہی سلسلہ چلتا رہا۔

جب یہ کام شروع ہوا تو شیطان نے اس کے دل میں ڈاکہ مار کر تم خود تو عبادت میں لگے ہوتے ہو۔ یہ لڑکی اکیلی ہے، ایسا نہ ہو کہ تمہاری کی وجہ سے اور زیادہ بیمار ہو جائے، اس لئے بہتر ہے کہ اس کو کچھ نصیحت کر دیا کر تاکہ وہ بھی عبادت گزار بن جائے اور اس کا وقت ضائع نہ ہو۔ یہ خیال دل میں آئے تو اس نے کہا کہ ہاں، یہ بات تو بہت اچھی ہے لیکن اس کام کی کیا ترتیب ہونی چاہیے۔ شیطان نے اس بات کا جواب بھی اس کے دل میں ڈالا کہ لڑکی کو کہہ دو کہ وہ اپنے گھر کی صحت پر آجایا کرے اور تم بھی اپنے گھر کی صحت پر بیٹھ جاؤ اور اسے دوا دے گی صحت کیا کرو، چنانچہ برصیحا نے اسی ترتیب سے دوا دے گی صحت کرنا شروع کر دی۔ اس کے دوا کا اس لڑکی پر بڑا اثر ہوا۔ اس نے نمازیں پڑھنی اور دھلیے کرنے شروع کر دیے۔ اب شیطان نے برصیحا کے دل میں یہ بات ڈالی کہ دیکھ، میری صحت کا لڑکی پر کتنا اثر ہوا۔ ایسی صحت تو تمہیں ہر روز کرنی چاہیے۔ چنانچہ برصیحا نے روزانہ صحت کرنا شروع کر دی۔

اسی طرح کرتے کرتے جب یہ وقت گزر گیا تو شیطان نے بار برصیحا کے دل میں یہ بات ڈالی کہ تم اپنے گھر کی صحت پر بیٹھے ہو اور لڑکی اپنے گھر کی صحت پر چلتی ہے، راستے میں سے گزرنے والے کیا باتیں سوچیں گے کہ یہ کون لوگ باتیں کر رہے ہیں، اس طرح تو بہت ہی غلط اثر پڑے گا اور جانے گا، اس لئے بہتر یہ ہے کہ صحت پر بیٹھ کر لو لگی

آواز سے بات کرنے کی بجائے تم لڑکی کے گھر کے دروازے سے باہر کھڑے ہو کر تقریر کرو اور وہ دروازے کے اندر کھڑی ہو کر سن لے۔ یہ دہر تو ہو گا ہی سہی۔ چنانچہ اب اس قریب سے دروازہ فصاحت شروع ہو گئی۔ کچھ عرصہ تک یہی طرح معمول رہا۔

اس کے بعد شیطان نے پھر برصہا کے دل میں خیال ڈالا کہ تم باہر کھڑے ہو کر تقریر کرتے ہو، دیکھنے والے کیا کہیں گے کہ یہ شخص پاگلوں کی طرح ایسے ہی باتیں کر رہا ہے۔ اس لئے اگر تقریر کرنی ہی ہے تو چلو کاڑ کے اندر کھڑے ہو کر کر لیا کرو۔ لڑکی دور کھڑی ہو کر سن لیا کرے گی۔ چنانچہ اب برصہا نے دروازے کے اندر کھڑے ہو کر تقریر کرنا شروع کر دی۔ جب اس نے اندر کھڑے ہو کر تقریر کرنا شروع کر دی تو لڑکی نے اس کو بتایا کہ اگلی سال میں چڑھتی ہوں اور اچھی عبادت کرتی ہوں۔ یہ سن کر اسے بڑی غرض ہوئی کہ میری باتوں کا لڑکی پر بڑا اثر ہو رہا ہے۔ سب میں اکیلا ہی عبادت نہیں کر رہا ہوتا بلکہ یہ بھی عبادت کر رہی ہوتی ہے۔ کئی دن تک یہی سلسلہ چلتا رہا۔

بالآخر شیطان نے لڑکی کے دل میں برصہا کی صحبت ڈالی اور برصہا کے دل میں لڑکی کی صحبت ڈالی۔ چنانچہ لڑکی نے کہا کہ آپ جو کھڑے کھڑے بیان کرتے ہیں، میں آپ کے لئے چار پائل ڈال دیا کروں گی، آپ اس پر بیٹھ کر بیان کر دیا کرتے اور میں دور بیٹھ کر سن لیا کروں گی۔ برصہا نے کہا، بہت اچھا۔ لڑکی نے دروازے کے قریب چار پائل ڈال دی۔ برصہا اس پر بیٹھ کر فصاحت کرتا رہا اور لڑکی دور بیٹھ کر بات سنتی رہی۔ اس دور میں شیطان نے برصہا کے دل میں لڑکی کے لئے بڑی شفقت و ہمدردی پیدا کر دی۔ کچھ دن گزرے تو شیطان نے برصہا کے دل میں بات ڈالی کہ فصاحت تو لڑکی کو شافی ہوتی ہے۔ تمہیں دور بیٹھنے کی وجہ سے دل نہا ہوا جاتا ہے۔ لگی سے گزرنے والے لوگ بھی سنتے ہیں، لکھا، چھا ہو کہ یہ چار پائل ذرا آگے کر کے دکھایا کریں اور دونوں پست آواز میں گفتگو کر لیا کریں۔ چنانچہ برصہا کی چار پائل کی لڑکی کی چار پائل کے قریب تر

ہو گئی اور وہ صحت کا سلسلہ جاری رہا۔

کچھ عرصہ اسی طرح گزرا تو شیطان نے لڑکی کو حرج کرنے کے برصہا کے سامنے
 نہیں کرنا شروع کر دیا اور وہ اس لڑکی کے حسن و جمال کا گرویدہ ہوتا گیا۔ اب شیطان
 نے برصہا کے دل میں جہانی کے خیالات و افکار شروع کر دیئے۔ حتیٰ کہ برصہا کا دل
 مہارت خانے سے اچاٹ ہو گیا اور اس کا زیادہ وقت لڑکی سے باتیں کرنے میں گزر
 جاتا۔ سال گزر چکا تھا۔ ایک دفعہ فخریادوں نے آکر فخریاد کی خبر گیری کی تو فخریاد کو
 خوش و غم پایا اور برصہا کے گن گاتے دیکھا۔ فخریادوں کو لڑکی کے لئے دوبارہ سفر پر
 جانا تھا اسلئے وہ مطمئن ہوا کہ چلے گئے۔ اب فخریادوں کے جانے کے بعد شیطان نے اپنی
 کوششیں جھڑ کر دیں۔ چنانچہ اس نے برصہا کے دل میں لڑکی کا حشر پیدا کر دیا اور
 لڑکی کے دل میں برصہا کا حشر بھر دیا۔ حتیٰ کہ دونوں طرف برائی کی آگ لگ گئی۔

اب جس وقت برصہا صحت کرتا تو سارا وقت اس کی ٹاہیں فخریاد کی چڑے
 پر بھی راجس۔ شیطان لڑکی کو جزدانہ لڑکھاتا اور وہ سراپا بازیں اور دھک قرآن
 اعجاز و اطوار سے برصہا کا دل بھاتی۔ حتیٰ کہ برصہا نے طبعہ چار پائی پر بیٹھنے کی
 بجائے لڑکی کے ساتھ ایک ہی چار پائی پر بیٹھنا شروع کر دیا۔ اب برصہا کی ٹاہیں
 جب فخریاد کے چڑے پر چڑیں تو اس نے اسے سراپا حسن و جمال اور جاذب نظر پایا۔
 چنانچہ برصہا اپنے شہوانی جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور اس نے فخریاد کی طرف ہاتھ
 بڑھا دیا۔ فخریاد نے مسکرا کر اس کی حوصلہ افزائی کی۔ یہاں تک کہ برصہا زنا کا مرتکب
 ہو گیا۔ جب دونوں کے درمیان سے حیا کی دیوار ہٹ گئی اور زنا کے مرتکب ہوئے تو وہ
 آپس میں میاں بیوی کی طرح رہنے لگ گئے۔ اس دوران فخریاد حاملہ ہو گئی۔

برصہا کو فکر لاحق ہوئی کہ اگر کسی کو پتہ چل گیا تو کیا ہے گا۔ مگر شیطان نے اس
 کے دل میں خیال ڈالا کہ کوئی لڑکی بات نہیں، جب نسخہ عمل ہو گا تو وہ سولو کوڈی ہو کر

کردیا اور لڑکی کو بھلا دیا۔ وہ اپنا صیبت بھی چھپانے لگی اور تھرا رام صیبت بھی چھپانے لگی۔ اس خیال کے آتے ہی ڈر اور خوف کے تمام کباب دور ہو گئے اور برصیحا بے خوف و خطر وہی پرستی اور نفس پرستی میں مشغول رہا۔

ایک دو دن بھی آیا جب اس فخریادی نے بچے کو ختم دیا۔ جب بچے کو دودھ پلانے بہت عرصہ گزر گیا تو شیطان نے برصیحا کے دل میں یہ خیال ڈالا کہ اب تو اڑنچھو دو سال گزر گئے ہیں بادشاہ اور دیگر لوگ بھی جنگ سے واپس آنے والے ہیں۔ فخریادی تو ان کو سارا راز بر اسنادے گی۔ اس لئے تم اس کا بچا کسی بہانے سے قتل کر دو تاکہ گناہ کا ثبوت شدہ ہے۔

چنانچہ ایک دن فخریادی سوئی ہوئی تھی تو برصیحا نے اس نے بچے کو اٹایا اور قتل کر کے گھر کے گن میں دبا دیا۔ اس قاتل ہی ہوئی ہے۔ جب وہ اٹھی تو اس نے کہا، بھرا بھرا کوہر ہے؟ برصیحا نے کہا کہ اگلے تو کوئی خبر نہیں۔ اس نے دوسرے دھوکا دینے کا کہیں سراغ نہ لیا۔ چنانچہ وہ اس سے ٹھکا ہونے لگا تو شیطان نے برصیحا کے دل میں بات ڈالی کہ دیکھو، یہاں ہے، یہاں ہے، یہاں ہے، یہاں ہے کوہر گز نہیں ہونے لگی، پہلے تو نہ معلوم یہ بتاتی یا نہ بتاتی اب تو یہ ضرور بتا دے گی لہذا اب ایک ہی طالع پاتی ہے کہ لڑکی کو بھی قتل کر دو۔ تاکہ نہ رہے کا ہانس نہ بچے گی یا سہری۔ جب بادشاہ آکر پوچھے گا تو بتا دینا کہ لڑکی تیار ہوئی اور مر گئی تھی۔ جیسے ہی اس کے دل میں یہ بات آئی تو کہنے لگا کہ ہاں قتل ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس نے لڑکی کو بھی قتل کر دیا اور قتل کے ساتھ ہی گن میں دفن کر دیا۔ اس کے بعد وہ اپنی عبادت میں مشغول ہو گیا۔

کچھ مہینوں کے بعد بادشاہ سلامت واپس آ گئے۔ اس نے بیٹوں کو سمجھا کہ جاؤ اپنی بہن کو نہ آؤ۔ وہ برصیحا کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہماری بہن آپ کے پاس تھی، ہمارے لینے آئے ہیں۔ برصیحا ان کی بات سن کر دودھ ادا کہنے لگا کہ آپ کی بہن بہت

اجھی تھی، بڑی تنگ تھی اور ایسے سہاوت کرتی تھی، لیکن وہ اٹھ کر بیٹاری ہو گئی، یہ کھن
میں اس کی قبر ہے۔ بھائیوں نے جب سنا تو وہ دھڑک دھڑک کر اٹھیں چلے گئے۔

گھر جا کر جب وہ رات کو سوئے تو شیطان خواب میں بڑے بھائی کے پاس گیا
اور اس سے پوچھنے لگا کہ بتاؤ تمہاری بہن کا کیا حال؟ وہ کہنے لگا کہ ہم جنگ کے لئے گئے
ہوئے تھے اور اسے برصہا کے پاس چھوڑ کر گئے تھے، وہ اب فوت ہو چکی ہے۔ شیطان
کہنے لگا وہ فوت نہیں ہوئی تھی۔ اس نے پوچھا کہ فوت نہیں ہوئی تھی تو پھر کیا ہوا تھا؟
شیطان کہنے لگا برصہا ایکساں سے مر گیا، جب پھر یہاں ہوا تو اس نے خود اسے قتل کیا
اور لٹاں جھکا اسے دفن کر دیا، اور بچے کو بھی اس نے اسی کے ساتھ دفن کیا تھا۔ اس سے
بعد وہ خواب میں آئی اس کے درمیانے بھائی کے پاؤں کہا اور اس کو بھی جی بکھ کھا اور پھر
اسکے چہرے نے بھائی کے پاس جا کر بھی جی بکھ کھا۔

بھائیوں نے جب سنا، اٹھے تو ایک نے کہا کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے، دوسرے
نے کہا کہ میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے، تیسرے نے کہا کہ میں نے بھی یہی خواب
دیکھا ہے۔ وہ آپس میں کہنے لگے کہ یہ عجیب اتفاق ہے کہ سب کو ایک جیسا خواب آیا
ہے۔ سب سے چھوٹے بھائی نے کہا، یہ اتفاق کی بات نہیں ہے، بلکہ میں تو جا کر اس کی
تحقیق کروں گا۔ دوسروں نے کہا، چھوڑو بھائی یہ کوئی بات ہے، جانے دو۔ وہ کہنے لگا،
نہیں میں ضرور تحقیق کروں گا۔ چنانچہ چھوٹے بھائی فیصلہ میں جا کر چل پڑا اسے دیکھ کر باقی
بھائی بھی اس کے ساتھ ہو گئے۔ انہوں نے جا کر جب زمین کو کھودا تو انہیں اس میں
بہن کی ہڈیاں بھی مل گئیں اور ساتھ ہی چھوٹے سے بچے کی ہڈیوں کا ڈھانچہ بھی مل گیا۔

جب ثبوت مل گیا تو انہوں نے برصہا کو گرفتار کر لیا۔ جب قاضی کے پاس
لے جایا گیا تو اس نے قاضی کے دربار اپنے اس گناہ سے اور مکر وہ فعل کا اقرار کر
لیا اور قاضی نے برصہا کو پھانسی دینے کا حکم دے دیا۔

جب برصیا کو پچانسی کے تختے پر لایا گیا اور اس کے گلے میں پھنسا دیا گیا اور پھنسا دینے کا وقت آیا تو پھنسا دینے سے صبح دو چار لمبے پہلے شیطان اس کے پاس دی مہارت گزار شخص کی شکل میں آیا۔ وہ اسے کہنے لگا، کیا تجھے پچانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ برصیا نے کہا، میں تمہیں پہچانتا ہوں، تم وہی مہارت گزار شخص ہو جس نے مجھے دم کر دیا تھا۔ شیطان نے کہا سنو، وہ دم بھی آپ کو میں نے بتایا تھا، لڑکی کو بھی میں نے اپنا اثر ڈال کر چار کیا تھا، پھر اسے گلے میں لے کر دیا تھا اور اگر اب تو چننا چاہے تو میں ہی تمہیں بچا سکتا ہوں۔ برصیا نے کہا، اب تم مجھے کیسے بچا سکتے ہو؟ شیطان کہنے لگا، تم میری ایک بات مان لو میں تمہارا یہ کام کروتا ہوں۔ برصیا نے پوچھا کہ میں آپ کی کون سی بات مانوں؟ شیطان نے کہا کہ میں یہ کہہ دو کہ خدا نہیں ہے۔ برصیا کے حواس باختہ ہو چکے تھے۔ اس نے سوچا کہ چلو، میں ایک دلدہ یہ کہہ دیتا ہوں، پھر پچانسی سے نیچے کے بعد دوبارہ اقرار کر لوں گا۔ چنانچہ اس نے کہہ دیا، خدا سوچو نہیں ہے۔ لیکن اس لمحہ میں کچھنے والے نے سر کھینچ دیا اور یوں اس مہارت گزار کی کمر پر موت آ گئی۔

اس سے اعجازہ لگا ہے کہ شیطان کتنی لمبی پلاننگ کر کے انسان کو کیا، کے قریب کرتا چلا جاتا ہے۔ اس سے انسان خود نہیں بچ سکتا، بس اللہ تعالیٰ ہی اس سے بچا سکتا ہے۔ ہمیں اللہ رب العزت کے حضور یوں دعا مانگنی چاہیے۔

اللَّهُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ . رَبِّ أَنْغِزْ بَيْنَ
هَمْزَاتِ الشَّيْطَانِ وَأَنْغِزْ بَيْنَ بَيْنِ أَنْ يَخْضُرُونَ .

(اے اللہ! ہمیں شیطان مردود کے شر سے محفوظ فرما۔ اے پروردگار! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ شیطان میرے پاس آئیں)

سہاج اور میلہ کذاب

سہاج بن سارث ہوازن کے قبیلہ بنی قسیم میں پیدا ہوئی۔ انکی نشوونما عرب کے شمال مشرق میں اس سرزمین پر ہوئی جو آجکل عراق کہلاتی ہے۔ اس کو دور پاؤں (دجلہ اور فرات) کے درمیان ہونے کی وجہ سے الخزیرہ کہا جاتا ہے۔ سہاج غنہ ہامیسانی اور نہایت فصیح بلیغ اور بلند حوصلہ عورت تھی۔ اسے تقریر و گویائی میں خوب مہارت حاصل تھی۔ بہت قسیم، جودت ملیح اور اصابت رائے میں اپنی مثال آپ تھی۔ اپنے زمانے کی مشہور کاہنہ تھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ شباب اور درباری میں چارے کا شرماتی تھی۔

جب سید العرب والعمم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وفات پائی تو سہاج نبوت اور وحی الہی کی دعوت پر بھی گئی۔ سب سے پہلے بنی نضیل نے اس کی نبوت کو تسلیم کیا۔ سہاج نے صحیح اور مفہوم ہماروں میں غلو و کفر کو ختم کر تمام قبائل عرب کو اپنے دین و جد کی دعوت دی۔ بنی قسیم کا سردار مالک ابن صہرہ اس کے کتب کی فصاحت و بلاغت کو دیکھ کر اس کا گرد و ہوا ہوا گیا۔ قہوڑے سر سے سہاج کے چھوڑے گئے ایک فلک جہاں پہنچا ہوا گیا۔ سہاج نے سب سے پہلے بنی قسیم پر حملہ کیا۔ سخت محنت کا دن بڑا لیکن بنی قسیم کے لوگوں نے اس سے صلح کر لی۔

سہاج نے اگلے روز ایک پراثر عبارت چھڑکی غزوہ یحج کے وقت فوج کے سرداروں کو کہنے لگی کہ میں اب وحی الہی کی بنا پر یاسہ پر حملہ کرنا چاہتی ہوں۔ یاسہ وہ جگہ تھی جہاں میلہ کذاب اپنی فوج کے سرلوہو سوچو دھکا۔ جب میلہ کذاب کو سہاج کی آمد کی خبر ملی تو اس نے عیاری اور مکاری سے کام لیا۔ اپنے لوگوں کو قسمی تھا کہ وہ یاسہ دیکر سہاج کے پاس پیغام بھیجا کہ پہلے عرب کے تمام شہر نصف اہارے تھے اور نصف قریش کے تھے۔ چونکہ قریش نے ہمدی کی لڑاؤہ نصف تمہارے سپرد کرنا ہوں۔ یہ پیغام بھی دیا کہ مجھے آپ سے ملاقات کا شوق ہے اگر ہازت ہو تو حاضر ہو جاؤں۔ سہاج نے اسے

ملاحمت کی اہانت دے دی۔

سیلہ کذاب اپنے چالیس ہونہار سکارف جیسے کو لنگر سہاج کے پاس پہنچا اور بڑے پر تپاک طریقے سے ملا، اس نے سہاج کے من و جمال کو دیکھا تو فریفت ہو گیا۔ اسے یقین تھا کہ جنگ و جدل سے عورت ذات کو جیتا مشکل ہے، لہذا عشق و محبت کی کنڈھی پھنسا کر رام کرے آسان ہے۔ سیلہ نے سہاج کی قریبوں کے پلے باندھ دیئے اور درخواست پیش کی کہ آپ میری دعوت قبول کر کے میرے غیر تک تفریب لے جائیں۔ وہاں ہم دونوں تنہائی میں ایک دوسرے سے ہسلائی کریں گے اور اپنی اپنی نبوت کا تذکرہ درمیان میں دائیں گے۔ سہاج اپنی قریبیں من من کر جوش سرست میں بھولی نہیں جاتی تھی۔ اس نے حای بھری لود پھاندھ بھی کر لیا کہ دونوں کے حای غیر سے دور ہیں گے کسی کو اندھ جانے کی اہانت نہ ہوگی۔ اس کا مہلتی پر سیلہ کذاب کی ہانچیں کھل گئیں۔ اس نے دائیں آکر حکم دیا کہ ایک خوشنما اور پر تکلف غیر نصب کیا جائے، اس میں اعلیٰ قسم کے اسباب پیش دکھائے گئے جائیں، از عجب و زینت سے آراستہ کر کے انواع و اقسام کے عطریات مہیا کئے جائیں لود غیر کو کا سہا کر جلد مردی کا دیا جائے۔ جب سب چار ہاں مکمل ہو گئیں تو اس نے سہاج کو آنے کی دعوت دی۔ سہاج اگرچہ دھک قر اور حسن و جمال کا بیکہ تھی مگر اس ماحات کے لئے وہ خوب عین سنو کر اندر بند ہوئی گھار حسن و لطافت کے بھول برساتی اور مستو تانہ انداز میں فرماں خواہاں چلتی ہوئی سیلہ کذاب کے غیر میں آ پہنچی۔ سیلہ اگرچہ عمر میں سہاج سے دو گنا عمر و زلی ذول کے اعتبار سے اچھا مضبوط تھا، اس نے سہاج کا سکر و بیوں سے استقبال کیا، انہایت نرم و گداز دہشتی گو لے پر بٹھایا اور چٹھی چٹھی چٹنی پاشی کرنے لگا۔

خوشبو کی لہروں نے سہاج کو مست و سرور کر دیا تھا۔ سیلہ جانتا تھا کہ عورت جب خوشبو کی وجہ سے مست ہو جاتی ہے تو سر کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ سیلہ نے سہاج

سے کہا کہ اگر آپ پر حال ہی میں کوئی وحی نازل ہوئی ہو تو بتائیے۔ سہاج بولی کہ نہیں پہلے آپ سنائیے، مسئلہ تو پہلے ہی ثبوت، بھری گھنگو کرنے کیلئے چار بیٹھا تھا اس نے سہاج کا روپ معلوم کرنے کے لئے کہا کہ مجھ پر یہ وحی نازل ہے۔

الم تو الی ربک کیف لعل بالحملی۔ اصرج منها نسمة نسفی

ابن صفائی وحشی

دیکھو تمہارے بچے کو تمہارا رب حاملہ عورتوں سے کیا سلوک کرتا ہے۔ اس سے

پلٹے پھرتے ہمارے ہمارا نکالنا ہے، جو پردوں اور تحلیلوں کے درمیان لپٹے ہوئے

ہوتے ہیں۔

چنگہ سبیل کی وحی سہاج کی نفسانی خواہشات کے مطابق تھی۔ شباب کی انگلیوں نے اسے گدگدا اثر دیا، خیر مرد کے ساتھ چھائی میں چلی تھی اور چاہتی تھی کہ شہوانی گھنگو ہادی رہے لہذا وہی اچھا کوئی اور وحی بھی بتائیے۔

جب سبیل نے دیکھا کہ اس نارین نے اپنی نفس گھنگو کر گوارا کر لیا ہے اور ہمارے بچے کی بجائے غرض ہوئی ہے تو اس کا معاملہ حاد اس نے مست مست لگا ہوں سے سہاج کی طرف دیکھا، اس کے من و عمل کی خود غرض کی اور کہا کہ حق تعالیٰ نے یہ آیات بھی نازل فرمائی ہیں۔

ان اللہ خلق للنساء المراجا وجعل المرجا لهن اقربا فترج

لیهن المراجا ثم تخرج اذا نشاء اصراجا لیبتجن لنا سحالا

والتاجا

اس شرط تک اور ثبوت انگیز ایسی کلام کون کر سجاتے کہ بعد ثبوت بیہوش ہوگی۔ اس کی آنکھوں میں سرخ ڈورے نظر آنے لگے۔ سبیل بہت چاک اور عیار تھا اور اس کی نفسیات جانتا تھا۔ کہنے لگا سنو، خدا نے بزرگ و بڑے نے نصف زمین دے دی اور

نصف قریش کو دی مگر قریش نے جانسنائی کی لہذا میں نے قریش کا نصف حصہ چھوڑ دیا ہے۔ میں بڑے غلوں سے مشغول رہتا ہوں کہ اگر ہماری فوجیں مل جائیں تو ہم سارے عرب پر قبضہ کر لیں گے، تم عرب کی ملک کھلاؤ گی، تمہاری فوج کی دیکھ بھال کا کام میں کروں گا، ہم آپس میں نکاح کر لیتے ہیں۔ ہماری نبوت بھی خوب چمکے گی۔ سہاج پر سیلہ کا چارو بھلی چکا تھا وہ بولی مجھے آپ کا مشورہ قبول ہے۔

یہ سن کر سیلہ مسکرایا اور کہنے لگا ہیں مجھے بھی یہی ای کرنے کا حکم ملا ہے۔ انٹرش میاں بنی ماضی تو کیا کرے گا تاحی کے صدائق دونوں نے بغیر کسی گواہ کے خود ہی نکاح کر لیا اور شبہ نہ ہوا مٹائی شروع کر دی۔ تنہائی میں غیر مرد کے ساتھ کھٹکھٹ کرنے کا حقیقی انجام بھی ہوتا ہے۔

مجھے سے باہر دونوں دھیان نبوت کے ہی دکا یہ گمان کر رہے تھے کہ مجھے کے بعد ہر مسئلے پر بہت جگہ دو وقت چوری ہوگی۔ بحث و اختلاف کی محفل اپنے عروج پر ہوگی۔ لوگ انہماک سے معلوم کرنے کیلئے ہنم براہ اور کوئی براہ رہے ہوئے تھے جبکہ مجھے کے بعد وہاں اور دھن بساط پیش ہوئی جو ان کی کے مزے لوٹ رہے تھے۔ شوق وصال کا یہ عالم تھا کہ میں دن تک مجھے سے باہر نہ نکلتے۔ سیلہ نے بھی ہرگز سہاج سے جانسنائی اٹھایا اور دھن بھرے دل کی آرزوئیں پوری کیں۔

تمیں دن میں اپنی نبوت کو خاک میں ملا کر اور سیلہ کے ہاتھوں اپنی عزت کا کر شرمندگی میں ڈوبی ہوئی سہاج کو کھڑاتے ہوئے قدموں سے چلتی ہوئی اپنے منظر میں واپس آئی۔ اس کے سر و دلوں نے پوچھا کہ تمہیں دن کی بھلے کا کیا نتیجہ ملا، کہنے لگی وہ بھی کیا برحق ہے میں نے انکی نبوت کو تسلیم کرتے ہوئے اس سے نکاح کر لیا ہے۔ فوجوں کے سربراہان کا چنانہ لیرج ہو چکا تھا، ایک نے پوچھا کہ گواہ کو نبی تھا اور سر کھتا تھا۔ سہاج

نے شرمندگی سے آنکھیں مچھ کر لیں، نام چھو اپنی بازی ہارنے کی وجہ سے زمین کی طرف جھک گیا، کہنے لگی کہ میں سیلہ سے حق سرچ چماتی بھول گئی۔ معتقدین نے مشورہ دیا کہ آپ اسی وقت دوبارہ جائیں اور اپنے صبر کا تسلیہ کریں، اس کے بغیر خارج نہیں ہو سکتے۔ ان کے مجبور کرنے پر صلح عوامت و شرمندگی کی ذمہ داری قبول کر لی۔ سیلہ نے غصے کے دروازے بند کر لئے تھے، اور اس بات پر گھبرایا ہوا تھا کہ کہیں صلح کے ہی کارنامے اپنی توہین سمجھ کر اس کو قتل کرنے کے ارادے نہ ہوں۔ جب سیلہ کو چھ چلا کہ صلح دوبارے پر آمنی ہے تو اس نے ایک سو داغ سے ہما تک کر پوچھا کہ دوبارہ کیجئے نا ہوا۔ صلح نے کہا کہ میں اپنا سرچ چماتا بھول گئی تھی۔ سیلہ نے مسکرا کر کہا کہ مصلحتاً صلح میں عرض بریں سے پانچ تھلایا لائے تھے، اب انھوں نے منامین کو صلح کے صبر کے اوصاف اور عطا کی تھلایا صاف کر دیں۔ صلح نے انھیں آمنی تو اس کے لشکر کے سرد حضرات کو شک چڑ گیا کہ داخل میں کالافا ہے، صلح جو لوگوں کے سامنے چمکتی تھی، اپنی اٹھائی کے ذریعے ان کے دل صوبہ لیتی تھی، جوش تفریر اور حسن تصویر سے دلوں کو رام کر لیتی تھی، اب بھی گھبرائی اور شرابی کیفیت سے دوبارہ تھی، زبان سے بے ربط الفاظ نکل رہے تھے۔ عورت جب اپنا جوہر صحت لٹا بیٹھے تو اس کا بھی حال ہوتا ہے۔ وہ اپنی جتنی بھاری بازی ہار چکی تھی۔ اس کی فوج کے لوگ بد دل ہو کر گمراہ کو داہیں جانے لگے۔

اسی دوران حضرت خالد بن ولیدؓ کی لشکر کو لے کر یام پہنچے۔ سیلہ قتل ہوا، صلح نے ہماگ کر جان چھائی اور غریب میں جا کر ختم ہو گئی، نبوت کے دعوے سے توبہ کی اور اسلام قبول کر لیا۔ قبیلہ بنی تھلپ سے اس کا ناگہانی رشتہ تھا، اس میں جا کر خاموشی کی ذمہ داری گزرنے لگی۔ اس کے کہنے پر اس کی قوم نے اسلام قبول کر لیا تو وہ ہر غفلت ہو گئی اور نیکہ کاری اور پرہیزگاری کو اپنا شعار بنا لیا۔ سیدنا امیر معاویہؓ کے

زمانے میں انکی وفات ہوئی تو ایک صحابی حضرت سرہ اللہ عنہ جھپ نے اسکا جنازہ پڑھایا۔

اس پورے واقعے سے یہ بات کھل کر سامنے آئی کہ اگر صحابہ سیلہ کذاب سے تمہائی میں ملے مانی ظلمی نہ کرتی تو سیلہ اس کی باقی کو قبول کر لیتا۔ ہڑے مرد نے تمہائی کا قاتلہ اٹھا کر جہان و شیراز کو پوری زندگی کیلئے ناکارہ بنا دیا۔ اس کے ہاتھ عراست و شرمہ کی کے سوا کچھ نہ آیا۔ چند لکھوں کی ظلمی نے پوری زندگی کی عزت خاک میں ملا دی۔ صحابہ نے اس مدے کی وجہ سے اسلام قبول کر لیا چونکہ اسے اپنی اور سیلہ کی حقیقت کا پتہ چل گیا تھا۔ اس عراست بھی تختی جیب نعت ہے کہ اللہ رب العزت نے صحابہ کا انہام اچھا کر دیا۔ کج ہے کہو بکا درد اور ہر وقت کھلا ہے گنہگار جب جا ہے اپنے رب کو ملانے۔

(۳) غیر محرم سے چھپی آشنائی کرنا

انسان بعض اوقات ایسی ظلمیاں کر دیتا ہے جو پوری زندگی کیلئے سوہان اور عین ہانی ہیں۔ ان ظلمیوں میں سے ایک ظلمی یہ ہے کہ محرم کسی نامحرم مرد سے اپنے ذاتی معاملات پر باتیں کرنی شروع کر دے۔ اس کی ابتدا کتنے ہی ظلمی پہنچے کیوں نہ محاس کی انتہا ہمیشہ بری ہوتی ہے۔ بعض لڑکیاں اپنے ماں باپ سے بات کرنے میں دشواری محسوس کرتی ہیں نہ ہی کوئی ایسی نکل ہوتی ہے جو راز دار بن سکے۔ لہذا وہ اپنے کسی کزن سے یا کھلی کے بھائی سے یا کھلے دار لڑکے سے یا کھاس خیلو سے بات کر بیٹھتی ہیں۔ مرد بڑی فراخ دل سے اس کی بات سنتے ہیں انکی مدد کرتے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ اس لڑکی میں دلچسپی لینا بھی شروع کر دیتے ہیں۔ شروع میں دونوں فریقین کو اس بات چیت میں کوئی قہر نہ نظر نہیں آتی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ دونوں میں ناچاقی و تعلقات کی

صورت میں جاتی ہے۔ آنکھ کے نو جوان لڑکے ہوں بھالی لڑکیوں کو ہال میں پہناتے اور ان کو داند ڈالنے میں مہارت حاصل کر چکے ہیں۔ عموماً لڑکیاں نا تجربہ کار ہوتی ہیں جبکہ لڑکے بہت کی چٹھیں بڑھانے کا تجربہ حاصل کر چکے ہوتے ہیں، لہذا وہ ہر نئی لڑکی کو ایسی حکمت عملی سے قریب کرتے ہیں کہ عمل دیکھ رہا ہو۔ یہاں تک کہ لڑکی انھیں دینی ذہن کی نظر آتی ہے تو اس سے ٹکلی اور لہذا کی باتیں کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ اس لڑکی کو کہتے ہیں کہ تمہاری جگہ سے میرے دل میں ٹیک بننے کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ اگر لڑکی کی طبیعت میں حدودی نظر آتی ہے تو اس کے سامنے اپنی والدہ کی تلقین اور ترش روئی یا اپنی بیوی کی مصلح کاری کا ایسا مظہر پیش کرتے ہیں کہ لڑکی کو اس پر ترس آ جاتا ہے وہ سوچتی ہے کہ اگر میں اس سے بات نہیں کروں گی تو یہ لڑکا کہیں خودکشی نہ کر لے۔ اگر لڑکی غریب نظر آتی ہے تو اس کو کوئی دلدل لے یا اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا مکتوب دے دیتے ہیں۔ اگر لڑکی ناخوش دلی اور پچھل نظر آتی ہے تو اس کی جوتی اور کپڑوں کی تقریبات کے لہذا باعث دیتے ہیں۔ اس کے جسم سے دستا بھی خارج ہوتا کہتے ہیں وہ کیا کتاب کی پوشیدہ آری ہے۔ مگر بیچنگ کی قریب کر کے اس کو قریب کر لیتے ہیں۔ جوتی دیکھنے میں عام سی شکل و صورت رکھتی ہو اس کو کہتے ہیں تمہارے چہرے پر سادگی کا نور نظر آتا ہے۔ جوتی غریب میں پڑی ہو جائے اس کو کہتے ہیں کہ تمہارے چہرے پر پڑی مصمصیت ہے۔ جوتی بے وقوف نظر آئے اس کی محکمی کی خوب تقریبیں کرتے ہیں۔ جوتی سوتلی ہو اسے کہتے ہیں کہ آپ کی سمجھدی کاراؤ کیا ہے؟ ہمیں بھی بتائیں کہ آپ کو نئے دن میں استعمال کرتی ہیں؟ اگر بیکو اور سمجھ نہ آئے تو کہتے ہیں کہ میرے دل میں آپ کا بڑا احترام ہے آپ کی شرافت مجھے اچھی لگی ہے۔ غرض کوئی نہ کوئی ایسی بات کرتے ہیں کہ اس لڑکی کی دلچسپی بڑھ جاتی ہے کہ وہ لڑکی محسوس کرے کہ مجھے بھی کوئی چاہنے والا ہے۔ ساتھ یہ بھی یقین دہانی کرواتے ہیں کہ میں عام لڑکوں کی طرح نہیں ہوں میں تو کسی سے

بات ہی نہیں کرتا، پتہ نہیں کیوں میرے دل میں آپ کا بڑا مقام ہے۔ جب لڑکی بات چیت کرنے لگ جاتی ہے تو پھر آہستہ آہستہ اسے ششے میں اتارتے ہیں۔ اس کی تاریخ پیدائش لکھ کر دیکھتے ہیں تاکہ اسے سہار کھار دی جاسکے۔ خطہ کے ذریعے رابطہ ہو تو ایسے ایسے اشعار لکھتے ہیں کہ پڑھنے والا دل تمام کے وہ جانتے۔ کبھی کہتے ہیں کہ آپ مجھے کھانا کھاتے یاد آئیں، آپ مجھے سوتے وقت یاد آئیں، آپ مجھے نماز پڑھتے وقت یاد آئیں، اگرچہ وہ بیت اللہ میں یاد آئی ہو۔ اگر لڑکی میں شرافت نظر آئے تو کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے سیدھے رستے پہ ڈالا ہے میں تو گندگی کی دلدل میں پھنس رہا تھا۔ اگر لڑکی نمازی ہو تو کہتے ہیں کہ میرے لئے دعا کرتا مجھے تمہاری دعاؤں کی قبولیت پہ بڑا یقین ہے۔ اگر لڑکی میں کوئی چاری نظر آئے تو اس کے علاج سجالے کی باتیں کرتے ہیں۔

مقصود یہ ہوتا ہے کہ کوئی ایسی بات کی جائے جو لڑکی کو اچھی لگے اور وہ بھی کوئی بات کرے تو ہمارے سے بات نہ کرے۔ جب فحش کرتے ہیں کہ لڑکی نے بے جا ہنگامہ بات کرنا شروع کر دی ہے تو بات چیت کے دوران بھی بکھار کہتے ہیں کہ آپ مجھے بتائیں ناں کہ آپ مجھے اچھی کیوں لگتی ہیں؟ جب دیکھتے ہیں کہ اس نے مسکرا کر دیکھا ہے تو کہتے ہیں بالینے آپ مجھے یاد آ رہا ہے، میری نیت صاف ہے ایسا نہ ہو کہ مجھے آپ کو بھلائے مشکل ہو جائے۔ کبھی کبھی بات چیت کے دوران کہتے ہیں، جبرائیل کی بات ہے کہ میری اور آپ کی پسند اور نا پسند بہت ملتی ہے۔ کبھی کبھی یہ کہتے ہیں کہ آپ بہت حق پرست ہیں آپ نے فلاں مشورہ دیا اسی اچھا رہا۔ کبھی صاف لفظوں میں کہہ دیتے ہیں کہ میں آپ کو اپنانا چاہتا ہوں، میرا مقصد برا نہیں ہے۔ ان تمام جھنجھکوں کا سبب یہ ہوتا ہے کہ لڑکی ہم سے بات چیت کرے، غلطی مذاق کرے اور اپنی ذاتی زندگی کی باتیں کو ہلکا شروع کرے۔ جب لڑکی نے اپنی ذاتی باتیں شروع نہیں تو وہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ بڑا عدا اب ہال میں پھنس جائے گا۔

دوسرے سرے میں اس لڑکی کو یقین دہانی کراتے ہیں کہ میری نیت بری نہیں ہے مگر مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے۔ زبان سے کہتے ہیں I Love you ! مگر دل میں کہتے ہیں I need you ! (مجھے آپ کی ضرورت ہے)

جب دیکھتے ہیں کہ اب ایک قدم اور آگے بڑھایا جاسکتا ہے تو اس لڑکی کو اپنے فرضی اور جھوٹے عشق کی داستان سناتے ہیں۔ اگر وہ غور سے سن لے تو اسے اپنے خواب سناتے ہیں کہ آج رات میں نے خواب میں ایک لڑکی سے یہ کیا وہ کیا۔ اگر اس پر بھی لڑکی اچھا رویہ ظاہر کرے تو اس سے قسموں دارا سوس اور کانٹوں کے بارے میں جاندار لیاواحت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں کوئی گانا پسند ہے مجھے تو یہ پسند ہے، تمہیں کوئی فلم پسند ہے مجھے تو یہ پسند ہے۔

فرض جب اس قسم کی باتاں سن کر تمہیں کھلے عام ہونے لگیں تو سمجھتے ہیں کہ اب کامیابی کے امکان روشن ہیں۔

تیسرے سرے میں اس لڑکی سے کہتے ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کے پاس بیٹھ کر آٹھ ماہ سننے کی باتیں کروں، میرے لئے کچھ وقت اور موقع نکالو، کبھی کہتے ہیں میرا دل چاہتا ہے کہ سمندر کا کنارہ ہو اور ہم دونوں باتیں کرتے کرتے اور چلے جائیں۔ گرمی کے موسم میں کہتے ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ ٹھنڈی سڑک ہو اور ہم دونوں نکلے پاؤں اس پر پلٹے چلے چھک جائیں تو اسی پر سو جائیں یا جا بے کوئی تار سے اوپر سے رک ہی گزار دے۔ سردی کے موسم میں کہتے ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ ہم ایک چار پائی پر بیٹھے باتیں کرتے رہیں اور ادا سے ہاتھ پاؤں کھیل میں لپٹے ہوں۔ اگر لڑکی ایسی بات بہت کو خوش خوشی سن لے تو سمجھتے ہیں کہ منزل قریب ہے۔

چوتھے سرے میں اس لڑکی سے تمہائی میں عداوت کی خواہش ظاہر کرتے ہیں اور تمہاری گفتگو کے بعد کہتے ہیں کہ تمہاری وہ کھل لو، ایک مرتبہ اپنی آنکھوں کا سر لپٹے

دو، آئندہ میں بھی ایسا نہیں کروں گا۔ اگر مجازت مل گئی تو ہر ملاقات میں کھینچے کھینچے ہاتھ لڑنے کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ ایک اور بات تو جوں نے توپ کی قوا میں یہ ساری سام کہانی سنائی، یہ بھی بتاؤ کہ ایک وقت میں پانچ پانچ چھڑکیوں سے سافٹ بلیز ہوا ہوتا ہے۔ ایک سے بات چیت کر کے فون بند کرتے ہیں تو دوسری لڑکی کو کال کر کے کہتے ہیں کہ آج میں آپ کے لئے بہت زیادہ ہوا میں ہوں۔ جب فون بند کرتے ہیں تو تیسری لڑکی کو کال کر کے کہتے ہیں کہ آج میں آپ سے بات چیت کرنے کیلئے قریب آیا تھا۔ چھپائی کام کے لئے قدم قدم پر بھولی قسمیں کھاتے ہیں۔

مقصد صرف اور صرف لڑکی سے اپنی شہوت پوری کرنا ہوتا ہے۔ لیکن جس لڑکی سے ایک دفعہ شہوت پوری کر لیں اس سے کبھی شادی کے لئے چار نہیں ہوتے۔ دل میں یہ بات ہوتی ہے کہ یہ لڑکی کنوارے بچہ میں میرے ساتھ زیادہ تعلقات استوار کر سکتی ہے وہ دوسری بچی بھی گئی تو اوروں سے تعلقات کیوں نہیں جوڑے گی۔ لہذا اس پر کوشش بھی مرتعدار کرتے ہیں۔

مرحلہ نمبر ۱ (Use The Girl)

لڑکی سے اپنی انسانی خواہش پوری کرو بھتا عرصہ بھی داؤ لگ سکتے۔ جب لڑکی مجبور کرے کہ آپ میرے گھر اپنی والدہ کو رشتہ کے لئے کیوں نہیں بھیجے تو یہاں سے ہٹاؤ۔ اگر لڑکی بکھرنا ہو اور پیچھے ہٹنے لگے تو اسے برائی کے لئے مجبور کرو۔

مرحلہ نمبر ۲ (Abuse the girl)

لڑکی کو مجبور کر کے اس سے خواہش پوری کرو۔ کبھی کبھو میں گولیاں کھالوں گا، میں چپے سے لگ جاؤں گا، میں جیب میں تمہارے نام والا لکھو کر چھت سے چھانک دوں گا، اور تم مجھ سے ضرور ملو۔ اس طرح بھتا عرصہ گزرنے کا یہ لڑکی کو خوشی کرو۔

مرحلہ نمبر ۳ (Confuse the Girl)

اگر لڑکی کے والدین اسکا رشتہ نہیں اور کرنا چاہتے ہیں تو انکے سامنے اسی کے خسرے بولو۔ میں تمہارے خیر زندہ نہیں رہ سکیں گا، تم نے میرا سکہین چاہ کر دیا ہے، تمہاری جد سے میرا چہائی میں دل نہیں لگتا لہذا میں ملل ہو گیا ہوں، اگر تم نے میرے ساتھ شادی کی تو میں میں اس وقت خودکشی کروں گا جب تمہاری ڈولی چار دی ہوگی۔ یاد رکھنا اگر تم نے میری ساتھ شادی نہ کی تو میں تمہارے ہونے والے خاندان کو سب بکھڑا دوں گا، میں تمہارے خاندان کو تمہارے خط و کھانوں کا تمہاری قصوریں دکھاؤں گا، تمہیں طلاق دلوں گا کہ اب تم میری بیوی بن کر ہی زندہ رہ سکیں گی۔ لڑکی چاری ان جھوٹی مکاریوں سے متاثر ہو کر جیسے دھیس دھتوں سے اٹار کر دیتی ہے۔ والدین کے سامنے زلت و رسوائی برداشت کرتی ہے کہ غرض کرتی ہے کہ میرا رشتہ فلاں لڑکے سے ہی کیا جائے ورنہ میں خودکشی کر لوں گی، کہیں چلی جاؤں گی، سب کی ناک کڑا کے رہوں گی۔ اگر والدین آمادہ ہو جائیں کہ چلو اسی لڑکے سے تمہاری شادی کر دیجے ہیں اور لڑکی اس لڑکے سے کہے کہ آپ اپنی والدہ کو تارے گھر دشتہ اتھکے کیلئے بھیجے میرے والدین ہائی کر دیں گے تو لڑکا کچھ لیتا ہے کہ چھوٹا شرط شروع ہو گیا۔

مرحلہ نمبر ۴ (Refuse the girl)

لڑکا جب دیکھتا ہے کہ لڑکی ہر طرف سے ہٹ کٹ کے میرے لئے ڈارن ہو گئی ہے۔ تو اس سے جنسی تعلقات قائم رکھتا ہے مگر والدہ کو بھیجنے کے بارے میں بہانے کرتا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ فلاں کام کی وجہ سے امی مصروف ہیں، کبھی کہتا ہے کہ فلاں بات بیش آگئی لہذا اب میں گھر میں یہ بات کہیے کہوں۔ جب لڑکی زیادہ مجبور کرتی ہے تو لڑکا کہہ دیتا ہے کہ میری امی نہیں مانتیں، کیا کروں میرے ابو نہیں مانتے۔ اسی لیت ولس میں

وقت گزار دیتا ہے۔ لڑکی کو مصیبت میں ڈال دیتا ہے۔ وہ خائے کی برقی ہے نہ بچھڑی۔
 ایسے سوز پر پہنچ کر بعض لڑکیاں خودکشی کر لیتی ہیں، بعض دوسرے دھڑلے کرتی ہیں کہ لڑکا
 اپنی ماں کو گھج دے، بعض نہیں مانتی ہیں یا قنوج دھاکے کے پیچھے وقت ضائع کرتی ہیں۔
 بعض اپنی ظلمی تسلیم کرنے کی بجائے لڑکیوں پر صحتا بھڑ دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری
 دعا قبول نہیں کی۔ حالانکہ ظلمی تو اپنی ہوتی ہے۔ لڑکا اس لڑکی سے اپنے شہوت پوری کر چکا
 ہوتا ہے۔ اب وہ لڑکی اس کی فکر میں استعمال شدہ ٹائٹ میر کی مانند ہوتی ہے۔ لہذا وہ
 ٹیپے پہانے کر کے لڑکی کو دے دیتا ہے اور ملتا ہندو رہتا ہے۔ میں سمجھیں کہ لڑکی کو بدگلی میں
 پہنچا کر خود قاتل ہو جاتا ہے۔

نتیجہ:

اکثر اوقات تو ہمیں آئینہ ملی والی شادیاں ہوتی ہی نہیں اگر ہو بھی جائیں تو وہ
 دھڑلے کی بنا پر طلاق ہونے کے سامنے سزاوارد ہوتے ہیں۔

(۱) خاندان اپنی بیوی کے بارے میں غلط حوالہ دیتا ہے حتیٰ کہ وہ لڑکی اپنے گھر سے بھاگی
 سے بھی مسکرا کر بات کر لے تو خاندان کو ہاتھ ٹھٹھاکا شہ ہو جاتا ہے۔ لڑکی اگر والدین
 کو ملے پہلے گھر جانے کی اجازت مانگے تو خاندان اس لئے اجازت نہیں دیتا کہ بچے جا کر
 کہیں کسی مرد کے ساتھ ٹوٹ نہ ہو جائے۔

ایک تعلیم یافتہ جوان کی پسند کی شادی ہوئی تو وہ بکتر جاتے ہوئے گھر کو تھکا کر
 جاتا تھا۔ کسی نے پوچھا کہ گھر میں بیوی کو ایمر جنسی ضرورت پیش آسکتی ہے کہ وہ باہر
 نکلے یا آپ اسے بند کیوں کر دیتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ جولا کی والدین سے چھپ
 چھا کر محبت کر لیتی ہے وہ مجھ سے چھپ چھا کر کسی مسافر سے محبت کیوں نہیں کر سکتی۔
 اس سے اندازہ لگانا چاہیے کہ ہمیں بدگلی کرنے والی ایسی لڑکیاں ساری عمر کے لئے اپنا
 اختیار کو بھٹکتی ہیں۔

(۲) شادی کا کام ہونے کی دوسری وجہ یہ ہوتی ہے کہ شادی سے پہلے لڑکا ہر بات میں لڑکی کی تعریف کرتا تھا، اس کی ہر بات کو سیدھی کہتا تھا۔ اب شادی کے بعد حقیقت میں وہ خاندان میں کردہتا ہے، ٹھیک کو ٹھیک اور ٹھاکہ کو ٹھاکہ کہتا ہے۔ لڑکی سمجھتی ہے کہ پہلے میں اچھی تھی اب کیا ہوا کہ اسے میرے اندر عیب نظر آنے لگے اسی طرح آج میں بگڑے شروع ہو جاتی ہیں۔ شادی سے پہلے لڑکا جس طرح لڑکی کی تعریفوں کے پلے باندا تھا تھا اسے آئے دن تجھے تھا ٹھیک دیتا تھا شادی کے بعد وہ معاملہ بدل نہیں سکتا لڑکی سمجھتی ہے کہ اسے مجھ سے اب کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ بعض مرتبہ لڑکا شادی تو کر لیتا ہے مگر اس کو بھی آشنائی کی لذت چڑی ہوتی ہے لہذا وہ کسی اور لڑکی سے وہی پیدا و محبت کے مراحل کا سلسلہ شروع کر دیتا ہے جس کی وجہ سے مکمل شادی کا کام ہو جاتی ہے۔

صحبت کی بات

یہ بات مکمل حقیقت ہے کہ محبت کسی غیر مرد کی بھولی میں اس وقت گرتی ہے جب اس کے اپنے گھر کے حالات اچھے نہیں ہوتے۔ اگر ماں فوت ہو جاتی ہے تو رضائی ماں محبت نہیں دیتی، اگر ماں ان چڑھ جاتی ہے تو بچی کے حالات سے بے خبر رہتی ہے، اگر میاں بیوی آجیں میں لڑتے بگڑتے رہتے ہیں تو لڑکا کی طرف سے غفلت ہوتی ہے، یا ان چڑھاں بات بات میں بچی کو لڑاتی ہے جبکہ بچوں کی ہر بات باتی ہے، یا بچی کو ہر چھوٹی سی لٹپٹی پر کو سنے دیتی ہے حتیٰ کہ وہ بچی ماں کے سامنے اپنی کسی لٹپٹی کا اعتراف نہیں کرنا چاہتی، یا پھر ماں اپنی بچی کو گھر میں اکیلے چھوڑ کر گھر سے باہر چلی جاتی ہے اور نالایقوں کا دل پر غیر محرم مرد کو اس کی بچی سے بات کرنے کا موقع مل جاتا ہے، یا قریب کے غیر محرم مردوں کی کبلی لڑکی سے معاشرہ بد خانے کا موقع مل جاتا ہے، یا خاندان ہی کو محبت نہیں دے پا تا اور وہ محبت کی بھولی غیر محرم کی بھولی آواز پر قربان ہو جاتی ہے، یا

خانہ گھر سے دور رہتا ہے اور بیوی غیر مرد کے چکر میں پھنس جاتی ہے، یا خانہ کا رویہ بیوی کے ساتھ انتہائی سخت ہوتا ہے لہذا بیوی کو جہاں سے بچا جائے وہ بھی چلی جاتی ہے۔ یا عورت کو اکیلا باہر جانے کی کئی اجازت ہوتی ہے، خرچہ و فروخت کیلئے بازار جاتی ہے اور غیر مرد سے آشنائی کا موقع مل جاتا ہے، یا لڑکی سکول کالج اکیلی جاتی ہے یا سکول کے ساتھ جاتی ہے اور راستے میں غیر عزم لڑکے سے اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں۔ ایسی تمام صورت حال میں پہلے قصور گمراہوں کا ہوتا ہے کہ وہ لڑکی یا عورت کو غیر عزم کی طرف بلانے کا موقع ہی کیوں دیتے ہیں۔ دوسرا قصور غیر مرد کا ہوتا ہے کہ وہ مختلف چٹکنڈوں سے عورت یا لڑکی کو بہت کے جال میں پھنسا لیتے ہیں۔ تیسرا قصور عورت یا لڑکی کا ہوتا ہے کہ اگرچہ حالات سازگار کسی گمراہ غیر عزم کے قریب کیوں آتی ہے، اپنی عزت کا جنازہ نکالتی ہے اور زندگی بھر کی بدنامی کا داغ اپنے ماتھے پر جاتی ہے۔ جہاں قصور دوسروں کا ہوتا ہے وہاں پانچا لگی ہوتا ہے۔ جھول ٹانگر۔

کچھ آدمی ہی مایوس ہو سکیں جن
کچھ گل وچ فلں دا طوق دی سی
کچھ شہر دے لوگ دی کالم سن
کچھ سانوں مرن دا شوق دی سی

جو لڑکیاں اپنے عزت و ناموس کی قیمت قدر و قیمت جانتی ہیں وہ لاکھوں پریشانوں کے باوجود غیر عزم مرد کی طرف بال برابر متوجہ نہیں ہوتیں، نہ ہی کسی کو قریب ہونے کا موقع دیتی ہیں۔ ایسی عورتوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قریب کر لیتے ہیں اور ولایت کا نور عطا فرماتے ہیں۔

(۵) تنہا یا غیر مرد کے ساتھ سفر کرنا

دین اسلام میں عورت کے لئے تنہا سفر کرنا یا غیر عزم کے ساتھ سفر کرنا ناجائز نہیں۔ حتیٰ کہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک فرض حج کا سفر کرنا بھی ناجائز نہیں۔ عورت خلاءِ جہان ہو یا مذہبی دلوں کے لئے بھی عزم ہے۔ عارضہ فطریہ نے کہا کہ عورت کے لئے کوئی کراہت نہیں ہے کہ وہ غیر عزم کے ایک وصال لوگوں کے ساتھ سفر کرے۔ یہی قول امام مالک رحمہ اللہ کا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ ثقہ (بیزار) مردوں کے ساتھ سفر کرے اور امام مالک رحمہ اللہ و امام شافعی رحمہ اللہ کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اگر عورت اپنے گھر کو پہنچتی ہے تو اکیلی نکلے۔ فقہائے احناف کے نزدیک اگر عورت نے غیر عزم کے حج کیا تو اس کا حج باطل و ناقص ہے اور اگر وہ غیر عزم کے حج کی طرف نکلے گی تو وہ سے تنہا ہوگی۔ عزم کو بھی اس وقت سفر میں ساتھ ہونا چاہئے ہے جبکہ اس کو اپنے آپ پر ثبوت دھنکے کا اندیشہ ہو۔ عزم کے بغیر سفر کی مسافت اگر ایک دن کی مسافت سے کم ہو تو عورت کے لئے سفر کرنا مباح ہے۔

حدیث پاک میں آیا ہے۔

لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوَصَّلُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَسَافِرَ مِيَسْرَةً يَوْمَ
وَالِلَّاتِ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ (شکل علی)

اے عورت! اگر تو اللہ اور آخرت کے واسطے سفر کرے تو اس کی مسافت میں تنہا سفر کرے۔

عزم وہ شخص ہوتا ہے جس سے بھی بھی نکاح چاہئے ہو جیسے باپ بھائی بیٹا و غیرہ۔ یہ بات ویسے بھی سمجھ میں آتی ہے کہ عورت تنہا سفر میں نکلے تو اس کی جان مال آبرو و بچوں چیزیں خطر سے ملتی ہوتی ہیں۔ اگر بالفرض اس کو کسی وجہ سے نکلنا کا دورہ چ جائے تو پھر

تو اس کی جان خطرے میں ہوگی یا پھر کوئی غیر محرم مرد اس کی خبر گیری کرچکا ہے اس میں اس کی آبرو ہٹنے کا قوی امکان ہے۔ عورت ناقص اہل ہوتی ہے باہر کی دنیا کو نہیں جانتی لہذا کوئی غیر محرم شخص اس کو بھلا پھلا کر دھوکا دیکر اس کی عزت سلوٹ سکتا ہے، ماں کے کر اسے قتل کر سکتا ہے۔ عورت بدنی اعتبار سے مرد کی نسبت کمزور بھی ہوتی ہے لہذا یہ بھی امکان ہے کہ کوئی شخص تنہائی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس سے دانا باغیر کارمکب ہو جائے یا اسے اغوا کر کے لے جائے۔ اگر محرم مرد ساتھ ہوگا تو ہرج مہرج محفوظ ہوگی۔

حدیث پاک میں آیا ہے۔

لَا تَسْلُطُ امْرَاةٌ اِلَّا وَ مَعَهَا مَحْرَمٌ فَلَقَامَ رَجُلٌ لِّقَالِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
اَكْبَحْتُ لِيْ فِرْوَةٌ كَلْبًا وَ كَلْبًا وَ عَرَجْتُ لِمَرْأَتِيْ حَاجَةً لِّاَلِ الْاُذْهَبِ
فَبَجَّحَ مَعِ امْرَاَتِيْ (مطلق علیہ)

کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے، ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! ظلمت میری
بھی بج کو چاری ہے اور میں نے فزودہ میں شرکت کا ارادہ کیا ہے آپ نے فرمایا
تو انہی بیوی کے ساتھ حج کو جاؤ

اس سے معلوم ہوا کہ مرد کے لئے جہاد میں نکلنے سے زیادہ افضل ہے کہ وہ اپنے محرم
عورت کے ساتھ حج کا سفر کرے تاکہ عورت امن میں رہے۔ ختم میں عورت نے واقعہ لکھا
ہے کہ ایک خواہش عورت عورت کہہ کر حج کرنے کے لئے آئی۔ عمر بن ربیعہ نے اسے
دیکھا تو اسکا شیدائی ہو گیا۔ عمر بن ربیعہ نے بات چیت کرنا چاہی مگر اس عورت نے اس
کی بات سنی ان سنی کر دی اور کوئی جواب نہ دیا۔ دوسرے دن جب عمر بن ربیعہ پھر اس
کے سامنے ہوا تو عورت نے کہا یہاں سے واپس ہو جاؤ۔ تم اللہ کے حرم میں ہو اور حرمت
والے ایام میں ہو، عمر بن ربیعہ پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا اور اسرار کرتا رہا۔ عورت غلبہ پاک
فحش سمجھ گئی کہ یہ مرد میرا بیچا نہیں چھوڑے گا اسکا علاج کرنا چاہیگا۔ لہذا تیسرے دن اس

نے بھائی سے کہا کہ میرے ساتھ چلو اور مجھے حج عمرہ کے احکام ایسی طرح سکھاؤ۔ اس دن بھی عمرین دیکھ اس کے انکار میں تھا۔ جب اس عورت کے بھائی کو دیکھا تو وہ اس سے کہک گیا۔ یہ صورت حال دیکھ کر عورت نے شعر پڑھا

تعلو الذئاب علی من لا یتلوا

و تعلی صولة المستند الضاری

(بیلے اس شخص پر حملہ کر دیتے ہیں جس کے پاس محافظ کتے نہ ہوں۔ مگر وہ

خود خوار شیر کے حملے سے ڈرتے ہیں)

اس واقعے کا طیفہ منصور مہاشی کوظم ہوا تو اس نے کہا

”میری خواہش ہے کہ یہ واقعہ قریش کی تمام لڑکیوں کو سنایا جائے حتیٰ کہ کوئی لڑکی

بھی نہ بھروسہ ہے“

مرلی کا حوالہ ہے

لا یحفظ المرأة الا بیتها اور زوجها او قہرہا

(عورت کی حفاظت یا گھر کرتا ہے یا خاندان کرتا ہے یا قہر کرتی ہے)

مراد کے لئے لازم ہے کہ اگر اسے ضروری کام کی غرض سے گھر سے دور رہنا پڑے

تو اپنی بیوی بچوں کی حفاظت کا بندوبست کرے۔ حریف بر اس سفر پر نکلے ہوئے یہ دعا

پڑھے۔

اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاہل . اللهم انی

اعوذ بک من وعشاء السقر وکآلة المنظر وسوء المنقلب فی

العیال والاہل (راہنہ ص ۱۱۱)

اسے اذکار سفر میں مانگ ہے اور اہل و عیال میں خلیفہ اسے اذکار میں تیری پناہ

چاہتا ہوں کہ سفر کی مشقت اور برا منظر دیکھوں اور اس سے کہ مال و عیال کی

برائی دیکھوں؟

سفر میں نکلنے والوں کو بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مقصد پر راہ لیتے ہی جلدی گھر واپس لوٹ آئیں۔ حدیثِ پاک میں ہے۔

السفر قطعة من العذاب يمنع احدكم طعمه وشرابه ونومه فاما قصي نهمة من سفره فليجعل الله له (بائس الصائغ)

(سفر طراب کا ٹکڑا ہے جس میں کھانے پینے اور سونے سے روک دیا ہے لہذا جو اس سفر کی ضرورت قسم ہو جلدی سے ہال بچوں میں پلٹ آؤ)

جہازِ دین کی محنت کے لئے۔ اہمیت تلفیح کیلئے گھروں سے دوردہ جہاں اسلام نے ان کی محنت کی حرمت کو عام عورتوں سے بڑھا کر پیش کیا ہے۔

حدیثِ پاک میں آیا ہے۔

حرمة النساء المجاهدین علی القاعدین كحرمة امهاتهم۔ ما من رجل من القاعدین یحلف رجلاً من المجاهدین فی اہله فیحرقہ فہم الا وقف له يوم القيامة فباعلہ من حسنة ما شاء حتی یرضی (بائس الصائغ)

(جہادین کی عورتوں کی عزت گھر پر رہنے والوں کے لئے ان کی ماں کے برابر ہے۔ اگر کوئی گھر میں رہنے والا کسی جہاد کے اہل خانہ سے خیانت کا مرتکب ہوگا تو قیامت کے دن اس جہاد کو لایا جائے گا اور وہ اس شخص کی جتنی نیکیاں چاہے گا لے لے گا)

دینِ اسلام نے ان تعلیمات کی روشنی میں واضح کر دیا ہے کہ اہلِ توہمت گھر سے بچنا باہر نہ نکلے۔ اگر سفر پر جانا ہی پڑے تو محرم مرد ساتھ ہو۔ اسی طرح مرد اپنی عورتوں کو گھر میں اکیلا چھوڑ کر نہ جائیں۔ اگر سفر پر جانا ضروری ہو تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت

میں چھوڑیں۔ اور مقصد پورا ہوتے ہی گھر واپس آئیں۔ اگر دین کی نعت کے لئے اللہ کے راستے میں جانا بھی ضروری ہو اور گھر میں عورت بھی اکیلی ہو تو حدیث پاک کے مطابق مسلمانوں کے لئے اس عورت سے زنا کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنی ماں سے زنا کرنا۔ صاف ظاہر ہے کہ کوئی حیوانی رتی دیکھنے والا شخص بھی اپنی ماں سے زنا نہیں کر سکتا۔

(۶) گانا بجانا..... زنا کا زینہ

اسلام میں گانے بجانے کی مذمت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُشْفِقُ لَهَؤِ النِّعَاتِ لِيَصِلُ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ يَنْفِرُ
جُلُومًا وَيُنَبِّئُهَا غُرُورًا. قُلْ لَّيْسَ لَكَ عَذَابٌ مُّهِينٌ (لقنن ۶)

(اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو فریادیں بھیجیں کہ ان کی باتوں کے تاکہ بھگانے
بغیر جگہ اللہ کی راہ سے اور ظہرانیں اسکو ایسی مذاق دہہ لوگ ہیں جن کو دولت کا

غذاب ہوگا)

روح المعانی میں لحد اللہ حد کا معنی لکھا ہے کہ جبرہ چیز جو عبادت اللہ سے غافل
کر دے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے اس لفظ کی تشریح پوچھی گئی تو آپ نے تین مرتبہ
قسم کھا کر فرمایا هو واللہ العناء (اللہ کی قسم اس سے مراد گانا اور راکد گانیاں ہیں)
اس سے حقائق چند احادیث اور اقوال درج ذیل ہیں۔

① حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گانے والی لوطیوں
کے فریاد سنے اور پہنچے اور ان کو گانے بجانے کی نصیحت دینے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا
کہ ان کی قیمت کھانا حرام ہے پھر لوطیوں کی آیت تلاوت فرمائی۔

● ... حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے دو آزادوں سے بیع فرمایا ایک انہ دوسری نوحر کرتا۔

● ... نبی طیبہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص گانے دہلی لوطی کی مجلس میں جینہ کر اس کا گانہ قیامت کے دن اس کے کانوں میں بھگتا ہوا سیسہ لٹا جائیگا۔

● ... حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ موسیقی دل میں زہ کے خیال کو اس طرح پیدا کرتی ہے جس طرح پانی سبزی کو اکاٹا ہے۔

● ... نبی طیبہ السلام نے چڑا ہے کی بال سری کی آواز سننے کا انوں میں اگھیاں دال لیں جب تک کہ وہ نہیں چلے سکے۔

● ... حضرت فضیل بن عیاض ؓ عبداللہ طیب نے فرمایا کہ گانا بجانا رانہ کا مضر ہے۔ نہواک دہو اللہ طیب نے فرمایا کہ قتال کو فراب اور خدا کو جہاں کرتا ہے۔ بڑے بن ولید دہو اللہ طیب نے کہا کہ اے نبی اسے تم غنا سے دور رہو کیونکہ غنا ثبوت کو بڑھاتا ہے۔

● ... ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ اپنی اور توں کو گانے بجانے سے دور رکھو اس لئے کہ قتال کی رویت ہے۔

● ... حضرت صفوان ؓ بن اسامہ سے روایت ہے کہ ایک مروجہ عربی قزو نے نبی طیبہ السلام سے نقش گانے کے عطاوار گانے بجانے کی اجازت مانگی۔ نبی طیبہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے ہرگز انکی اجازت نہیں دوں گا۔ نہ تمہاری عزت کرونگا۔ نہ تمہیں جہنم عطا سے دیکھوں گا اے اللہ کے دشمن تو جھوٹ یوں ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے حلال اور پاکیزہ رزق عطا فرمایا ہے مگر حرام اختیار کرتا ہے اگر میں تجھے پہلے بیع کر چکا ہوتا تو اس وقت تجھ سے یہی طرح سے پیش آتا۔ بھل میرے پاس سے اٹھ جا، اللہ تعالیٰ کے سامنے تو بے گناہ نہ آکر تو نے گانا بجانا کیا تو میں تمہیں دردناک سزا دوں گا، تیرا منہ بگاڑ دوں گا۔ تجھے تیرے گھر سے نکال دوں گا، تیرا سارا دھامنا مینہ کے فوجو انوں میں

تکواؤں کا۔ جب مرد بن قریظہ پر بیٹھیں ہو کر چہ میثاق غیبی علیہ السلام نے فرمایا یہی لوگ
عاصی اور نافرمان ہیں جو کوئی ان میں سے توبہ کے بغیر مرے گا حشر میں اللہ تعالیٰ اس کو
جہنم کے اٹھائیں گے، ایک جہنمیانگی بدن پر نہ ہو گا جب کڑا ہونے لگے گا تو لڑکھڑاکر
مر چکا (تکسیر النبی)

۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ بدد اور فخر پر کی
فعل میں مسخ ہو جائیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ کیا وہ تو عید و رسالت کا
اقرار کرتے ہوں گے فرمایا ہاں (یہ اسے نام) نماز۔ روزہ۔ حج بھی کریں گے۔ صحابہ
نے عرض کیا۔ آخر میں کیا حال کیوں ہو گا فرمایا وہ آکالت مستقبل۔ رقامہ جوتوں اور
طلہ سازگی کے شوقین ہوں گے شراب پئیں گے۔ رات بھر مصروف ہو رہیں گے جب
صبح ہوگی تو تھرا اور غریبوں کی فعل میں مسخ ہو چکے ہوں گے۔

گمانے بھانے کے مضمر اثرات

(ایک حقیقی چکر)

(۱)۔ فرنگہ حوزہ میں ۱۹۵۰-۱۹۲۰ء تک گمانے بھانے کو فطری مقاصد کے لئے
استعمال کیا جاتا تھا۔ کام کاج سے چھٹے ہوئے لوگ با ازدواجی زندگی کے مسائل میں
لپٹے ہوئے لوگ گانا بجاتے کر محسوس کرتے تھے کہ وہ تھوڑی دیر پہلے اپنی پریشانوں کو
بھول کر اپنے رواج کو فطرت سے آزاد کر بیٹھ رہے ہیں۔ طبیعت کا بوجھ ہٹا پہل ہو جاتا ہے
اور وہ تھوڑی دیر کے بعد سکون کی غلہ سو جاتے ہیں یا مگر دوبارہ اپنے کام کاج
میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

(۲) ۱۹۵۵-۱۹۸۵ء تک گمانے بھانے کو سرکاری کاموں نے اپنے تھوڑی مقاصد کے
لئے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ خطا کسی گلوکار یا گلوکار کا گانا کوں میں مقبول مام ہو گیا

تو وہ اس گلوکارہ سے اپنے تہارتی اشیاء کی تقصیر کرواتے تھے۔ مٹائی دی پر اسے بھی کولا پیٹے دکھاتے تھے تو ان کے شراب کی مانگ بڑھ جاتی تھی۔ باغلوکار کو خاص قسم کا لباس پہنا کر لٹکا اعز و بائتر کرتے تھے تو جو اس نسل اس قسم کا لباس پہن کر لگ جاتی تھی۔ لہذا سرمایہ کار حضرات اپنے کارخانوں میں ویسٹ لباس چار کر کے خوب پیسے کاتے تھے۔ تقصیر پر اگر وہ ازار گتے تھے تو ہزاروں ڈالر منافع کما لیتے تھے۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ بپ دو کسی سے حاذر ہوتا ہے یا کسی کو پسند کر لیتا ہے تو اس کی مانند بننا چاہتا ہے اس کی طرح کھانا چنا پہننا پسند کرتا ہے۔ گلوکار حضرات کو ایک ایک چیز پر دھوا (Endoresment) کے لئے لاکھوں ڈالر ملنے شروع ہوئے تو جو جوان نسل نے اپنی توانائیاں گلوکار بننے کے لئے استعمال کرنی شروع کر دیں۔ موسیقی کے میدان میں آنے والوں کی تعداد لگ گئی۔ ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت جوان اپنی جادو بھری آواز کی سحر طرازیوں دکھانے کیلئے بے تاب نظر آنے لگا۔

(۳) 1985-2000ء تک موسیقی نے ماحول معاشرے پر اپنے گہرے اثرات مرتب کر دیے تو شیعان نے لوگوں کے ذہنوں میں سے سچے راگ اور راگینیاں ڈالنی شروع کر دیں۔ گانے بجانے والوں نے گانے کے ساتھ خاص انداز کی موسیقی اور رقص کو بھی شامل کر لیا۔ یہ موسیقی اور گانے بہت مقبول ہوئے تو اسے Populer کہنے سے Pop Music نام دیا گیا۔ ایسے گانوں کا مقصد مرد اور عورت کے درمیان جنس محبت والفت کا تذکرہ کرنا تھا۔ مثلاً

☆ To be in love (محبت کیسے کریں)

☆ Guy missing a girl (عجب اپنی محبوب کے بغیر)

☆ Pain is real but no one knows.

(درد حقیقی ہے لیکن دوجہات معلوم نہیں)

ایسے گانوں نے فرنگی ماحول میں جنسی محبت اور ہوائے فریضہ یا کرل فریضہ کے تصور کو عام کر دیا، اس کا مقصد انسانی محبت کے ماحول (Romance Culture) کو عام کرنا تھا۔ سکونوں کا لہجوں پر غور مثنویوں کے نو جوان لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے سے ناچا کر محبت کے رشتے جوڑنے لگے۔ ابتدا میں انھیں دو گانے اچھے لگتے جو پہ کیخیت بیان کرتے کہ محبت کیسے کریں۔ جب تھوڑے دنوں کی ودھتی کے بعد مساکن جمل لینا شروع کرتے ہوئے راسخیاں ہوتا شروع ہو جاتیں تو انھیں دو گانے اچھے لگتے جو محبوب اپنی محبوبہ کے بھر میں گاتا ہے۔ فرض یہ کہ ہر نو جوان کو اپنے حالات کے مطابق جس گانے کے بول اچھے لگتے وہ اپنے گھر میں اور گاڑی میں بلکہ ہر جگہ اس گانے کو تکراروں بار مانتا۔ اس طرح موسیقی کے شیدا میوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ وقت نے ثابت کیا کہ یہ کام محبت (Love) کے نام سے شروع ہوا اور آہستہ آہستہ اس نے شہوت (Lust) کا مدھپ دھار لیا۔ آج کل پاپ میوزک کے گانے انسان میں شہوت کو ابھارتے ہیں۔ اس کو جنسی خواہش پورا کرنے کیلئے براہین دہ کرتے ہیں۔ گانے، لہجہ، گاربا ہوتا ہے تو اس کے پس منظر میں نیم مریاں خوبصورت ہال گرلز کو ڈانس کرتے دکھایا جاتا ہے جو کہ جلتی پہ چادرل کا کام کرتی ہیں۔ نو جوان گانا سن کر اپنے گاہر میں ٹھس رہتے اور کسی نہ کسی صورت اپنی شہوت کو پورا کرنے کا انتظام کر لیتے ہیں۔ لہذا Love کی نیت سے جو گانے بجانے کا سلسلہ شروع ہوا وہ بالآخر اپنے مطلق انجام شہوت Lust تک پہنچ گیا۔

حی علیہ السلام کی حدیث مبارکہ سے بھی ثبوت ملتا ہے کہ موسیقی سننے سے دل میں رزق کا خیال اس طرح پیدا ہوتا ہے جس طرح بادشہ برہنہ سے زمین میں گھاس پیدا ہوتا ہے۔

(۳) فرنگی ماحول میں کلچرل رزق کی وجہ سے عین عیاری مائیں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ کئی لاکھیاں تو ۱۰ سال کی عمر میں ہی حاملہ ہو جاتی ہیں۔ گیارہ بارہ اور تیرہ سال کی لڑکیوں کا حاملہ ہو جانا تو روزمرہ کی بات ہے۔ ایسی لاکھیاں محمود اپنے بیٹے کو جلد ہی اپنے سے دور

کر دیتی ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ایسے بچے سکول کے ماحول میں جاتے ہی اپنی تنہائی دور کرنے کیلئے کسی نہ کسی کو اپنا دوست بنا لیتے ہیں۔ یہ بڑے عمر بچے اپنی وقت گزاری کے لئے مستقل اپنا گروپ بنا لیتے ہیں جسے Gang کہتے ہیں۔ چونکہ ان نوجوان لڑکوں کے لئے فحش کا سلسلہ تو ہوتا نہیں لہذا ان کا Gang ان کا خاندان بن جاتا ہے۔ وہ اپنی اپنی ضرورتیں پوری کرنے کیلئے چھوٹے چھوٹے جرائم سے کام شروع کرتے ہیں تو وقت کے ساتھ بڑے مجرم بن جاتے ہیں۔ ان کے دلوں میں ماحول معاشرے کے خلاف نفرت دھند بھرا ہوا ہوتا ہے۔ آپس میں اختلاف اور جھگڑوں کی وجہ سے نفرت کی انتہا ہوتی ہے۔ یہ اپنے آپ کو مجرم القصد لوگ سمجھتے ہیں لہذا دوسروں سے ہر چیز چھین کر لینا چاہتے ہیں۔ ایسے جرائم پیشہ نوجوانوں کی زندگی کا مقصد صرف انکار ہوتا ہے کہ دوسروں سے انتقام لود اور اپنا دھند بھڑکا کر دے۔ چنانچہ Take anger out یعنی دھند بھڑکانا کی میت سے ان لوگوں نے موسیقی اور گانے کا ایک نیا انداز شروع کیا جسے RAP میوزک کہتے ہیں۔ ان گانوں میں باقاعدہ اشعار کی بجائے آزاد عبارت اور سادہ بھری کہانی کو ہر سوز آواز میں میوزک کے ساتھ اس طرح سناتے ہیں کہ سامعین کے دل متاثر ہوتے ہیں۔ سننے والے ہمدردی کے جذبات سے متغیر ہو کر موسیقی کی اس قسم کے کردار بن جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ مسلمان نوجوان بھی اس خطرناک موسیقی کو اپنا سمجھتے ہیں، اپنے والدین کو کہتے ہیں کہ ہم گانے نہیں سنتے بلکہ سٹریٹ سٹوری سننے ہیں۔ ایسے لگونا کار عموماً اپنے لیے بالوں، بے اسٹیک لباس، عریاں جسم کے حصوں پر سنے ہوئے رنگین نشانات Tattoos اور باتھون میں گار کی جگہ سے پکڑے جاتے ہیں۔ یہ موسیقی افریقی امریکن Afro-American باشندوں نے شروع کی مگر وقت کے ساتھ ساتھ سب گورے گانے اس کی پیروی میں آ گئے۔ آج RAP میوزک نوجوانوں کی پسندیدہ موسیقی ہے۔ لڑکے اور لڑکیاں راستے میں آتے جاتے اور یہاں گئے ہوئے (Jogging)

ہر وقت واک میں جیب میں رکھتے ہیں اور بیٹن فون کے ذریعے ہر وقت میوزک می رہے ہوتے ہیں۔ کچھ لمبے کے بعد سامعین میں کھم کا اثر پیدا ہوتا شروع ہو جاتا ہے لہذا عام گھروں کے اگلے بچے بھی دھن کام کرنے کے متحمس ہوتے ہیں جو ٹینک کے ٹنگ کرتے ہیں۔ وہ کوئی نہ کوئی بڑا جرم کر کے ٹی وی اسکرین پر آتا چاہے میں اخباروں کی نعت بننا چاہتے ہیں۔ ایسے نوجوانوں سے پوچھا جائے کہ آپ کا مقصد کیا ہے تو وہ جواب دیں گے کہ Angola Prison انگولا خطرناک جیلوں کی جیل میں پہنچنا ہے۔ بھول ٹائم۔

بچی دیں پ خاک جہاں کا خیر تھا
موسیقی کی اس قسم کو ایسا فرنگی عوام نے پسند کیا بلکہ اپنے لمبے کا اعہاد بھی کیا مگر وقت کے ساتھ ساتھ نوجوان لوگوں کی وجہ سے یہ موسیقی عام ہوتی گئی۔ آج کے دور میں یہ پسندیدہ موسیقی کی بہترین قسم ہے۔ اس کی CD سی ڈی ڈی وغیرہ کثرت سے فروخت ہوتی ہیں۔ سرمایہ کاروں نے اسے اپنے ممالک کے ہر کچے کچے مکان میں پہنچا دیا ہے۔

(۵) — کانے بھانے والوں نے جب کچھ سرمائی مظلومیت کا خوب چرچا کیا اور عوام میں مقبول ہوئے تو انہوں نے چار قدم اور آگے بڑھ کر ایسی موسیقی کے سراں ایجاد کئے جو عام پس منظر کی گزارشات والوں کے دلوں کو بڑا پانے لگی۔ فرنگی ماحول میں ایسی Depression لوگوں کی بہت کثرت ہے، کوئی فحش سے دور، کوئی گھر سے دور، کوئی محبوب سے دور، کوئی بڑے چاہے میں تنہائی کا دکھ، لیکن درحقیقت اللہ تعالیٰ سے دور ہونے کی وجہ سے ایسی کا دکھ ہوتا ہے ایسے لوگ ڈپریشن کی گولیاں استعمال کرتے ہیں۔ ان کا خودکشی کرنے کو ہی چاہتا ہے۔ انہیں موسیقی کی جی قسم Heavy Metal ہیوی مٹل بہت اچھی لگتی تھی۔ موسیقی کی اس قسم میں گانے والا چلتا ہے، چلا ۲ ہے، دلوٹتی ٹائی

آوازوں سے گاتا ہے، خوب شور مچاتا ہے اور طوفان برپا کرتا ہے۔ جس طرح اکٹایا ہوا ٹوائی اپنے نمبے کا اظہار کرتا ہے یا سر جانے والا شور شعب کے ذریعے دل کا بوجھ بکارتا ہے اس طرح کی موسیقی اور گانوں کی یہ قسم بھی بہت مقبول ہو گئی ہے۔ یہ Rock میوزک کی ایک قسم کہلاتی ہے۔

(۶) شیطان نے لوگوں کو خدا پرست بنانے کیلئے اور اپنی پوجا کرانے کیلئے بعض گھڑکاروں کے دلوں میں موسیقی کی نئی قسم کے نشے پیدا کئے۔ اس موسیقی کا نام ہی Satanic worship شیطان کی عبادت رکھا گیا۔ یہ Rock میوزک کی دوسری قسم کہلاتی ہے۔ اس موسیقی میں ایسے گانے گائے جاتے ہیں جو گھس اور شیطان کی پوجا کرنے سے متعلق ہوتے ہیں۔ کئی لفظوں میں کہا جاتا ہے کہ یہ شیطان کے پہادی ہیں۔ گھس کے غلام ہیں، یہی جہازا مصلحت زندگی ہے۔ اس قسم کے گانے بجانے والی عورتیں سٹا پرائیڈ کی عریاں جسم کے ساتھ آکر گاتا کرتی ہیں، اپنے جسم کے چند اعضاء کے سوا ہر عضو کی نمائش کرتی ہیں، ان عورتوں کی شہوت کو خوب ابھارتی ہیں۔ ان کی حرکات کو دیکھ کر اور ان کے لہجے کی آواز کو سن کر نہ جہان انہیں اپنی ہاتھوں میں لینے کے لئے متحرک ہو جاتے ہیں۔ خراب خدا نام کی بیچ کر اس طرح ملایا جاتا ہے کہ ہر ریل شیطان کی پوجا کرنا سکھادیا ہوتا ہے۔ ایسے مرد بکڑ بکڑا رنگ بے ڈھنگے لباس پہنتے ہیں۔ اول بھین کا لباس پہنا گیا، پھر پٹنی ہوئی بھین کا لباس شروع ہو گیا، آجکل سٹون واش بھین Stone wash gene کا لباس عام ہو گیا ہے۔ سر ہاپکاروں نے اس کی خوب تشہیر کی چونکہ چند سالوں کے اندر ہی قسم کی بھین کارخانوں میں چار کرنے کا موقع ملا۔ ان کے کارخانوں کا مضافہ بن گیا۔ ہارکیت میں ان کے بچے ہوئے لہذا یہ کی خوب مانگ پیدا ہو گئی، اسے سے نئے آواز ملنا شروع ہو گئے۔ موسیقی کی اس قسم میں گھڑکار مرد اکڑ کالے رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں، پورے کے مختلف حصوں میں سوراخ کر کے پھلے پہنتے ہیں۔ کبھی ناک میں،

کبھی ناز میں، کبھی ابرو میں، کبھی ہونٹ میں، کبھی زبان میں، غرض عجیب و غریب جگہوں میں چلے بیٹھے کاروبار عام ہو گیا ہے۔ ظاہر میں کبھی اپنی شکل ایسی ڈالتے ہیں کہ جیسے شیطان کا بچہ کہیں سے آ گیا ہے۔ دیہاتی علاقوں میں رہنے والے کسانوں نے اپنی موسیقی کنٹری میوزک Country Music کے نام سے مشہور کر لی ہے۔

(۷) — موسیقی کی اس نئی دہڑانے سے نئے رنگ دکھائے چنانچہ ہر میوزک کی ویڈیو بنی ہے۔ اس مقصد کیلئے ایک نئی وی کونسل شروع کیا گیا ہے جو MTV کے نام سے مشہور ہے۔ موسیقی کے شائقین ہر وقت اس کونسل کے نظرات سے لطف اندوز ہوتے رہتے ہیں۔ یہ نئی وی کونسل فرنگی ملکوں کے علاوہ ہر چاروں بڑے ملک میں کھولا جا سکتا ہے۔ اس کے اثرات نوجوان نسل پر بڑی تیزی سے پڑتے محسوس ہوتے ہیں۔ یہ کونسل فقط موسیقی ہی نہیں مٹا بلکہ فرنگی تہذیب کو پھیلانے کا ذریعہ بننا چاہا رہا ہے۔ اسکو کہا جاتا ہے (Culture Through Media) تہذیب کو میڈیا کے ذریعے سے لوگوں کے دل و دماغ میں اچھار دینا۔ نوجوان کو تالا جاتا ہے کہ دنیا میں ہمارے پیدا ہونے کا مقصد یہی ہے۔

Live, Love And Laugh

Your Dreams Will Come True

(ذمہ دہر، محبت کرو، ہنسو مسکراؤ۔ تمہارے خواب پرے ہو جائیں گے)

(۸)..... شیطان کی گہری سازشیں

© غیر محسوس اطلاعات:

موجودہ سائنسی دور میں انسانی دماغ پر تحقیق کا کام بہت تیز ہو گیا ہے۔ دنیا کے بہادروں سائنسدان روزانہ اپنی ریسرچ لیبارٹریز میں بیٹھے ہوئے دماغ کی حقیقت

ذیابیطس کو دیکھنے کیلئے تجربہ بات کر رہے ہوتے ہیں۔ لہذا دونوں بدنظمی سطوات سامنے آ رہی ہیں یہ ٹیپ کی حقیقت مکمل یکنگی ہے کہ انسانی دماغ اپنے ظاہری اعضاء کو کنٹرول کرنے کے لئے صرف ۵ انٹی صد حصہ استعمال کرتا ہے جبکہ دماغ کا ۸۵ فی صد حصہ ہر وقت استعمال میں رہتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ ۸۵ فیصد دماغ کیا کام کرتا ہے یا بھی تک یہ دماغ پوری طرح کسی کو معلوم نہیں ہوا۔ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ہمارے حواس ہمارے دماغ کو ایسے نکل بھی پہنچا دیتے ہیں جو ہم محسوس کرتے ہیں مگر ایسے نکل بھی پہنچا دیتے ہیں جو ہم محسوس نہیں کرتے۔ مگر دماغ میں ان کی افکار پیش کے آنے کی وجہ سے بندے کی شخصیت پر اسکا اثر پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم نے کسی راستے پر گاڑی کبھی تو دماغ کو یہ اطلاعات ملیں۔

محسوس اطلاعات: گاڑی چل رہی تھی، رنگ سرخ تھا، پہلے آہستہ تھی،

مرد چار ہاتھ۔

غیر محسوس اطلاعات: گاڑی چلتی تھی، سڑک دیران نہیں تھی،

تجائی میں تھکے کا خطرہ نہیں تھا۔

دوسری مثال رنگوں کے بارے میں دی جا سکتی ہے۔ انسانی آنکھوں پر سبز رنگ کا اثر بہت مثبت ہوتا ہے مگر لے اٹھ قہاری نے نہ صرف اور سبزی گھاس وغیرہ کو سبز پایا ہے۔ آنکھوں پر نیلے رنگ میں ہلکے پورے کی جگہ گرین ہونے سے نفی ہے۔ اس رنگ کے نکل میں چلنے کیلئے سبز رنگ کی لائن کو استعمال کیا گیا ہے۔ سرخ رنگ بہت خطرے کی نشانی ہے۔ آگ جیسے ہی سرخ رنگ کو دکھائی ہے تو دماغ فوراً خطرے کا احساس کرتا ہے۔ اس لئے سرخ رنگ کی لائن دیکھنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ رانندہ انہوں نے روز و شب کی محنت سے چھ ماسٹوم کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہم دماغ تک پہنچانے کے لیے پہنچا سکتے ہیں۔ سرمایہ دہانہ نظام نے اس دیکھنے سے فائدہ اٹھانے کی بھرپور کوشش کی

ہیں۔ مثلاً ایک خاص قسم کی خوشبو کو اگر سونگہ لیا جائے تو انسان پر خوشمت سوار ہو جاتی ہے۔ عیش و محروں نے اس خوشبو کو کھڑت سے استعمال کرنا شروع کر دیا تا کہ ان کا کاروبار خوب چل سکے۔ ایک دوسری قسم کی خوشبو سونگے سے انسانی دماغ کی کیفیت ایسی ہو جاتی ہے کہ اس کا دل، بال و دولت خرچ کرنے کو چاہتا ہے۔ لہذا سوپ کے پڑے پڑے بپارہ فعل مشورہ نے اس خوشبو کو غیر کنز ہنر کی ہوا کے ساتھ ملا کر پھڑکا شروع کر دیا۔ یہ بات اگر بے سے ثابت ہو گئی کہ جو شخص گھر سے ایک سو روپے کا سودا خریدنے کے لئے آتا تھا، اس ماسل میں اس کی سو روپے کی چیزیں لے کر جاتا تھا۔ جب یہ حقیقت سامنے آئی تو سرمایہ داروں نے سوچا کہ کس قسم کی کوئی ایسا سلسلہ کریں کہ لوگ بے اختیار ہماری چیزیں خریدنے پر مجبور ہو جائیں۔ لہذا انہوں نے پونچھو شیڈ کو ہر جگہ پروجیکٹ کے لئے ہماری رقم سہا کیوں کہ انہیں ہم کا ایک کوہن مال خریدنے کے لئے کیسے حوصلہ کر سکتے ہیں۔ سائنسدانوں نے اس قسم کے دار بے انسانی دماغ کو مین مرضی کی اطلاعات غیر محسوس طریقے سے پہچاننے کے طریقے وضع کئے۔

● اشتہار بازی یا فشار بازی:

جب نئی دکانیں پر مختلف اشیاء کے اشتہارات دیئے جاتے ہیں تو ان کے ساتھ بیزک بھی شامل کی جاتی ہے۔ اس موسیقی میں ایک پیغام (Jingle) شامل کر دیا جاتا ہے جو انسانی دماغ میں بچکھ کر اٹک جاتا ہے۔ جب انسان چیزیں خریدنے کے لئے باہر جائے تو اس چیز کو خریدنے پر پھر اطمینان نہیں ملتا۔ اس طریقہ کار کو کانونی حیثیت مل گئی ہے۔ لہذا اشتہار بازی در حقیقت فشار بازی بن گئی ہے۔

● شیطانی جال:

موسیقی کے دار بے غیر محسوس طریقے سے انسانوں کے دماغ میں ایسا پیغام بھیجے

کے تجربات جب کامیاب ہوئے تو فتنہ کار وہ باری لوگوں نے اور کینچوں نے ہی اس سے لاکھ ٹھیس ڈالیں بلکہ شیطان اور شیطان کے چیلوں نے اسے اپنے مذہب و عقائد کے لئے خوب استعمال کیا۔ مریانی لٹریچر اور بے حیائی پھیلانے والے لوگوں نے اسے فتنوں کی موسیقی کے ساتھ شامل کر دیا۔ انہیں معلوم تھا کہ جو گانا خوب مشہور ہوگا اسے لوگ سیکڑوں دھڑکے نہیں بلکہ ہزاروں دھڑکے۔ لہذا ہزاروں دھڑکے شیطان پیغام ان کے دماغ تک پہنچ جائے گا۔ اسے بھی خطر پیغام (Back Track) کہا جاتا ہے۔ مثلاً سننے والا اپنی کچھ میں گانا سن رہا ہے مگر اس کے دماغ میں شیطان فی خیالات جنم لے رہا ہے۔ اس لئے کہ گانے کے پس منظر میں پیغام مل رہا ہوتا ہے۔ شیطان کی ہم جا کر۔ (Worship the Devil) ایک دوسرا گانا سننے والے لوگوں میں اس کے خلاف فکرت کے جذبات پیدا ہوتے تھے جب پوچھا گیا تو انہیں کہ پس منظر موسیقی میں پیغام تھا۔ اس کو گل کر۔ (Kill your Mom)

چند سال پہلے فرنگی ماحول میں ہم جنس پرست کو نہایت بری فکرت سے دیکھا جاتا تھا۔ مگر جب قانون نے اجازت دے دی تو رائے عامہ کو صدمہ کرنے کے لئے مشہور گانوں کی موسیقی میں پس منظر پیغام شامل کئے گئے۔

ہم جنس پرستی لہجہ ہے (Gays life Style)
لہذا آج فرنگی ماحول میں اگر کوئی ہم جنس پرستی کو برا کہے تو اس شخص کو انتہائی برا سمجھا جاتا ہے۔ مرد اور عورتیں سب اس طرز زندگی کو دل و جان سے قبول کر چکے ہیں۔ حتیٰ کہ لاکھ حضرات پہلے اس کے طبی نقصانات کو لایا کرتے تھے اب ان کی زبانیں بھی گنگ ہو گئی ہیں۔ ان کے لبوں پر مسکرت کی مہر لگ گئی ہے۔

اب یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ بعض کمپنیاں جو اپنی اشتہار بازی پر لاکھوں ڈالر خرچ کرتی ہیں۔ اشتہار دہانے کی قیمت لاکھوں ڈالر ہوتی ہے۔ حالانکہ وہ اشتہار تو ۱۰ فیصد

رہنمائی میں بھی بن سکتے ہیں۔ انہیں وہ حقیقت اشتہاروں اپنے پس منظر پیغام بھردانے کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑتی ہے مگر انہیں فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک ملک کی چیزوں کو خریدنے کے حوالے سے بن جاتے ہیں۔ ایک کنبھی نے اطلاع کیا کہ ہم اپنی سالانہ مدنی کا نوے لاکھ حصہ اشتہار بازی میں لگاتے ہیں جبکہ ہماری اشیاء کی فروخت اعلیٰ بازار ہوتی ہے کہ بقیہ البتہ ہم ہماری کنبھی چلانے کے لئے کافی ہے۔

● پس منظر پیغام (Subliminal messaging)

ہمارے ایک قریبی دھندلے دوست نے ایچ ڈی کے سٹوڈنٹ تھے۔ انہیں ہدفیمر نے کلاس میں چھاپا کہ انسان کو پیغام شعوری طور پر حاصل کرتا ہے اور کچھ لاشعوری طور پر حاصل کر لیتا ہے۔ طلباء نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس نے کلاس کے ۳۰۰ شرکاء کے سامنے میز دنگو کار کے ایک مشہور گانے کی شیب چلائی اور یہ چہا کہ کیا تمہیں اس گانے میں کوئی غیر معمولی پیغام مل رہا ہے؟ تمہیں وہ طلباء نے انکار کیا۔ جب کافی بحث ہوئی تو اس ہدفیمر نے اس شیب کو کم کر لیکر کنبھی پر یعنی آہستہ آہستہ پر چلا کر خایا تو اس میں دھتکے دھتکے سے یہ پیغام بھرا کیا تھا۔ اے شیطان۔ اے شیطان (O'satan, O'satan)

(O'satan)

طلباء کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

ہدفیمر نے یہ بھی بتایا کہ کنبھی اس طریقہ کار کو اپنے مذہب و مصلحت کے لئے استعمال کر رہی ہیں۔ مثلاً اگر دوائے حاسہ کو مسلمانوں کے خلاف کرنا ہے تو پس منظر پیغام کے ذریعے لوگوں کے دماغ میں مسلمانوں کے خلاف نفرت بھردیتے ہیں۔

اگر دنیا کے کسی حصے میں کثیر تعداد میں مسلمان مرد و عورتیں بچے بڑے مر جائیں تو خبریں پھرنے سے پہلے ایسی میڈیکل کنبھی جاتی ہے جس سے پس منظر پیغام پہنچتا ہے۔

کہ ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ یہ کوئی نئی بات ہے۔ جب خبریں شرمیلی جاتی ہے تو پوری دنیا میں کوئی مسلمان اس سے شرم سے منہ نہیں ہوتا، سب کا روپا پیسہ ہوتا ہے جیسا کہ کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔

آج فرنگی قومیں بڑی دلیری سے اپنی من مانی کر رہی ہیں۔ انہیں دنیا کے لوگوں کی رائے عامہ کی کوئی پروا نہیں ہے۔ وہ سمجھتی ہیں کہ دنیا اس میں جتنا برا کہے ہم اپنا سحر پورا کر لیں، بعد میں ہم سحر پیغام کے ذریعے ہم لوگوں کے ذہن اپنی طرف متوجہ کر لیں گے۔ جو لوگ آج ہمیں گالیاں نکال رہے ہیں وہ کل ہماری قمریوں کے بلی ہمارے حاکم کریں گے۔

یہ بات سمجھنی آسان ہو گئی ہے کہ جو شخص موسیقی اور گانے سننے کا عادی ہوتا ہے وہ بہت جلدی دین سے دور رہ جاتا ہے بلکہ وہ بے حس ہو جاتا ہے، مگر کے لوگ جتنی سمجھتے کریں وہ اس پر اثر ہی نہیں کرتے۔ وہ شخص ایسا پختہ گزرا ہوا ہوتا ہے کہ گناہ کو گناہ نہیں سمجھتا۔ دین کی طرف آنا بھی چاہے تو بہا اختیار ہے دین کی طرف کھینچ جاتا ہے۔ یہ سب کچھ ہم سحر پیغام کے سہارا کرتے ہیں۔ جو موسیقی کے ذریعے نیکو کاروں کو جہانوں کو بدکار بنا کر دکھا رہا ہے۔

میوزیکل انڈسٹری

(۱) موسیقی نے آئیکل میوزیکل انڈسٹری (Musical industry) کا روپ دھار لیا ہے، ریسرچ لیبارٹریز میں اس پر بہت زیادہ تحقیقی کام ہو رہا ہے۔ یہ خودشی میں بائیو میڈیسن (Bio. medicine) اور (Artificial Intelligence) مصنوعی ذہانت کے مضامین کی طرح آڈیو پروسسنگ (Audio processing) کے مضمون میں داخلہ لیا مشکل ہو گیا ہے۔ ریاضی دان حضرات اب کمپیوٹر کے ذریعے آواز کا ماڈل (Mathematical Modelling) بناتے ہیں۔ لہذا کسی انسان کی

آواز میں اپنا پیغام بھکر کر سنانا معمولی ہی بات بن گئی ہے۔ سرو کی آواز کو صورت کی آواز کی طرح جانا اور صورت کی آواز کو سرو کی طرح جانا انہیں ہاتھ کا کھیل بن گیا ہے۔ مجمع کی آوازوں میں کسی خاص بندے کی آواز کا پہچانا بہت آسان ہو گیا ہے۔ اس کو یوروں کا تجزیہ (Wavelet Analysis) کہتے ہیں آواز کی پہچان (Wave Recognition) کے کیچر پر پروگرام کے ذریعے کسی شخص کی آواز کو آسانی پہچانا اور دہرایا کیا جاسکتا ہے۔ گلوکار کے گانے کو Echo System کے ذریعے اسکی اپنی آواز سے بھر آواز میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

پہلے زمانے میں موسیقی صرف اس وجہ سے حرام تھی کہ اس میں داگ اور دانگیوں کی آوازیں شامل ہوتی تھیں آج تو اس میں موشی اور لاشی کی طرف اشارے کرنے والے پس بھر پیغام بھی شامل ہوتے ہیں لہذا موسیقی پہلے سے کئی گنا زیادہ وجہ کی حرام ہو گئی ہے۔ باضی میں موسیقی سننے والے کے احوال ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا تھا آج تو موسیقی سننے والے کا ایمان ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ باضی میں موسیقی اپنے سننے والے کو نیکی جزا دیتا دیتی تھی اور آج تو موسیقی اپنے سننے والے کو خدا بیزار بنا دیتی ہے۔ لہذا آج کی موسیقی سننا حرام، دہرا حرام اور کمال ہے۔

(۱۰)..... ایک مسلمہ حقیقت

یہ حلیم شدہ حقیقت ہے کہ موسیقی کا شوقین آدمی نیک لوگوں کے ساتھ مل کر کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو جائے اس کے دل کے اندر موسیقی کی نفرت پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ ۲۰ سالہ نیکی کی زندگی گزارنے کے باوجود اگر کبھی وہ بازار یا دکان کے قریب سے گزرے اور اسے کوئی پرانا گانا سنائی دے تو وہ بھڑک جاتا ہے۔ ایک لمحہ میں اس میں سال کی منت دھری کی دھری رہ جاتی ہے، پرانی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ اس وجہ سے موسیقی بہت زیادہ خطرناک ہو گئی ہے کہ بچپن کے گانے بچپن میں بھی نہیں بولتے۔ موسیقی کے جراثیم مرنے

تک بندے کے دماغ میں موجود رہتے ہیں۔ اچھا شخص وہی ہے جو اس مصیبت کے قریب بھی نہ جائے۔ اپنے دل و دماغ کو سہارا سے خالی رکھے۔

(۷) فلمیں اور ڈرامے

منج اور سکریں پر تماشا دیکھنے کی تاریخ تو بہت پرانی ہے مگر موجودہ دور میں ریاست کیلے طور پر اس واقعہ ہالی وڈ کو مرکزی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ لوگ اسے دنیا کا جنس دارا المکانہ (Sex capital of the world) کہتے ہیں۔ بے غور مل، سونی، کولمبیا اور کس اور ایچ بی ایم جیسے پروڈیوسروں نے فلمی صنعت پر قبضہ کر لیا ہے۔

☆ ڈرامہ (Drama)

ڈراما اس فلم کو کہتے ہیں جس میں ہانے والا کوئی سچی سکھانا چاہتا ہو۔ یا ایک سچ حقیقت ہے کہ لوگوں نے فلموں کے ذریعے ہزاروں نوجوانوں کو گمراہ کر دیا ہے مگر ایک کو بھی مسخرہ نہیں دیکھا۔ اس سے ڈرامے کے چارٹ امت کا اندازہ لگانا آسان ہے۔

● Thriller Action

تھرلر اس فلم کو کہتے ہیں جس میں بد کٹائی ہو، دہلا دینے والے مناظر ہوں۔ ایسی فلموں کو دیکھ کر بچے بد کٹائی کے طریقے سیکھتے ہیں، چوری کرنا اور قتل کرنا سیکھتے ہیں۔ بعض اوقات سنا بھی میں اپنی زندگی برباد کر بیٹھتے ہیں۔

کامیڈی Comedy

کامیڈی اس فلم کو کہتے ہیں جس میں جنسی مذاق کا پہلو غالب ہو۔ دیکھنے والے صرف وقتی طور پر ہی خوش نہیں ہوتے بلکہ وہ چوری زندگی کو کامیڈی بنانے کے چکر میں

ایسے لکھتے ہیں کہ اسے زیر پڑی بنا دیتے ہیں۔

کارٹون Cartoon

کارٹون۔ بچوں کے دل بہانے کے لئے مختلف شکلوں والے ہانوروں پر مضمون کرداروں کے ذریعے قلم کھائی جاتی ہے۔ بچوں سے ہی بچوں کے امور سے حیا کمال دیا جاتا ہے۔ جس طرح بچوں کے ذریعے بچے کو انہیں سکھائی جاتی ہے۔ کارٹون دیکھنے کا ایسا چمکا چمکا ہے کہ ہمارا قصہ ہوتی ہے تو وہ ہمارے مگر کارٹون دیکھنے میں فرق نہ آئے۔

سائنس فکشن Science fiction

سائنس فکشن۔ سائنس تصورات کے مطابق بعض کے حالات کی تفسیر بھی کی جاتی ہے۔

رومانس Romance

رومانس۔ ان فلموں میں محبت کرنا یا اس کو بہانہ چھوڑنا اور بھلا سکھایا جاتا ہے۔ ہمارے لوگوں بچے بچوں کو عشق عشق کے لالچ لالچ کے لئے ہی آسانی ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہیں جن کے حساب سے ان کے کلا ہوتے ہیں۔

☆ G۔ جنرل رومانس سے متعلق فلم

☆ PG۔ (Parental Guidance) ماں باپ خود پاس بیٹھ کر اپنے

بچے کو فلم دکھائیں اور سمجھائیں۔

☆ PG13۔ ماں باپ سبھی سال تک کی عمر کے بچوں کو اپنے پاس بیٹھ کر فلم

دکھائیں۔

☆ NC17۔ (No child less than 17) یہ فلمیں فحاش اور مریانی

سکھانے کے لئے ہوتی ہیں۔

☆ R - (Restricted) یہ فلم براہِ آدمی نہیں دیکھ سکتا چونکہ اخلاقی گندہوں سے بھری ہوتی ہے۔

☆ X - (Last) ایسی فلم جو انسان میں شہوت کو بیدار کرتی ہے۔

☆ N - (Nude) یہ فلم جس میں کام کرنے والے مرد اور عورتیں اپنے جسم کے پوشیدہ حصوں سے لباس اکادہ رہتے ہیں۔

☆ S - (Sex) یہ فلم جس میں کام کرنے والے مرد اور عورتیں آپس میں زنا کاری کرتے دکھائے جاتے ہیں۔

یہ تفصیل اس لئے دی گئی ہے کہ والدین کو اندازہ ہو سکے کہ ان کے بیٹے بیٹیاں اگر کسے پر ویلج فلم لاکر دیکھتے ہیں تو وہ اس میں کیا کچھ دیکھتے ہوں گے۔ سکول کے نو جوان لڑکوں سے اطلاع ملی ہے کہ لڑکے جنلے بھانے سے لڑکی کو تنگی سے تنگی کر دیکھتے ہیں۔ فلم دیکھ کر لڑکی پر شہوت کا کاغذ طلب ہو جاتا ہے کہ وہ زنا کاری کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ بعض مرد عورتیں بچوں کے درمیان اپنے گھر کے مردوں سے چوری چھپ کر کسے کی ویلج دکھا کر دیکھتی ہیں۔ یہاں پر اشتقاق ہے کہ ایک دوسرا کی عادت پڑ جائے تو پھر نئے کا نام ہی نہیں لیتا۔ بعض مرد عورتوں میں مرد عورت کو گندے گندے طریقوں سے اپنی شہوت چوری کرتا ہوا دیکھتے ہیں بلکہ وہی سب کچھ اپنی بیوی کے ساتھ آزمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے یہاں بیوی میں محبت کی بجائے قاصطے پڑ جئے شروع ہو جاتے ہیں۔ عورتیں فلموں میں کام کرنے والی تو ہوں ایکڑوں کا لباس دیکھ کر وہاں لباس پہنانے کی کوشش کرتی ہیں اسی سے فیشن پرستی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

بعض ماں باپ اپنے بچوں کے مردانہ کپڑے دیکھ کر غصے دیکھتے ہیں۔ ایک پانچ سال کے بچے نے تاپا کر میں شام کے وقت والدین کے ساتھ بیٹھ کر خوب فلم دیکھی ہوں۔ جب کوئی عکس منظر آ جاتا ہے تو ای جیسے آنکھیں بند کرنے کے لئے نکلتی ہیں۔

میں آنکھیں بند کر لیتا ہوں مگر ہر ایک سوداغ سے دیکھتا رہتا ہوں۔ ناشی میں لوگ ہمیں دیکھتے ہیں ہال چلایا کرتے تھے تو انہیں چٹائی کا ڈر ہوتا تھا۔ آج دی سی آر نے ہر ہر گھر کو سینما ہال بنا دیا ہے۔ ناشی میں لوہاں لوگ اگر کسی لڑکی سے عشق نکالی کرنا چاہتے تو بٹنے کے لئے چاروںوں پانچ بھٹا پڑتے تھے آج تو سکریمن کے ذریعہ وہ جو چاہیں لڑکی کو دکھائیں والدین کو خبر ہی نہیں ہوتی۔ ناشی میں اگر مرد کسی عورت سے بہکاری کرنا بھی چاہتا تھا تو عورت کا راضی ہونا مشکل ہوتا تھا۔ آج تو فلموں کے ہنسی حاضر دیکھ کر لڑکی پہلے ہی تیار ہوتی ہے کہ کاش کوئی مرد اس کے پاس آ جائے۔ فرنگی ٹی وی اسٹیشنوں پر رات بارہ سے دو بجے تک منگنوں کا کلب (Nude Club) کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں جس میں مرد اور عورت بے لباس حالت میں مختلف اعضاء سے جنسی عمل کرتے ہیں۔ مسلمان منگنوں کے نو جوان بند کروں میں کیا کچھ سب کر دیتے ہوتے دیکھتے ہیں تو انہیں اسلام میں پابندیوں اور سختیوں کا خطرہ آئے لگ جاتی ہیں۔

آج کے دور میں ٹی وی کا دیکھنا کئی گنا زیادہ نقصان دہ اور حرام ہو گیا ہے۔ جس گھر میں ٹی وی ہو کچھ لوگ اس گھر میں شیطان کی ایک بری گینڈ فوج موجود ہے۔ بعض لوگ گھر میں ٹی وی دیکھنے کا یہ ذرا چٹن کرتے ہیں کہ ہمارے بچے مسائے کے گھر جا کر ٹی وی دیکھتے ہیں اس بھڑکی کی وجہ سے ہم نے اپنے گھر میں ٹی وی دکھایا ہے۔ یہ تو ایسی مثال ہوئی جیسے وہ پہلے کہہ رہے ہوں کہ کیا کریں ہمارے بچے باہر جا کر زہر کھاتے ہیں لہذا ہم نے گھر میں اپنے ہاتھوں سے انہیں زہر کھانی شروع کر دی ہے۔

ٹی وی کے بد اثرات گھر کے لوگوں میں سب سے زیادہ بڑی برپا پڑتے ہیں۔ مرد لوگ سکریمن پر روزانہ خوبصورت عورتوں کو دیکھتے ہیں تو انہیں اپنی بیوی میں کوئی کشش محسوس نہیں ہوتی۔ انہیں خوب سے خوب تر کی ہوس ہو جاتی ہے۔ گھروں میں میاں بیوی کے درمیان محظروں اور طلاق کی شرح میں اضافے کا ایک سبب یہ بھی ہے۔

دیکھنے بھی لی وہی اور یہی ہم دینِ حفاظ ہیں ہوں لگتا ہے کہ جیسے ایک دوسرے کے کزن ہیں۔

انٹرنیٹ یا انٹرنیٹ (Internet or Enter net)

انٹرنیٹ کمپیوٹر کے مکملش کو کہتے ہیں۔ جسے Enter net جال میں بخش جانے کو کہتے ہیں۔

ہر دن دور کی قطعی صورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے فرنگی سماج نے انٹرنیٹ کا سلسلہ اس لئے شروع کیا تھا کہ طالب علم حضرات کو معلومات کے حصول میں آسانی پیدا ہو جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ معلومات حاصل کرنے کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا صحیح استعمال تو اپنی جگہ مگر استعمال بہت زیادہ ہونے لگ گیا۔ ہے۔ شیطان اور شیطان کے کارندوں نے انٹرنیٹ کتب کو غلط استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے سے دوستی کرنے کیلئے انٹرنیٹ پر جھنگ کرتے ہیں۔ اب تو ایک دوسرے کو لگاں تباہ بھی کیجئے ہیں۔ چنانچہ ایسی مثالیں بھی سامنے آئی ہیں کہ مسلمان لڑکیوں نے کافر لڑکوں کے ساتھ انٹرنیٹ پر دوستی کر لی۔ بعض جگہ تو یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ انٹرنیٹ دوستی کی وجہ سے لڑکی اچھا گھر چھوڑ کر اچھے دوست لڑکے کے پاس چلی گئی۔ اپنے خاندان کی عزت کو خاک میں مل گئی۔

انکڑ میں آپ کہتے ہیں کہ ہمارے بچے بروقت نہ حاضری کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں کیا معلوم کہ وہ کیوں لڑکھیں پر بیٹھے گشتوں میں اپنے دوستوں سے عشق و محبت کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اس مرض میں صرف نوجوان ہی گرفتار نہیں ہیں بلکہ بعض بڑے بھی برابر کے شریک ہیں۔ وہ بھی نوجوان لڑکیوں سے اس طرح جھنگ کرتے ہیں جیسے کوئی نوجوان لڑکا کر رہا ہو۔

میرزاں دلاشون پیرا نے والے چشہ در لوگوں نے انٹرنیٹ کو اپنے مذموم مقاصد کے

لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ لہذا میں کرکٹ کاٹھ کے ذریعے رقم کھینچ دلی جائے تو وہ لگی نو جوان لڑکی کی تصویر پیش کرتے ہیں۔ پھر مقررہ میں منٹ یا آدھا کھینے کے لئے وہ لڑکی شہوت آمیز حرکات کرتی ہے۔ انہی کی نقش نگار کرتی ہے۔ نو جوانوں کی تصویر دیکھ کر لہو لگشکو کہن کر شہوت سے بے حال ہو جاتے ہیں۔ پھر چاکو دنا چاکو طریقوں سے شہوت کو پورا کرتے ہیں۔ اگر کوئی طالب علم یا عورت پر بیٹھا ہوا اپنا کام کر رہا ہو تو اچانک سکرین پر پیش رو لگی لڑکیوں کی تصویریں آ جاتی ہیں۔ بچے نکسا ہوتا ہے اگر ہمارے ساتھ رابطہ کرنا چاہتے ہیں تو اس خبر پر رابطہ کریں۔ چند لمحوں کے لئے یہ اشتہارات چمک نو جوانوں کی زندگیوں میں بڑا دور کرنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

بعض مرتبہ ای سیل میں اسٹے برے مضامین وصول ہوتے ہیں کہ جن کو چھٹا روحانیت کی سوسہ ہوتا ہے۔ انٹرنیٹ پر اسلامی نام لی ویب سائٹ ہوتی ہے لیکن اسلام کے خلاف کام ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ تحقیق کی گئی تو پتہ چلا کہ ایک ہمدرد اسلامی ویب سائٹ کے نام پر اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کرنے میں مصروف تھا۔ نو جوانوں انٹرنیٹ سے مختلف مضامین چاہ کر کچھ لیتے ہیں کہ یہ اسلام ہے خانا کہ اس کا اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہوتا۔ حالات و واقعات کو بد نظر نہ کہ یہ سچہ کلام ہے کہ انٹرنیٹ اور حقیقت انٹرنیٹ (چال میں پھنسو) میں پنا ہے۔ نو جوانوں کا اس سے دور رہنا ہی اچھا ہے۔

ویڈیو گیم

فرنگی کہانیوں نے بچوں کا دل ہلانے کے لئے کھینچ کر پانک ایسی میوز چارٹی ہیں کہ بچہ جن کو تکمیل نہ جھٹھتی ہی نہیں ہیں۔ ایک گیم بنانے کے لئے کئی ٹیموں کو ٹھکر کام کرنا

پڑتا ہے۔ مثلاً (1) Graphic Designer گرافک ڈیزائنر

(2) Game Designer گیم ڈیزائنر

(3) Programmer کھینچ کر پروگرامر

(4) Music Designer میوزک ڈیزائنر

(5) Color Designer رنگ ڈیزائنر

(6) Psychologist ماہر نفسیات

گیم ڈیزائن کرنے کے لئے تقریباً ۴۰۰ ماہرین ٹیٹل مکر کام کرتے ہیں۔ ماہر نفسیات حضرت بچوں کی نفسیات کو سامنے رکھ کر ایسی گیم بناتے ہیں کہ بچے کا دل اس پر عاشق ہو جائے۔ وہ کسی حال میں گیم کی جان لیو نہ بھڑے۔ اسی لئے جب بچے گیم کھیلتے بیٹھے ہیں تو انہیں نہ سکول کی پڑھائی یاد رہتی ہے، نہ نماز تلاوت کا دھیان رہتا ہے۔ ایک قریبی مزین نے اپنے بچے کا واقعہ سنایا کہ وہ مصفا کی نماز کے بعد گیم کھیلتے بیٹھا اور اسی جگہ بیٹھے بیٹھے صبح کر دی۔ حالانکہ گیم کھیلتے میں آنکھ بھی مشغول، دماغ بھی مشغول اور دونوں ہاتھ بھی مشغول ہوتے ہیں مگر گھنٹوں سکرین کے سامنے بیٹھے رہتا بھی عجیب معاملہ ہے۔ ظاہر میں تو بچے ٹھہر آتا ہے کہ گیم کے ذریعے بچے اپنا وقت بہت ضائع کرتے ہیں۔ نماز پڑھنے میں کوتاہی کرتے ہیں لیکن گیم کی میوزک میں جو ایسی مہذب نظام دہینے جاتے ہیں اور تمام لوگوں کو مطمئن نہیں ہوتے۔ ان گیموں کے اندر ایسا زہر بھرا ہوتا ہے کہ بچے بہت جلد دین سے دور ہو جاتے ہیں۔

بڑی عمر کے لڑکوں کے لئے جو گیم تیار کی جاتی ہے اس میں لڑکیوں کی فریادی تبادیل دی جاتی ہیں۔ صرف ظاہر ہے کہ جب بچے کی تو شدت بڑھنے لگی۔ نتیجہ راز کاری پر جان لگے گا۔

(۸) ٹاول اور افسانے

آج کل مطلق تہذیب کی بنی سے نئی شعوری پر مشتمل ٹاول لکھے جا رہے ہیں۔ اخبار جہاں وغیرہ میگزین بھی ایسی کہانیاں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ تئیں عورتیں تئیں

کہانیاں کے عنوان پر ایسے ایسے واقعات لکھے جاتے ہیں کہ جو ان کے لاکھوں انہیں شوق سے پڑھتے ہیں اور بعض مرتبہ خود بھی ویسا ہی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جو جو جہنم کسی سے آسانی نہیں کر سکتے وہ عہدائی افسانے کی کہانیاں اپنے ذہن میں سوچ کر میں گناہوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ خیالات ٹاپاک ہو جاتے ہیں، گونا گوں لذتوں میں بھی کرتے ہیں مگر دل میں خیراتی محبوب کی تصویر بھائے بھرتے ہیں۔ لذت پڑھتے ہوئے بھی اسی کی یاد میں منہمک ہوتے ہیں۔ میں لگتا ہے کہ جیسے ایک خیالی بہت کی پوجا کر رہے ہوں۔

فرنگی ممالک میں پورنو گرافی (Pornography) کے نام پر بالکل ننگی تصاویر چھاپی جا رہی ہیں۔ بالغ حضرات کی کشش کے لئے عورتوں کے جسم کے پوشیدہ حصوں کی قریب سے لی گئی تصاویر بکھیتی ہیں۔ ان تصاویر کو دیکھنا اس قدر فساد کا باعث ہے کہ شہوت کے مارے بڑے بڑے حاکم و حاکم جو ان میں جاتے۔ ایک فرنگی ملک میں ایک چھوٹا عورت کی تصویر دکھائی گئی، چکر (Sex champion) ٹیکس چیمپئن کہلائی۔ اعلان کیا گیا کہ اس نے یکے بعد دیگرے تین سو مردوں سے زنا کر دینے کا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ کھار نے جنس ٹاپ کو بھی لٹ بال کے کھیل کی مانند بھٹا شروع کر دیا ہے۔ جتنا چاہو اسے کول کرو۔ میدان کھلا ہوا موجود ہے۔

(۹) خاندانی منصوبہ بندی (Family Planning)

آج کل خاندانی منصوبہ بندی کی سرکاری مہم بھی زنا اور بے حیائی کے فروغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ بھوک و آبادی کے نام پر یہ ایک استعماری سازش ہے جسے ہمارے اور ہر مسئلہ کو دیا گیا ہے۔ دنیا کی وہ ممالک کی ہر دیکھے بغیر میڈیا کے ذریعے اسے

عوام کے ذہنوں میں راسخ کیا جا رہا ہے۔ خود چارٹر ملو لہجے تو اس کم کے مدنی اخلاقی
سعاشی اور معاشرتی نقصانات بہت زیادہ ہیں جسکی افکوس کہ قصوری حریوں کے اور ہے
ان کو فائدہ کا کرکٹ کیا جا رہا ہے۔

خود کا نام جوں رکھ دیا اور جنوں کا خود
جو چاہے ان کا من کرکھ رہا کرے
اس پر دگرام کے معاشرے پرچ نے والے کچھ سزاواژات کو اختیار کیا کیا جا رہا ہے۔

قرآن میں شریعت سے بغاوت

(۱) اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت میں ایک دوسرے کیلئے جنسی کشش اور لذت اس لئے رکھ
دی تاکہ نسل انسانی میں اضافہ ہو سکے۔ لیکن مصوبہ بندی والے یہ چاہتے ہیں کہ صرف
لذت اور مشیت تو پوری ہو لیکن نسل انسانی میں اضافہ نہ ہو۔ جو حیثیت این دی کے بالکل
خلاف ہے۔

(۲) نبی علیہ السلام نے فرمایا

لَا تَزْنُوا الزَّوْجَ الْفَاحِشَ وَلَا تَزْنُوا الزَّوْجَ الْفَاحِشَ وَلَا تَزْنُوا الزَّوْجَ الْفَاحِشَ
اور زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے چھنے والی عورت سے نکاح کرو میں ناپاست
کے ان تمہاری کلوت کی بنا دوسروں استوں پر لڑ کر دوں گا: (ابو داؤد: ۴۸۸۸)
تو یہ مصوبہ بندی والے بڑے کریم علیہ السلام کے لڑکر توڑنا یہ ہے ہیں۔ (معاذ اللہ)
(۳) نسل انسانی کی بڑا کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی شرع پیدا کیں و اسوات میں آئیں
تو ان قائم کر رکھا ہے اور اس میں ہندوب و عورت کی اپنی کیمتیں ہیں۔ جس جان کو کیم
و دیا میں اتار دیتے ہیں اس کیلئے رزق کیم مہارتے ہیں۔ اس میں اگر کوئی اپنی عقل
و دماغ کے کرا کھٹے کچے ہوئے چاہنگی اور اس کھٹے ہوئے چاہنگی اور آپادی کم کرتے

کے منصوبے بھی بنائے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے سواۓ اللہ کوئی اللہ تعالیٰ کی خدا کی میں مداخلت ہے جا کرنا چاہتا ہو۔ یہ محض ایک حماقت ہے اور کمزوری ایمان کی بدشاخ دلیل ہے۔

(۴) ضیاء ولادت کے سلسلے میں بھی اصل تا جائزہ طور پر گراویا جاتا ہے۔ جو ایک جان کے نکل کے دوسرے میں آتا ہے۔ جس پر روز قیامت پوچھ ہوگی۔

(۵) ضیاء ولادت کے کسی جائزہ طریقے کو اختیار کرنا ایک ہی صورت میں جائز ہے جب والدہ کی صحت کو کسی قسم کا خطرہ لاحق ہو۔ اس کی جان کو بچانے کیلئے کوئی باغی عمل شریعت اختیار کرنا درست ہے۔ لیکن اس میں ایک جان کو بچانا مخصوص ہے نہ کہ باقی کو گم کرنا۔

تہذیبی اثرات

قائم نامی منصوبہ بھڑی کی اس کم میں ریلوے، ٹیلی وی ما خبریات اور دیگر ذرائع اطلاع کے ذریعے ضیاء ولادت کی ترغیب کچھ اس انداز میں دی جاتی ہے کہ کہ میاں بھڑی کے جنسی تعلقات کی وہ باتیں جن کو کھیلے عام بیان کرنا پہلے ہمارے معاشرے میں باعث شرم سمجھا جاتا تھا اب ان کا بیان کرنا تاہم شرم نہیں سمجھا جاتا بلکہ اب یہ ہمارے گھر (تہذیب) کا حصہ بن چکا ہے۔ جزیل شعور، مدرکیت اور دیگر پبلک مقامات پر باغی عمل ادویات اور آلات کو بڑے نمایاں انداز میں دکھایا جاتا ہے۔ جن پر بڑی عمر کے افراد کے ساتھ ساتھ کم عمر بچوں کی بھی نظر پڑتی ہے اور عطریات جس کی بنا پر وہ بھی جلد ہی جان ہاتے ہیں کہ جن کا مقصد کیا ہے اور طریقہ استعمال کیا ہے۔ گویا منصوبہ بھڑی کی عظیم معاشرے سے شرم و حیا کی جڑیں اکھاڑنے میں جو سہارا دے رہی ہے۔

فروغ نرانا

باغی اصل آلات اور وہاں کی کھیلے عام دستیابی (availability) کی وجہ سے۔ اس تنظیم کا نتیجہ جائزہ جنسی تعلقات کی کثرت کی صورت میں نکل رہا ہے۔ لیکن جب ان چیزوں سے آگاہی نہیں تھی اور دستیابی نہیں تھی تو صورت کو بدنامی کا ذریعہ بناتا تھا

جس وجہ سے وہ کسی قسم کی فلاح حرکت کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ لیکن اب منصوبہ بندی کا لکچرچہ اور ادبیات کے دستیاب ہونے کی وجہ سے اب ان ترغیبات کا کام کرنے میں جو ایک ذرا مالغ تعاون ہو گیا ہے۔ اس طرح خدائی منصوبہ بندی کی یہ ہمہ ذکاوت کو فروغ دینے کا ایک اہم ذریعہ بن گئی ہے۔

معاشی اثرات

خدائی منصوبہ بندی والے اس بات کو بہت اچھا لیتے ہیں کہ بچے زیادہ ہوں گے۔ وسائل میں کمی آئے گی۔ یہ بات کہنے والے صرف یہ سوچتے ہیں کہ ہر نیا آنے والا وسائل کو استعمال کرے گا جس سے وسائل میں کمی آئے گی۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو وسائل پیدا کرنے کی صلاحیت بھی دی ہے۔ اسے کھانے والا منہ تو ایک ہی دیا ہے لیکن کام کرنے والے ہاتھ دو دیے ہیں۔ یہی بات تو یہ ہے کہ جنسی افراطی قوت زیادہ ہوتی ہے انہی ہی وسائل پیدا کرنے کی قوت بھی بڑھ جاتی ہے۔ منصوبہ بندی والوں کا یہ جملہ غور ہے کہ ”بچے دو ہی اچھے“ اس کا اگر عمل سلیم کے ساتھ جائزہ لیا جائے تو مظلوم بھگتا کہ اگر سب لوگ اس پر عمل کریں تو ایک لاکھ کے بعد معاشرے میں جانوروں کی جگہ پر بڑھوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ اب وسائل کو استعمال کرنے کا نہیں وسائل کو پیدا کرنے والے ہاتھوں کا مسئلہ سامنے آ جائے گا۔ تجربہ کی بات ہے کہ جن ممالک میں مالغ مل جیڑ دن کا استعمال بڑھ گیا ہے، انہیں افراطی قوت کیلئے دوسرے ممالک سے مدد مانگ کرنا پڑ رہا ہے۔

صحت انسانی پر اثر

منصوبہ بندی کے تحت مالغ مل جتنی بھی اور بات استعمال کی جاتی ہیں۔ یا نس بندی وغیرہ کے آپریشن کیے جاتے ہیں اس کے انسان کی صحت پر بہت مضر اثرات

پڑتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مذکورہ سوئیں احمقانہ کرنے سے جسم میں زہریلے مادے (Toxication) پیدا ہوتے ہیں۔ جو بہت ہی تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ اور بعض کیسوں میں قوائی صبیحہ سورجھال میں جاتی ہے کہ تجزیہ موت کی صورت میں نکلتا ہے۔ مٹی ہاں۔ یہ مکافات عمل ہوتا ہے۔

مصدقہ پالاجیان کردہ تمام نکات کا سبب باب یہ ہے۔ حاکمانی مخصوص ہندی قوائیں قدرت کے سراسر خلاف ہے۔ اس سے مسجد فرائض حاصل ہونے کی بجائے ہلاک ہے حیاتی اور ذاکر و غافل رہا ہے۔ لہذا اس کے سبب کی ضرورت ہے۔

شریعت محمدیؐ کی اہم اصول و ضوابط

شریعت محمدی ﷺ کا مومن و عاقل دیکھنے کے ساتھ اسے سے مریانی و ملاشی کو ختم کرنا حق و صرف رہا ہے بچے کا حکم دیا گیا اس کے ذرا رخ کو بھی حرام قرار دیا۔ مثل مشہور ہے کہ شہرے گا بنس نہ بچے کی ہانسی۔ جس منزل پہنچ جائے اس کا ساتھی کیا ہے۔ لہذا ہر کام جہز نامی ملوث ہونے کا اور یہی ملوث ہے شریعت محمدی سے منع کر دیا گیا۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

(۱) عورت کا نام

فقہاء نے اس بات کو پسند کیا ہے کہ عورت کا نام غیر عزم کے سامنے ظاہر نہ کیا جائے۔ اگر کہیں بتا بھی دے تو نام صیب، بشیر، سیف، مدد، فقیر اور بنت احمد جیسے نام اپنے عزم مردوں کے حساب سے بتا دیئے جائیں۔ البتہ شامخی کارڈ یا پاجھوٹ کا معاملہ ہر قوزائی نام لکھا جائے۔ اولیٰ نام بھی کشش ہوتی ہے۔ لیکن ہے کہ ماسر

نئی نوجوان کو عاصروں کی لڑکی سے تعارف کا موقع ملے تو نام کی مٹا بہت کی وجہ سے دونوں ترس پڑ جائیں۔

(۲) عورت کی آواز

عورت اپنے گھر میں آہستہ بولنے کی عادت ڈالے۔ اتنی اونٹنی آواز سے پھانسیخ ہے جس سے عورت کی آواز بلا مشغولہ فہم تک پہنچے۔ اسی لئے اگر عورت لڑا ہوا جماعت پر حدی ہے اور امام کو جھوٹا پیش آ جائے تو عورت آواز سے سنان اللہ لہو نہ کہے بلکہ ایک احمک کی پشت کو دوسرے احمک کی پیٹھ پر مار کر آواز بند کرے۔ بعض فقہاء نے عورت کی آواز کو ستر میں شامل کیا ہے مگر مجاہد کا یہ ہے کہ آواز ستر میں شامل نہیں ہے۔

(۳) عورت کی آواز میں لوج نہ ہو

اگر کسی انجینیئروں سے پردے کی ٹوٹ سے بھی باتیں کرنی چاہی تو بھی آواز میں لوج اور شیرینی پیدا نہ ہونے چاہئے تاکہ کسی بد باطن کو سیلان نہ ہونے پائے۔ اور شاہد باری تعالیٰ ہے۔

لَا تَقْرَأْ مِنْهُنَّ بِالْقَوْلِ يُنْكِنُ الْفَيْءُ لِيَنْفَرِ مِنْهُنَّ قَوْلٌ وَلَٰكِنْ قَوْلٌ
مُّتَوَرَّكٌ (احزاب ۳۳)

اور چاہا کہ باتیں نہ کر دو کہ جس کے دل میں روک ہے وہ کھینچ کرے۔ اور تم سب سے بات کرو

عورت جس بازو اور انداز اور نئی و شیرینی سے خاندان کے ساتھ گفتگو کرتی ہے وہ اسی کے لئے خاص ہوتی ہے۔ دوسرے مرد سے اس انداز میں بات نہیں کر سکتی۔ طبر مزہ سے بات کرنے میں اب دلجو و بے تکلفی رکھا جائے۔ ایسی لگی لپٹی باتیں کرنا جس سے مرد کی

طبیعت میں انسانی خواہش دیندار ہوا اس سے پرہیز کیا جائے۔

علامہ شافعیؒ نے لکھا ہے "کوئی تاکہ صوت الصرۃ کا مطلب پتہ لگے کہ ہم بات چیت کو اجاڑ کیجے ہیں، ہم بوقت ضرورت غیر عزم سے عورت کی گفتگو کو جائز کیجے ہیں مگر اس کو اجاڑ نہیں کیجئے کہ عورت اپنی آواز میں شیرینی اور ہلاکت پیدا کرے جس سے مردوں کے دل ان کی جانب مائل ہو جائیں۔ اسی وجہ سے عورتوں کو لالہ لہجہ دینے کی اجازت نہیں دیتے کہ اس میں غرش آوازی سے کام لیا جاتا ہے (ردالمحتار/۴۸۴)

(۴) عورت کا سلام کرنا

جس طرح مردوں کو عزم دیا گیا ہے کہ وہ راستہ چلتے ہوئے واقف اور ناواقف سب مردوں کو سلام کریں۔ اسی طرح عورت کے لئے یہ عزم نہیں ہے۔ عورت راستہ چلتے ہوئے غیر عزم مردوں سے سلام نہ کرے۔ ہاں اگر واقعیت ہو پارہے ہوئے داری کا قافل ہو تو پردے میں وہ کر سلام کر لے تو جائز ہے، مافصل یہی ہے کہ عزم مردوں کے درجے سے سلام پکچھا ہے۔

(۵) عورت کا جھوٹا پانی

عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنا پانی یا کھانا کسی غیر مرد کو پیے۔ یہ بات غیبی پیغامِ مسمانی کا حصہ ہے۔ ہاں اگر مہمان مردوں کا پچا ہوا کھانا ہو تو عورت اس میں سے برکت کے لئے یا ضرورت کے لئے کھا سکتی ہے۔ مگر مسالے کا انحصار یہ ہے۔ نیکی کی نیت ہے تو جائز اور برائی نیت ہے تو ناجائز ہے۔

(۶) عورت کے کپڑے

عورت اپنے کپڑے ایسی جگہ نہ لٹکائے یا رکھے جہاں غیر عزم مرد کی نگاہ پڑتی ہو۔ یا جہاں غیر عزم مرد کو کھینچے ہر چہوئے کا موقع مل سکا ہو۔

(۷) عورت کے ہال

عورت اگر اپنے سر میں تنگھی کرے اور ہال گریں تو انہیں کسی پوشیدہ جگہ پر چھپا دیا جائے اسکی جگہ نہ کئے جہاں غیر مرد اس کو دیکھ سکیں۔

(۸) عورت چھپکی زینت ظاہر نہ کرے

عورتیں اپنے ہاتھ اور پاؤں میں مختلف زیورات پہنتی ہیں۔ اگر اس میں سے گونگر و وغیرہ کی آواز پیدا ہوتی ہے تو منع ہے۔ کیونکہ یہ دیکھی آواز یا ہلکے دھکے ہلکا اوقات کثرت و ساد کا سبب بن جاتی ہے تفسیر کبیر میں ہے کہ جب مرد عورت کی پازیب کی آواز سنتا ہے تو اس کے اندر جنسی خواہش بڑھ جاتی ہے۔

ملکوت شریف میں روایت ہے کہ ایک آزاد کردہ لوطی ایک بچی کو لیکر حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ لڑکی کے پاؤں میں نیچے والا زہر تھا۔ حضرت عمرؓ نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے۔

”نَحْنُ مُخْلِ جَزْمٍ فَيُكَلِّمُ“

[ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے] (ابوداؤد)

ایک دفعہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک عورت بیٹھنے والا زہر دیکھ کر داخل ہوئے گی آپ نے اسے روک کر فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے

لَا تَدْخُلُ الْمَرْءُ نِسَاءً يَتَنَاقَضْنَ جَزْمًا

[اس گھر میں فرشتہ داخل نہیں ہوتا جس میں گھنٹی بجے]

(۹) عورت بے پردہ ہو کر نہ نکلے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَلَا تَبْلُغْنَ فِي مُنتَهَى (اور نہ ظاہر کر رہا پانی زینت)

ایک حدیث پاک میں مذکور ہے کہ جب عورت بے پردہ ہو کر گھر سے نکلتی ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے لعنت کرنا شروع کر دیتے ہیں جب تک وہ لوٹ کر واپس گھر نہیں داخل ہو جاتی۔

(۱۰) عورت بن سنور کرنے لگے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

المرأۃ نسۃ الزینۃ لی غیر اهلہا کمثل غلۃ یوم الغنۃ لا یورد لها (ابن کثیر ج ۳ ص ۷۷)

(اپنے اہل و عیال کے سوا دوسرے لوگوں میں بن سنور کر جانا ایسا ہے جیسے قیامت کے دن کی چارکی جس کے لئے کوئی روشنی نہ ہو)

(۱۱) عورت خوشبو لگا کر نہ لگے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

المسرة اذا استعطرت لم یجلس فیہی کذا و کذا یعنی
والہ (ابن کثیر ج ۳ ص ۷۷)

(جو عورت خوشبو لگا کر بٹھاتی ہے وہ بھی ذاتیہ ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک عورت سے سردار ملاقات ہوئی جس سے خوشبو بڑھ رہی تھی۔ آپ نے پوچھا کہ مسجد سے آ رہی ہو۔ اس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا کیا تم نے خوشبو لگائی ہوئی ہے۔ کہنے لگی جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو عورت خوشبو لگا کر مسجد میں آتی ہے اس کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا ہے۔ چنانچہ وہ عورت پلٹ کر گھر گئی اور کپڑوں کو اچھی طرح دھویا۔ (ابن کثیر ج ۳ ص ۷۷)

آج کل کی عورتیں اتنی خوشبو لگاتی ہیں کہ تیار سرد کو بھی پتہ چل جاتا ہے کہ عورت قریب سے گزردی ہے۔

(۱۲) عورتوں کی گزرگاہ

عورتوں کو چاہیے کہ فتنے سے بچنے کی خاطر راستے کے درمیان سے نہ گزرا کر یہ جہاں مردوں کی رہی ہو جلی ہوئی ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

لېس لکېن ان نه تھن الطریق علیکېن بهارات الطریق
[تمہارے لئے مسدود راستے پہ چلنا ٹھیک نہیں۔ تمہارے لئے ضروری ہے کہ
راستے کے کناروں پہ چلو] (ابن کثیر ۱۳: ۴۸۷)

اس حکم کے بعد مساجد کا اسی پر عمل رہا۔ اس طرح چلتی تھیں کہ ان کا کپڑا درجاء سے گلتا تھا۔

(۱۳) عورت غیر محرم مردوں سے مصافحہ نہ کرے

زرگی ماحول میں انجمنی غیر محرم ایک دوسرے کو ملنے وقت مصافحہ کرتے ہیں، دین اسلام نے اسے حرام قرار دیا ہے، غیر محرم مرد عورت ایک دوسرے سے مصافحہ نہیں کر سکتے۔

ایک حدیث میں اسے سخت دہشت فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے نبی علیہ السلام سے دہشت کے موقع پر عرض کیا کہ اب آپ ہماری طرف تشریف لائیے کہ ہم آپ کے ہاتھ پر دہشت کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا، فتنہ زہنی اقرار کاتی ہے۔

ایک حدیث مبارک میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”جو شخص کسی عورت کا ہاتھ پھوسے گا جس کے ساتھ اس کا جائز قطع نہ ہو، اس شخص کی قبر پر قیامت کے دن انگارہ رکھا جائے گا۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی غیر محرم عورت کو چھوا تک نہیں۔

(۱۵) عورت غیر محرم مرد کو غٹانہ لکھے

عورت اگر کسی غیر محرم مرد کو غٹانہ پہنا دے تو اپنے محرم مردوں کے واسطے سے پہنا دے۔ اگر غٹانہ نہ ہو تو غیر محرم مردوں کی اجازت سے لکھے۔ عطارین کے مسائل پر پہنے کے لئے مطلق حضرات سے غٹانہ کتابت کرنے کی اجازت ہے۔

(۱۶) مرد دوسروں کے گھروں میں نہ جھانگیں

مردوں کو چاہیے کہ وہ اگر کسی گھر میں داخل ہوا چاہیں تو اہل خانہ سے اجازت مانگیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

الامم هذا ن ثلاث مكان المن لك والا لارجع (صحن طبع)

[اجازت تین دہرے مانگیں اگر مل جائے تو خیر و نہ مانگیں اور ہانا چاہیے]

اجازت کی ضرورت اس لئے ہے کہ آلے دلا دھتا گھر والوں کو نہ دیکھ لے۔ نبی اکرم ﷺ کا واقعہ ہے کہ آپ ایک مرتبہ حجرہ میں ایک چھری لئے سر کھمارہے تھے کہ

لو اسرا اطلع علیک بغیر الذی فیہ لحد یحییٰ فی اللغات عہدہ ما

کان علیک من جناح (۱۸۰/۲)

اگر کوئی بغیر اجازت تھارے گھر میں جھانکے تو تم اس کو ٹھکری اٹھا کر مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دوسروں کے گھروں میں تاک جھانک کر ناکتا بزارجم ہے۔ بعض نوجوان اپنے گھروں کی چھت پر بیٹھ کر دوسروں کے درپے دور کے گھروں اور قوں کو اس طرح دیکھتے ہیں جس طرح کوئی ایک لٹ کے قاسطے پر کڑاؤ کیے رہا ہو۔ یہ بھی حرام ہے۔

(۱۷) مرد اپنی ماں سے بھی اجازت مانگے

حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا گھر میں داخلے کیلئے میں اپنی ماں سے بھی اجازت طلب کیا کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں مستحب ان ماں سے بھی ہے۔ اس نے کہا کہ میں تو ان کے ساتھ گھر میں رہتا ہوں۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ان سے بھی اجازت لے لیا کرو۔ اس نے کہا میں ان کی خدمت میں مشغول رہتا ہوں اس طرح تو دشواری ہو جائے گی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اپنی ماں کو تنگی دیکتا پسند کرو گے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا میں بھراہی وجہ سے کہتا ہوں کہ اجازت حاصل کر کے جاؤ۔

۱۸ - حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب کسی ضرورت کیلئے اندر آتے تو پہلے دروازے پر آ کر رک جاتے، کہا نیچے اور آواز نکالتے اس کے بعد اندر آتے۔

۱۹ - ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ غیر کے گھر میں اذن حاصل کرنا ضروری ہے مانپتا گھر ہو تو طلب اذن واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر گھر میں ماں یا باپ بھی ساتھ رہتی ہو تو دروازے پر

آکر دوسرے پاؤں مارے جس سے عورتوں کو خبر ہو جائے۔ کیونکہ کبھی ماں، بہن، کبھی انکی حالت میں ہوتی ہیں کہ جس حالت میں دیکھنا ہم پسند نہیں کرتے۔

(۱۸) حضرت عمرؓ کی احتیاط

ایک دفعہ کسی نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ اپنے دروازے کی دلیز پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس نے انکی سلام کیا اور آگے چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر وہاں ہی پر اس راستے سے گزرنے لگا تو دیکھا کہ ابھی تک حضرت عمرؓ دروازے کی دلیز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ حیران نہ ہوئے، پوچھے گا، امیر المومنین! آپ دروازے پر اس وقت سے بیٹھے ہوئے ہیں؟ آپ فرمائیے، میری بیٹی طلحہ ام المومنین آج گھر آئی ہوئی ہے اور میری بیوی گھر پر نہیں ہے، جس کی وجہ سے وہ گھر میں اکیلی ہے اس لئے میں نے گھر میں اس کے پاس بیکٹے بیٹھنے کی بجائے یہاں دروازے پر بیٹھا ہوا کیا ہے۔

(۱۹) مرد راستوں میں نہ بیٹھیں

مرد لوگ اگر راستے میں اس طرح بیٹھیں کہ آتی جاتی عورتوں پر نظر نہ پڑ سکے تو یہ حرام ہے۔ بعض سکول کالج کی لڑکیاں جب اپنے گھروں سے نکلتی ہیں تو اوباش فوجیوں راستوں میں کھڑے ہو کر ان پر فقرے کہتے ہیں یا انکی چھیڑتے ہیں۔ اڈل تو لڑکیوں کو اکیلے گھر سے لٹکا نہیں چاہیے۔ اگر بجدی ہو تو کئی لڑکیاں گروپ بنا کر ہاتھیں دوسرا اہل محلہ ہی قسم کے لڑکوں کو لٹکھیں تو اس کی خوب مرست کریں تاکہ اس کا فائدہ ہر جا جائے۔

(۲۰) مرد کے سامنے غیر عورت کا حال

شرع شریف نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ کوئی عورت اپنے مرد کے سامنے دوسری عورت کا حال نہ کہے۔ لیکن ہے اس مرد کے دل میں اس عورت کا حسن

و حال مگر کر جائے اور وہ اس کے پیچھے پڑ جائے۔

نہی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

لا تباض المرأة المرأة لتضعها الزوجها كانه ينظر اليها (بخاری)

[مردت عورت کے ساتھ اس طرح نہ ہے کہ وہ اپنے شوہر سے انگی حالت اس طرح نکل کر جان کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے]

(۳۱) مرد بیوی کا راز نہ کھولے

نہی علیہ السلام نے مرد کو بھی منع فرمایا ہے کہ وہ اپنی بیوی کی تمنا کی باتیں کسی غیر

مرد سے بیان نہ کرے۔

حدیث پاک میں ہے۔

ان من اضر الناس عند الله منزلة الرجل بالعضي الى امرائه

وتعضي اليه لم يضر امرها (مسلم ۴۶۲۱)

[اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین شخص وہ ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ کیا ہوا اور غیر

مرد اس کے بھید کو کھول دے]

نام خود بھی فرماتے ہیں کہ مختلف عمارت کا ذکر نہ بھی کر دے ہے اس ضرورت کی بات

اور ہے۔

(۳۲) مرد عورت شہوت انگیز باتوں سے اجتناب کریں

مرد وہ مرد ہے مردوں کے ساتھ اور عورت وہ عورت ہے عورتوں کے ساتھ شوق و محبت کی ایسی

باتیں نہ بھیلے کہ شہوت انگیز باتیں اور دل گٹھا کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ غرض

خدا تعالیٰ میں بھی ایسا حکم نہ کیا ہے جو شیطانی خیالاتی جذبات کو بیدار کرے۔

(۲۳) دوسرا دیا اور دوسری ایک ساتھ نہ لیں

اسلام نے اس بات سے روکا ہے کہ دوسرا دوسری کے ساتھ نہ لیں۔ کپڑے میں لیں۔
حدیث پاک میں ہے۔

وَلَا يَغْتَسِلُ الرَّجُلُ الْيَمَانِي الرَّجُلَ فِي قُبُوبٍ وَاحِدَةٍ وَلَا تَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ
الْيَمَانِيَةَ فِي قُبُوبٍ وَاحِدَةٍ (مسلم شریف)
(ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لے لے اور نہ کوئی عورت
دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لے لے)

مردوں اور عورتوں کا اس طرح ایک دوسرے کے اتنا قریب آنا بھی بدکاری کا
سبب بن جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتے ہیں کہ یہ چیز شہوت میں
بیگانہ کا سبب بنتی ہے۔ جس سے مردوں میں اسحاق کی رخصت ہوتی ہے اور مردوں میں
لواطت کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۲۳) چار پائی انگ کرنا

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

عَسَوْا اَوْلَادَكُمْ بِالْمَصْلُوَاتِ وَهُمْ ابْنَاءُ سَبِيحٍ مَسِينٍ وَاسْرُبُوهُمْ عَلَيْهَا
وَهُمْ ابْنَاءُ عَشْرٍ وَارْتَقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَعْضَانِجِ (ابن ماجہ ۵۹۰۰)
(تمہارے بچے عسائل کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم کر دلاؤ۔ انسانی کی عمر کے
ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر آمادہ۔ اور انکے انگ بستر پر مٹاؤ)

عمر کے اس حصے سے انسان میں غشی میکان شروع ہو جاتا ہے۔ خدا بچوں کو انکے
انکے چار پائی پہ سٹانا ضروری ہے۔ جب جم قریب ہوتے ہیں تو نیکر پابند دلی میں
شیطان نیت میں خور پیدا کر دیتا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ شہوت رانی کی نوبت

آگتی ہے۔ اس حدیث کی بناء پر امام ہارزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

لا يجوز للرجل مفاتيحة الرجل وان كان كحل واحد منها في
جانت الفرائض (تفسیر کبیر ۶/۲۵۹)

دو مردوں کا ایک ساتھ سونا پالٹنا جائز نہیں گو دونوں ہنر کے کھارے کھارے
نہی کیوں نہ ہوں

نصیات کے ماہرین بھی ہر مذہب و مائتہ کی روایت کی تصدیق کرتے ہیں۔

(۲۵) شادی میں بلا وجہ تاخیر

زنا اور فحاشی کی بہت بڑی وجہ شادی میں بلا وجہ تاخیر ہے۔ ماں باپ سوچتے ہیں کہ
بچہ بچہ کا۔ مگر نوکری کر کے گھر بٹائے گا تب شادی کی جائے گی اور اسی میں بچے کی
عمر ۳۰ سال کی ہو جاتی ہے۔ بعض مرد بڑے لڑکے کی شادی میں تاخیر ہوتی ہے تو بچے
کے عشق بھی جوانی کی عمر کا بچے بچے ہوتے ہیں۔ بعض مرد بڑے کسی آنپڈیل کی حواش میں
ہوتے ہیں اور انھیں اپنی سن پند کی حور پر ہی نہیں مل رہی ہوتی۔ بعض مرد بڑا بھائی
سوچتا ہے کہ میں چھوٹے بھائی بہنوں کی شادی پہلے کر لوں بعد میں خود شادی کروا دوں
گا۔ اور اسی میں اس کی عمر چالیس سال ہو جاتی ہے۔ مرد کے لئے شادی کی بہتر عمر
۲۵ سال ہے اور عورت کے لئے بہتر عمر ۱۸ سال ہے۔ جتنی دیر ہوگی اتنی ہی جوانی کے
امکانات بڑھتے جائیں گے۔ بچہ جوان ہو جائے اور ماں باپ شادی میں تاخیر کریں
تو بچہ جتنے بھی نکاح کریں گے ماں باپ اس کی سزا میں شریک ہوں گے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے میرے محبوب ﷺ نے تین چیزوں میں
جلدی کرنے کی تلقین فرمائی۔

(۱) نماز پڑھنے میں جب وقت ہو جائے۔ (۲) مرد کو دفن کرنے میں۔

(۳) لڑکی کا نکاح کرنے میں جب جوڑ کا دوا مل جائے۔

بعض گھروں میں لڑکیاں ۱۵ سال کی عمر کو پہنچ جاتی ہیں مگر ماں باپ آنکھ لیل رہتے کی حالت میں لگے ہوتے ہیں۔ اتنی تاخیر بہت زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔ دماغ بزرگ اگر معلوم کر لینے کو تلاش مگر میں جو سن لڑکی موجود ہے اور ماں باپ شادی میں سستی کر رہے ہیں تو اس شخص کے کنوئیں سے پانی بھی نہیں پیتے تھے۔ لڑکی کی شادی تاخیر سے کی جائے تو اس میں ایک نقصان یہ بھی ہے کہ شادی کے بعد اسکے بچے کی ولادت میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اگر لڑکے کی شادی دیر سے کی جائے تو لڑکے جنسی امراض کا شکار ہو جاتے ہیں کسی نہ کسی طریقے سے اپنی شہوت کی پیاس بجھاتے رہتے ہیں۔ جب شادی ہوتی ہے تو یہ چلتا ہے کہ بیوی سے جملہ کے قائل ہی نہیں ہوتے۔

لڑکا اگر چند روزہ سال کی عمر میں بالغ ہو جاتا ہے تو اس کا ۱۵ سال کی عمر تک عقیقہ نہ بنا کر باقی نہیں تو مشکل ترین کام ہے۔ وہ ماں باپ سے چوری چھپے کسی نہ کسی لڑکی سے ناجائز تعلقات استوار کرے گا۔ اسی طرح اگر لڑکی کی عمر ۱۵ سال ہو جائے تو وہ بھی بچی آٹھائی پیلے قدم آٹھائے گی، ماں باپ کی ناک کے نیچے دیا جائے گی۔ تو کڑی پیٹھ خرافین کا شادی میں اکثر و بیشتر تاخیر ہو جاتی ہے جو بہت خطرناک ہوتی ہے۔ بعض دیہاتوں میں لڑکیوں کی شادی ہی نہیں کی جاتی تا کہ جائیداد تقسیم نہ کرنی پڑے۔ بھڑ جال لوگ لڑکی کی شادی قرآن سے کر دیتے ہیں۔ یہ سچی دایاوت بات ہے۔

سید مظاہر شاہ بخاری کو معلوم ہوا کہ کسی گھر میں تلاش لڑکی موجود ہے مگر ماں باپ شادی میں سستی کر رہے ہیں۔ انہوں نے لڑکی کی والدہ سے کہا کہ اس کی جلدی شادی کر دو۔ ماں نے کہا ابھی اس کی عرق کیا ہے منہ سے دودھ کی طرح شو آتی ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ بی بی اگر دودھ پھٹ گیا تو بدبو بھی آئے گی اور پھر یہ دودھ انسانوں کی بجائے کتوں کے کام آئے گا۔

ایک شہر میں سید زاہدی رہتی تھی جو بہت نیک اور پارسا تھی مگر اسکی شادی نہ ہوئی

تھی۔ وہ دن بھر روزہ رکھتی اور رات بھر نوافل میں گزار دیتی۔ اہل علاقہ کی عورتیں انکی بہت مداح تھیں۔ اس سپرداوی سے دعا تھیں کہ وہ انکی کردہاتی تھیں۔ اس کی خدمت میں نہ رانے پیش کیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ وہ سپرداوی اتنی چادر ہوئی کہ حالت نازک ہو گئی۔ غصہ کی زبواں لڑکیاں اس کی خدمت کے لئے اس کے گمراہ تھیں ہو گئیں۔ بات چیت چل نکلتی تو کسی نے کہا کہ آپ ہمیں وصیت کریں جو زندگی بھر کا رہائے۔ سپرداوی نے فرمایا کہ ہاں میں تمہیں زندگی کی بہترین نصیحت کرتی ہوں، وہ یہ ہے کہ جب بھی تمہارا مناسبت رشتہ آجائے تو تم شادی کروانے میں ہرگز ہرگز دیر نہ کرتا۔ یہ سن کر لڑکیاں بہت حیران ہو گئیں۔ ایک نے پوچھا کہ آپ نے خود تو شادی کر دہی تھیں ہمیں چوٹی کر دینے کی نصیحت کر رہی ہیں۔ دہلے گئے تھیں کہ میں اپنے دل کا حال آپ لوگوں کے سامنے کیسے سکھوں، میری شادی میں تاخیر ہو گئی تو میرا مناسبت جسے جسے نکاح پر مارنے کیلئے آکھاتا تھا، میرا دل نہ ہار میں لگتا تھا نہ عداوت میں لگتا تھا، میں دن میں روزہ رکھتی اور رات میں شب بیدار کرتی تھی اس کے باوجود شہوت کے مارے میرا یہاں حال ہوتا تھا۔ اگر میں رات کو تر آن بید کی عداوت کر رہی ہوتی اور لگی میں سے ہر حاجت کیا آواز لگاتے گزارتا تو میرا مناسبت چاہتا کہ میں اس بوزلے کو اپنے پاس بلا لوں اور اپنی جلیبی خراہل چوری کر دوں۔ اکی مرتبہ میں نے انکو کر دیا، کھولنا چاہا مگر بدائی کے ڈر سے ہم گئی کہ ساری زندگی کی اتنی خالی عزت خاک میں مل جائے گی، نازک باتیں کریں گے کہ سپرداوی جو کہ اس نے ایسا کام کیا۔ میں تو پتھر پتھر کر دات گزارتی، کبھی کر دت چھین نہاتا، میں اس عذاب کو جھکت بجلی ہوں چھڑا، چاہتی ہوں کہ تمہیں کوئی پریشانی نہ اٹھانی چہ۔ یہی علیہ السلام نے ہی فرمایا ہے کہ جب لڑکی کے جڑ کا عداوت مل جائے تو انکی شادی کر دو۔

رہی چیز کی بات تو وہ درمیان درمیان کے سوا کچھ نہیں ہے۔

باب ۶

زنا کی اقسام

مرد و عورت اپنی شہوت کو مختلف طریقوں سے پورا کر لیتے ہیں، ان میں سے نکاح کے بعد مہاں بیری کا یا یا اعلیٰ مالک کا ایک دوسرے سے ملاپ کے ذریعے شہوت کو پورا کرنا حلال ہے۔ بقیہ صورتیں حرام ہیں۔ شہوت پورا کرنے کی ہر ناجائز صورت زنا میں داخل ہے جسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) زنا کی پہلی قسم، خود لذتی

مرد یا عورت جب اپنے آپ ہی سے شہوت کو پورا کر لیں تو اسے خود لذتی (Solo Sex) کہتے ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) خیالی زنا

جب مرد اپنی سوچ میں کسی عورت کے ساتھ مصہری کا تصور یا عورت مرد کا تصور بنائے تو اس سے اس کے جذبات گرم ہونے لگتے ہیں۔ انوجاہی حضرات اس کیفیت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ بعض کو انزول کی صورت بھی عیش آجاتی ہے جس سے جنس فرض ہو جاتا ہے۔ یہ زنا کی دوسری قسم ہے۔ اس سے قلب میں غلبت آتی ہے۔ اس کو دل و دماغ کا زنا کہتے ہیں۔ استعمار سے یہ گناہ کی مثال ہو جاتا ہے۔ یہ

زہ کی ہلکی چڑی ہے۔

(۳) استمناء و بالید (Masturbation)

کوئی مرد ولہبہ شہوت کے وقت اپنے ہاتھ سے عضو خناس یا کرخی ٹھل دے یعنی
حلت دینی کرے یا کوئی عورت اپنی فرج میں انگلی ڈال کر شہوت کو پورا کر لے یعنی
مکھت دینی کرے اسے خود لذتی کہتے ہیں۔ یہ بھی ناجائز ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:
فَإِنِّي أَخْطِئُ زَوَاةَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاطُونَ (امؤمنون: ۷۷)
[پس جو کوئی اس کے علاوہ محاش کرے پس وہ حد سے بڑھنے والے ہیں]
علامہ آلوسی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں

للمصنف المصنف علی تحریمہ و هو عندہم داخل فیما وراء
ذلک (روح المعانی: ۱۸۱)

[پس مجھ پر علامہ اس (خود لذتی) کی حرمت پر متفق ہیں۔ ان کے پاس یہ چیز
وراء ذلک میں داخل ہے]
ابو حبان احمدی اپنی تفسیر البحر المحیط میں لکھتے ہیں

والمصنف المصنف علی تحریم الاستمناء (البحر المحیط: ۱۷۷/۳)
[اور مجھ پر ہاتھ کے ذریعے منی نکالنے کی حرمت پر متفق ہیں]

علامہ قرطبی اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں
وعامة العلماء علی تحریمہ (تفسیر قرطبی: ۱۷۷/۳)
[اور عام علماء اس کی حرمت پر متفق ہیں]

علامہ سبکی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں

وعامة العلماء علی تحریمہ وهو الحق الذي لا ينبغي ان يشك
- الاية (تکام القرآن: ۱۷۱/۲)

خود لذتی کے اثرات

اگر کسی نوجوان کو خود لذتی کی عادت چھ جائے تو جسمانی طور پر بھی اس کے ب اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

چہرے پر اثرات:

ایسے نوجوان کا چہرہ بیلا چھ جاتا ہے۔ چہرے کی روحانی ختم ہو جاتی ہے۔ قدورتی چمک اور نور چہرے سے ختم ہو جاتا ہے۔ گال چمک جاتے ہیں۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے چھ جاتے ہیں۔ انسان خون کی کمی کی وجہ سے دیکھنے والے کو بھٹی نظر میں ہی مریش لگتا ہے۔

اعصاب پر اثرات:

اعصاب کمزور ہو کر طبیعت میں بے سکونی آ جاتی ہے۔ اضطراب کی وجہ سے عقل مرانی میں کمی آ جاتی ہے۔ جسم ہر وقت جھکا جھکا محسوس کرتا ہے۔ ایسے لوگ ہر وقت اپنے رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ کوئی کام کرنے کو دل نہیں کرتا۔ انسان مت ہو کر پڑھ رہتا ہے۔ کام چھوڑ دینا جاتا ہے۔ غصہ بڑھ جاتا ہے۔

دل پر اثرات:

چلنے بھرنے یا کام کرنے سے دل کی دھڑکن جزو ہو جاتی ہے۔ نوجوان لیسان کا سریش بن جاتے ہیں۔ طلباء کی تعلیم میں بہت رکاوٹ آ جاتی ہے۔ سبق مشکل سے یاد ہوتا ہے اور جلدی بھول جاتا ہے۔ ذہنی کام کرنے کو دل نہیں کرتا۔ طلباء کو تعلیم کے سوا ہر چیز اچھی لگتی ہے۔

جسمانی قوت پر اثرات:

دن کم ہوتے ہوئے انسان پڑھیں گا حلقہ نظر آتا ہے۔ دیکھنے والے بھی کہتے ہیں کہ آپ سر مل سے کیوں نظر آتے ہیں۔ ذرا سا کام کرنے سے تھکات ہو جاتی ہے۔ جہاں میں بڑا چاپٹکی سی حالت ہو جاتی ہے۔ خون کی گئی کی وجہ سے کام کے وقت ہاتھ پاؤں کا پتہ نہیں۔ بیٹھے ہوئے اٹھیں تو آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ جاتا ہے۔ باہر کھڑے ہو کر سڑیاں لٹکی کی چاری ہو جاتی ہے۔ بیٹاب کرنے کے بعد بھی فکر سے آتے رہتے ہیں۔

جنسی قوت پر اثرات:

جنسی اعتبار سے بہت زیادہ کمزوری آ جاتی ہے۔ سرعت انزال کی چاری لگ جاتی ہے۔ انکسار کی کثرت ہو جاتی ہے۔ منو خاص میں بڑا چاہتا آ جاتا ہے۔ ٹھوٹ کے وقت تخیل پہلی نہیں ہوتی جس کی وجہ سے یہی کے مہسری کے داخل نہیں رہتا۔ دولت دھاری کے ساتھ کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ لڑکیاں عام طور پر لچھو ریا کی سرینہ میں جاتی ہیں۔ بڑھے کی کمزوری کی وجہ سے کھانے پینے کو دل کرتا۔ دل کی تسلی کیلئے اپنے آپ کو سہارت سمجھ کر ہر گز حقیقت دیکھ کر دل سے آواز آتی ہے کہ

اللہ تعالیٰ کی شان ہے گزری میں کی جان ہے

اگرچہ اس گناہ کے جسمانی نقصانات بہت زیادہ ہوتے ہیں لیکن بندے نے جو کچھ اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی خودی چاکی ہوئی ہے۔ اپنی ہی نقصان کیا ہوتا ہے۔ اتنا تو یہ انتظار اور ندامت سے یہ گناہ بھی جلدی صاف ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بندے کا ایسا معاملہ ہے۔

هو الذي يقبل العوبة عن عباده ويعطو عن المسببات
[وہ ذات ہے جو تپ قبول کرتی ہے اور گناہوں سے مدد گزرتی ہے]

زنا کی دوسری قسم جنس مخالف سے شہوت پوری کرنا

اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کی اور عورت کو مرد کی جنسی غرائض پورا کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ بالاحکامت کی شرمگاہ میں مرد کے عضو خاص کے داخل ہونے کو حرام کہتے ہیں۔ اگر یہ حرام غیر عزم مرد و عورت کے درمیان ہے تو اسے زنا کہتے ہیں۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں جن کو اپنی شدت و برائی کے اعتبار سے ترتیب وار مذکور کیا جاتا ہے۔

اعضاء کا زنا

اگر کوئی مرد غیر عزم عورت کی طرف یا عورت غیر عزم مرد کی طرف شہوت بھری نظر سے دیکھے تو یہ گناہ کا زنا ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔

الْبُحْدَانُ تَبْدَانُ وَ زَنَا عَمَّا النَّظَرُ (بخاری و مسلم)

[آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا دیکھنا ہے]

ایک بزرگ لڑکا کرتے تھے کہ جس شخص نے شہوت بھری نگاہ سے غیر عزم کو نہ لیا وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔

اور شادی بھی ہو گئی۔

والا فلان زنا عسا الاستماع

[اور کانوں کا زنا سنا ہے]

معلوم ہوا کہ غیر عزم مرد و عورت کا آپس میں جنسی گفتگو کرنا یا جنسی مذاق کرنا کان کا زنا ہے۔ ایک دوسرے کے جسم کو لمس کرنا یا گھسنا زنا ہے۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

لَا يَمُطُّ مَنْ لَمَسَ رَأْسَ أَحَدٍ كَيْفَ يَمُطُّ مَنْ حَدَّ يَدَ عَيْرٍ لَهُ مِنْ أَنْ

بمس امرأة لا تحل له (طبرانی، المعجم، ج ۲، ص ۴۰۰)
 رقم میں کسی کے سر میں ہا ہے کی سوئی سے دلم کر دیا جائے یہ زیادہ بڑ ہے کہ کسی
 ایسی عورت کو اٹھائے جس کیلئے حلال نہیں [کچڑوں سمیت غیر محرم مرد اور عورت کا آپس میں ہٹکیر ہوتا۔ یوں دکھا کر تا۔
 ایک دوسرے کے اصضاء کو کہ گھانا چاہے انزال ہو یا نہ ہو یہ سب کچھ اصضاء کے زنا میں
 شامل ہے۔ تو یہ استنفا سے یہ گناہ صاف ہو جاتا ہے۔

بیوی سے زنا

اللہ تعالیٰ نے مہاں بیوی کے لئے سہاشرت کو ہامہ امر دیا ہے لیکن حیض و نفاس
 کی حالت میں اس عمل کو منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَا تَغْتَرِبُوا إِلَىٰ الْفَوَاحِشِ (بقرہ: ۲۸)

[حیض کی حالت میں عورتوں سے الگ رہو]

نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے

من اتى حائضا او امرأة فی دبرها او كاهنها فقد كفر بما انزل
 علی محمد ﷺ (ترمذی۔ مشکوٰۃ: ۵۶)

[جو آئے حائضہ عورت کے پاس آئے یا عورت کی دیر میں یا کاهن کے پاس،

پس اس نے کفر کیا اس چیز سے جو تم ﷺ پر نازل ہو]

امام احمد نے عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

عن النبی ﷺ فی الذی بانى امراته وہی حائضہ یصدق بمشایا
 او یصف دبرہ (ترمذی)

[نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو اپنی عورت

کے پاس حیض کی حالت میں آتا ہے۔ وہ ایک دیر یا نصف دیر یا صدق

کرے]

جسہذا نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ جو بااستغفار اور دعا سے یہ گناہ بھی جلدی معاف ہو جاتا ہے۔

غیر محرم عورت سے زنا

جب غیر محرم مرد و عورت اس طرح ملیں کہ مرد کا عضو خاص عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو یہ زنا کی کامل صورت ہے۔ جس پر حد جاری ہوتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

لَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَ إِنَّهُ كَانَ فَاجِسًا وَنَجَسًا سَبِيلًا (اسراء: ۳۴)
[زنا کے قریب مت جاؤ بے شک وہ بے حیائی اور پراراستہ ہے]

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

یا امة محمد ﷺ، واللہ ما من احد الاخیر من اللہ ان یزنی عبدا
او تزنی امرا، واللہ لو تعلمون ما اعلم لصحکم للہلا وبعکم
کثیرا (مسکنوۃ: ج ۱، ص ۳۶۸)

[اے امت محمد ﷺ، اللہ کی قسم۔ اس بات پر اللہ تعالیٰ سے بدھ کہ کسی کو
غیرت نہیں آتی کہ کوئی مرد و عورت زنا کرے اور اللہ کی قسم۔ جو کچھ میں جانتا
ہوں اگر تم جانتے تو بہت کم جانتے اور زیادہ دوتے]

شادی شدہ عورت سے زنا

اگر غیر شادی شدہ مرد عورت زنا کریں تو ان کی سزا سو گزے لگانا ہے۔ لیکن اگر
شادی شدہ زنا کریں تو ان کی سزا سنگساری ہے اس سے معلوم ہوا کہ شادی شدہ عورت
چونکہ کسی کی امانت ہوتی ہے اس سے زنا کرنا زیادہ سخت گناہ ہے۔ امانت میں خیانت

بھی، کسی کے نسب کو افشاء کرتا بھی، شوہر کے دل کو ایذا پہنچاتا بھی ہے۔ نئی طیبہ اسلام نے فرمایا۔

مما من قلب بعد الشرک اعظم عند اللہ من نطقه و صغاره جل
لی رحم لا یصل لہ (ابن کثیر ۳/۳۸)
(شرک کے بعد کوئی گناہ اس سے بڑھ کر نہیں کر کوئی شخص اپنا خلفا جیسے رحم میں
رکھے جو اس کے لئے حلال نہیں)

پڑاؤ میں سے زنا

حدیث پاک میں ہے کہ نئی طیبہ اسلام سے عظیم ترین گناہ کے بارے میں پوچھا
گیا تو آپ نے شرک اور قتل کے بعد فرمایا

ان قونی حلیۃ جوارک (بخاری)

[تمہارا پہنے چڑھنے کی بیوی سے زنا کرنا]

دوسری حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

لا یدخل الجنۃ من لا یامن جوارہ یوافقہ (بخاری)

[جنت میں نہیں داخل ہو سکے گا وہ شخص جس کی شرارتوں سے اس کا چڑھنے بچا

ہوا نہ ہو]

ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

واللہ لا یؤمن . واللہ لا یومن . واللہ لا یومن قالوا من ہذا رسول

اللہ قال الذی لا یامن جوارہ یوافقہ (بخاری)

[اللہ کی قسم تو میں نہیں، اللہ کی قسم تو میں نہیں، اللہ کی قسم تو میں نہیں، صحابہ نے

عرض کیا کون یا رسول اللہ ﷺ فرمایا وہ شخص جس کی شرارتوں سے اس کا

چڑھنے ممنوع نہ ہو]

حرمة نساء المسجعة علی القاعین کحرمة امهاتهم و
 ما من رجل من القاعین یخلف رجلا من المسجعةین فی اهلہ
 یحرمہ لہم الا وقف لہ یوم القیامة فیما حل من عملہ . ثم التفت
 الیہا رسول اللہ ﷺ فقال ما ظنکم ؟ (مسلم ج ۳ ص ۱۵۸)

(مجاہدین کی بیویوں کی عزت پیچھے نہ دالوں کیلئے ان کی ماؤں کی عزت کی
 طرح ہے۔ کوئی شخص ایسا نہیں کہ جو مجاہدین میں سے کسی کا غیلہ بنے اس کے
 اہل میں بھرہ اس کی خیانت کرے، مگر یہ کہ کڑا کیا جائے گا وہ قیامت کے
 دن، بھرہ اس کے اعمال سے میں سے جو چاہے گا لے گا۔ پھر آپ ﷺ
 ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا خیال ہے تمہارا؟)

اس میں تخریج کرتے ہوئے علامہ نے لکھا ہے

”ما ظنکم“ ای ما ظنکم ان یترک الاب لایہ ولا العبدیق
 لصدیقہ حلالہ جب علیہ

(یعنی تمہارا کیا خیال ہے کہ باپ بچے کیلئے یا دوست دوست کیلئے ایسا کوئی حق
 چھوڑے گا جو اس کیلئے ثابت ہو)

طلب علم کے لئے مدارس میں جانے والے یا دعوت و تبلیغ کے کام میں جانے
 والے مجاہدین کے ذمے سے میں داخل ہیں۔

محرم عورت سے زنا

آج کل کمروں میں فی وی وی یو انٹرنیٹ کیبل وغیرہ نے اخلاقی حالت میں اس
 قدر گراوٹ پیدا کر دی ہے کہ مرد اپنی عزم و ہمتوں کو شہوت کی نظر سے دیکھتے ہیں بلکہ بعض
 تو زنا کے بھی سرکھپ ہو جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی علیہ السلام
 سے روایت کی ہے۔

من واقع علی ذات محرم فالتواء (یعنی جبر ۷۵۶۳)

(جس شخص نے عزمِ محرم کے ساتھ نہ کیا اس کو قتل کر دو)

ایک دوسری حدیث میں وارد ہے کہ

ان رسول الله ﷺ يمتنعون من وجع العرس بالمرأة البیہ الضرب

عطفہ وحسن ماله (یعنی جبر)

(نبی علیہ السلام نے اپنی کو ایک شخص کی طرف بھیجا جس نے اپنے باپ کی بیوی

سے نکاح کیا تو انہوں نے اس کو قتل کیا اور مال کو تقسیم کر لیا)

حضرت عبداللہ بن مسعود نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ

من دخلی الحرمین لمخطوا ومطہ باسيف (طہرانی)

(جس نے عزم سے نکاح کیا اس کے پیٹ سے گوار گزار دو یعنی اس کو قتل کر

[۱۵]

مطلقہ بیوی سے زنا کرنا

قرب قیامت کی نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ خانہ بیوی کو حلال

رہنے کے باوجود اپنے پاس رکھے گا اور زنا کا سرکھپا دے گا۔ یہ وہاں ملک میں مسلمانوں

میں یہ واقعات پیش آتے ہیں کہ وہاں کے وہاں کے خانہ بیوی کو حلال کر دیتے ہیں اور

یہ۔ مگر یہاں کی جہ سے یہاں بیوی ایک دوسرے سے دور رہنا مشکل سمجھتے ہیں۔ لہذا

”یہاں بیوی راضی تو کیا کرے گا کاغذی“ دیکھا جاتا ہے۔ وہ بیویوں کے سامنے

شرع کی کے اور سے حلال کا اہتمام نہیں کرتے اور قیامت کے دن کی شرمندگی کو بھول

جاتے ہیں۔

تفسیر روح البیان میں لکھا ہے۔

وانشد الزبائی السرجیل یطلق امراته وهو یثبہ انتہا بالاحرام ولا

یقر عند الناس مخالفة الفضيحة فكيف لا يخاف فضيحة الاخرة
يوم تبلى السرائر یعنی ظہر الاسرار والاحرار فضيحة اليوم
واجتنب الزنا ولا تصر عليه فانه لا طاعة لك على عذاب الله
وتب الى الله فان الله يقبل التوبة عن عباده الله كان توابا
رحيما (النساء: ۱۱۵)

زاد سب سے سخت زنا وہ ہے کہ کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے دے یا مرد
حرام ہونے کے باوجود اس کے ساتھ رہے]

پوڑھے کا زنا

اگر زنا کا آدمی زنا کرے تو بیڑا کی پوتریں قتل ہے۔ ملامت لگتا ہے۔
فان كان شيئا كان اعظم النما وهو احد الناحلة الذين لا يكتلمهم
الله يوم القيامة ولا يزكهم ولهم عذاب اليم
[اگر وہ پوڑھا ہے تو اس کا گناہ بہت بڑا ہے اور وہ ان تین شخصوں میں سے
ہے جن سے اللہ تعالیٰ روز قیامت کلام نہیں فرمائیں گے اور اسے پاک
کرینے کے اور اس کیلئے عذاب کا عذاب ہوگا]

زنا کی تیسری قسم
ہم جنس سے زنا

بہن دو مرد یا دو عورتیں ایک دوسرے سے اپنی شہوت کو پورا کر لیتے ہیں۔ اس کی
دو قسمیں ہیں۔

لواطت

لواطت کے معنی ہیں ایک مرد دوسرے مرد کے پاجانہ کے سوراخ میں اپنا عضو خاص داخل کرے۔ یہ گندی عادت حضرت لوط علیہ السلام کی قوم سے شروع ہوئی۔ اسی لئے اس کا نام لواطت رکھا گیا۔ اس کا تذکرہ قرآن مجید میں بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کے حقیقہ لہرایا

تَقَاتُزُوا الْمَعْرَآءَ مِنْ التَّالِيَتَيْنِ . وَفَلْزَوْا فَاَخْلَقْ لَكُمْ مِنْكُمْ نٰثٰثًا
اَوْ رَاٰكُمْ بٰنِي النَّفْسِ الْفٰسِقِۃِ (الشعراء: ۱۵۶)

اگر تم مردوں کے پاس آتے ہو جہاں دالوں سے۔ اور چھوڑتے ہو جو تمہارے لئے رپ نے جو پاں بنائی ہیں۔ بلکہ تم حد سے گزر جانے والی قوم

ہو

اللہ رب العزت نے مرد کی شہوت پر ا کرنے کے لئے عورت کو بنایا ہے۔ اگر کوئی شخص عورت کے بجائے مرد سے شہوت چوری کرے تو یہ انکی گندی ذہیت کی دلیل ہے۔ ایسا شخص فطرت انسانی کے خلاف کام کرتا ہے۔ اس کی بصیرت مہین گئی ہے۔ اور عقل سے ماری ہو چکا ہے۔ انکی مثال اس شخص کی ماحد ہے جو بہترین تیار شدہ ہتھے ہوئے گوشت کو کمانے کی بجائے گاسڑا احسن کچا گوشت کمانے کی خواہش کرے۔ قوم لوط سے پہلے یہ عمل تاریخ انسانی میں بھی نہیں کیا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَتَقَاتُوا الْقٰبِضِۃَ فَتَسْتَفْهِمُۃٌ بٰنٰیۃٌ اَخٰیۃٌ مِنْ التَّالٰیۃِ (الاعراف: ۸۰)

اگر تم بے حیائی کے کام کو کام کرتے ہو جو کہ پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا

انہی کو تو اللہ رب العزت نے عقل کے نور سے نوازا ہے۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ جانور بھی موٹی عمل نہیں کرتے۔ اگر قوم لوط اس قبیح عمل کو شروع نہ کرتی تو شاید انسان اس

گناہ سے بچے ہوئے ہوتے۔ عہدِ ملائکہ بن مروان کا قول ہے۔

لولا ان الله تعالى ذكره آل لوط هي الفجر ان ما خلقت ان احد يفعل
بها

اگر اللہ تعالیٰ قوم لوط کا ذکر قرآن پاک میں نہ کیا ہوتا تو میں خیال نہ کرتا کہ
کسی نے اس فعل کو کیا ہوگا

لواطت کرنے پر عذاب

اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو لواطت کے ساتھ پہنچا کر اس سے عذاب دیا کہ دوسرے
لوگ اس سے عبرت حاصل کریں۔

الاہلاک: پہلی قوم لوط کو ہلاک کر دیا گیا سوائے چند مؤمنین کے۔ اس سے معلوم
ہوا کہ اولیٰ عمل کرنے والے کو خلاف فطرت کام کرنے کی وجہ سے زعمہ رہنے کا کوئی حق
نہیں ہے۔ اس کے زعمہ رہنے سے اسکا مرجا جاتا ہے۔ نہ رہے گا ہائیں نہ بچے کی
پاسری۔

فلسفہ دیساوہم علیہم: قوم لوط کی ہستی کو ان پر اللہ دیا گیا۔ انہی قیم فرمائے
جئے۔

واذا يدبرونهم لقد افلحت من اصلها ورفعت نحو السماء حتى

سمعت الملائكة بناح الكلام ونهيق الحمير

زاد ان کے گھروں کو آسمان کی طرف اٹھا دیا گیا اور انہی اٹھایا کہ

فرشتوں نے ان کے بھونکنے اور گھروں کے چمکنے کی آواز سنی

رحمہم بالحدیث: قوم لوط پر چھروں کی بارش کی گئی۔ اسانِ العرب میں ساحل
کے قلعہ کی طرح گھسے ہیں۔

حجارة من طين طينت بنار جهنم مکتوب فیہا اسماء القوم و

معی مضبوط ای مصالح پنج بعضہ بعضہ

اس مٹی سے بنے ہوئے پتھر جس کو دوزخ کی آگ پر پکایا گیا۔ اس لوگوں

کے نام لکھے ہوئے تھے اور مضبوط کا معنی ہے پتھر پہ لگا مارا

علامہ آلوسی اپنی تفسیر روح البانی میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پتھروں کی ایسی

بادش برساتی کہ ان کے ماحضروہ عاب سب لوگوں کو ہلاک کر دیا۔

حتى ان لاجرا منهم كان فی الحرم فوالت له حجرا یومنا حتی

تقیس لاجراہ و خرج من الحرم فوقع علیہ (روح البانی، ۸/۱۷۷)

اچنی کہ ان میں سے کوئی تاجر حرم میں تھا تو اس کیلئے پتھر چالیس دن تک ٹھہرا

رہا حتی کہ وہ تجارت سے باز رہا اور حرم سے نکلا تو اس کو ہلاک

طاب کی شدت اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کو لواطعت سے بہت زیادہ

غیرت ہے۔

الحنسف بہیم: پہری قوم کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔ بتا دیا گیا کہ کوئی قوم کیلئے زمین

کے اوپر والے حصے کی نسبت زمین کے اندر والا حصہ زیادہ بہتر ہے

الحدیکبیل: اللہ تعالیٰ نے پہری قوم کو دھکا قسبیلی دے کر قرآن مجید میں فرمایا کہ ان کو خوب

دسوا کیا۔ کسی قوم کیلئے اسے جنگ آمیز اور لذت آمیز لفظوں کا استعمال نہیں کیا جتنا کہ قوم

نوط کے بارے میں کیا گیا۔ لواطعت کا بوجہ ہم ہے کہ غری اور شفت کو ایک طرف رکھا کر

تختی اور شفت کی انتہا کر دی گئی۔ اس قدر دھرتاک مذاب اس لئے دیا گیا تاکہ دوسرے

لوگ کانوں کو ہاتھ نہ لگائیں اور اس مکتوب کے بارے میں بدل و دماغ میں خیال بھی نہ لائیں۔

نمبر	زنا	لواط
(۵)	دہائی کو کم کرنے کے لئے غنائوں کا گھملا گیا۔	دہائی کا غضب و حسرت۔ لے بھڑوں کی بارش و سار خود گھار گیا۔

نتیجہ لواطت زنا کی بہ نسبت زیادہ گناہ ہے۔ اسی لئے گھملائے کرام نے گھملا ہے کہ اگر کوئی گنہگار ایک طرف مرد و عورت کو بھاری کرنا دیکھے اور دوسری طرف دوسروں کو لواطت کرتا دیکھے تو اسے چاہیے کہ پہلے مردوں کو صلہ دے اور گرفتار کرے۔ بعد میں مرد و عورت کو الگ کر کے گرفتار کرے۔ اس لئے کہ مرد و عورت کے بھاری میں مثال کا امکان ہے شاید یہاں جی ہوں یا مالک اور یا عی ہوں۔ لیکن لواطت میں حائل کا امکان ہی نہیں ہے۔ نہ تاہم کام ہے تو لواطت بہت زیادہ برا کام ہے۔

لواطت اسلام کی نظر میں

دین اسلام نے لواطت کو انتہائی نا پسندیدہ اور قبیح فعل سمجھا ہے۔ نبی کے لئے مکاری مزا نہیں متعین کی ہیں۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

لا یظفر اللہ عزوجل الی رجل ھو امر لاطی غیرھا (ترمذی)
[اللہ تعالیٰ ایسے مرد کی طرف دیکھیں گے ہی نہیں جو عورت کی دیر کی طرف سے آئے]

لواطت کے گناہ دانے میں کا اعزاز اس سے کیا جاسکتا ہے کہ اللہ رب العزت نبی کی نفس دیکھنا بھی پسند نہیں فرماتے۔ ایک بار حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

من وجہ ثمرہ یعمل عمل قوم لوط فافسوا القاع علی والمفسون وہ
(ابن ماجہ۔ ترمذی ۱۱۸۸۰۰)

[جب کسی قوم لوط کا عمل کرتے دیکھو تو قاع مائل اور مفسون دونوں کو قتل کر دو]

کہ باہر ہی عمل کرنے والے قائل اور مشغول رہنوں کو بھیجے گا کوئی حق حاصل نہیں رہا۔

بیوی سے لواطت

دین اسلام نے میاں بیوی کو ایک دوسرے سے جنسی ملاپ کرنے کی اجازت دی ہے اور اسے محرمت کا درجہ دیا ہے لیکن خاوند کو منع کر دیا ہے کہ وہ بھی کسی دوسری عمارت میں نہ کرے۔

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے

العھاء علی کل حال اذا کان ذالک فی الفرج (رداء امر)
[تم اپنی عورت سے کسی طرح سے بھی عمارت کر سکتے ہو اگر وہ فرج میں ہو]
بیوی سے ہر طرح لطف اندوز ہو سکتے ہیں جبکہ غول شرمگاہ میں کیا جائے۔
نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

القبل وادبر وانی القبر والحيضہ (رداء امر)

[آگے سے، گردن یا پیچھے سے، گردن کے دوسرے محرمات، حیضہ سے بچو]
معلوم ہوا کہ خاوند بیوی کے سامنے رخ سے عمارت کرے یا پشت کی طرف سے
کرے مگر پانچ کی ایک میں اور جنس کی حالت میں دخول کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔
نبی علیہ السلام سے ایک انصاری نے بیوی میاں کے ملاپ کے حلق پر پھیرا فرمایا

سماوا احد ای الفرج فقط (رداء امر ترمذی)

[ایک سوراخ میں دھنسا جا رہے یعنی فرج میں]

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

ملعون من اتى امرأة فی خبرها (رداء امر ۵۸۶)

[ملعون ہے وہ شخص جو عورت سے دوسری عمارت کرے]

مرد میں شعیب اپنے والد احمد دوا کی وساطت سے دعا کرتے ہیں کہ

علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

الذی یأتی امرئہ فی دبرہا ہی الفلوطیۃ الصغریٰ (رواہ احمد)

(جو عورت کے پاس ہنس کی دیر میں آتا ہے تو یہ چھوٹی لواطت ہے)

امام دارمی نے اپنی سند میں روایت کیا ہے کہ سعید بن جبیر نے حضرت انس
مرثیہ سے پوچھا کہ نبی کے دیر میں عداغ کرنا کیسا ہے۔ انہوں نے جواب میں فرمایا:

هل یفعل ذلک احد من المسلمین (مسند دارمی)

(کیا یہ مسلمانوں میں سے کسی نے کیا ہے)

لوطی کی سزا

قرآن مجید میں لواطت کے مرتکب ہونے والوں کے حقیق فرمایا گیا۔

وَاللَّذَانِ یَاۤتِیَاهُمَا مِمَّا مَلَکُوۡہُمَا

(تم میں سے جب دو مرد پہلی کریں تو انہیں خوب سزا دو)

نبی علیہ السلام نے لواطت کے گنہگاروں کو پتہ کوگی احادیث میں واضح فرمایا اور
ساتھ اپنی امت کے بارے میں خطرے کا بھی اظہار فرمایا

انی اعرف ما اعصاف علی ہستی عمل قوم لوط (صحیح البخاری)

(مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ مہلک عمل کا خطرہ ہے)

اس برائی کا قلع قمع کرنے کے لئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من وجد لہم وہ یعمل عمل قوم لوط فلیقتلوا القاضل والمفعول بہ

(جو شخص کہ تم پاؤ اس کو تو مہلکہ الامل کرتا ہے قاتل اور مفعول دونوں کو قتل کر

رواہ (ترمذی)

اس حدیث پاک کی بنا پر فقہائے کرام میں اس بات پر اتفاق ہے کہ لوطی قاتل

اور مفصل دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ لیکن کس طرح قتل کیا جائے اس طریقہ کار میں دو قول ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ اور حاکم کا یہ نسخہ ہے کہ زنا اور لواطت میں ایذا افریق ہے۔ زنا پر حد مقرر ہے جبکہ لواطت پر مقرر نہیں۔ اس لئے لوطی کو زیادہ دردناک اور سخت سزا دی جانی چاہیے۔ چاہے بھارت سے گمراہ دیا جائے یا باجمعی کے پاؤں کے نیچے داخل کر رکھی دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت مسیحؑ نے حضرت علیؑ کے منہ سے یہ ایک لوطی کو جلائے کا حکم دیا تھا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے سزائے اسی کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن زہرؓ، خالد بن زیدؓ، عبداللہ بن مسرورہرقی۔ اسحاق بن راہویہ۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ نے جلیق اسی بات کے قائل ہیں کہ لوطی کی سزا زانی کی نسبت زیادہ سخت ہونی چاہیے۔

دوسری جماعت کا قول ہے کہ جرزانی کی سزا شریعت میں متعین ہے وہی لوطی کی بھی ہونی چاہیے۔ ان میں حسن بصریؒ، مطاہر بن ابی رباحؒ، سعید بن المسیبؒ، ابراہیم نخعیؒ، قتادہؒ، جوزانیؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام قرظیؒ شامل ہیں۔

معلوم ہوا کہ لواطت کا فعل قتل کے فعل سے بھی زیادہ بڑا ہے اس لئے کہ اگر مہلول کا وارث چاہے تو قاتل کو قتل سے بچا سکتا ہے۔ مگر لوطی کے لئے قتل سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

شریعت محمدیہؐ کا حسن و جمال

شرع شریف کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ جس سوار سے شیطان حملہ آور ہو سکتا ہے اسے بند کر دیا گیا۔ جس منزل پہ نہیں جانا اس راستے پر پہلا قدم اٹھانے سے ہی روک دیا۔ مٹا لواطت سے منع کرنا خصوصاً تھا لہذا بے ریش لڑکوں کی

طرف شہوت کے ساتھ دیکھنے سے روک دیا۔ لاکھوں کی عمر میں جسم بھی نرم و نازک ہوتا ہے اور مرد کے ساتھ رہنے میں ہمت بھی محسوس نہیں ہوتی بقدرائے وہ میں چڑا بھی آسان ہوتا ہے۔

سپریش لڑکے کو دیکھنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں

لہی رسول اللہ ﷺ ان یحد لہو جل النظر الغلام الامرء
[رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ انسان کسی بے پریش لڑکے کی طرف نگاہ
ڈالے]

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ یہاں رسول اللہ ﷺ نے ہر شاہوکار فرمایا
لا تہمالوا ابناء الملوك فان الانفس تشفق لہم مالا تشفق
الی الجوارى العواقل (۱۳) (موسیٰ علیہ السلامؑ کی بیوی)
(تم امیرزادوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو کیونکہ نفس ان سے ایسی چیز کی خواہش
کرتے ہیں جس کی طرح صورت اور بڑیوں سے بھی نہیں کرتے)
حضرت سفیان ثوریؒ نے روایت فرمایا کرتے تھے۔

فانسی الری مع امرؤا شیطانا ومع کل صبیۃ بعضۃ عشر
شیطانا (ملک الکتاب ۲۷۷)

[مورث کے ساتھ ایک شیطان دکھائی دیتا ہے مگر لڑکے کے ساتھ دس سے
زیادہ شیطان نظر آتے ہیں]

ماذا امن بمرءۃ الشیطانی کے حلقے لگتے ہیں۔

اندر لوگوں کے لاکھوں کے ساتھ اچھے چمکنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ یہاں
فصل و صورت اور لباس و پوشاک سے مراد فتنہ ہوتے ہیں ایسا فتنہ کو بھول

اوقاتِ عورتوں سے بڑھ کر سخت ثابت ہوتے ہیں۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ دلائلِ احکام میں لکھتے ہیں۔

فانه يحرم النظر الى وجهها ووجه الامرء اذا شك في الشهوة

یعنی میلان کا خطرہ ہوتی عورت اور بے ریش لڑکے کے چہرے پر نظر ڈالنا

حرام ہے (رد المحتار ماشیہ: ۲۵۸/۱)

بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر لڑکا یا عورت ہوتی عورت کے عزم میں ہے گویا سر سے پاؤں تک اس کا جسم بچانے کے قابل ہے۔ محدث ابن القطن فرماتے ہیں۔

قال ابن القطن اجمعوا على انه يحرم النظر الى غير المتطهر

بقصد التلذذ وجميع البصر بما سته واجمعوا على جوازها بطريق

قصد التلذذ والباطر مع ذالك ابن القطن (رد المحتار: ۲۸۵)

یعنی القطن فرماتے ہیں کہ جس لڑکے کی داڑھی نہیں نکلی۔ لطفِ اعوذہ نے

اور غیر بصورتی سے لذت پانے کی خطرے دیکھا حرام ہے۔ اگر لذت مقصود

ہو اور دیکھنے والا نکلتے سے مامون ہوتی جائز ہے]

شہوت کی تفسیر علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت اچھے انداز کی ہے۔

انها ميل القلب مطلقا

[دل کے میلان کا نام شہوت ہے]

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ غریب اس امت میں ایک قوم ہوگی جن کو لوہے

بڑکھا جائے گا ان کی تمہیں قسمیں ہوں گی

(۱) ایک قسم صرف حسین لڑکوں کو دیکھنے والی ہوگی

(۲) دوسری ان سے ملاقات و مصافحہ کرے گی

(۳) تیسری ان سے چٹائی کرے گی

بے ریش کے بارے میں اکابر کا طرز عمل

☆ حضرت امام مالکؒ کا طرز عمل یہ تھا کہ جب ریش لڑکوں کو اپنی مجلس میں بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ہشام بن عمار جو اس وقت بے ریش تھے لوگوں کے مجمع میں بچپ کر بیٹھ گئے اور امام مالکؒ سے سوال حدیثیں سن لیں۔ امام مالکؒ کو جب اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے ان کو بلایا اور سولہ روپے مارے۔

☆ حضرت امام ابو حنیفہؒ رحمہ اللہ طبع کی خدمت میں جب امام ابو یوسف رحمہ اللہ طبع دس روپے سننے کیلئے پہلی مرتبہ تشریف لائے تو ابھی بے ریش تھے۔ امام اعظمؒ نے ان کو کہا کہ آپ میرے سامنے نہیں پشت کی طرف بیٹھ کر درس حدیث سنا کریں۔ چنانچہ کئی برس تک وہ پشت کی جانب بیٹھ کر درس حدیث سنتے رہے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ رحمہ اللہ طبع کی احتیاط کا یہ عالم کہ اس عرصہ میں ایک مرتبہ بھی ان کی طرف سے دعا تھا کہ وہ بیکار رہیں۔ ایک مرتبہ ابو یوسف رحمہ اللہ طبع کوئی حدیث مہارگ سنا رہے تھے کہ ان کا سائبہ دیار پر چڑھا تھا۔ ان کے سامنے کہ کچھ کر امام اعظمؒ کو اندازہ ہوا کہ ان کی دوا بھی آچکی ہے پھر ان کو سامنے بیٹھنے کی اجازت دی۔ سبحان اللہ اس معاملہ اکابر اہل احتیاط کیا کرتے تھے۔

☆ حضرت امام احمد بن حنبلؒ رحمہ اللہ طبع کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا جس کے ساتھ ایک لڑکا بھی تھا۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے۔ اس نے کہا میرا بھانجا ہے۔ فرمایا اسے دو پارہ ہارے پاس دلاؤ اور خود بھی اسے ساتھ لے کر بازار کے پتھر نہ لگاتے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی کو تمہارے متعلق برا گمان کرنے کا موقع مل جائے۔

☆ حضرت شافعؒ موصیٰ رحمہ اللہ طبع فرماتے ہیں کہ میں ایسے تئیں شیوخ کے پاس رہا ہوں جو اہل کے درجے پر تھے۔ ان سب نے مجھے نصیحت فرمائی کہ تم بے ریش لڑکوں کی صحبت سے بچے رہنا۔

☆ حضرت امام غزالیؒ رحمہ اللہ طبع بن مسکن کے ایک شاگرد محمد بن مسکن نے چالیس

سال تک آہان کی طرف نگاہ نہ اٹھائی۔ حضرت محمد بن ابی القاسم فرماتے ہیں کہ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہمارے ساتھ ایک فومر لڑکا تھا جو ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ تم میرے سامنے سے اٹھ جاؤ اور میری پشت کی طرف بیٹھو۔

دو مردوں کا ایک بستر پر لیٹنا

اسی احتیاط کی وجہ سے دو مردوں کا ایک ہاؤس میں لیٹنا صحیح کر دیا گیا۔ ارشاد نبوی

ہے۔

لَا يَلْقَى الرَّجُلُ الْوَجَلَ فِي لُوبٍ وَاحِدٍ (مسلم . مشکوٰۃ)

(ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے)

اس حدیث پاک کی روشنی میں امام ہرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَلَا يَجُوزُ لِلرَّجُلِ مَعَاجِلَةُ الْوَجَلَ وَابْنُ كَثِيرٍ كَلَّ وَاحِدَهُمَا فِي

جَانِبٍ مِنَ الْغُرَافِ (تفسیر کبیر ۶/۳۵۹)

(دو مردوں کا اکٹھا سونا جائز نہیں، اگرچہ دونوں بستر کے کنارے کنارے ہی

کیوں نہ لیٹیں)

اسی لئے بچے دس سال کی عمر کے ہو جائیں تو ارشاد نبوی طسوا بيسهم لى

المصاحف کے مطابق بستر الگ کر دینے چاہیں۔

لواطت کے قصاصات

محل و نقل کی روشنی میں لواطت کے قصاصات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

عورت سے نفرت:

لوطی شخص چنگ خلاف نفرت محل کر کے خوش ہوتا ہے لہذا وہ محل میلر اور نفرت

صلیہ سے جاری ہو جاتا ہے۔ اسے عورت کی بجائے لڑکوں میں زیادہ رغبت محسوس ہوتی ہے۔ لواطت کی کمزرت سے بعض اوقات مرد اپنی بیوی سے بھارے کے قائل بھی رہتا۔ اس لئے گھبراہڑتے ہیں۔ لوطی کی بیوی رتہ مقلد بھی جا سکتی ہے نہ ہی شادی شدہ بھی جا سکتی ہے۔ اس کے دل کو سکون کیسے نصیب ہو سکتا ہے جبکہ خاوند کو بیوی میں کشش ہی محسوس نہیں ہوتی۔ ایسے حالات میں تو گھر میں رکھنا زبردور مگر کرنے کے مترادف ہے۔

نسل کشی کا معنا:

لوطی شخص اپنے نطفہ کو ایسی جگہ ڈالتا ہے جہاں نسل بننے کا امکان ہی نہیں ہو سکتا۔ لہذا لوطی اللہ رب العزت کی دی ہوئی امانت میں خیانت کا مرتکب ہوتا ہے۔ لواطت کے گناہ کے ساتھ ساتھ اس کو نسل انسانی ضائع کرنے کا گناہ بھی ہوتا ہے۔

جنسی تسکین سے محروم:

اللہ رب العزت نے عورت کی شرمگاہ کو مرد کی شہوت پورا کرنے کے لئے نسل کامل بنایا ہے۔ جب کوئی مرد اپنی بیوی سے بھارے کرتا ہے تو عورت کی فرج میں مرد کا نطفہ آتا ہے جبکہ مرد کے عضو خالص میں بھی عورت کے جسم سے ایسا مائع جذب ہوتا ہے جو مرد کو جنسی طور پر تسکین دے دیتا ہے۔ اسی لئے عورت سے کسی مرتبہ بھارے کرنے سے بھی اتنی کمزوری محسوس نہیں ہوتی جو غیر فطری طریقے سے ایک دفعہ شہوت پوری کرنے سے محسوس ہوتی ہے۔ یوں سمجھیں کہ عورت مرد کی غذا ہے لوطی شخص وقتی طور پر شہوت کو پورا کر بھی لے مگر بھی اس کے اندر جنسی پیاس رہے گی، طبیعت میں اضطراب اور بے چینی رہے گی۔ سکون نام کی کیفیت لواطت سے حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ جبکہ عورت کے ساتھ بھارے کرنے سے تسکین کامل نصیب ہوتی ہے۔ بچے پروردگار کے بچے کام کی

کراہی ہے۔

ان خلق لكم من انفسكم لزاوجا لعلکم تسکونوا اليها
(تم میں سے تمہارے عجز سے ملنے کا کر تم اس سے سکون پا سکو)

احصائی کمزوری:

لواحت لیر فطری عمل ہونے کی وجہ سے احصائی کمزوری کا سبب بنتا ہے تو انہیں
فتم ہو جاتی ہیں۔ خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ لولی شخص کو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اس
کے جسم کو کسی نے لمبوز دیا ہے۔ تھکاوٹ فتم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی۔ اعصاب کمزور ہو
جاتے ہیں۔

حافظ کمزور:

لولی شخص کی آواز حافظ بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ اول تو کچھ یاد ہی نہیں رہتا اگر کر
بھی لے تو جلد ہی بھول جاتا ہے۔ لواحت کے مرگب ہونے والے تو جوان کا بطن ہاگر
معت کوشش سے سہل یاد بھی کر لیں تو سناٹے وقت یا گھٹے وقت ایسے بھول جاتے ہیں
جیسے سہل یاد ہی نہیں کیا تھا۔

چہرہ بے نور:

لولی شخص کے چہرے کی رحائی اور چمک فتم ہو جاتی ہے۔ جوانی میں چہرے پر
جھریاں پڑنے لگ جاتی ہیں۔ آنکھوں کے گرد سیاہ پتلے بن جاتے ہیں۔ چہرے کی
ہاڈویت اور کشش نہ ہونے کے برابردہ جاتی ہے۔

عضو خاص کی خرابی:

لواحت کی وجہ سے مرد کے عضو خاص میں نیزہ عاجز آ جاتا ہے۔ بعض اوقات لمبوزا
بھی بن جاتا ہے۔ آنکھ اور سوزاک جیسی موذی بیماریاں وہی فصل چرکی وجہ سے لگتی

ہیں۔ ان بیماریوں کی وجہ سے انسان کی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔

لا علاج پریشانی:

لوہی شخص کے اندر لوگوں یا مردوں کو کچھ شہوت پیدا ہو جاتی ہے جبکہ زانی شخص میں شہوت کو کچھ کر شہوت بخزنی ہے۔ زانی کے لئے شہوت سے پرہیز کرنا اور دور رہنا آسان ہے مگر لوہی کے لئے مردوں سے دور رہنا مشکل کام ہے۔ لہذا لوہی کی پریشانی و علاج ہے جہاں بھی جائے بیٹنا اٹھتا رہتا سب مردوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ نماز پڑھنے سہ میں جائے تو لوگوں کے دل غیبت الہی سے بھرے ہوتے ہیں جبکہ لوہی کی نظر کسی مرد پر پڑنے سے اسکا دل شہوت سے لبریز ہوتا ہے نماز یا عبادت کے وقت اگلی صف میں مرد کو گراں سمجھ کر نماز کچھ کر خصوصاً اس میں گناہ آ جاتا ہے۔

ملاسا قہار نے بھی کہا ہے۔

میں سر سمجھ ہوا بھی تو : میں سے آنے کی صدا
میرا دل تو علم آشنا تجھے کیا لے گا نماز میں

میں ان سے بدتر:

لوہی شخص ایک ایسا نمل کرتا ہے جو میں ان بھی نہیں کرتے لہذا وہ میں ان سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ لواطت کا اثر انسانی اخلاق پر بہت برا پڑتا ہے اس لئے لوہی لوگوں سے میل ملاپ کرتے ہوئے بکھراتا ہے۔

لا علاج بیماری:

لوہی شخص کو ایذا دینے والی بیماری لگ جاتی ہے جسکا انہی تک کوئی علاج بھی نہیں ہے۔ یہ بیماری اس سے اس کی جی کو بھی لگ سکتی ہے۔ آنحضرت ﷺ بھی اس بیماری کے بد اثرات سے بچے ہو جاتے ہیں۔ لواطت کی وجہ سے آخرت کا مذہب برباد ہو جاتا ہے یہ

دنیا کا خطاب بھی کیا تم ہے۔ اے اللہ! جس توڑ میں پر پختی بھرتی فاش کی مانند ہوتا ہے۔

لا علاج نہجا ست:

لو اعلیٰ منیٰ گندی بندہ کی کہ اس سے کوئی روحانی طور پر دائمی فحش ہو جاتا ہے۔
صورت اثنیٰ الیٰ اللہ نے مجاہد سے نقل کیا ہے۔

ان الذی یحصل ذلک العبد لو اخصل بكل قطرة من السماء
و بكل قطرة من الارض لم یزل نجسا

[جو کوئی یہ عمل کرے وہ اگرچہ آسمان و زمین کے ہر قطرے سے غسل کر لے
بھر بھی ہمیشہ کیلئے نجس رہے گا]

حضرت فضیل بن عیاض سے حج استاد کے ساتھ معقول ہے

لو ان لو طبا اخصل بكل قطرة من السماء لیس اللہ غیر طاهر
اگرچہ کوئی آسمان کے ہر قطرے سے غسل کر لے بھر بھی اللہ تعالیٰ کو ناپاک
نہی لے گا]

اس سے بڑی ذرا۔ اور کیا ہو سکتی ہے کہ کوئی فحش و زمین و آسمان کے سب پانی سے
بھی غسل کر لے تب بھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے فحش حالت میں پیش ہو گا۔
علاؤ اللہ ایچ تفسیر روح المعانی میں انکی وجہ بیان کرتے ہیں۔

ان السماء لا یزید عنہ ذلک الا لم العظیم المذی بعدہ عن وہ
بے شک نہیں ذرا کی کہ پانی اس سے اس بڑے گناہ کو جس نے اس کو اس
کے دہ سے دور کر دیا]

اسی لئے کوئی فحش کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیکھتا بھی کوہرا نہ کریں گے۔ حدیث پاک
میں ہے

لا یستطیع اللہ عز و جل الی و جل الی و جل او امر اقلیٰ شہرہا

وہناک اٹھیں اسی فزادہ
 من و حمد الخالق الجلیل
 [اے چار کی واحد اور اے کرد اور لا فرخص کی فضا، میرے دل کو
 میری رضا کی زیادہ چاہت ہے بہت خالق مطلق کی رحمت کے]
 جب قریب والے تھیں نے اس سے کہا: "ہی اللہ" (اللہ سے ڈار) اس نے کہا
 "اللہ کان" (ایسا ہی ہے) اور اس کی روح نکل گئی۔ اللہ تعالیٰ میرے خاتمے سے محفوظ
 رہا ہے آمین۔
 ملا سائنس قیم نے اس کے مطلق لکھا ہے۔

ان هذا السرح وظفا العشق فاره يكون كفىرا كمن اتخذ
 عشوقه ندا يحبه كما يحب الله
 [یہ مرض اور یہ عشق بھی کفر کی طرح ہوتا ہے جیسے کہ وہ اپنے معشوق کے جانے
 کو اللہ تعالیٰ کی محبت کی طرح محبوب دیکھتا ہے]
 ربی تھیں کے لئے پند اشعار بھی انہوں نے لکھے ہیں۔

لباسطی الذکوران یمنکم البشوی
 فبوم معاد الناس ان لکم اجرا
 [اے گرانے والو اپنی شرمگاہوں کو اتھاڑے لئے بتا رہا ہے کہ لوگوں کے
 لوگوں کے لوٹنے کے دن تمہارے لئے اجر ہے]

کسوا واضربوا وازلوا ولوطوا وابشروا
 فان لکم ۶ زما الی الیۃ الجرا
 [کھاؤ پیو اور زنا کرو اور خوش ہو جاؤ۔ بے شک تمہارے ذرا تھیں اس جنت
 تک پہنچانے والے ہیں]

لَا تَحْسَبُوا قَدْ مَهَّلُوا الْبَدَا لِقَابِكُمْ
وَالْبَدَا إِلَيْهَا عَجَلُوا لَكُمْ بِشَرِّهَا
[اپنے کہہ رہے تھے کہ تم سے پہلے گھر ڈالے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ
وہاری طرف آنے میں جلدی کرو تمہارے لئے بھارت ہے]
وَمَا نَحْنُ إِلَّا نَفْسٌ لَكُمْ لِي انْظُرَكُمْ
مِنْ مَحْضَةٍ الْبَدَا لِي نَارُ الْكِبَرِ الْهَي
[اور یہ کہ ہم تم سے پہلے ڈالے ہیں، تمہارے بھارت میں ہیں، قریب وہ ہیں
مجھ کر کے گاڑی آگ میں]

لَا تَحْسَبُوا أَنَّ الدِّينَ نَكَحُوا
بِشَيْءٍ مِنْكُمْ بَلْ تَوَدُّهُمْ جَهَنَّمُ
[میں نہ گمان کرو کہ جن سے تم نے جماع کیا تھا، وہ غائب ہوں گے۔ نہیں بلکہ
تم ان کو سامنے دیکھو گے]

وَيَلْعَنُ كُلُّ مَسْكَا لِحَالِهِ
وَيَسْمِي بِهِ الْمَعْرُوفَ فِي الْكُفْرَةِ الْآخِرَى
[اور تم میں سے ہر ایک لعنت کرے گا اپنے دوست کو۔۔۔]
يَعْلَبُ كُلُّ مَسْكَا بِشَرِّهِ
كَمَا اشْرَكَ فِي ذَلِكِ تَوَجَّهَ الْوُزَرَا
[مگر ان دونوں میں سے ہر ایک کو اپنے شریک کے ساتھ خطاب دیا جائے گا۔
جیسے کہ دونوں ایک ایک لذت میں شریک تھے جو گناہ کو جب کرتی ہے
(الحجۃ الی یوم ۱۹۸۹ء)

المحاک

جب دو عورتیں ایک دوسرے کے ساتھ طاب کر کے اپنی ثبوت کو پہرا کر رہی تو اسے اسحاق کہتے ہیں۔ ابن خلدون کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا

اذا اتت المرأة فطهها زالت عین

[جب عورت عورت کے پاس آئے تو وہ دونوں زنا کرنے والیاں ہیں]

حضرت داؤد علیہ السلام فرما۔ تم ہیں کہ جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا

محاک النساء زنا بینھن

[عورت کا عورت سے گناہ کرنا ان کا آپس میں زنا ہے]

اگر چہ اس عمل پر زنا کرنے کا گناہ ہوگا مگر اس پر تحریر کی سزا دی جائے گی حد جاری نہیں ہوگی۔ اس کی مثال ایسے ہے کہ جس طرح کوئی مرد کسی عورت سے بغیر دخول کے ہنس دیکھا کر کے اپنی ثبوت کو پہرا کر لے۔ یہ عمل بھی قوم لوط سے شروع ہوا۔ حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ

انما حق القول علی قوم لوط علیہ السلام حين استغنی النساء

بالنساء والرجال بالرجال (در معثورہ ۱۰۰/۳)

[بے شک یہ بات درست ہے قوم لوط جنم کے بارے میں کہ عورتیں مردوں

کے ساتھ اور مرد مردوں کے ساتھ مطمئن تھے]

خلاصہً کوئی زوجہ اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اپنی حذر و احتیاط علیہ نے عمر بن ابی سے

پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کی عورتوں کو مردوں کی جہ سے عذاب دیا۔ انہوں نے فرمایا

اللہ اعدل من ذالک۔ استغنی الرجال بالرجال والنساء

بالنساء (بیہقی۔ ابن عساکر)

واللہ بڑے انصاف کرنے والے ہیں ان سے کہ مرد و مردوں کی وجہ سے اور
مرد و عورتوں کی وجہ سے مستثنیٰ نہیں]
طہرانہ قلم نے لکھا ہے۔

لیکن لا یحب فیہ الحد . ای فی اصحابی . لعدم الامتلاچ وان
اطلق علیہما اسم الفرقا لعدم کثری الثمن والحد والرجل والقیم
(البحر اب النکاحی ۳۰۱)

[لیکن اس میں حد واجب نہیں یعنی سزا میں دخول نہ ہونے کی وجہ سے ۔
اگرچہ کہ ان دونوں پر ذکا کا لفظ بولا جاتا ہے جیسے آنکھ کا کار یا ہاتھ کا کار یا پاؤں کا
زنا اور منہ کا زنا]

اس سے ثابت ہوا کہ شرع شریف نے ظاہری طور پر دخول ثابت نہ ہونے کی وجہ
سے اس پر حد جاری ہونے کا حکم نہیں دیا ۔ لیکن قصائے شہوت کی نظر سے دیکھا جائے تو
ایک عورت دوسری عورت کے ذریعے اپنی بیٹی یا سبجاتی ہے ۔ اس کے جسم سے
خارج ہونے والی مٹی خارج ہو کر انسان کی نسل مٹی کا درجہ بنتی ہے ۔

یہ شہوت پرستی کا راستہ عورت کی آنکھ سے شر ہا و دل سے حیا کو ختم کر دیتا ہے ۔ جس
عورت کو شرم و حیا کا بھروسہ ہوتا ہے وہ دوسری عورتوں (الذکیں) کو بوسے دے سکتی ہے
لانے کا سبب بنتی ہے ۔ شیطان کی خطا پر را کرتی ہے ۔ جس طرح بد کردار مرد و عورتوں کو
پہنانے کے پتھر میں رہتے ہیں اسی طرح یہ عورت کسی لڑکی کو پال میں پھنساتی ہے ۔
دوسری لڑکی کو دیکھ کر اس کے اندر شہوت کا سمندر موجزن ہو جاتا ہے اور یہ قاتل بن کر
اپنی سستی اتارتی ہے ۔ موشادہ ای تعالیٰ ہے ۔

فَمَنْ يَفْعَلْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَمَنْ فَعَلَ لَكَ هُمْ الْأَخِلَّاءُ (المعارج)

[جس جو اس کے علاوہ کو چاہے جس دینی حد سے بڑھنے والے ہیں]

زنا کی چھٹی قسم جانور سے زنا

انسان اپنے ظاہر شہوت میں مستغرق و مغلوب المائل ہو جاتا ہے کہ وہ جانور سے زنا کر لیتا ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

ملعون من اتى شيئا من الحيوان (البرئان۔ حاکم)
(لعنت کی لگی ہے اس شخص پر جو جانوروں کے پاس آتا ہے) (یعنی فعلی حرام کرتا ہے)

جانور سے زنا کرنا لوادت سے لگی بڑا گناہ ہے۔ حافظ ابن قیم فرماتے ہیں۔
لا ريب ان الزواجر الطبعي من الحيوان الیهيمة النوى من
الزواجر الطبعي من القلو ط (المجاہد الکافی ص ۴۱)
[بے شک جانور سے زنا کرنے کا ظاہر لوادت کرنے کے ظاہر سے بھی زیادہ سخت ہے]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی علیہ السلام سے روایت کی ہے۔
من اتى بهيمة فافطوره و افطوره حرامہ (ترمذی ص ۳۳۳)
(جس شخص نے جانور کے ساتھ فعلی کی اس کو کھل کر دیا)

اس معاملے میں طائے کرام کے دو قول ہیں۔ ایک جماعت کا قول ہے کہ اس پر زانی کی حد جاری ہوتی چاہیے۔ دوسری جماعت کا قول ہے کہ اس کو کوٹلی کی سزا ملنی چاہیے۔ بہر حال جو کچھ عمل کا عمل ہوا ہے۔

باب ۷

زنا کے نقصانات

برائی کا انہام ہمیشہ برا ہوتا ہے بلکہ برائی جتنی بڑی ہوگی انہام اتنا ہی زیادہ برا ہوگا۔ زنا کار انسان جو کہ بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے لہذا اسے کئی طرح کے نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بھی کرتی دیکھی برائی والا سارا جیسا آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا عطا ہوا کانون جڑ سہرا اسے بالآخر اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ اور شاد باری تعالیٰ ہے۔

مَنْ يَخْلُقْ شَوْءَ فَيُخْرِجْ بِهِ

[جو برائی کرے گا وہ سزا پائے گا]

درج ذیل میں ذرا کوشش کرنے والے خصوصاً نقصانات کی تحصیل جملہ کی پائی ہے

(الف) معاشی نقصانات

ذاتی کومعاشی نقطہ نظر سے مختلف طرح کی پریشانیاں کھڑی ہوتی ہیں۔ مثلاً

(۱) بے برکتی

زنا کے ارتکاب کی وجہ سے ذاتی برکتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ جبکہ تقویٰ و

پر بھری گاری کی جگہ سے برکتوں کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الطُّرُقِ أَتَيْنُوا الْقَرْيَةَ تَحْتِهَا لَافْتَنُوا عَلَيْهِمْ يُزَكِّيهِمْ تَزَكُّيَاتِ تَزَكُّيَاتِ
السُّبْحَةِ وَالْأَزْحَمِ (الاحزاب: ۹۷)

اگر یہ بستیوں والے ایمان لائیں اور تقویٰ اختیار کریں تو ہم ان پر زمین و آسمان کی برکات کو کھول دیں!

رزق میں بے برکتی ہونے کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ذاتی اپنا مال پانی کی طرح بھی بہا دے تو بھی اس کے کام پہنچے نظر نہیں آتے۔ ایسے لوگ کرداروں پر ہونے کے باوجود معرض رہتے ہیں۔ کبھی بندوں کا قرض دینا ہوتا ہے کبھی جنکوں کا قرض دینا ہوتا ہے۔ انکوں کمانے کے باوجود انہیں کبھی نہیں آتی کہ یہ کہاں جا رہا ہے۔ ہاں آتا نظر آتا ہے جا تا نظر نہیں آتا۔ سب کچھ ہونے کے باوجود غصے پر رہے نہیں ہوتے۔ کھاؤں کو مہر کی چوٹ، پہناؤں کو مہر کی چوٹ، دکان معاملہ پیش آتا ہے۔

(۲) رزق میں تنگی

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ أَظْهَرُ مِنْ غُلٍّ ذُوْ ثَمَرٍ ضَلَّتْ سَبِيلُهُ فَأَلْوَتْ لَهُ مِنْهُ خِذْلًا (الروم: ۱۳۱)

جس شخص نے میری یاد سے منہ موڑ اس کے لئے رزق میں تنگی کر دی جائیگی!

وہی چونکہ احکام خداوندی سے امر اہل کرتا ہے لہذا اکثر اوقات اس کی معیشت کو تنگ کر دیا جاتا ہے۔ حال رزق کی کمی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ حرام کمانی کے دروازے کھول لیتا ہے۔ بحر حرام کی کمانی سے حرام کام کرتا بھرتا ہے۔ کتنے لوگوں کی مثالیں سامنے ہیں کہ کھاتے پیچے یا عزت دار گھرانے کے چشم و چراغ تھے جوانی میں تہہ بہ تہہ شہوت کے طوفان کو روک نہ سکے۔ رزق کے مرتکب ہونے لگے۔ یہاں زوال آیا

کہ بظن مجلس ختم ہو گئے۔ ہاتھ اویں یک گئی۔ سر جھانے کی جگہ بھی نہ رہی باپ جس شہر کا سینہ اور نواب سمجھا جاتا تھا۔ بدکار رانی چنانہی شہر کی گلیوں میں بھیک مانگتا اور صدا کا تاہم کرتا ہے۔ کہ

اے بڑے جہاں میں کوئی نہیں مارا

(۳) کامیابی کے راستے بند

رانی اگر اپنے گناہ سے توبہ نہ کرے تو وقت کے ساتھ ساتھ اس پر کامیابی کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اسکا ہر کام لاہور رہتا ہے۔ سارا دن محنت و مشقت میں گزارنے کے باوجود اسے اپنے کام سینے نظر نہیں آتے۔ جب بھی کوئی کام مکمل ہونے کے قریب آتا ہے کوئی نہ کوئی رکاوٹ پیش آ جاتی ہے۔ کبھی کام باریک دہائی مکمل نہیں ہوتی۔ کبھی جڑوں کے دھتھے پڑے نہیں ہوتے۔ جس کام میں ہاتھ اڑے وہی کام لاہور رہتا ہے۔ خود کہتا ہے ایک دست تھا میں مٹی کو ہاتھ لگا تا تھا سناہن جاتی تھی آج سونے کو ہاتھ لگاؤں تو وہ مٹی ہی جاتا ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ کسی نے کچھ کر دیا ہے۔ روزی باندھ دیا ہے۔ دھتھے باندھ دیئے ہیں۔ حالانکہ کسی نے کچھ نہیں کیا ہوتا اس کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے کامیابی کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔

(۴) مصائب و آلام

رانی اگر نہ لگاوا دی رہا ہے تو اس پر مصائب و آلام کی بارش ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ (شوری ۲۰۰)

اچھتم کو مصیبت پہنچی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کسائی ہے ا

جس طرح شعل کا دھماکا نوٹ دئے تو اسکے دہانے تو اس سے پہلے گرتے ہیں ایسے

یہ خلاف ہو گیا آسمان پہ ہوا زمانے کی بحر کی
کہیں گل کیلے بھی تو ہر نہیں کہیں حسن ہے تو وفا نہیں

(ب) معاشرتی نقصانات

زمانے کے معاشرتی نقصانات کی تحصیل درج ذیل ہے۔

(۱) عوام سے وحشت

زمانی کے دل میں عوام الناس سے وحشت پیدا ہو جاتی ہے ذاتی کاموں میں میل
طلب بہت کم ہو جاتا ہے اسے چھائی ہے بھگنا کرتی ہے جبکہ محظوظ میں بھی بیٹھنے کو دل
نہیں کرتا۔ کسی خاصہ کے صورت حال کی نگاہ سے غلطی کی ہے۔

ہاتھ میں لکھا نہیں سورا سے گھبراتا ہے دل
اب کہاں لے جا کے نہیں ایسے دیکھانے کو ہم
زمانی کی زندگی بارگاہ نہیں مگر ذاتی کاموں سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ جہول
میلے۔

رہے اب ایسی جگہ تل کر جہاں کوئی نہ ہو
بھولا کوئی نہ ہو اور واہ واں کوئی نہ ہو
چپے کر چار تو کوئی نہ ہو چار اور
اور اگر سر چاہیے تو نوہ طواں کوئی نہ ہو

(۲) آباد گھر پر ہاؤ

زمانہ کاری کی وجہ سے اکثر و بیشتر آباد گھر پر ہاؤ جاتے ہیں۔ زمانہ کار خاوند کیلئے اپنی
جائی میں کشش نہیں رہتی مگر اس کے پاس حسن و جمال کی کمی نہیں ہوتی۔ اسی طرح

زانیہ ہی اپنے خاوند اور کمرہ دار پر توجہ نہیں دیتی۔

تجربہ یہ نکلا ہے کہ آداب اور چستہ بختے بختے گھرا جاتے ہیں۔ جس گھر کے گلشن پر بہار کی تازگی ہوتی ہے اس پر غواص کے سائے دراز ہو جاتے ہیں۔ جب حالات کھلے ہیں تو ملاقات نکلاہوت آ جاتی ہے۔

۔ زانیہ تمہیں اس سونے والے آئینے کے حالات

دیکھنا تو بڑی بات ہے تم رو نہ سکو گے

(۳) ذلت اور سوائی

زنا کار اپنے ہاتھوں سے اپنی عزت خاک میں ملا جھٹا ہے۔ نہ خالق کی نوا میں قدر رہتی ہے۔ نہ اللہ کی نوا میں رہتی ہے۔ لوگ سامنے ہی حضور بھی کریں تو پیچھے کیا الزام دھرتے ہیں۔ شادی شدہ انسان زنا کاری کرے تو اس کی اپنی اولاد باطنی عزت نہیں کرتی۔

قرآن مجید میں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے بارے میں آیا ہے۔

لَا يَخْشَوْنَ غَلْبَهُمْ عَلَيْهِمْ نَصْرَهُمْ تَذَاتَوْا فِي الْبِلَادِ (المعصر: ۷۳)

[ہم نے اس کے اور پرکاش کے بچے کر دیا اور اس پر ہتھروں کی بارش کر دی]

دعا میں یہ سزا کا اچھا نمونہ ہے کہ ان پر ہتھروں کی بارش کی گئی اور لوہے کے جھکے بچے کر دیا گیا۔ ایسا انکی ہوں ہوتی ہے کہ انسان زنا کاری کی وجہ سے عزت کی بجائے ذلت اور پلیدی کی بجائے پستی کا نگار ہوتا ہے اور ہر طرف سے اس پر طعن و تشنیع کی بارش ہوتی ہے۔ بقول

۔ بونہی ذرا خوش ہو رہے تھے ہیں ہم

لوگوں نے کچے کچے فسانے بنا لئے

اگر کوئی تھوڑے پنی کی حالت میں زنا کرے تو اس کے ساتھ بڑوں کو بھی ذلت کا

سامعہ کرنا چاہتا ہے۔ قرآن مجید میں اسکا ثبوت ملتا ہے۔ جب بی بی مریمؑ اپنے بچے کو لیکر قوم کی طرف آئی تو لوگوں نے کہا

يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوْنَ . غَاثِيَا أَهْلَ الْبُؤْسِ إِنَّهُمَا مَوْجُوعَا خَفِيفٌ مُّقْتَصِدٌ

(ص: ۳۸)

[اے ہاردن کی۔ لیکن تیرا باپ برا نہیں تھا اور نہ تیری ماں بد کردار تھی]

دیکھئے الزام تو بی بی مریمؑ علیہا السلام پر تھا مگر قوم نے ماں باپ اور بھائی کی طرف بھی اشارہ کر دیا۔ اسی طرح عمل چلے کر گئے ہیں مگر شیخے یوں کو بھی ملتے ہیں۔ انھیں مگر پہلے نشانے لکھ لیا ہونا چاہئے۔

دوسری مثال یہ غور کیجئے کہ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو بدکاری سے منع کیا۔ قوم ہارن آئی اور مکنا کا ارتکاب کرتی رہی۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی نگر سے مذہب آگیا اس معاملے میں حضرت لوط علیہ السلام تو بری الذمہ تھے انہوں نے قوم کو سمجھانے میں کوئی دقت نہ محسوس نہ کیا۔ مگر اس سب کے باوجود جب اللہ تعالیٰ نے انہوں نے حالات کا ذکر کیا تو انہوں نے مرد کا مرد کے ساتھ جیسی گناہ کرنے کا نام لیا طے و افطی عمل کر دیا۔

(۳) نسب پر دھبہ

رانا کے نتیجے میں اگر عورت حاملہ ہو جائے تو حرام بچہ پھٹنے کی وجہ سے ایک گھرانے کی نہیں بلکہ خاندان کی عزت خاک میں مل جاتی ہے۔ نسب پر دھبہ لگ جاتا ہے اس بدنامی سے بچنے کے لئے اکثر و بیشتر حمل گرادیا جاتا ہے۔ اس طرح عورت ذلیلہ تو پہلے ہی تھی اب ناقصہ اور خالہ بھی بن جاتی ہے۔ قیامت کے دن بچہ گریبان بکری کے گاکہ مجھے کس لئے قتل کیا گیا۔ دنیا کی بھی ذلت اور آخرت کی بھی ذلت ملی۔ اور اللہ باری تعالیٰ

نَجَسِ الْمَلَأِ وَأَلْبَسَ لَهَا الْإِبْرَاقَ الْبُيُوتَ الْبُيُوتَ الْبُيُوتَ (الصح: ۱۱)

[پہنسا رہے بدنیاوا غرت کا اور پہنکا ہوا خسارہ ہے]

(۵) رشتے نامے ختم

جب رشتے دار مرد موت بھیجی یا شائعوں کے تھے میں زمانے کے مرکب ہوتے ہیں تو رادکھل جانے پر ان میں قطع حقیقی ہو جاتی ہے۔ جن رشتوں کا طہ تعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا تھا انسان ان رشتوں کو توڑنے کا مرکب ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوَصَّلَ (ہرم: ۲)

[اور توڑتے ہیں جن کو اللہ نے ملانے کا حکم دیا ہے]

اس سورۃ جمال میں زمانے کے گناہ کے ساتھ ساتھ قطع رگی کا گناہ بھی ہوا۔ شادی شدہ عورت کو زمانہ کاری کی وجہ سے طلاق ہو جائے تو وہ خاتمان ایک دوسرے سے دور ہو جاتے ہیں۔ اگر دہرے نے بھاگلی سے زمانہ کیا تو دو گئے بھاگلی ایک دوسرے کا پیرو دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ جن رشتوں کو کھور کے زور سے ختم نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ان رشتوں کو کردار کی گھڑکی نے ختم کر دیا۔

(۶) قتل و لہسا

زمانہ کاری کے تھے میں بعض لہکات دو گروں میں یا دو خاندانوں میں قتل و لہسا کڑا ہو جاتا ہے اور قتل و لہسا تک لہکتا آ جاتی ہے۔ عورت کو اس کے اپنے گھر کے لوگ قتل کر دیتے ہیں یا مرد کا عورت کے گھر والے قتل کر دیتے ہیں۔ کبھی کبھی مرد عورت کو زمانہ بالیر کے بعد قتل کر دیتا ہے۔ کبھی عورت اپنے آٹھ سے تل کر خاندان کو قتل کر دیتی ہے۔ کبھی زمانہ کی بدنامی اور اہل کے خوف سے زمانہ مرد یا زمانہ عورت خود کشی کی مرکب ہو جاتی

تاریخ انسانی پر نگراںانی ہائے تو روئے زمین پر سب سے پہلا نقل بھائی کے
ہاتھوں بھائی کا ہوا درد بھی حرکت کی خاطر ہوا۔

حصولِ دن سے ہے ساری کائنات میں جنگ

(ج) طبعی نقصانات

دن کے طبعی نقصانات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) سکونِ دل سے محرومی

ذاتی اگرچہ کئی کامیابی سے گناہ کیوں نہ کرے۔ کسی کو پتہ نہ چلے دے۔ اسے
سمجھانے والا کوئی نہ ہو۔ روکنے والا کوئی نہ ہو۔ گمراہ کے پادشاہ میں سے ایک ہے۔
کندہائی کے دل کا سکون ملت جاتا ہے۔ ایک گلاب سے پریشانی اس کے دل پر حاوی ہو
جاتی ہے۔ محفل میں بیٹھا ہو گا تو خیالات کی دنیا میں گویا ہوا۔ اگر بھائی میں ہو گا تو اپنے
ظہیر کا قہر ہی بھا ہوا ہو گا۔ بدن میں سکونِ ذرات میں بکس۔ کسی کی سوتے کتے ہے کسی
کی رات دوتے کتے ہے ذاتی کی رات سوتے کتے ہے خود دوتے کتے ہے۔

- چروں کا گو شہر میں لانا حال ہے

نہیں کسی کو قید نہ آئے تو کیا کرے

زیب انصاف علی کے کا شہارِ صورتِ جمال کی خوب وضاحت کرتے ہیں۔

مرغِ دل را گشتن بہر ز کوئے یار نیست

طاب دیدارِ ما شوقِ گل و گوار نیست

کلمہ از عشقِ تباں اسے دل چہ حاصل کردہ ای

گفت لہذا جز نالہ ہائے زار نیست

دل کے سرخ کو یار کی گلی بانگ سے زیادہ پہنچ گئی ہے۔ دیکھ کر طالب کو گلہ و
تکڑم کا حق نہیں ہوتا۔ میں نے یہ بوجھا کر اسے دل تلخے حسینوں کے عشق سے کیا
مائل ہوا۔ بولا کہ سوائے آہ فریاد کے کچھ حاصل نہیں ہوا۔

چند لمحوں کی رفت لذت کی خاطر پیشہ کا رنگ دل میں پال لینا کہاں کی عقلی

۴۔

(۲) عقل میں فساد

ذاتی اگر تو بہ تائب نہ ہو تو اسکی سوچ مارل نہیں رہتی۔ وہ اپنے جرم کو چھپانے کی
خاطر عام معمول سے ہٹ کر عمل کرے گا۔ اس کی سوچ یک طرفہ سوچ بن جائے گی۔
اگر توبہ ہی ٹوکی نے کہیں پارہ تعلقات جوڑ لئے تو وہ اسی ادھار لڑکے سے شادی
کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ اسے لاکھ سمجھایا جائے کہ تم اپنے خاندان کو دیکھو، اپنی
مخصوصیت کو دیکھو، تعلیم کو دیکھو، اس لڑکے کا تمہارے ساتھ کوئی جڑ نہیں بننا۔ خاندان میں
اس سے بد چلا بہتر شخص تمہارے لئے موجود ہیں۔ اس لڑکے پاس نہ تعلیم نہ مال ہے
نہ دنیاوی عزت ہے۔ آخر کسی لئے تم اس کی بھولی میں گرد ہی ہو۔ وہ ہر بات میں ان سنی
کر دے گی اور کہے کہ جیسا بھی ہے میں اسی سے شادی کروں گی۔ اسے کہا جائے کہ
تمہارے اس گل کا تمہارے چہوئے بہن بھائیوں پر برا اثر پڑے گا۔ اسے اس سے کوئی
فرض نہیں ہوگی۔ وہ تلخ قصداں کو سوچنے کی صلاحیت سے محروم ہو جائے گی۔ اسی کو عقل کا
فساد کہتے ہیں۔ اسی طرح ذاتی شخص کو سمجھایا جائے کہ آپ شادی شدہ ہو بال بچے دار ہیں
چاندنی بی بی تمہارے گھر میں تمہارا انتظار کر رہی ہے، جاؤ اپنا گمراہا دو کرو۔ کیوں اس پر
کردار لڑکی کے پیچھے نہ گئے ہو؟ پتا مال اور اپنی جوانی اس لڑکی کے لئے برباد کر دے
ہے۔ یہ سب باتیں کر بھی وہ شخص امن سنی کر دیکھا۔ ایک ذہنی صورت کی خاطر چھتے بیٹے گھر کو
چا کر دے گا۔ بعد میں بچے غریب کے آفسور دے گا۔ مگر واقعی طور پر اسے سمجھانے والوں کو کیا

اپنا دشمن سمجھے گا۔ اسی کو حسد کا لہو دکھا جاتا ہے۔ جہول۔

میں اسے سمجھوں ہوں دشمن جو مجھے سمجھائے ہے

(۳) دل بدن گزرو:

ذاتی شخص کے دل میں ایک انتہائی سا خوف پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ حرامت و بیباکی والی حالت سے محروم ہو جاتا ہے۔ یہ ذلی اسکا مقدر بن جاتی ہے۔ کثرت میاشی کی وجہ سے اسکو بیشتر بدن بھی گزرو ہو جاتا ہے۔ راتوں کو نیند آنے سے جسمانی صحت گرتا شروع ہو جاتی ہے۔ جہول شاعر۔

ماہکس را سر نکالی اے ہر
دنگ زرد و آہ سرد و چشم تر

(۴) چہرے کا نور ختم

ذاتی شخص کے چہرے پر غلت و سیاہی کے اثرات صاف نظر آتے ہیں۔ چہری کی خصوصیت ختم ہو جاتی ہے۔ روحانی ختم ہو کر وحشت کا روپ دھار لیتی ہے۔ قلب کی غلت کا اثر آنکھوں پر پڑتا ہے تو دنیا ختم ہو جاتی ہے، چہرے پر پڑتا ہے تو جاذبیت ختم ہو جاتی ہے، جب دیکھو چہرے پر غوست لپک رہی ہوتی ہے۔ چہرہ چٹلی کھاتا ہے کہ شش غلو توں غلغلوں کے دریا میں غلو ملن رہتا ہوں۔

(۵) عمر گھٹ جاتا

ذاتی شخص کی زندگی سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی تو عمر کے بارہا میل کم ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھی پیدار ہیں کی وجہ سے عمر کا تھوہرہ مدت کم ہو جاتا ہے۔ ایک حد تک پاک میں دھند ہوا ہے کہ نہا کی تھن مزانیں دنیا میں دی جاتی ہیں تجملہ ان میں سے ایک عمر کا گھٹ جاتا ہے۔

(۶) کثرتِ اسموات

جب کسی آبادی میں ذبح کی کثرت ہو جائے تو اس میں اسموات کی بھی کثرت ہو جاتی ہے۔ نبی طیبہ اسلام نے ارشاد فرمایا۔

ولا تشاء الزنا طی قوم الا تکثر طہم السموات (عن مالک مکتوف: ۳۵۹)

[کسی قوم میں زنا عام ہو جاتا ہے تو اسموات کی بھی کثرت ہو جاتی ہے]

حضرت مہدائے بن مسعود علیہ السلام سے روایت ہے کہ نبی طیبہ اسلام نے ارشاد فرمایا

ما ظہر الزنا والزنا طی القرية الا اظن الله باهلها کثیرا (المصاب الکافی: ۳۸)

[میں نے نہیں دیکھا کہ جو قوم زنا میں مگرتی ہو اس کی ہلاکت کا اعلان کر

دیتے ہیں]

(۷) طاعون کا پھیلنا

نبی طیبہ اسلام سے ایک لمبی مدت میں پانچ گناہ اور اسے بد اثرات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ تجملہ ان میں سے یہ ارشاد فرمایا کہ جس قوم میں زنا کاری پھیل جاتی ہے یعنی حکم کھلا ہونے لگتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو طاعون میں مبتلا کر دیتا ہے اور ایسے دکھ درد میں ڈالتا ہے جس سے ان کے اسلاف بے آگاہ ہوتے تھے۔

(۸) خطرناک بیماریوں کا پھیلنا

زنا کاری کی وجہ سے انتہائی خطرناک اور جان لیوا بیماریاں پھیل جاتی ہیں جن کا اثر آٹھ سو سال تک دیر رہتا ہے۔

ابن ماجہ میں مہدائے بن عمر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب کسی قوم میں پانچ گناہ عام ہو جاتے ہیں تو ان میں پانچ اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔

جو تمہا پہ قول میں کی کرتی ہے اس پر عالم حکام مسلط کر دے جاتے ہیں۔
 جو تمہا کہہ کر کہتا دین سمجھتی ہے اس پر قضا سالی مسلط کر دی جاتی ہے۔
 جو تمہا مہمہ مٹھتی کرتی ہے اس پر دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔
 جو تمہا حکام شریعت کو لگا سمجھتی ہے اس میں نا انصافی اور نمانہ جنگی مسلط کر دی جاتی ہے۔

←

جو تمہا لاشی اور بے حیائی میں جھکا ہو جاتی ہے اس پر مہلک بیماریوں کو پھیلا دیا جاتا ہے۔

←

(د) دینی نقصانات

زنا کے دینی نقصانات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) برائی کا احساس ختم

زنا کا ایک عظیم نقصان یہ ہے کہ زانی کے دل سے رفتہ رفتہ برائی کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ غیر عزم سے ثبوت انگیز خدائی کرتا۔ اسے سلام پیام بھیجتا۔ اس کے ساتھ کھائی میں وقت گزارتا اس کو برا محسوس ہی نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ وہ بعض مرتبہ نذر مانا ہے اور دعا نہیں کرتا ہے کہ اس کو زنا کا موقع نصیب ہو جائے۔ یہ بھول جاتا ہے کہ گناہ کی دعا کرتا بھی بڑا گناہ ہے۔ بعض فاسق ناجور اپنے نامہ ناز تعلقات کی تفصیلات بڑے تحاخر سے اپنے دوستوں کی محفل میں بیان کرتے ہیں۔ نئی طلیعہ اسلام نے اور شاد فرمایا

کل امنی معافی الا المجاہدین (المجامع الصغیر: ج ۲، ص ۶۷۲)

ایک گروہ کیلئے معافی ہے مگر وہ جو ظاہر کرنے والے ہوں !

عجب بات ہے کہ اللہ رب العزت بندے کو جن گناہوں کو چھپاتا ہے۔ بندہ اپنی زبان سے وہ سب کہہ لوگوں کو بتاتا ہے۔ ایسی صورت حال میں کہ جب دل سے برائی کا

احساس ختم ہو جائے۔ بڑے کی زبانوں سے کلمات گزرا کا سامنا ہو جاتا ہے اور یہاں تو ایسی نہیں رہتا۔

~ داتے ناکامی حجاج کاروں جاتا رہا

کاروں کے دلی سے احساس زبانوں جاتا رہا

ایک بڑا دک اپنے سر پرین سے فرمایا کرتے تھے کہ تم گناہوں سے ڈرتے ہو مجھے
اپنے اور گزرا کا خوف رہتا ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ جب بڑے اہل کلمہ کو انسان گناہ ہی نہیں
گناہوں سے تو بہک کر اپنی ہی نصیب نہیں ہوتی۔

(۲) گناہوں کی کثرت

زندگاری کے بد اثرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بھلی پر گناہوں کے دھولے
گھر سے ۔۔ ایک مصیبت دوسری مصیبت کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ زندہ کر
پھانے کے لئے لوگوں کے سامنے جھوٹ بولنا عام بات ہے۔ اگر لوگوں کو شک ہو
جائے تو ان کی باتوں و بانی کے لئے جھوٹی قسم اٹھانا معمولی بات ہے۔ کالج کی ایک لڑکی
نے اپنے تاجدار تھکات کو چھپانے کے لئے اپنے والد کے سامنے قسم اٹھائی کہ اگر گناہوں
لڑکے سے میرے تھکات ہوں تو مجھے موت کے وقت گھر نہ ملے گا بھی نصیب نہ ہو۔
وہاں اسٹسی ۔۔ مکمل غلط ہے کہ وقت گزارنا تھا ہوتا یا غسل جیسا کہ جلدی نہ کرنے کی وجہ
سے گزارنا تھا ہو جاتا عام بات ہے۔ شادی شدہ عورت سے زنا کرنے کیلئے اس کو بخیر
سے بھڑکے والی باتیں کرتا گناہ محسوس ہی نہیں ہوتا۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہاں جی
کے درمیان ہدائی ڈالنے والے کی شب قدر میں بھی مغفرت نہیں ہوتی۔ زندہ گاری کے
لئے ہمارے طریقے سے بچے حاصل کرنے پڑتے ہیں۔ بعض اوقات تو طبیب کے ساتھ
شراب کا درد وارہ کھل جاتا ہے۔ پھر ام افغانیاں گناہوں کا چنڈہ درد کھول دیتی ہے۔

(۳) غیرت ختم

رائی کے دل سے غیرت ایسا ہی کم ہوتے ہوئے ختم ہی ہو جاتی ہے۔ ذلیلہ عورت اپنی بیٹی کو غلام راستے پر چلا دیکھتی ہے تو سوچ کرنے کی اپنے اہل و عیال سے کہتی ہے کہ زانی مرد اپنی بیوی بیٹی کو فحش و فجور و دالے کام کرتے دیکھتا ہے تو روک نہیں پاتا۔ زانی مرد بعض اوقات تو عزم و جرات سے مذاکرہ کرکے ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات ماں اپنی بیٹی کی بہن اپنی بہن کی۔ دوست اپنی دوست کی اس کے آشنا سے ملاقات کرنے کا انتظام کرتی ہیں۔ ساتھ مل کر دونوں کو گناہ کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

یہ وہی ملک میں ایک مسلمان نوجوان نے کافر لڑکی سے آغوش پیدا کر لی۔ دونوں بہت عرصہ تک دنا کے مرگب ہوتے رہے۔ اس دوران نوجوان کی والدہ بھانجیاں پر ناراض ہو کر کافر لڑکی اسلام کے پارے میں برا بھلا کہتی رہتی مگر نوجوان کے سر پر جوں جوں اندھ لگتی۔ زانی غیرت و محبت کا جنازہ ہی نکل گیا۔

(۴) توفیق تو پہ سلب

رائی اپنے ناجائز تعلقات میں استغور پختہ ہو جاتا ہے کہ بعض اوقات عاشق و مستحق اکٹھا جینے مرنے کی قسمیں کھاتے ہیں۔ عورت کو پتہ ہوتا ہے کہ میں بھڑکی گئی اور کی ہوں۔ مرد کو پتہ ہوتا ہے کہ عورت پر لٹی ہے اس سے ملنا میرے لئے حرام ہے مگر محبت کے نئے میں زندگی بھر ملے رہنے کی یقین دہانیاں کرواتے ہیں۔ ایسے میں توجہ کی توفیق بھلا کہاں نصیب ہوتی ہے۔ بعض اوقات زانی مرد اور ذلیلہ عورت کے دل میں یہ احساس بھی ہو کہ ہم گناہ کر رہے ہیں تو بھی ایک دوسرے کو ملاقات کے لئے تیار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بس آخری دفعہ مل رہے ہیں۔ آٹھ نہیں ملتا۔ پھر چپ ملے ہوئے تھوڑا دیر گزر جاتا ہے تو آخری دفعہ کی نیت سے بھر ملے ہیں۔ اس طرح تو پہ کو موخر

کرتے کرتے باقور از افکار ہو کر پڑتی ہو جاتی ہے یا حالات دونوں میں ہمیشہ کے لئے جہانِ دال رہتے ہیں۔ اپنے اختیار سے گناہ سے توبہ کی تو فیضی نصیب نہیں ہوتی۔

(۵) قلب میں سختی

رہا کاری کی وجہ سے دل خست ہو جاتا ہے۔ صحت کی باتوں کا دل پر اثر ہی نہیں ہوتا۔ خوفِ خدا سے جگر کا پ جاتے ہیں مگر انسان کا دل اس سے مس نہیں ہوتا۔ یہ جگر دلوں سے بھی پرے پار ہو جاتا ہے۔ انسان نگاہِ بر میں زندہ ہوتا ہے مگر روحانی صحت مر جاتا ہے۔ زمین پر پھلتی پھرتی لاش کی مانند ہوتا ہے۔

(۶) طاعات سے محرومی

رہا کی محنت زانی کو روحانی طور پر مفلوج کر دیتی ہے۔ اس کا دل ایک اہل کی طرف راغب ہی نہیں ہوتا۔ انکی حالت ایک پادری مانند ہوتی ہے جس کے لئے چٹا پیرا پر جو افکارا دشوار ہوتا ہے۔ اسی طرح زانی کے لئے بھاگ بھاگ کر ایک اعمال کرا مشکل ہوتے ہیں۔ سناہت کی لذت سے محرومی، قہر سے محرومی، تجبیر ہوتی سے محرومی، معمولات پر مہر کرنے سے محرومی۔ اجارِ سنت سے محرومی۔ اہل اللہ کی ہماس میں ماضی سے محرومی انکی چند مثالیں ہیں۔ قبولِ شام

۔ ہاں ہوں ثواب طاعت و نہ
ہے طبیعت ہوس نہیں آتی

(۷) اللہ تعالیٰ سے وحشت

زانی کو اللہ تعالیٰ سے وحشت محسوس ہونے لگتی ہے۔ خدا پاداشی میں دل لگا ہے نہ تلاوت قرآن میں نہ نہ ہی مراقبہ اور ذکر لگتی میں۔ مصلے پر بیٹھا دشوار ہوتا ہے۔ سہو میں ماضی مشکل لگتی ہے۔ لگتی کرنے میں طبیعت پر رواج ہوتا ہے جبکہ فتنہ و لغو کے

موفق ہر طبیعت بخاش بخاش ہوتی ہے۔ دینی حائل میں جاتے وقت طبیعت میں
اختیاض محسوس ہوتا ہے۔ سنت کی اجازت پر محسوس ہوتی ہے جبکہ رسم و رواج کی پابندی
اور یہود و نصاریٰ کی بھڑائی کرتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بارے
میں بدگمانی پیدا ہو جاتی ہے کہ میری دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔ میں نے انکی تہا پر
چڑھیں مگر ہر اٹکان کام تو ہوا نہیں ہے۔ نبی علیہ السلام نے ایک حدیث مبارکہ میں
ارشاد فرمایا ہے۔

”جو شخص اپنے دل میں اللہ تعالیٰ سے غرض ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے خوش
ہوتے ہی اور شخص اپنے دل میں اللہ تعالیٰ سے عاراض ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس
سے عاراض ہوتے ہیں“

(۸) لعنت نبوی کا مستحق

نبی علیہ السلام نے کئی گناہ کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ حکما

☆ شراب پینے والی ہے۔ پلانے والے ہے۔ کھڑنے والے ہے۔ بیچنے والے ہے۔
فریالے داسٹ اور لاو کر لانے والے ہے۔

☆ سو لیٹے والے ہے۔ وسیعے والے ہے۔ گھٹنے والے ہے۔ گواہ بننے والے ہے اور چوری
کرنے والے ہے۔

☆ مسلمان کو دھوکہ دینے والے ہے۔ ضرر پہنچانے والے ہے۔ مسلمان پر لوہے سے
اشارہ کرنے والے ہے۔

☆ باپ کو برا کہنے والے ہے۔ باپ کی بجائے کسی اور سے نسبت لانے والے ہے۔

☆ رخصت لینے والے ہے۔ دینے والے ہے اور درمیان میں چڑنے والے ہے۔

☆ احکام خداوندی کو چھپانے والے ہے۔ دین میں نئی بات نکالنے والے ہے۔ غیر اللہ

کے نام پر فوج کرنے والے ہے۔ بے مقصد جانور کو نشانہ بنانے والے ہے۔
 ☆ مشروط حکمانہ کرنے والے ہے۔ کر دانے والے ہے۔ لالاب اندوز ہونے کیلئے اندر کی
 قصور بنانے والے ہے۔

☆ ان عورتوں پر جو قبروں پر جائیں یا قبروں پر کھڑے کریں۔
 ☆ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اپنے اہل کلمہ سے۔ سچا پر گمراہ کرے۔ قطع رحمی
 کرے اور زمین میں فساد بکھپائے۔ مسلمانوں کے مقابلے میں کافروں کا ساتھ
 دینے والے ہے۔

☆ جو بیوی کو خاندان کے خلاف اہل کلمہ (یا خاندان کو بیوی کے خلاف اہل کلمہ) کو
 آگے کے خلاف اہل کلمہ (یا سورگوار میر کے خلاف اہل کلمہ)
 ☆ اس عورت پر جو گدے اور گودانے یا شیر کے بالوں کو اپنے بالوں میں لٹائے۔
 ☆ ان عورتوں پر جو مردوں کی مطابقت کریں یا ان مردوں پر جو عورتوں کی مطابقت
 کریں۔

☆ بیوی کی دیر میں جماع کرنے والے ہے۔ لواطی عمل کرنے والے ہے۔ جانور سے
 جماع کرنے والے ہے یعنی دوسرے الفاظ میں ذکا کرنے والے ہے۔
 ☆ جو ٹیگ عورتوں پر جست لگائے۔

☆ اس بیوی پر جو خاندان کو ناراض کر کے اگدہ ہے یعنی جماع نہ کرنے دے۔

(۹) رحمت خداوندی سے باہمی

رائی کے دل پر عظمت و سیاحی کی ایسی بات کہ وہ روزِ راز اس بات پر اللہ
 تعالیٰ کی رحمت سے باہمی ہو جاتا ہے۔ ذی عقل کا شکر ہو جاتا ہے۔

(۱۰) غیرت خداوندی کا سوچ

زنا کار انسان پر اللہ رب العزت کو بڑی غیرت آتی ہے۔ ہماری شریف کی روایت ہے۔

يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهُ مَا مِنْ اَحَدٍ اَخْبَرُ مِنْ اَللّٰهِ اَنْ يَزْنِيَ عِبْدَهُ اَوْ
تَوْنِيْ اَمَهُ (مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۳۶۸)

[اے امت محمدیہ! اللہ کی قسم۔ اس بات پر اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو
غیرت نہیں آتی کہ کوئی مرد یا عورت زنا کرے]

(۱۱) حالت ایمان دوران زنا

مشکوٰۃ باب الکفر میں ایک حدیث مبارکہ منقول ہے کہ

اِذَا زَنِيَ الْعَبْدُ مَخْرَجٌ مِنْهُ الْاِيْمَانُ لَكِنْ لَوْ رُفِيَ رَأْسُهُ كَلَفَتْهُ لَانَا
مَخْرَجٌ مِنْ ذَلِكَ الْعَمَلِ يَرْجِعُ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ

[جب بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے لیکن وہ اس کے سر پر مانتے
کی طرح ہوتا ہے، جب وہ اس نکل سے نکال دیا جاتا ہے تو ایمان لوٹ آتا ہے]

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر ایمان نکل جائے تو ایمان دل سے نکل جاتا
ہے۔ ایک بار روایت میں ہے

لَا يَزْنِي الْمَرْءُ حَتَّى يَزْنِيَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَشْكُورٌ بَابُ الْكِبَرِ
[زانی جب زنا کرتا ہے اس وقت مؤمن نہیں ہوتا]

(۱۲) شرک کے بعد عظیم گناہ

حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ

مَا مِنْ ذَنْبٍ بَعْدَ الشِّرْكِ اعْظَمَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ نَظْفَةِ وَضْعِهَا وَجَلَّ

ہی وحکم لا یجزل لہ (۳۸/۲)

وشرک کے بعد اس سے بڑا گناہ کوئی نہیں کہ کوئی شخص اپنے نفع کو ایسے دم میں رکھے جہاں کے لئے محال شہاد

(۱۳) زنا جرم عظیم ہے

ایک مسابلی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکبر الکبائر یعنی سب سے بڑا گناہ کونسا ہے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ اس نے پوچھا اس کے بعد کونسا گناہ ہے۔ فرمایا اپنے بچے کو اس طرف سے مارنا لٹکا کر، ساتھ کمانے کا۔ اس نے پوچھا اس کے بعد کونسا گناہ ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان تزلزل حلیلا جوارک (بخاری)

[اپنی چوٹی کی جی سے زنا کرنا]

ایک اور روایت میں ہے کہ اگر کسی شخص نے شادی شدہ عورت سے زنا کیا تو اللہ تعالیٰ اس عورت کے خاوند کو قیامت کے دن زہلی کے اعلیٰ پر قدرت مٹا کر دیں گے وہ بھند رہ جائے گا انکی نیکیاں لے لے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ اس دن کی بھلائی کی اور رحمت کی وجہ سے قہر زنی کیوں پر کوئی ماضی نہیں ہوگا۔ زنا کی وقت لذت کے بدلے ساری عمر کی نیکیاں کسی دوسرے کو دے دینا کہاں کی جھنڈی ہے۔

(۱۴) سود خاتر کا ڈر

زنا کی علت ایمان کو اتنا کمزور کر دیتی ہے کہ سود خاتر کا ڈر جتا ہے۔ اہل کثف حضرات نے اس کا مشاہدہ کیا ہے کہ زنا سے توبہ نہ کرنے والا آخری وقت میں ایمان سے محروم ہو جاتا ہے۔

زنا کی سزا

طبری طود پر دنیا کا ہر انسان با عزت و زندگی گزارتا چاہتا ہے۔ اسی لئے دین اسلام نے مؤمن کی عزت کا بڑا خیال رکھا ہے۔ چنانچہ ماحول معاشرے میں رہتے ہوئے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے عزت و ناموس کی حفاظت کا درس دیا ہے۔ یہ بات خوب وضاحت سے جان کی ہے کہ جو قیمت ایک مسلمان کے خون کی ہے وہی انکی عزت و آبرو کی ہے گویا کسی مسلمان کو بے آبرو کر دینا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کو جان سے مار دینا۔

نبی علیہ السلام نے جہت النوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا جو روپہ تک نکرہ کے اندر ماہ ذی الحجہ کے یوم عرفہ کو حاصل ہے وہی درجہ مسلمان کی عزت و آبرو کو بھی حاصل ہے۔

ایک حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

کل المسلم علی المسلم حرام عروہ و مالہ و دعوہ (بخاری ص ۱۹۹)

مسلمان کی عزت و آبرو، مال و جان دوسرے مسلمان پر حرام ہے |

اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مؤمن کی عزت کتنی

اہمیت رکھتی ہے۔

مسلمان کی عزت

جن اعمال کے ذریعے مومن پر کچھ ایسا چا سکتا ہے شریعت نے ان کی تائید کی کا اعلان کر دیا ہے۔ مثلاً

(۱) بدگمانی:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا بَيْنَ يَدَيْكُمُ الْعُقُوبَ بَيْنَ يَدَيْكُمُ الْعُقُوبَ بَيْنَ يَدَيْكُمُ الْعُقُوبَ (نور: ۱۲)

[پچھم دریاؤں گمان کرنے سے بے شک بعض گمان بگاڑ ہیں]

اس کے بالعادل حسن عین کو پسند کیا گیا ہے۔ لہذا معمولی باتوں پر ایک دوسرے کے بارے میں دل میں بدگمانی پیدا کر لینا بہت بڑا گناہ ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ اگر مومن بھائی کے محل میں ۹۹ پہلو برائی کے نکتے ہوں صرف ایک پہلو اچائی کا نکتہ ہو تو اس ایک پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے بھائی سے حسن عین رکھنا چاہیے۔ آج کل تو راسخا اشارہ مل جائے تو لوگ غریب صورت کہانی گزرنے میں ماہر ہیں۔ اسی کو بات کا ہتھکڑی ہے۔ شرع شریف نے اسے حرام قرار دیا ہے۔

(۲) تجسس:

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ دوسروں کے عیب تلاش کرتے رہتے ہیں۔ ہر وقت کسی نہ کسی کی نوہ میں لگے رہتے ہیں۔ کھود کر دیکھ کے دوسروں کی غلطیوں کو ظاہر کرتا۔ ان کا بہترین مشغلہ ہوتا ہے۔ یہ عیب جوئی حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَجَسَّوْا (نہایت ۱۳)

[اور تم تجسس میں نہ چلو]

شریعت نے اس بات کو اپنہ کر لیا ہے کہ ایک مسلمان خواہ مخواہ دوسرے کے پیچھے نہ جائے۔ بقول شاہ

تھ کہ پائی کیا چنی اپنی نیز ۷

ظہاری کتے کی عادت ہوتی ہے کہ جب وہ چلتا ہے تو ہر چھاڑی اور درخت میں نہ مارتا ہے۔ سرگت ہے ظہار محوطہ ہے۔ اسی طرح بکھڑوں کی عادت ہوتی ہے کہ ہر دوسرے انسان کی زندگی کے حالات کو ٹٹولے اور اس میں مداخلت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ انسان کو کریمیان والی حرکتیں کر رہے ہوتے ہیں۔

(۳) سرگوشی:

اکثر اوقات سرگوشی کے ذریعے وہ آدمی کسی تیسرے شخص کے حلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ شرع شریف نے اس بارے میں نو سن کھٹا کر بننے کی تلقین کی ہے۔ اور شاہ پاری تعالیٰ ہے۔

لَا تَغْتَابُوا بَيْنَهُمْ فَيُضِلُّوا فَمَا هُمْ (المائدہ: ۱۱۳)

[تمہیں ہے مہلائی زیادہ ان کے مٹھو سے میں]

اس سے معلوم ہوا کہ بھڑکی کی حالت میں سرگوشی کرنے کی اہمیت ہے ورنہ ہر لیکن پر ہیڑ کرنا چاہیے تاکہ کسی تیسرے کے دل میں دوام نہ پیدا ہو کہ یہ لوگ آپس میں پیٹھے کسی کے مہیب بیان کر رہے ہیں۔

(۴) غیبیت:

بعض لوگ آپس میں کھٹکے کے دوران کسی تیسرے شخص کی برائیوں کا تذکرہ شروع

کر دیتے ہیں۔ شریعت کی نظر میں یہ نہایت بڑا گناہ کبیرہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا يَنْفَعُ الْكُفْرَ فَنُفُوزًا يَنْفَعُ الْغُلَامَ يَتَخَصَّصُ الْغُلَامَ يَنْفَعُ الْغُلَامَ يَنْفَعُ الْغُلَامَ يَنْفَعُ الْغُلَامَ
(نور ۱۳)

(اور ہم میں سے کوئی دوسرے کی نصیحت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، پس تم اسے پسند کرتے ہو) معلوم ہوا کہ جس طرح مردہ کا گوشت کھانے سے انسان کو کراہت ہوتی ہے اسی طرح مومن کو دوسرے مسلمان بھائی کی نصیحت کرتے ہوئے کراہت ہونی چاہیے۔ حدیث پاک میں آیا ہے۔

العبیۃ اشد من الزلا (مسکوٰۃ ج ۳ ص ۱۳۲)

(نصیحت ذلت سے زیادہ سخت ہے)

اس سے بخوبی اندازہ لگا یا جاسکتا ہے کہ دین اسلام میں نصیحت کس قدر اہم ہے اور قبیح عمل ہے۔ بالضرر اگر کوئی شخص زنا کا مرتکب ہوا تو بھی اس کی نصیحت کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی کریم کا تو وہ اس زانی کی بہ نسبت زیادہ برا عمل کرے گا اور اگر اسلام کا صحنہ و مجال ہے کہ اگر وہ آدمی ابھی میں گھنٹوں باقی ہیں تو تھیرے کو لگھڑکے ہونے کی ضرورت نہیں کہ پھر یہ برائیاں بیان کرے ہوں گے۔ اول تو کریں گے ہی نہیں اور اگر بالفرض نصیحت کریں گے تو قیامت کے دن اس آدمی کو اپنی نیکیاں دے کر راضی کرنے کے پابند ہوں گے۔

(۵) بہتان تراشی:

کسی مسلمان کی ایسی برائی بیان کرنا جس کے شرعی گناہ موجود نہ ہوں بہتان کہلاتا ہے۔ شریعت کی نظر میں ایسی بات کرنے والے کو سزا ملتی ہے مثلاً

اور شادمانی بخاتی ہے۔

وَالَّذِينَ تَرَوْنَ شَارِبِي الشَّعْبِ فَلَهُمْ لِمَ يَأْتُوا بِنِزَارَةٍ هَٰذَا لَا تَجِدُوا لَهُمْ
فَنَابِي خَلْدًا وَلَا تَقْلَبُوا لَهُمْ هَٰذَا أَهْلًا وَلَا تَكُنْ لَهُمْ الْقَائِلُونَ
(نور ۳)

اور جو لوگ آپ کو سامنے محدودوں پر تہمت لگائیں، بھرپور جواب دے دیں تو ان کی سی
کوڑے لگائی اور بھی ان کی کوئی قبول نہ کرے اور بھی لوگ قاتل ہیں
اس آیت مبارکہ سے واضح ہوا کہ یہ جان لگائے والے پر بھی دغاوت کا خم ہوں گی
☆ اسی کوڑے لگاؤ۔

☆ آنسو بھی بھی ان کی کوئی قبول نہ کرے۔

☆ ایسے شخص کو قاتل سمجھو۔

اس سزا کا ظم ہونے کے بعد کوئی شخص کسی مسلمان کے مصلحت زبان چلانے کی
جرات نہیں کر سکتا۔ اسی کوڑے لگنے کی تکلیف اپنی جگہ ہے مگر ساری عمر کیلئے پیر معترف اور
جموہورین کردہ جہاں بہت بڑی سزا ہے۔ اس حکم کے ذریعے شریعت نے مسلمان کے بارے
میں دوسروں کی زبان کو تالے لگا دیئے ہیں۔ اگر کسی نے است کرتی ہے تو سوچ سمجھ کر
زبان کھولے اور اپنی عزت، ہیبت کے لئے برہادر چلے گا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ دین اسلام نے ہر گمانی، تجسس، سرکشی، لہجہ اور بیعتان
تراشی سے منع فرما کر مسلمان کی عزت و آبرو کی حفاظت کا حق ادا کر دیا ہے۔ اب یہ
مسلمان کی اپنی ذمہ داری ہے کہ وہ بھی کوئی ایسا کام نہ کرے کہ جس سے ان کی عزت پر
حرف آئے۔ اگر کوئی ایسا ویسا عمل کرے تو کج کامی خود ہی ذمہ دار ہوگا۔ اپنے پاؤں
پر خود ہی کھانڈی مارنے والے بنے گا۔

زنا کی سزا اور نیامیں

مجلس مشہور ہے کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔ لہذا دین اسلام نے حدود و حدود کو توڑنے والوں کے لئے مختلف سزائیں عین کی ہیں۔ تاہم سزا کی نوعیت جرم کے اعتبار سے ہے۔ درج ذیل میں بائبل کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

جیسا جرم ویسی سزا:

شرع شریک میں ہر جرم کی سزا بائبل کی مناسبت سے دی گئی ہے۔ مثلاً

(۱) چوری: چوری کرنے والا شخص چور کو دوسرے کے محل پر ہاتھ اٹھاتا ہے لہذا دین اسلام میں چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔

(۲) ڈاکہ: ڈاکہ مارنے والا شخص جو کچھ مل لاطان دوسرے شخص کا مال چھین لیتا ہے لہذا شرع شریک میں بائبل کی سزا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ دیتا ہے۔

(۳) قتل: کسی مسلمان کو قتل کرنے یا قتل کرنے سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے

أَنْ تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي نَفَسْنَا بِالنَّفْسِ وَالتَّقَاتِ بِالْقَاتِ (المائدہ: ۴۵)

[جان کے بدلے میں جان ہے اور آنکھ کے بدلے میں آنکھ]

(۴) زنا: زانی شخص کسی مسلمان کی عزت و آبرو کو لوٹ لیتا ہے لہذا بائبل کی سزا مال

لوٹنے کی نسبت زیادہ سخت ہوتی چاہیے۔ تاہم دستور کو سامنے نہ رکھتے ہوئے تو ہمیں

اس طرف جانا ہے کہ زانی کی شرمگاہ کو کاٹ دینا چاہیے۔ نہ کہ ہاتھ نہ بیچ

ہاں سہی۔ لیکن اس میں دو نکات قابل غور ہیں۔ اگر ایسا کر دیا جائے تو ایک تو ہمیشہ

کے لئے انسانی نفس کا اظہار لازم ہوا۔ دوسرا اس سزا کا عام آدمی کو ظم ہی نہیں

ہو گا جہاد و عبرت نہیں حاصل کر سکتے گا اس بنا پر شرع شریف نے اس سزا کوڑے
تجوید فرمائی ہے۔ اور شاہ ہادی تعالیٰ ہے۔

اَلْزَّانِيَةُ وَالزَّانِي لَمَّا جَاؤَا غُلَّتْ اُجُودُهُمَا وَقَفَا عَلَىٰ جَنَّةٍ وَ لَا
تَاْخُذُ عَنْهُمُ فِيْهَا سَاْزِجَةٌ وَّ اَلَّذِيْ فِيْ ذِيْنِ الْاُفْلُوْكِ اِنْ تَحْسَبُوْنَ تَوْحِيْدُوْنَ بِاللّٰهِ وَاَتَوْا
الْاَيْمَانَ (نور: ۲)

[زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو
کوڑے لگاؤ اور تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے معاملے میں ان دونوں پر رادہ رحم نہیں آتا
ہا ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو]

یہ صاف ظاہر ہے کہ زنا میں لذت صرف خاص اعضا کو ہی نہیں بلکہ جسم کے ایک
ایک میں اس کیلئے ضرورت کی سستی چھا جاتی ہے اور انزال کے وقت تو وہاں وہاں اس لذت
کو محسوس کرتا ہے۔ لہذا کوڑے گھٹنے کی سزا بہت مناسب معلوم ہوتی ہے۔ تاکہ ظاہری طور
پر پورے جسم کو لذت پہنچے۔ یاد رہے کہ یہ سزا ظاہر شادی شدہ زانی کے لئے ہے۔

اگر باغرض کوئی شادی شدہ شخص زنا کرے اور قاضی کے پاس جا کر اقرار کرے یا
شرعی گواہی پیش ہو جائے تو پھر اس کی سزا جرم ہے۔

رجم کا طریقہ:

جرم کا جرم ثابت ہو جانے کے بعد ایک کھلے میدان میں ملے جائیں۔ جہاں
قاضی۔ گواہ اور مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت موجود ہو۔ اگر اعتراض جرم سے بےطل
ہو ہے تو جرم ماننے میں حاکم ابتدا کرے گا اور اگر کاذب سے جرم ثابت ہوا ہے تو گواہ
ابتدا کریں گے پھر تمام مسلمان جرم داری کے حتیٰ کہ اس شخص کی جان نکل جائے۔
عورت کو جرم کرنے کیلئے ذہن میں اتنا گہرا اثر چاکھورا جائے کہ اس کا نصف بدن اس میں

بچھپ جائے۔ بھراستہ شکار کروایا جائے۔

اسلامی سزائیں:

دور ماضی میں کفار و مشرکین کی طرف سے یہ اعتراض سننے میں آتا ہے کہ اسلامی سزائیں وحشیانہ ہیں۔ بعض مصری تعلیم یافتہ مگر فرنگی ذہنیت رکھنے والے لوگ بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائے نظر آتے ہیں۔ آئیے ذرا اس بات کا جائزہ لیں کہ درجہ کی سزا سب ملتی ہے۔ اس کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے چند مضامین درج ذیل ہیں۔

(۱) اسلام نے بالغ شخص کی شرعی ضرورت چھڑا کرنے کے لئے نکاح کو بہت آسان بنایا ہے۔ حق مہر کے ساتھ دو شرعی گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول چند منٹوں کا کام ہے۔

(۲) اگر ایک بیوی سے خاوند کا بیٹا نہیں بھرتا اور اسکا دل کسی اور کی طرف مائل ہو جاتا ہے تو شرعی حقوق کا خیال رکھتے ہوئے مرد سب ضرورت چار شاویاں کر سکتا ہے۔

(۳) اس کے باوجود اسکو کوئی پانچویں لاکھ پسند آجائے تو پہلی چار میں سے ایک کو طلاق دیکر فارغ کرے اور اس سے نکاح کر لے یعنی جو کرتا ہے جائز طریقے سے کرے۔

(۴) ایک وقت میں چار بیویاں رکھے میں حکمت چاہی ہے کہ ان میں سے کوئی نہ کوئی ہر وقت جنس انکس سے پاک اپنے خاوند کی خدمت کے لئے حاضر ہوگی۔ پس جب ایک کام محال طریقے سے ہو سکتا ہے تو حرام میں منہ مارنے کی کیا ضرورت ہے۔

(۵) اگر بیوی اپنے خاوند سے مطمئن نہیں ہے تو اسے شرعی عدالت سے طلع حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔

(۶) کسی مرد و عورت کے زنا کو ثابت کرنا عام طور پر ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ضرور ہے۔ شریعت نے پردے کا حکم دیکر۔ حقوقِ مظلوموں سے منع کر کے اور بلا اہانت کسی گھر میں داخلے سے روک کر زنا کے مواقع کو ختم کر دیا ہے۔

(۷) ایک شخص کسی مرد و عورت کو تنہائی میں پہنچے دیکھے یا چہنچہ سکرانے دیکھے یا پس و کنار کرتے دیکھے حتیٰ کہ بہت محال میں ایک دوسرے سے جہاں ہوا دیکھے تو بھی اسے زبان بند رکھنی پڑے گی۔ اسے چاہیے کہ مرد اور عورت کو سمجھانے کا کردار اُکھڑا ایسی لفظی کار اور کتاب نہ کریں۔ اگر یہ شخص ان پر زنا کا اہرام لگا چکا تو اسے چار گواہ پیش کرنے پڑیں گے۔ اگر نہیں کر سکے گا تو وہی گواہی کے لئے آگے جائیں گے اور اُکھڑا کے لئے گواہی قبول نہیں ہوگی بلکہ ساری امر کی ذلت و رسوائی حاصل ہوگی۔

(۸) کیا یہ ممکن ہے کہ مرد و عورت ایسی جگہ نہ کریں کہ جہاں انہیں چار آدمی یا خاتونِ باعزت سے دیکھیں کہ دیکھنے والوں کو یہ بھی پتہ چل جائے کہ مرد کا عضو عورت کی شرمسار میں داخل ہو چکا ہے۔ چند فٹ دور سے دیکھنے والے بھی اس بات کی گواہی نہیں دے سکتے۔ پوشیدہ اعضاء ملاپ کے وقت پوشیدہ تر ہو جاتے ہیں ان پر نمبر کی فکر پڑنی ممکن نہیں ہوتی۔

(۹) کیا زنا کرنے والے مرد و عورت اسے بے شرم ہیں کہ اسے لوگوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع فراہم کریں گے اور بغیر بھی مل کر رہیں گے ایک دوسرے سے بلیغہ نہیں ہوں گے۔

(۱۰) کیا زانی مرد اور زانیہ عورت اسے بے خوف ہیں کہ انہیں گاہوں کے دیکھنے کی پروا ہی نہیں اور وہ ایک دوسرے سے ملاپ کے وقت ایک چادر اپنے اوپر نہیں

لے سکتے تاکہ لوگوں کی نگاہوں سے بچا جائے۔

(۱۱) اگر زنا کرنے والے مرد و عورت اس طرح سے زنا کرتے ہیں کہ انہیں ایک ٹکس ہو تو انہیں جہنم میں بلکہ چار آدمی مکمل کلا قریب سے زنا کرتے دیکھ لیتے ہیں تو کہا گیا کہ انہوں کو گواہی کا خود موقع فراہم کرتے ہیں۔ اسکا مطلب تو یہ ہوا کہ یا تو انہیں عہم خداوندی کا خیال ہی نہیں یا انہیں کسی سزا کا خوف ہی نہیں۔ نہ تو وہ عہم شریعت کا لحاظ کرتے ہیں نہ ہی انہیں اپنی سزا، بے عزتی کا احساس ہے۔ ایسے لوگ تو انسان نما جانور ہیں۔ ان کو سزا و عذاب کی بات تو یہ سارے معاشرے میں بے حیائی فاشی کا پھیلنے کا ذریعہ بنیں گے۔ پھر یہی ہے کہ انہیں ایسی سخت سزا دی جائے کہ اول تو ان کا اپنا دماغ صاف ہو جائے دوسرے ہائی لوگوں کو عبرت حاصل ہوتا کہ آئندہ بے حیائی کی جرات کوئی نہ کر سکے۔ لہذا شریعت میں غیر شادی شدہ زانی کے لئے سوکڑے اور شادی شدہ زانی کے لئے رجم کا عہدہ دیا گیا ہے۔

رجم و حشیانہ سزا نہیں:

مصدقہ بالا وضاحتوں سے یہ بات ابھی طرح صاف ہو چکی کہ دین اسلام نے شہوت کو جانور طریقہ سے پورا کرنے کیلئے ظاہر بہت آسان بنایا ہے۔ بھڑکے کے مواقع کو پردے کا عہم دے کر اور جھوٹ غفلتوں سے روک کر بہت مشکل بنا دیا ہے۔ ایسی صورت حال میں زنا کا ثبوت ملنے کی چند صورتیں ہیں۔

(۱)۔ کوئی شخص زنا یا زانیہ کے لئے عورت سے اجازت میں گواہی دیکر ثابت کرے کہ ایک عہدہ نما انسان نے بھری لڑت کو گولٹ لیا اور مرد اپنے جرم کا اقرار کر لے۔ دوسرے تعلقوں میں عورت یہ کہہ رہی ہے کہ

ہو اس شخص نے مجھے معاشرے میں ہائزت زندگی گزارنے سے محروم کر دیا۔

ہو اس شخص نے مجھے تعلیمی سکون سے محروم کر کے میرے زندگی کو عذاب بنا دیا۔

ہو اس شخص نے مجھے غیر محفوظ ہونے کا احساس دلا کر ساری زندگی کے لئے مجھے خوف میں مبتلا کر دیا۔

ہو اس شخص نے میرا پروردگار مت ذاکر کے مجھے ہونے والے خاندانی خطر میں بے آہود کر دیا۔

ہو یا اس شخص نے مجھے حاملہ بنا کر حرام بچہ بننے پر مجبور کر دیا۔ لوگ طعنے دیا کریں گے میں اس بچے کی پرورش کیسے کروں گی۔ کون اس کا دل بچے گا۔

ہو میرا ہونے والا بچہ ساری عمر حرامی یعنی ولد اثراء کہلائے گا۔

لہذا قاضی صاحب مجھ پر اور میرے ہونے والے بچے پر جو قلم ہوا ہے اس کا بدلہ لیا جائے۔ انصاف کا راجگ ان اپنے اپنے ذرا اپنے ضمیر کی عدالت سے فیصلہ لیں کہ اس معاملے میں مظلوم کا ساتھ دیا جائے یا ظالم کا ساتھ دیا جائے۔ ظالم کا ساتھ دینے کا مطلب تو یہ ہے کہ اسے معمولی سزا دے کر آ کر دیا جائے یعنی اسے اس کام کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے۔ مظلوم کا ساتھ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ظالم کو سخت ترین سزا دیکر آئندہ کے لئے ایسے ظلم کا درد لاؤ بند کر دیا جائے۔ شریعت نے عدل و انصاف کے اصولوں کی حمایت کرتے ہوئے ظلم کے درد لازماً کو بند کرنے کا حکم دیا۔ لہذا لازماً کو ایسی سزا ملنی چاہیے کہ لوگ اسے دیکھ کر عبرت حاصل کر سکیں۔

(۲) مرد و عورت ذکا ہارضا کریں پھر خوف خدا سے ڈر کر۔ قیامت کی رسوائی سے بچنے کے لئے اور دنیا میں پاک ہونے کے لئے خود کا قاضی کے سامنے جرم کا اعتراف کر لیں۔ اس صورتحال میں دنیا کی جتنی بڑی سزا بھی مل جائے وہ آخرت کی دولت و رسوائی اور عذاب کے مقابلے میں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتی۔

(۳) — مرد و عورت زنا کریں مگر چار شرعی گواہان کو مکمل کھانسی الاٹھان ہے خوف و خطر اس طرح زنا کرتے دیکھیں کہ مرد کا عضو عورت کی شرمگاہ میں بچہ مست ہو چکا ہے۔ عداوت میں شجرت مل جانے کے بعد دو صورتیں ممکن ہیں۔ ایک تو یہ کہ مرد و عورت کو معمولی سزا دیکر آزاد کر دیا جائے تاکہ وہ نکرے نہ کریں۔ گدھے گدھے یا کتے کتیا کی طرح سڑکوں کے کنارے کھڑے لیٹے دو پارہ یہ کام کریں اور دوسروں کو بھی دھمک گناہ دیں۔ اس طرح تو مسہ شرے میں سے حیا کا جنازہ نکل جائے گا۔ انسان اور حیوان کا فرق ختم ہو جائے گا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ مرد و عورت کو سخت قریبی سزا دیکر بے حیائی کے ورہانے کو بند کر دیا جائے۔ شریعت نے شرم و حیا کی پاسداری کرتے ہوئے رجم کا حکم دے کر زانی اور زانیہ کو برسر عام ایسی سزا تجویز کی ہے تاکہ لوگ آئندہ کے لئے کانوں کو ہاتھ لگائیں کہ ہم نے ایسی بے حیائی نہیں کرتی۔

تاہم ہوا کہ رجم و حیا ان سزا نہیں بلکہ نہایت نقصان دہ سزا ہے۔ عدل و انصاف کی حمایت کرنے والے لوگ اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکار نہیں کر سکتے۔

رجم سے وحشت کیوں؟

گوام الا اس کو رجم سے وحشت محسوس ہونے کی دو وجوہات ہیں۔

(الف) زانی کو عورت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے:

اگر خطبے دہلی دو ماٹ سے سوچا جائے تو موت کی سزا کوئی امن بہتی بات نہیں ہے۔ دور دورہ کی ذرا سی بھی آنکھ کی مٹالیں ہیں۔

(۱) جمادات میں مٹالیں:

اگر کسی عداوت کو جاتے وقت مدلل ہتھیار یا نکل لٹائی جائے تو ضرورت کے تحت

جہانگیر آباد کو کات کات کر ٹکڑے کر دیا جاتا ہے۔ بدنامیوں سے بہات حاصل کر کے ایسے جہانگیر لائے جاتے ہیں جو طبعاً صورت نگین۔ اسی طرح ذہنی معاشرے کا بدنام فرد ہے اسے رجم کے ذریعے موت کی غیر سلا کر سلا سحرے یا کیزہ معاشرے کو بدنام بننے دیا جاتا ہے۔

نہاتات میں مثالیں:

بھینچ باڑی اور ذرات کا طم رکھنے والے لوگ جانتے ہیں کہ بعض لوگات کیتوں میں خود دھو دے آگ آتے ہیں۔ اگر ان کو اکھاڑا نہ جائے تو یہ کیتوں میں چاری بھینچ دائیں وغیرہ پیچنے کا ذریعہ بننے ہیں بلکہ اضافی خوراک استعمال کر کے بھینچ کے اصل پودوں کو کمزور کر دیتے ہیں۔ ان پودوں کو دوائیوں کے ذریعے مار دیا جاتا ہے یا ان کو جڑ سے اکھاڑ دیا جاتا ہے۔ دوا کے ہر ملک میں ایسی دوائیاں آسانی سے ملتی ہیں۔ کوئی اعتراض نہیں کرتا کہ ایک دوسرے کی ذہنی کو کیوں قسم کیا جاتا ہے۔

بھولوں پھولوں کے درختوں میں شاخ تراشی روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ اگر کوئی مانی کو دیکھے کہ اس نے ترو تازہ چوں والی شاخیں کات کے ڈھیر لگا دیا تو خوش ہوتے ہیں کہ اب ہمارا باغ پھلانی غریب صورت نظر آئے گا۔ بھل دار درخت کی جو شاخیں خشک ہو جاتی ہیں انہیں کاٹا نہ جائے تو بقیہ شاخوں کا بھل کم ہو جاتا ہے لہذا ان کی شاخ تراشی لازمی سمجھی جاتی ہے۔ معاشرے میں ذہنی شخص کو زندہ رہنے دیا جائے تو ماحول معاشرے میں ہے حیاتی کا دائرہ بھل جاتا ہے۔ لوگوں میں حیا کے بھل پھول کم ہو جاتے ہیں اس لئے ذہنی کی سر تراشی ضروری ہے تاکہ بقیہ معاشرے کو بے حیائی کی نظر ناک چاری سے بچایا جاسکے۔

(۳) حیوانات میں مثالیں:

حیوانات میں بھی نقصان دہ جانوروں کو روزمرہ کا معمول ہے۔

۵۴۔ عام لوگ سانپ بچھو کو دیکھ لیں تو اس کو مار کر خوش ہوتے ہیں کہ ہم اپنے اپنے جاننے والی چیز سے نجات پائی۔ زانی کو جرم کر کے ایک سڑی سے نجات پائی جاتی ہے۔

۵۶۔ جنگی حیوانات کا حفظہ کا دعویٰ کرنے والے لوگ جب دیکھتے ہیں کہ کوئی شیر چٹا بچیر یا یا تھم و شیر انسان کا دشمن بن گیا ہے تو باوجود حفظہ کا دعویٰ کرنے کے ایسے چاروں کو خود ہی کوئی اندر ہلاک کر دیتے ہیں۔ اسی طرح زانی شخص حیوان دشمن بن جاتا ہے۔ رجم کے اور بے اس کو قتل کر کے بچے انسانوں کی سڑکوں کا حفظہ جتنی ہی کیا جاتا ہے۔

☆..... پاسو جانوروں میں جب منہ گھری کی بیماری آ جائے تو بڑا برس جانوروں کو ہلاک کر کے ان کے گوشت کو دھن کر دیا جاتا ہے یا ہلا کر دیا جاتا ہے۔ کھوشی ایسا کام کر کے مطمئن ہو جاتی ہیں کہ ہم نے انسانوں کو جانی نقصان سے بچا لیا ہے۔ ذاتی شخص کے بعد وہی شرمناک کارروائی کی بیماری آ جاتی ہے دین اسلام نے اسے رجم کے ذریعے قطع کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے بقیہ انسانوں کو اخلاقی نقصان سے بچا لیا جاتا ہے۔

☆.....مرغیوں میں دواؤں کی چھری پھیل جانے سے لاکھوں مرغیوں کو زمین میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح زانی شخص میں بے حیائی کا دواؤں پھیل جانے سے اسکو بھی رجم کر دیا جاتا ہے۔ مہذب قومیں اخبارات میں خبریں شائع کرتی ہیں کہ ہم نے اپنے جانوروں کو دواؤں کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ کیا مسلمان یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے بے حیائی دواؤں سے متاثرہ شخص کو قتل کر کے بقیہ لوگوں کو پتہ دلایا۔

(۳) انسانوں میں مثالیں:-

اگر انسان کے جسم کے کسی عضو میں کیلسر ہو جائے تو اسے کاٹ کر الگ کر دیا جاتا ہے۔ کتنی عورتیں چھاتی کے کیلسر کی وجہ سے اپنے پستان کوٹا دیتی ہیں۔ بعد میں خوش ہوتی ہیں کہ ہمیں کیلسر سے نجات مل گئی۔

خیر اگر کے مریضوں میں بھی مرچہ پاؤں پہ پھوڑا لگتا جاتا ہے۔ ایسی صورت حال تھی

پاؤں کو کاٹ کے پتھر جسم کو چھاری سے پھیلایا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کی انگلی میں ناقص علاج پہنچا ہونے کی وجہ سے ان کی پوری انگلی کاٹ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح زانیہ شخص ابھی معاشرے کے جسم پر پہنچنے کی مانند ہوتا ہے اسکو روک کر کے پھنٹے کا آپ بھنگ کر دیا جاتا ہے۔ معاشرے کو بے حیائی کی چھاری سے پھیلایا جاتا ہے۔

۱۰۰..... دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں بھی اگر کوئی شخص ملک کے ساتھ غداری کرے تو اسے سزائے موت دی جاتی ہے۔ اسے انصاف کے نام پر ابھر کر برا نہیں سمجھتے۔ عدالت سزائے موت کا حکم ہمارے کرے تو ہمارے ملک میں خیر و شر ہی جاتی ہیں تاکہ ملامت الناس کو بچہ بچہ مل جائے اور آئندہ کوئی دوسرا شخص ایسی حرکت دہرانے کی جرأت نہ کرے۔ دین اسلام نے بھی اللہ رب العزت سے غداری کرنے والے زانیہ شخص کو سوائے موت کا حکم دیا اور ملامت الناس کے مجمع میں حد چھاری کر کے قادیان کا آئندہ کوئی دوسرا شخص ایسی حرکت دہرانے کی جرأت نہ کرے۔

مصدقہ بالا مثالوں سے پتہ چلتا ہے کہ عداوت۔ ملامت۔ حیوانات اور انسان سب میں یہی اصول کار فرما ہے کہ چار حصوں کو ختم کر کے باقی جسم کو پھیلایا جائے۔ یہ اصول فطرت ہے۔ دین اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لئے شریعت میں زانیہ کو سنگسار کر کے باقی معاشرے کو بے حیائی کے درحالی مرض سے بچانے کا حکم دیا گیا۔

(ب) مجمع میں سنگسار کرنا:

مقام الناس کو روک کر سے وحشت محسوس ہونے کی دوسری وجہ مجمع میں زانیہ کو سنگسار کرنا ہے۔ یہ منظر سوج کر ہی دلی پودہشت سوار ہو جاتی ہے اور اگر کوئی دیکھ لے تو پھر اسکا کیا بنے گا۔ مگر شریعت کا قصود یہی تو یہی ہے کہ لوگ ایک مرتبہ بھی کو روک نہ ہوتا دیکھ لیں گے تو باقی سب کی مستیاں ختم ہو جائیں گی۔ ہر کسی کو کھانا کے بعد اپنے اہل گھر کا اچھی طرح پتہ ہوگا۔ یہ دین اسلام کا حسن ہے کہ ایک زانیہ کو روک کر کے باقی معاشرے کو بے

جانی کے دائرے سے محفوظ کر لیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اسلامی سزائیں وحشیانہ نہیں بلکہ
منصفانہ ہیں۔ مظلوم کی دلداری ہوتی ہے، ظالم کو عظیم کی سزا ملتی ہے۔

رجم کے فوائد

(۱) کوئی مرد کسی عورت کو کثرتِ جان کر۔ اکیلا دیکھ کر یا غریب بے سہارا سمجھ کر اس کی
عزت و آبرو لئے کی کوشش نہیں کرے گا۔

(۲) کوئی عورت کسی مرد کو چھانسنے کے لئے کمر نہیں کرے گی۔ بے پردگی ختم ہو جائے
گی۔

(۳) کوئی عورت جسمِ فردوسی کو اپنا کاروبار نہیں بنائے گی۔ لوگوں کے نو جوان لڑکوں کو
بے راہروی کا مظاہر نہیں کر سکے گی۔ بازارِ من کا کاروبار چل سکے گا نہ ہی امیر
ملاؤں کی بڑی کوشیوں میں شرابِ شباب کی پھٹکیں منتقل ہو سکیں گی۔

(۴) مرد اپنی بیوی پر توجہ زیادہ دیا کریں گے۔ بازار میں بے پردہ خواتین و عورت گنہار
نہیں دے سکیں گی۔ نہ ہی مائل گرو گرو کچھ کر خاندانہ بیویوں سے اجازت ہوں گے۔

(۵) پردہ پیچھے آئینہ نظائیں کرنے والے اور کرنے والیاں ختم ہو جائیں گی۔ یاراء
دوستیاں ختم ہو جائیں گی۔ کہیں لڑکی جھٹکے ختم ہو جائے گی۔ نو جوان لڑکے لڑکیوں
کا وقت بے باؤ نہیں ہوگا۔

(۶) ہتھے بٹے گمراہ کو اپنا ہانے والے ختم ہو جائیں گے۔ نہ کوئی مرد کسی کی بیوی کو
اسکے خاندان کے خلاف ہلکا سکے۔ نہ کوئی عورت کسی مرد کو اپنی بیوی سے بیزار کر
سکے گی۔ ہر کوئی اپنے اپنے گھر میں آرام و سکون کی زندگی گزار سکے گا۔

(۷) خاندانہ گمراہ دفتر۔ دکان کہیت پر کام کے لئے چلا گیا تو کوئی پیچھے نہنگی بیوی کو گھر میں

اکیلا پا کر انکی عزت کو بے عزت کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ یہی تو بھی خوف نہیں ہوگا اور
خداوند کو بھی پیچھے کی نظر نہیں ہوگی۔

- (۸) امیر لوگ غریب لوگوں کی عیوب و خبیثات پر غلہ نظر نہیں رکھ سکیں گے۔
- (۹) امیر لوگ ایک عورت کے ساتھ کئی کئی دہشتا نہیں جس رکھ سکیں گے۔
- (۱۰) یہ نہیں ہوگا کہ عورت گھر کسی کا بھائی اور دل میں کسی اور کو بھائی۔
- (۱۱) بن جاتی انہیں اپنے بچوں کو گندگی کے ڈبیرے نہیں پھینک سکیں گی۔
- (۱۲) عورت گھر میں یا سفر حضر میں اپنے آپ کو حفظ رکھے گی۔ اگر یمن سے مدینہ کا
سڑا سیلے بھی کرے گی تو بھی کوئی انکی جان، اسکے مال، انکی عزت و آبرو کی طرف
ہاتھ نہیں اٹھائے گا۔ حیا اور پاکدامنی کے ماحول میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہر وقت
بادش کی طرح برسیں گی۔ رزق میں برکت ہوگی۔ ملاحقوں کی شرع کم ہو جائے
گی۔ ہر گھر میاں عورت کے لئے جنت کا چھوٹا سامونویں بن جائے گا۔

(۱۳) اگر کوئی مرد کسی عورت کو بھسلانے کی کوشش بھی کرے گا تو وہ جواب میں کہے گی

My Body, My Life, My decision, I say no

”میرا جسم۔ میری زندگی۔ میرا فیصلہ۔ میں سمجھتی ہوں نہیں“

(۱۴) اگر کوئی عورت کسی مرد کو بھسلانے کی کوشش کرے گی تو جواب میں سنے گی

”عذرا اللہ“ [میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں]

ایسے میں سیدنا یوسف علیہ السلام کی یادیں تازہ ہو جائیں گی۔

(۱۵) کروڑوں پانچویں کی وجہ سے دنیا میں جلدی قبول ہوں گی۔ ہر طرف رحمت کے آثار

ظاہر ہوں گے۔ دنیا میں اسلام کا بول بالا ہوگا اور کفر کا منکال ہوگا۔

آدم پر مطلب

جس طرح شراب کی سزا اور حرمت قدریحا ہوئی اسی طرح زنا کی سزا بھی تین مراحل میں ہوئی۔

(۱) پہلے مرتلے میں فرمایا

وَالَّذَانِ يَخْتَفَيْنَا مِنْكُم مِّتْرًا فَأَوْفُوا مِنَّا (النساء)

دوسروں میں ہدکاری کا ثبوت مل جائے تو قاضی ان پر قنوم لگا کرے یعنی عتاب سزا دے۔

(۲) دوسرے مرتلے میں فرمایا

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةً جَلْدَةٍ (النور: ۲)

زانیہ حرمت اور زانی مرد و عورت کو سو کوڑے لگاؤ۔ لوگوں کا مجمع ہونا چاہئے اور نری ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔

(۳) تیسرے مرتلے میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

الرجم للشب والنجله للہکمر (بخاری ص ۶۵۷)

شادی شدہ مرد و عورت کے لئے سنگساری اور غیر شادی شدہ کے لئے سو کوڑے مارنے ہیں۔

زنا کی گواہی میں چار مردوں کی شہادت تھی۔ چونکہ دوسرے مرد و عورت کے لئے دو دو گواہ ہوں تو کل چار رہے۔ دوسرا اس نازک مسئلے میں عورت کی گواہی قبول نہیں کی گئی چونکہ عورتیں الزام نگانے میں جلد باز ہوتی ہیں۔

یہ بھی واضح ہوا کہ جب سزا سخت ہو تو اس کے ثبوت کی شرائط بھی سخت ہوتی ہیں۔ اسلام نے ابتدا میں ستر پوشی کا معاملہ کرنے کا حکم دیا ہے لیکن جب چار شرعی گواہ ثبوت پیش کر دیں تو پھر ان زانیہ مرد و عورت کو بھی لہر کر دیا کہ گواہی دے دے اور نری سے منع

کر دیا ہے تاکہ لوگ عبرت حاصل کر سکیں۔ عام طور پر مردوں کے عہد میں عورتیں شامل ہوتی ہیں اس نازک مسئلے میں الزام کے لحاظ سے عورت کے ذکر کی وضاحت کر دی ہے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ ہم کا عہد مردوں کے لئے ہے۔

زنا کی سزا آخرت میں

ایک حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ زنا کے چھ نقصان ہیں۔ زمین دنیا کے اور تین آخرت کے ہیں۔

دنیا کے نقصانات:

- چہرے کی روشنی ختم ہو جاتی ہے۔
- فقر و غم میں پڑا ہو جاتی ہے۔
- مہر کم ہو جاتی ہے۔

آخرت کے نقصانات:

- اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔
- حساب سختی سے لیا جائیگا۔
- دوزخ میں ہمیشہ رہنا۔

احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جو شخص زنا کا مرتکب ہوا اور بغیر توبہ کئے دنیا سے فوت ہو جائے اس پر مصیبتوں کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر سختی فرمائیں گے۔ اس کو زنا کے ہر پھل کے بدلے آخرت کا دہا جانا عذاب ہو گا۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر	درجہ کا عمل	آخرت کا عذاب
(۱)	غیر عزم کے لئے جو عزم نہ ہو	قصاص کے لئے جو عزم نہ ہو
(۲)	غیر عزم کے لئے جو عزم نہ ہو	قصاص کے لئے جو عزم نہ ہو
(۳)	غیر عزم کے لئے جو عزم نہ ہو	قصاص کے لئے جو عزم نہ ہو
(۴)	غیر عزم کے لئے جو عزم نہ ہو	قصاص کے لئے جو عزم نہ ہو
(۵)	غیر عزم کے لئے جو عزم نہ ہو	قصاص کے لئے جو عزم نہ ہو
(۶)	غیر عزم کے لئے جو عزم نہ ہو	قصاص کے لئے جو عزم نہ ہو
(۷)	غیر عزم کے لئے جو عزم نہ ہو	قصاص کے لئے جو عزم نہ ہو
(۸)	غیر عزم کے لئے جو عزم نہ ہو	قصاص کے لئے جو عزم نہ ہو
(۹)	غیر عزم کے لئے جو عزم نہ ہو	قصاص کے لئے جو عزم نہ ہو
(۱۰)	غیر عزم کے لئے جو عزم نہ ہو	قصاص کے لئے جو عزم نہ ہو
(۱۱)	غیر عزم کے لئے جو عزم نہ ہو	قصاص کے لئے جو عزم نہ ہو
(۱۲)	غیر عزم کے لئے جو عزم نہ ہو	قصاص کے لئے جو عزم نہ ہو
(۱۳)	غیر عزم کے لئے جو عزم نہ ہو	قصاص کے لئے جو عزم نہ ہو
(۱۴)	غیر عزم کے لئے جو عزم نہ ہو	قصاص کے لئے جو عزم نہ ہو
(۱۵)	غیر عزم کے لئے جو عزم نہ ہو	قصاص کے لئے جو عزم نہ ہو
(۱۶)	غیر عزم کے لئے جو عزم نہ ہو	قصاص کے لئے جو عزم نہ ہو
(۱۷)	غیر عزم کے لئے جو عزم نہ ہو	قصاص کے لئے جو عزم نہ ہو
(۱۸)	غیر عزم کے لئے جو عزم نہ ہو	قصاص کے لئے جو عزم نہ ہو

آئینہ کا خطاب	دہائی نام	نمبر
قیامت کے دن میں سے جو ان کی دنیا کے لئے آئے گی	غیر ان کے ہم کی جگہ رہی	(۱۸)
قیامت کے دن میں سے جو ان کی دنیا کے لئے آئے گی	غیر ان کے ساتھ ایک سزا پہنچے ہوئے	(۱۹)
قیامت کے دن میں سے جو ان کی دنیا کے لئے آئے گی	غیر ان کے ساتھ ایک سزا پہنچے ہوئے	(۲۰)
قیامت کے دن میں سے جو ان کی دنیا کے لئے آئے گی	غیر ان کے ساتھ ایک سزا پہنچے ہوئے	(۲۱)
قیامت کے دن میں سے جو ان کی دنیا کے لئے آئے گی	غیر ان کے ساتھ ایک سزا پہنچے ہوئے	(۲۲)
قیامت کے دن میں سے جو ان کی دنیا کے لئے آئے گی	غیر ان کے ساتھ ایک سزا پہنچے ہوئے	(۲۳)
قیامت کے دن میں سے جو ان کی دنیا کے لئے آئے گی	غیر ان کے ساتھ ایک سزا پہنچے ہوئے	(۲۴)
قیامت کے دن میں سے جو ان کی دنیا کے لئے آئے گی	غیر ان کے ساتھ ایک سزا پہنچے ہوئے	(۲۵)
قیامت کے دن میں سے جو ان کی دنیا کے لئے آئے گی	غیر ان کے ساتھ ایک سزا پہنچے ہوئے	(۲۶)
قیامت کے دن میں سے جو ان کی دنیا کے لئے آئے گی	غیر ان کے ساتھ ایک سزا پہنچے ہوئے	(۲۷)
قیامت کے دن میں سے جو ان کی دنیا کے لئے آئے گی	غیر ان کے ساتھ ایک سزا پہنچے ہوئے	(۲۸)
قیامت کے دن میں سے جو ان کی دنیا کے لئے آئے گی	غیر ان کے ساتھ ایک سزا پہنچے ہوئے	(۲۹)
قیامت کے دن میں سے جو ان کی دنیا کے لئے آئے گی	غیر ان کے ساتھ ایک سزا پہنچے ہوئے	(۳۰)

مصدقہ بلا مہارت سے ثابت ہوا کہ جتنی تفصیلی سزاؤں کے عمل کی تلقین افقی کسی اور
گناہ کی نہیں ملے گی۔ سب سے بڑی سزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے عکاس ہونا پسند نہیں کریں
کے بلکہ بغضیں برساتیں گے۔ دوسرا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں۔ ہمارے اہل خانہ کو۔
بچوں کو۔ قیامت تک آنے والی باتوں کو اور جملہ حقیقتیں کو نہ سمجھو فرمائیے۔

شہوت کیسے کنٹرول کریں

اللہ تعالیٰ نے انسانی لطرت میں چند رکاوٹیں رکھے ہیں مثلاً کچھ وقت گزرنے کے بعد انسان کو بھوک محسوس ہوتی ہے تو ہر انسان کھانے کا بندوبست کرتا ہے۔ پیاس محسوس ہوتی ہے تو پانی پینے کا انتظام کرتا ہے۔ جب کام کر کے تھک جائے تو نیند کی کیفیت محسوس کرتا ہے۔ لہذا سونے کے لئے چار پائی بستری کا انتظام کرتا ہے۔ جب بیٹاب پاخانے کا ٹکڑا ہو تو بیت الحلا میں جا کر فراغت حاصل کرتا ہے۔ پسپ کے سب طبیی نکاحے ہیں ان کو انسان تھوڑی دیر تو روک سکتا ہے مگر ان کو پہلے کے بغیر آرام و سکون نہیں پاسکتا۔

اسی طرح جب انسان پالٹ ہو جائے تو اسے اپنے اندر شہوت کا بھی ٹکڑا محسوس ہوتا ہے۔ اس نکاحے کو انسان کچھ عرصہ کے لئے تو ضبط کر سکتا ہے مگر اس کو پہلے کے بغیر سکون نہیں پاسکتا۔

شہوت کا خدائی علاج

اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کے لئے نکاح کو شہوت کا علاج بتایا ہے۔ ہر شاد باری

تعالیٰ ہے۔

فَاتَبَكَبَّرُ اِنَّا طَابَ لَكُمْ بَيْنَ الْجَنَّةِ (احزاب: ۳)

(مومنوں میں سے جو تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کرو)

نکاح کے ذریعے مرد اور عورت آپس میں طاب کر کے شہوت کا بہترین علاج کرتے ہیں۔ شہوت کی حالت میں طبیعت میں عجیب طرح کا استحکام و اضطراب ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں نہ عبادت میں دل لگا ہے نہ قتل سے کوئی اور کام ہوتا ہے۔ دل و دماغ پر ایسا اثر چھا جاتا ہے کہ اسے پورا کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ یہاں بھڑی کے طاب کے بعد وہ سب فکر ہرن ہو جاتا ہے۔ طبیعت میں آسودگی محسوس ہوتی ہے۔ ہر طرح کا جھوٹ ختم ہو جاتا ہے انسان اپنے آپ میں انشراح محسوس کرتا ہے۔ اسی لئے مرد و عورت ایک دوسرے کے لئے طیبہ داندی اور تفریح مانی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمِنْ آيَاتِهِ اَنِّي خَلَقْتُ لَكُمْ بَيْنَ الْقُلُوبِ كُنُفً اَوْ زَانِجًا بَيْنَهُمْ اِلٰهِيْهَا

(اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ پیدا کیا ہے تمہارے قلوبوں سے تمہارے

لئے جڑے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو) (الہم: ۲۱)

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ مرد و عورت ایک دوسرے کے لئے قدرت کی بہترین نیک نیاں ہیں۔ انہیں ایک دوسرے سے مل کر سکون نصیب ہوتا ہے۔ دین اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس نے رہبانیت کا حکم نہیں دیا۔ نہ ہی بدعت کی طرح ساری عمر بھر شادی کے گزارنے کو پسند کیا ہے اور نہ ہی شادی کو معرفت کے حصول کی بدگوارت کہا ہے۔ بلکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا بَيْنَ قُلُوْبِكَ وَخَلَقْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَفَرَّجْنَا

اور الہیت تحقیق ہم نے آپ سے پہلے بھی رسول بھیجے اور ہم نے ان کیلئے

بیویاں اور اولاد دی تھی (الہم: ۶)

نبی طیبہ اسلام نے اپنی امت کو نکاح کرنے کا حکم دیا اور اسے نصف دین بتلایا۔

ملک شریف میں ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ۔

اذا تزوج العبد فقد استكمل نصف الدين (ملک شریف کتاب النکاح)

(جس بندے نے شادی کر لی اس نے نصف دین پورا کر لیا)

حفت دہا کدانی کی دہائی گزارنے کے لئے شادی بہترین علاج ہے۔ نبی صلی

السلام کا ارشاد ہے۔

من اراد ان يلقي الله طاهرا مطهرا فليتزوج الحرة

(جو شخص اللہ تعالیٰ سے پاک صاف ملنا چاہے اسکو شریف عورتوں سے شادی

کرینی چاہیے) (ملک شریف)

اس سے معلوم ہوا کہ شادی کرنے سے نہ صرف شہوت سے چھٹکارا مل جاتا ہے

بلکہ سب بڑے بڑے گناہوں سے بچنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ اسباب کے اعتبار سے

گناہوں سے مکمل اجتناب کے لئے شادی لازمی ہے۔ غیر شادی شدہ آدمی مجاہدہ کر کے

اپنے آپ کو بخشنے لگا، سے بچا بھی لے تو بھی اپنے دل و دماغ کو بخشنی خیالات سے نہیں

بچا سکتا۔ اس کے لئے کسی وقت بھی گناہ میں ملوث ہونے کا خطرہ موجود رہتا ہے۔ شادی

کے بعد یہ خطرہ ختم تو نہیں ہوتا البتہ گت ضرور جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں انسان کے

لئے اپنے شہوت کو کنٹرول کرنا آسان ہو جاتا ہے یعنی حلال طریقے سے شہوت پورا

کرنے کی بنا پر حرام سے بچنا آسان ہوتا ہے۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے

ويزوج لنكسر الشهوة و اعطاف النفس وتكبر النسل

(شادی شہوت توڑنے نفس کو معیف بنانے اور نسل انسانی کو بڑھانے کا ذریعہ

ہے) (فتح الباری ۴/۲۵۷)

بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی صلی علیہ السلام نے بغیر ہر شادی نہ کرنے

والوں سے ناراضی کا اظہار فرمایا ہے۔ بخاری شریف کی روایت ہے۔

الزواج لمن وخط عن صنفی فلیس منی (بخاری ابواب النکاح)

[میں شادی کرتا ہوں میں جو میرے طریقے سے اعراف کرے وہ مجھ سے نہیں]

مجھ سے نہیں کا مطلب یہ ہے کہ اسکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ وہ میری امت

میں سے نہیں ہے۔ ہمارا تعلق ظاہر کرنے کے لئے اس سے زیادہ سخت انداز اور کیا ہو سکتا ہے؟

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عکاف بن بکر نہیں ایک دن نبی علیہ السلام

کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی علیہ السلام نے حدیث کی آٹے عکاف تمہاری بیوی

ہے انہوں نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کیا تمہارے پاس بائعی ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم طوطی ہو۔ شادی کرنے کی صلاحیت رکھتے ہو پھر بھی شادی نہیں کی تو

اذا انت من اخوان الشیاطین (میں صدمہ۔ کتاب النکاح۔ مجمع الزوائد)

[جب تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو]

اس مہارت کا قصور و غلط ایک عام طالب علم بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

شہوت کا بہترین علاج بکرا ہے کہ مرد اپنی بکری سے کسی بکر کو صحبت کرے اور غیر

عزم سے بے طبع ہو جائے۔ مشہور ہے کہ اگر گھر میں چیت بکر کو دال روٹی کھائیں تو باہر

کے ملوے پر یا نیاں مرغ مسلم کھانے کو بھی دل نہیں کرتا۔ نبی علیہ السلام ہی ایک حدیث

پاک سے بھی معصوم ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کی نظر غیر عزم پر پڑ جائے اور اسکا حسن و جمال

طبیعت کو بھا جائے تو آدمی کو چاہیے کہ گھبرا کر اپنی بیوی سے ہمسری کرے۔ اس لئے

کہ جو بکر اس عورت کے پاس تھا وہ سب کچھ بیوی کے پاس موجود ہے۔ اور شاہ

نبوی علیہ السلام ہے۔

ان اسراء قبل فی صورة شیطان وتنبہ فی صورة شیطان اذا
احدکم احببتہ المرأة فوقع فی قلبہ فلیعبد الی امراة
قلوبہا فان ذلک یرد ما فی نفسه

(جائزہ عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں وہ نہیں
جاتی ہے۔ جب تم میں سے کسی کو عورت انجس لگے دل مانگ ہو تو چاہیے کہ عورتی
سے بھسٹ کرے۔ اس طرح ان کا ختم ہو جائے گا)

بعض اوقات عورت اپنی جسمانی طاقت سے مرد کو مکمل نظر میں اپنی طرف متوجہ کر
لیتی ہے مرد کے اندر شہوت کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے۔ اس پہچانی کیفیت کا علاج
انہی نبی علیہ السلام سے یہ علاج فرمایا کہ اپنی عورتی سے بھسٹ کر لو تا کہ مادہ خارج ہو
جائے۔ شیطان کو گناہ میں ملوث کرنے کی جرأت نہ ہو۔ شرع مسلم میں ملازمداری اس
حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔

انه يستحب لمن رآی امرأة ففحرت شہوته ان یاتی امرأته .
لیسوا علیہا لیدفع شہوته و تسکن نفسه ویجمع قلبہ علی ماہو
بصدده (شرح مسلم/ ۴۲۹)

(کسی عورت کو دیکھنے سے جب کسی کی شہوت میں الجھاد پیدا ہوتا ہو تو اسکو چاہیے کہ
عورتی سے بھسٹ کرے تا کہ دل کا ٹھٹھا ٹھٹھا چڑ جائے اور نفس کو سکون ملے
اور دل جس بات کے درپے ہے وہ جاتی رہے)

شرعاً شریف نے اسی لئے چند اوقات میں عورتی سے بھسٹ کرے کہ جب
☆ سفر میں جائے۔

☆ سفر سے واپس آنے کے بعد

☆ حج عمرے کا احرام باندھنے سے پہلے

☆ غیر عزم پر نکلنے اور میلان طبعی کے بعد

☆ جنس و نفاس کا غسل کرنے کے بعد

مندرجہ بالا حالتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر جانور طریقے سے شہوت کو پورا کرنے سے ناجائز طریقوں سے بچاؤ آسان ہو جاتا ہے۔ مرد کو چاہیے کہ یہی کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھے اور اپنی غوطہ قرعہ کرے اسے خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ اسی طرح یہی کو چاہیے کہ اپنے خاوند کو اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھے۔ اسکو دل کھول کر عداوت سے اپنی خدمت میں کوئی عداوت نہ کرے اسے کبھی سکون پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ اس طرح میاں یہی دونوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہوتی ہے۔ ایک حدیث پاک میں آیا ہے ”جب یہی خاوند کو کچھ کر سکتا رہے یا خاوند یہی کو کچھ کر سکتا رہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو کچھ کر سکتا رہے“

اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شہوت کا بہترین علاج شادی کرنا ہی بتلایا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے

بِمَا عَصَوْا الشَّهَابَ مِنْ اسْتِطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءُ فَلْيُفْرُجْ فَلَانِ الْغَضِّ
لِلْبَصْرِ وَاحْضٍ لِلْفَرْجِ (ابن مہدی بن مسعود۔ شکل طبع)

اے لو جو بھانوں کی جماعت جو تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح کو نظر کو چھپاتا ہے اور شرماؤ کو کھلوتا کرتا ہے۔

اس حدیث پاک نے صورت حال کو خوب اچھی طرح واضح کر دیا ہے۔ مزید نکاح کی گنجائش ہی نہیں رہی۔

شہادت کا قرآنی علاج

اگر کسی شخص کے لئے شہادی کرنے میں شرعی رکاوٹیں ہیں تو اسکو چاہیے کہ میرٹھ سے کام لے اور اپنی پاکدامنی کی حفاظت کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلْيَسْتَعِذَّ الْبَلِغُونَ لَا يَجْعَلُونَ بَيْنَكَ خَاخِي تَغْيِبُكَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ

(اور چاہئے کہ اپنے آپ کو روک رکھیں وہ لوگ جن کو نہیں بتا شہاد کا سامانی

یہاں تک کہ اٹھان کو تنہا دے جائے فضل سے) (نور ۲۳)

عمومی تجربہ ہے کہ پاکدامنی کی زندگی گزارنے والے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ جلدی شہاد کا راستہ ہموار کر دیتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی طیب السلام نے ارشاد فرمایا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . حَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِ عَوْلُهُمْ . الْمَكْتُوبُ الَّذِي يَرِيدُ الْإِدَاءَ .

وَالْمَاكِحُ الَّذِي يَرِيدُ النِّكَاحَ . وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وَتَمِينَ الْخَالِصُ كِي مَدَا اللہ تعالیٰ پر لازم ہے۔ ایک حکایت (غلام) جو پیسے ادا

کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ دوسرا شہاد کرنے والا جو پاکدامن رہتا چاہتا ہو۔

اور تیسرا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا (مسکتو کتاب الشہاد)

سوچنے کی بات ہے کہ جس شخص کی مدد اللہ تعالیٰ کرے اسے خیر پر پہنچنے سے کون روک سکتا ہے۔ قرآن مجید کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شہادت کو قائل کرنے کے لئے چار کام بہت فائدہ مند ہیں۔

(۱) بد نظری سے پرہیز:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَقَدْ يَنْشَرُ بَيْنَهُمْ يُفْضَلُوا مِنْ كَيْفَ لَمْ يَجْمَعُوا فَرَزُوا مِنْهُمْ

۱) مسلمانوں کو کہہ دیجئے کہ وہ اپنی ٹاپیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں (۱) (الطور: ۳۰)

بد نظری سے انسان کے اہل شہوت کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ جس طرح ہنسی دہانے سے مٹھین جل جاتی ہے۔ اسی طرح غیر محرم پر نظر چڑنے سے انسان کے جسم میں شہوت کے اعضاء متحرک ہو جاتے ہیں جو لوگ پاکدامنی کی زندگی گزارنا چاہتے ہیں ان کے لئے بد نظری سے بچنا لازمی ہے۔ غرض پاکیزہ ذہن ہوتے شہوت کی آگ کو بھڑکنے سے روکنا ناممکن ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں ٹاپیں نیچی رکھنے کا حکم ہے اور ساتھ ہی شرمگاہ کی حفاظت کا حکم ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ دونوں چیزیں لازم مہلکوم ہیں۔

(۲) فاسقین کی محبت سے پرہیز:

شہوت کو قابو کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ انسان فاسقین کی محبت سے پرہیز کرے۔ فاسق دنیا جو لوگوں کا کام بعض اوقات انسان کو ناگ کی طرح اس لبتا ہے اور روحانی موت واقع ہو جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَا تَهْتَبْكَ غَنِيهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَفِيهِ خَوَالِقُ قُرُونٍ (طہ: ۱۶)
(خود رو کے اس سے آپ کو وہ شخص جو اس کا یقین نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ ہرگز نہ گرے گا)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یار بد مار بد (سناپ) سے بھی زیادہ برا ہوتا ہے۔ اس لئے کہ سناپ کے ڈرنے سے جسمانی موت واقع ہوتی ہے جبکہ یار بد کے کلام سے روحانی موت واقع ہو جاتی ہے۔

حرف بد آں یار بد شیطان سے بھی زیادہ برا ہوتا ہے۔ اس لئے کہ شیطان قرآن انسان کے دماغ میں فضا گناہ کا خیال ڈالتا ہے جبکہ یار بد اچھ بکڑ کر انسان سے مکائد کر دیتا

ہے۔ بھنگوں اور جو ان ایسے ہیں کہ پاکیزہ زندگی گزار رہے تھے مگر کسی خاص دوست کی وجہ سے نماز کے ترکہ ہوئے۔

(۳) نماز کے ذریعے مدد:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ (البقرہ: ۱۷۷)

[اور مدد پاؤ گے صبر کے ساتھ اور نماز کے ساتھ]

انسان کو چاہیے کہ ثبوت کو صبر کے ذریعے قائم کرے۔ جب دیکھے کہ طوفانِ دنیا اور اللہ کوڑا ہے تو نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ دل میں خشک ڈال دیں گے۔ ایسے وقت میں دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ حیران کن دیکھ کر سامنے آئیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت: ۴۵)

[بے شک نماز ناشی اور بے کاسوں سے روکتی ہے]

غیر شادی شدہ شخص کے لئے عشاء کی نماز کے بعد یا نماز تہجد کے وقت دو رکعت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ثبوت کھڑا کر دینے کی دعا مانگنا تیرہ ہدفِ علاج ہے۔ ثبوت کے اچھے طوفانِ دُک جاتے ہیں سیلاب کے آگے بند بندھ جاتا ہے۔ صفت و پاؤں کو انہی کی زندگی گزارنا آسان ہو جاتا ہے۔

(۴) کثرت و کمالی:

ہمارے مشائخ نے فرمایا ہے کہ عمر کی گندگی ذکر سے دور ہوتی ہے۔ دعا میں ہر وقت شیطانِ قہرانی نفسانی خیالات کی بھرمار کو ٹکری گندگی کہتے ہیں۔ جو جو ان شخص اپنے

خیالات کی دنیا میں خیالی محبوب سے ملاپ کا تصور کر کے شہوت کے حرے لیتا ہے۔ حتیٰ کہ اٹھتے پھٹتے چلتے پھرتے ایسی خیالات دماغ میں پھانے ہوتے ہیں۔ اگر اس مرض کا علاج نہ کیا جائے تو معاملہ بگاڑ جاتا ہے کہ میں نماز کی حالت میں بھی اپنی خیالات کی بیریز نگاہ رہی ہوتی ہے۔

مجھے کیا پتہ تھا قیام کا مجھے کیا خبر تھی رکوع کی
حیرے فتنے پاکی تلاش تھی کہ میں جھک رہا تھا نماز میں
اسی لئے نماز اٹھک بیٹھک کے سوا کچھ نہیں ہوتی۔ علامہ اقبال نے لکھا ہے۔
میں جو سر سجدہ ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا
خیر اول تو ہے ستم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں
ایسی صورتحال میں ذکر کی کلمات انسانی فکر کو کندگی سے پاک کر دیتی ہے۔ اگرچہ شرط ہے۔

(ج) شہوت کا نبوی علاج

(۱) نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص شہوت کا پر قدوس نہ دیکھتا ہو اسے روزے سے دیکھنے چاہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

لَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلِهِ بِالصَّوْمِ طَائِفَةٌ لَهُ وَجَاءَ

ا تو جو شہوت نہ کرے دو روزے سے رکے کیونکہ روزہ اس کیلئے وجہ ہے
وہاں کا مطلب شہوت کو توڑنے والا یا ختم کرنے والا ہے۔ روزے سے رکھنے کا تصور
بھوکا رہنا یعنی پیٹ خالی رکھنا ہے۔ اس سے نگہ اور شہوت دونوں کا توڑ ہوتا ہے۔ ایک
مرتبہ حضرت باجہ نے بڑی عمدگی سے طے قافے کے فصاحت بیان فرما رہے تھے۔ کسی نے
پوچھا کہ یہ بھی کوئی غنیمت کی چیز ہے؟ فرمایا ہاں اگر فرعون کو مائے آتے تو خدا کی

دعوتی نہ کرتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب فرمستیاں پیٹ بھرے ہونے کی بنا پر ہوتی ہیں۔ جس نوجوان کو پہلے روزے رکھنے کی عادت نہ ہو اسے چاہیے کہ ہر مہینے کی ۱۵، ۱۳، ۱۱ تاریخ کو گویا مہینوں کے روزے رکھے۔ جب عادت پختہ ہو جائے اور ثبوت چری طریقہ ڈونے تو ہر ہفتے میں سو سو اور جمعرات کے دو روزے رکھے۔ جب یہ عادت بھی پکی ہو جائے اور حد درجہ روزہ رکھنے کی ضرورت محسوس ہو تو موسمِ ملاوٹی رکھے یعنی ایک دن روزہ دوسرے دن افطار۔ یہ معمول سب سے بہتر ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ پہلے دن روزہ رکھنے سے ثبوت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ سحر کی دن روزے کا معمول چلانے سے ثبوتِ فوقی ہے۔ ہر سحری افطاری میں بھی پیٹ بھر کر نہ کھائے ورنہ عقدِ ثبوت ہو جائے گا۔

(۲)..... ہاؤسود ہوتا: نبی طیبہ اسلام نے ارشاد فرمایا

الوضوء سلاح المؤمن [دُشمنوں کا اسلحہ ہے]

لہذا شیطانی حملے سے بچنے کے لئے وضو بہترین سلاح ہے۔ نو جوان لوگ اگر ہاضمہ رکھنے کو اپنی عادت بنالیں تو عبادتِ کرامت کے لئے آسان ہو جائے۔ دُشمن سے انسان کو داخلی صدمہ نصیب ہوتی ہے۔ پریشان خیالی سے نہایت مل جاتی ہے۔

(۳)۔۔۔ دُعَا مَکْتُوب: ثبوتِ کٹر دل کرنے کا ایک خوبصورت سلاح ہے بھی ہے کہ بارگاہِ خداوندی میں لڑائی جاتے کہ میرے سوتی میں کمزور ہوں۔ میری مدد فرما۔ مجھے گناہ میں غوث ہونے سے محفوظ فرما۔ نبی طیبہ اسلام سے بہت سی دعائیں مستحکم ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پاس ایک نوجوان آیا اور اس نے راز کی اجازت مانگی۔ صحابہ کرامؓ نے اس سوال کا سخت ٹاپنڈ کیا اور اسے ڈانٹا۔ نبی طیبہ اسلام نے اس اپنے قریب بلا کر فرمایا۔ کیا تم اپنی ماں سے کسی کا راز کرنا پسند کرتے ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا اپنی بیٹی سے کسی کا راز کرنا پسند کرتے ہو۔ اس نے کہا نہیں۔

فرمایا اپنی بہن کے ساتھ کسی کا زنا کرنا پسند کرتے ہیں اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا اپنی بھویہ کی سے زنا کرنا پسند کرتے ہو اس نے کہا نہیں۔ فرمایا اپنی نالہ سے کسی کا زنا کرنا پسند کرتے ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم جس سے زنا کرو گے وہ کسی کی ماں ہوگی، بیٹی ہوگی۔ بھئی ہوگی۔ بھویہ کی ہوگی۔ نالہ ہوگی۔ جس طرح تم پسند نہیں کرتے اسی طرح اور لوگ بھی زنا کو اپنی عہم عورتوں کے لئے پسند نہیں کرتے اس کے بعد نبی علیہ السلام نے اپنا دست شفقت اس نوجوان کے چنے پر رکھ کر فرمایا

اللہم اغفر ذنبہ و ظہر قلبہ و احصن لہ رجبہ (ابن کثیر ۳/۳۸۸)

[اے اللہ اس کے گناہ معاف فرما۔ دل کو پاک فرما اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما]

اس دعا کا ایسا اثر ہوا کہ اس نوجوان کے دل میں پھر بھی زنا کا طیال بھی پیدا نہ ہوا۔

احادیث مبارکہ میں نبی علیہ السلام سے اور بھی دعائیں منقول ہیں۔ ان کو مانگنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

اللہم انی اسألك الهدی و التقی و العاف و العفی

(مسلم مشکوٰۃ باب الاستعاذہ)

[اے اللہ میں آپ سے ہدایت۔ تقویٰ۔ پاکدامنی اور نیک کامیابی کا سوال کرتا ہوں] بعض اوقات درج ذیل الفاظ میں دعا فرماتے

اللہم انی استألك الصحة و العفة و الحسن و الرضاء بالقدیر

(مشکوٰۃ باب الاستعاذہ)

[اے اللہ میں آپ سے صحت۔ پاکدامنی۔ خوبی اور تقدیر پر راضی رہنے کی درخواست کرتا ہوں]

بعض اوقات صبح ذیل الفاظ میں دعا مانگتے۔

اللهم الهی رشیدی و اعزینی من شر نفسی (ترجمہ: مکتوبہ ص ۲۱۷)
 (اے اللہ مجھے میرے شر سے کی رہنمائی فرما اور نفس کی برائی سے اپنی پناہ عطا
 فرما)

بعض اوقات صبح ذیل دعا بھی منقول ہے۔

اللهم الی اعوذ بک من منکرات الاخلاق والاعمال والاهواء
 (اے اللہ میں ہے اخلاق، بد اعمال، اور بری خواہشات سے آپ کی
 پناہ چاہتا ہوں) (ترجمہ)

بعض اوقات صبح میں یہ دعا بھی پڑھی ہے۔

اللهم الی اعوذ بک من لئنة النساء

(اے اللہ میں عورتوں کے لعنت سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں)

سلف صالحین کے حالات زندگی سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بھی قبولیت دعا کے اوقات
 میں شہوت کے نئے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے۔ حضرت باجید بسطامی رحمہ اللہ صلی
 پر ایک رات شہوت کا قلبہ ہوا۔ آپ نے دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔
 فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میرے لئے شہوت اور ریح میں کوئی فرق نہ رہا۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ دعائیں پڑھنے سے قول نہیں ہوتیں بلکہ دعائیں مانگنے
 سے قول ہوتی ہیں۔ دعا مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان سرپا یعنی سراپا دعا بن جائے۔
 آنکھ نہیں روئی تو دل رو رہا ہو۔ دل کی گہرائیوں سے فریاد نکل رہی ہو کہ اے میرے
 مالک میں کمزور ہوں۔ آپ قوی ہیں۔ برکزور قوی کو عدو کے لئے پکارتا ہے۔ لہذا میں
 آپ سے فریاد کرتا ہوں کہ مجھے شہوت کے نئے سے محفوظ فرما پنے اور میری شہوت کو
 میرے قابو بھی کر دیجئے۔ پھر اس کے نتائج دیکھئے۔ سچے پروردگار کا سچا قرآن گواہی

دعا ہے۔

لَقَدْ يُجِيبُ الْمُضْطَرُّ إِذَا دَعَا
[کون ہے جو ہے ترا کی دعا کو قبول کرتا ہے جب وہ اس کو پکارے]

(د) شہوت کا فقیر کی علاج

سادہ سی بات ہے کہ اگر کسی مریض کو کسی دوا سے آرام ملے۔۔۔ اسے شہوت ہو تو وہ دوسرے مریضوں کو کھول کھول کر جان کرتا ہے کہ یہ دوا بڑی اچھی ہے آپ لوگ بھی استعمال کر کے دیکھیں۔ راقم الحروف کو اپنی زندگی میں جس باتوں نے نفع دیا وہ کار نہیں کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) فارغ شدہ ہیں:

شہوت منکروں کرنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ اپنے آپ کو کاموں میں اچھا مشغول کر دیں کہ سر کھانے کی فرصت ہی نہ ملے۔ جہاں دوا کام کرنے ہوں وہیں دوسریاں میں قیصرے کام کو بھی کھسا دیں۔ دن آرام طلب کرے۔ انھیں خیرہ کوڑ میں حتیٰ کہ سوتے وقت ستر پر گرنے والا سلاطین بن جائے۔ کام کام کام بس تھوڑا آرام کا اصول اپنا نہیں۔ پورے دن کی لائن مل جائیں۔ طالب علم اپنا بھرپور وقت اپنی پڑھائی میں لگائیں۔ مدرسہ کے دینی تعلیم پانے والے طلباء مصرے مغرب کھینے کو تعلیم کی مانند ضروری سمجھیں۔ فراغت کے وقت کتابوں کا شخص مطالعہ کریں۔ کتابوں اپنا دوست بنائیں۔ مدرسے کو وطن سمجھیں اور کتابوں کے کاغذ کو گنیں سمجھیں اگر وقت بچ جائے تو قرآن مجید حفظ کرنے میں یا دیرانے میں مشغول رہیں۔ حزیہ وقت ہو تو کسی ذاکر شامل شیخ الحمد للہ یا مفتی صاحب یا استاد کی صحبت و خدمت میں اپنا وقت گزاریں۔ نوجوان طلباء

کے پاس جاسوسہ پیشے کو ذرا ہال کی مانند سمجھیں۔
مثلاً مشہور ہے۔

A young leading the young is like a blind
leading the blind they will both fall into
the ditch.

[ایک نوجوان دوسرے نوجوان کا رہبر بنے تو انکی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک
اندھا دوسرے اندھے کو اپنی لٹائی چکاڑے۔ جتنی بات ہے کہ دونوں کسی
وقت بھی گڑھے میں گر سکتے ہیں]

یونیورسٹی کالج میں پڑھنے والے طلباء فارغ وقت میں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کو
اپنا محبوب مطلق بنالیں۔ قرآنی سبھ باورسہ کے عالم صاحب سے ابتدائی صرف و نحو
پڑھنا شروع کر دیں۔ وقت ساتھ دے تو جزوقتی کا بطعم کے طور پر حدیث پاک کی
سن ہیں بھی پڑھنا شروع کر دیں۔ صرّی علوم کے ساتھ ساتھ عالم کورس کو لینے سے
انسان صریح البحرین (دور پاؤں کا حکم) بن جاتا ہے۔ اگر حافظہ اچھا ہے تو وقت میں
گھپائش ہے تو قرآن مجید مطلق کرنا شروع کر دیں۔ پڑھنے سے دل اکٹھا جائے طبیعت
تھک جائے تو کسی مسند و مجلس کی یا پناہ کی خدمت اپنے ذمے لیں اور غامضی سے اس
کے کام سمیت دوڑا کریں۔

دفتروں میں کام کرنے والے نوجوان بھی عالم کورس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر
گھر کے کاموں میں اپنا وقت لگا سکیں تو اسے ملت نبوی ﷺ سمجھ کر کریں۔ لڑھے
ماں باپ کی خدمت کو سعادت سمجھیں۔ ان کی دعائیں لیا کریں تاکہ وہیں دوزخ کی
سرخروئی نصیب نہ ہو۔ نوجوان حضرات کے وقت میں گھپائش ہو تو کسی شیخ کمال کی صحبت
میں وقت گزاریں یا حلیفی جماعت کی ترغیب میں اپنے آپ کو جہیزیں۔ فارغ رہنے کو

اپنے اوپر حرام سمجھیں۔ کسی مجرب کار انسان نے کہا ہے

An ideal mans brain is devols
workshop.

[ایک فارغ آدمی کا دماغ شیطان کا کارخانہ ہوتا ہے]

بہترین کارخانے میں مشینیں تیار ہوتی ہیں اس طرح فارغ انسان کے دماغ میں
شہوانی شیطانی منصوبے بنتے ہیں۔ فارغ وقت میں اہل اللہ کے حالات زندگی چننے
مردانوں زندگی ملتی ہے۔ ان کا کام دوسروں کی نظر شکاف ہوتی ہے۔

(۲) تنہائی میں نہ رہیں:

شہوت کٹرول کرنے کا دوسرا ضروری اصول یہ ہے کہ تنہا رہنے سے بچیں۔ غلوٹ
دراجمن کو اپنا اصول بنائیں۔ نہ جہان جب بھی تنہا ہوگا۔ شیطان اسے ”خیالی محبوب“ کی
تکس میں پہنچا دے گا۔ ایسی جگہ جہ کہ چاہیں کہ جہاں دوسروں کی نظر چرتی ہو۔ بند
کروں میں چلنے سے شیطان کو بھیڑ چھڑکا موقع مل جاتا ہے۔ وہ کسی نہ کسی حسین
چہرے کو سامنے کر دیتا ہے۔ جہول شار

تم مرے پاس ہونے ہو گویا

جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

اگر تنہائی میں شہوت کی آگ بجڑک اٹھے تو فوراً کرے سے بھر نکل جائیں۔ کسی

بہر نصیحت کا قول ہے کہ

”جب انسان کی شہوت میں ابھارا جاتا ہے تو آدمی شکل پر ہر دہن جاتا ہے“

ایسا حالت میں اگر تنہائی بھی ہوتی پوری شکل پر ہر دہن آسان ہوتا ہے۔ اللہم

احول طنا صہ تنہائی اور بے حیائی میں چوٹی دامن کا ساتھ ہے۔ اگر چند سال کا بچہ بھی

قریب ہوتو تو جہان نفس حرکات کرنے سے بچا رہتا ہے۔ جب بچتا ہے کہ مجھے دیکھنے

والا کوئی نہیں تو شہوانی شیطانی حرکتوں میں لگ جاتا ہے۔ بڑھوں کو تنہائی فائدہ دیتی ہے جبکہ نوجوانوں کو نقصان دیتی ہے۔ ایسے نوجوان کم ہوتے ہیں جو اپنی جوانی میں بڑھوں جیسا وارث رکھتے ہوں۔ ایک طالب علم نے بتایا کہ میں جب بھی تنہا ہوتا ہوں۔ میرا خصوصاً خاص ”تقن جانے“ کی حالت میں نکلتی جاتا ہے۔ ایسے نوجوان حضرات تنہا رہنے کو حرام سمجھیں۔ دونوں جوان تنہا رہنے والے، کچھ نوجوان کی مانند ہوتے ہیں، بلکہ اس سے زیادہ خطرے میں ہوتے ہیں۔ تنہائی میں نکال ہونے سے بچیں۔ نبی علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا

احفظ عورتک الامن زواجک او مملکت یمینک فقال

المرأۃ اذا کان الرجل عاتلاً۔ فقال لہ اللہ اسق ان یستحیہا

(بخاری المجلد ۱/۱۶۲)

”اے بے سزگی و کچھ بھال کر ہاں بی بی یا عورتی کے پاس ہوتا تو دہات ہے۔ اس نے پرچھا کہ اگر کوئی تنہا ہوتا۔ فرمایا اس وقت اللہ سے شرماء ضرور ملے گی“

(۳) بغیر غیبت لپٹنے سے گریز کریں:

نوجوان حضرات ایسے وقت میں بستر پر آئیں جب یہ چاند چلے کہ عجبے پر سر پہلے رکھا تھا یا غیبت پہلے آئی تھی۔ جب آکر گھل جائے تو فوراً بستر سے اٹھ جائیں۔ بستر پر خواہ گواہ لیئے رہنے سے شہوت انگیزی ہے۔ اس باپ اس بات پر غور کریں کہ یہ بغیر غیبت کے بستر میں نہ پڑا رہے۔ بچوں کے سونے کے کمرے الگ الگ ہوں تو اندر سے کمرے کو بند کرنے کا بندوبست نہیں ہونا چاہیے۔ بچوں کے کمرے میں ماں جب چاہے دو واردہ کھول کر اندر چلی جائے۔ بچوں کے کمرے میں باپ جب بھی چاہے دو واردہ کھول کر چل جائے۔ بچوں کو اندر صبر سے سونے کی بجائے روشنی میں سونے کی عادت لائیں۔ اس باپ کو یہ ہونا چاہیے کہ بچے کی غیبت میں کیا حالت ہوتی ہے۔ اس کا اچھو کہاں کہاں

پہنچا ہوتا ہے۔ تو جو ان حضرات کو نہ حالتِ کرسوئے سے پرہیز کریں۔ ایسی حالت میں توبہ زحمتوں کے مشور میں جاؤ آ جاؤ ہے۔ تو جو ان تو بھڑکی آگ ہوتے ہیں۔ ایک حدیث پاک میں ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں

”قال ابي . بينما انا مضطجع في المسجد علي بطني اذا رجلا
يسمر نحني برجله فقال ان هذه نعمة يفتقها الله . قال فظنرت
لماذا هو رسول الله ﷺ (ابن ماجہ)

[سمرے والد کہتے ہیں کہ سمرہ میں پیٹ کے تل لینا ہوا تھا کہ اچانک کسی نے مجھے اپنے پاؤں سے ٹکرت دی۔ پھر کہا کہ یہ میرا لینا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے نادم ہوئے ہیں۔ میں نے دیکھا تو وہ بول اٹھ چھٹکا تھے]
دونوں جہان ایک بستر پر ایک چادر میں ہرگز۔ لائیں۔ ہو مثل کے جہان حضرات ایک کمرے میں ٹھکانے آج کل کو ہرگز خد ہے دیں۔

(۳) بیتِ الخلاء میں زیادہ دیر نہ لگائیں:

بیتِ الخلاء ضرورت پوری کرنے کی جگہ ہوتی ہے نہ فراغت ہوتے ہی باہر نکل آنا چاہیے۔ بعض تو جہان بیتِ الخلاء کو بیتِ الخلاء سمجھ کر بیٹھ ہی جاتے ہیں۔ نگے بدن کی حالت میں شہوت بڑھتا بہت آسان ہوا ہے۔ بیتِ الخلاء میں بغیر ضرورت عضو خاص کو ہاتھ نہ لگائیں۔ ورنہ ہاتھ سے ذنا کرنے کی عادت چڑ جائے گی۔ پوشیدہ بالوں کو بھی صاف کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگانی چاہیے۔ ہاں آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس بات پر نظر رکھیں کہ بچہ بیتِ الخلاء میں کتنا وقت لگاتا ہے۔ جو نو جوان بستر اور بیتِ الخلاء میں گزارے بچ گیا اس کے لئے پاکدامنی کی گوارہ بہت آسان ہو جاتا ہے۔ بیتِ الخلاء میں آنے جانے کی مسنون دعائیں سننی کا لحاظ کرتے ہوئے چڑھی جائیں تو بہت فائدہ ہے۔

نوجوان بنے اگر بیت اللہ میں زیادہ دیر لگائیں تو ماں کو چاہیے کہ پہلے سمجھائے۔ اگر نہ سمجھیں تو ڈانٹ چلائے۔ جب دیکھے کہ وقت زیادہ لگ رہا ہے تو فوراً بیت اللہ کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ اتنی زیادہ سختی کرے کہ نوجوان بچے بیت اللہ میں چند منٹ زیادہ لگانے سے گھبرائیں کہ ابھی اسی دروازہ کھٹکھٹائے گی۔ پھر خوب ڈانٹ چڑھائے گی۔

(۵) فحش مذاق سے بچیں:

نوجوانی میں طراوت کی حس بہت تیز ہوتی ہے۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں لطیفے سننے سنانے کو پسند کرتے ہیں۔ حالانکہ بڑا دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اگر اس عادت کو کنٹرول نہ کیا جائے تو نوجوانی میں مذاق کرنے کی عادت چڑھ جاتی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ جن لوگوں سے طبیعت کھل جاتی ہے پھر ان کے ساتھ فحش مذاق کی عادت چڑھ جاتی ہے۔ یہ انتہائی خطرناک معاملہ ہے۔ اور شادی بیاہی ہوئی ہے۔

إِنَّ السُّلْبَيْنَ يُعْجِزُونَ أَنْ تَبْشِعَ الْقَاجِشَةُ بَيْنَ السُّلْبَيْنِ ائْتَمُوا لَهُمْ عَذَابَ
الْئِيمِ فِي السُّنْبَةِ وَالْأَجْوَدَةِ وَاللَّهْ بِغْلَمٍ وَالنَّعْمَ لَا تَقْلَعُونَ (الزور ۱۹)

[جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ شہرت ہو چمکری کی ایمان والوں میں، ان کیلئے

دردناک عذاب ہے، دنیا میں اور آخرت میں اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے]

☆ بعض نوجوان آپس میں ملتے ہیں جو پوچھتے ہیں "آج آپ نہائے ہوئے گئے ہیں" پھر اس سے فحش مذاق کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

☆ بعض نوجوان ایک دوسرے کو عداوت میں فحش گندی گالیاں دیتے ہیں، مثلاً اس سے گندہ کام ہاوریگا ہو سکتا ہے۔

☆ بعض نوجوان ایک دوسرے کے جسم کو ہاتھ لگانے۔ گدگدی کرنے کا مذاق کرتے ہیں۔ یہ فحاشی کا دروازہ کھولنے کی گنجی ہے۔

☆ بعض نوجوان ملتے وقت ایک دوسرے کو خوب دباتے ہیں۔ اس سے پوشیدہ اعضاء

کو ایک دوسرے کے جسم سے جدا کرنے کا سوچ لیا جاتا ہے۔ ثنوت لڑکتی ہے۔ زنا کا راستہ آسان ہو جاتا ہے۔

☆ اگر فحش مذاق کی عادت دھندلنے لگی ہو جائے تو بھول شاعرؔ بات بچتی تیری جراتی تک ”ویر بھابھی۔ خالہ بھابھی۔ بچے پلاسی طرح کے دیگر رشتوں میں مذاق کی عادت فطرتاً تک حد تک نقصان دہ ہے۔

☆ بعض شاہی خندہ مردوں کو عادت ہوتی ہے کہ وہ نو جوان لڑکوں کو اپنی ازدواجی زندگی کی اچھی تھیلیاں بتاتے ہیں کہ نو جوان قصور کی آنکھ سے ایک مرد و عورت کو بھسٹ کر رہ گئے دیکھتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے۔

ان من اشهر الناس عند الله منزلة يوم القيامة الرجل يلفس الى امرأة و تلفس اليه ثم ينشور سرها (مسلم۔ ۳۶۳)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن بدترین شخص وہ ہے جو اپنے بیوی سے بھسٹ کر بے مگر یہ دلائی حالت دوسروں پر کھول دے [اپنے شخص کی باتیں منہ ملامت ہوتا ہے۔

☆ بعض نو جوان ایک دوسرے کو اپنی عشق و محبت کی داستانیں سناتے ہیں۔ بعض مذاق نو جوانوں کی محفل میں بحث چلتی ہے کہ اگر تمہیں کوئی عورت اکیلے لیا جائے تو کیا کر دے۔ سب بار باری اپنے مذموم جذبات کا اس طرح اظہار کرتے ہیں کہ ہر نو جوان کی طبیعت زمانہ کے لئے بے تاب ہو جاتی ہے۔ یہ محفلیں انسان کو خدا دین کا چھوڑتی ہیں نہ دنیا کا ایسی محفلوں میں جانا اللہ تعالیٰ کے با فرمانوں میں اپنا نام لکھوانے کی مانند ہے۔

☆ والدین اس بات کو غور کریں کہ نو جوان بچے گھر سے باہر چند محبت بھی نہ گزاریں۔ انہیں جو کچھ کرتا ہے گھر میں کریں تاکہ ماں باپ کی نظر اولاد کی شیطان سے

اور شیطان لہا انسانوں سے حفاظت کرتی جڑتی ہے۔ فوجوں میں بچے چڑھنے جائیں تو جہنمی ہوتے ہی گھر آئیں۔ چند صوبہ کی دہریوں نے پراماں سے جواب دہلی کرے۔ بچے کو دوستوں سے ملنے کی اجازت دینے کی بھلے یہ کہا جائے کہ وہ اپنے دوست کو گھر لے کر بجائے سکول میں ہی مل لیا کرے۔ ماں باپ بچوں سے پوچھتے ہیں کہ وہ آپس میں مل کر کیا باتیں کرتے ہیں۔ بچے کہتے ہوتے ہیں۔ دو چار باتوں میں الحمد للہ اسکول بیٹھتے ہیں۔ اگر بھوت بولیں تو بھی جلدی پکڑے جاتے ہیں۔ لڑکیاں اگر کھلی کے گھر جانا چاہیں تو انہیں کسی صورت ممانعت نہیں دینی چاہیے۔ کھلی سے اسکے بھائی اور بھرا چار ہائی تک معاملہ بچتی جاتا ہے۔ ماں باپ کو کان خرابی نہیں ہوتی۔

(۶) بد نظری کے مواقع سے بچیں:

نوجوان حضرات گلی کو چھ بازار سے گزرتے ہوئے بد نظری سے بچیں۔ کاروباری حضرات کا گھر سے لین دین کرنا پڑے تو اس طرح کریں کہ جیسے اس سے خدا واسطے کا ہو رہے۔ ترہیب سے گزرتی بس پا کا رو نہ دیکھا کریں۔ عام شور پر کھڑکیوں کے پاس سے پردہ مارتیں یا بھی نظر اُٹتی ہیں۔ اخبار و رسائل میں صورت کی تصویر کو دیکھنا بھی شہوتِ بھڑکنے کا سبب بنتا ہے۔ بے ریش لڑکوں کے چہرے کو بھی نہ دیکھا کریں۔ فوجوں کی مثال ہاروں کی مانند ہے اور بد نظری ہانگ لگانے کی مانند ہے۔

(۷) قبرستان چاہتے رہا کریں:

شہر والوں کی رہنمائیوں انسان کو اپنے انہام سے بے خبر کر دیتی ہیں موت کو یاد رکھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جنازوں کے ہمراہ قبرستان جائیں۔ شہوتِ قہرلوں پر غور کریں کہ کیسے کیسے حسینوں کی مٹی چلی ہو رہی ہے۔ دنیا کی دہشت کالونی میں رہنے والے لوگوں کو قبرستان کی خاموش کالونی میں جا کر جوش آ جاتا ہے۔ شہوت کی آگ ٹھنڈی ہو جاتی

ہے۔ طبیعت کی فرسوسوں کو سکون ملی ہوتا ہے۔

سیت کو قبر میں دفن کرنے کا مہر کتنا میر ناک ہوتا ہے۔ جو لوگ اپنے کپڑوں پر میلا دھبہ پسند نہیں کرتے تھے انہیں سنوں مثلی کے چمے دبایا جا رہا ہے۔ جو مٹھلوں کی رحمت بنتے تھے آج قبر کی رحمت بن رہے ہیں۔ جو طبع محفل بن کر زندگی گزارتے تھے آج ہر صبح کا نشان بنے پڑے ہیں۔ جو عورتوں کے ہمرٹھ میں زندگی گزارتے تھے آج چھائی کا ظہر ہو چکے ہیں۔ ہمارے بعض بزرگوں نے اپنے گھر میں قبر کھود رکھی تھی روز انداز میں لیٹتے اور اپنے نفس کو مخاطب ہو کر کہتے کہ یاد رکھا ایک دن تمہیں قبر میں دفن ہونا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کی مقررانی سے بچو۔

ایک آدمی کو ہارٹ ایٹک ہوا اور موت آگئی۔ گھر کے سب لوگ ایک ہفتے کے لئے کسی شادی کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ یہ صاحب گھر اسکیلے تھے۔ ان کی لاش ایک ہفتہ پڑی رہی۔ جب دہل خاندان گھر واپس آئے تو پھر ان گھر تقصیر اور بددعا سے بھرا ہوا تھا۔ کوئی اعداد داخل ہونے کے لئے چار نہ تھا۔ ایک صاحب نے ٹاک پر کپڑا لپیٹا۔ اعداد داخل ہو کر دیکھا کہ ان کے جسم میں کیڑے چڑچکے تھے۔ دونوں آنکھوں کے اچیلے نکل کر رخساروں پر آگئے تھے۔ دونوں ہونٹ جسم سے الگ ہو چکے تھے۔ مردہ بکری کی طرح فانت نظر آ رہے تھے۔ بیت میں گڑھا پڑ گیا تھا جو کیڑوں سے بھرا ہوا تھا۔ ٹاک سے پانی بہہ کر دونوں کانوں تک پھیل گیا تھا۔ یہ دیکھ کر ان کے ذہن پر حشر آیا مقل ہوا کہ کئی سینے تک نہ انہیں نیند آتی تھی نہ کھانا اچھا لگتا تھا۔ نہ ہی لوگوں کی مٹھلوں میں بیٹھے کول کرتا تھا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے دنیا کی حقیقت کو آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔

جب لوہو ان کو شہوت گناہ پر مجبور کرے تو اسے چاہیے کہ قبر کے سفر کو یاد کرے۔

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اکثروا ذکروا ہذا من اللغات السموت (الطابع المطبعی، ص ۸۸)

[لغزوں کو توڑنے والی چیز یعنی سموت کو کثرت سے یاد کیا کرو]

اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و سرور ﷺ کو ہماری طرف سے بھترین جزا دے جنہوں نے حقیقت کی طرف رجحانی فرمائی۔ اور دنیا کی عارضی مایوسیوں کو چھوڑ کر آخرت کے دائمی بیش پانے کی راہ دکھائی۔

(۸) بھلتی آگ سے جھرت پکڑیں:

نوجوان حضرات کو چاہیے کہ بھلتی آگ کے شعلے دیکھ کر جھرت حاصل کریں۔ بھی بھی گوشت کا ٹکڑا اڑال کر دیکھیں کہ آگ اسے کس طرح جلا کر کوئلہ بنا دیتی ہے۔ ہمارے سلف صالحین لوہار کی بجلی میں آگ کو دیکھ کر بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔ راہبر ہر یہ کہ کسی نے سرخ کھانے کے لئے چٹل کیا۔ انہوں نے ردائے شریعہ کر دیا۔ خادم نے بچہ چما کیا ہوا۔ فرمایا اچھ سے یہ سرخ اچھا ہے کہ اسے آگ میں بھرنے سے پہلے ذرا کیا گیا جان لگائی گئی۔ پار بھرنے لگا۔ اگر راہبر کو قیامت کے دن سوائی دلی تو مجھے تو زندہ حالت میں جہنم کی آگ میں بھونا جائے گا۔

للہدب العزیز کا رشاد ہے۔

الْقِسْفُ يَلْغِي فِي النَّارِ خَيْرٌ مِّنْ يَّثْقِلُ آبِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ . اِغْتَلُوا عَا

بِثَقْمُ . اِنَّهُ يَبْنَا فَيُغْلِقُونَ بِحُسْنٍ . (فصلت ۴۸)

[بھلا وہ شخص جہنم کی آگ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا وہ جو روز قیامت اس کے

ساتھ آیا۔ محل کر دے جو تم چاہو ہے۔ قلم و قلمارے محل کو دیکھتا ہے]

آگ دیکھ کر اس آیت کے سوائی کو ذہن میں دہرائیں تو شہوت کفر و نل کر آسان ہو جاتا ہے۔ اگر شہوت کا سیلاب بھر بھی نہ جسے تو اپنی اپنی آگ کے قریب کر کے دیکھیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ . أَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهَا أَمْ نَحْنُ
الْمُخْلِقُونَ . نَحْنُ جَعَلْنَاهَا نَارَ بَهْرَةٍ وَمَخْلُوعًا لِلْمُظْهِرِينَ (۱۸)
(یہ بات دیکھو کہ جو لوگ کہتے ہیں، کیا تم نے پیدا کیا ہے اس کا مدد یا ہم ہیں
پیدا کرنے والے۔ ہم نے بنایا ہے اسے صحت اور نفع کا سامان جنگل والوں
کیلئے)

ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُتِيَ بِهَا قُلُوبُ النَّاسِ وَالْجِبَابُ (فر: ۱۳)
(بھائی آگ سے کہ اس کا پھر من ہیں لوگ اور پھر
ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا (المومن: ۴۶)
(آگ ہے صبح اور شام اس پر من کو پیش کیا جا رہا ہے)
ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

إِنَّ لَدُنَّا أَهْكَالًا وَنَجْمِينَ وَطُفُفًا ذَا طُعْمَةٍ وَغَدَاةَ آفِيئَةٍ
(ہے کھانے کے پاس بیزیاں ہیں اور آگ کا دھیرا اور کھانا کھانے میں آگے
والا اور دھواں آگ خدایا) (الزلزلہ: ۱۲، ۱۳)

ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطْلُعُ عَلَى الْأَقْبِدَةِ (مروء: ۷۰)
(آگ ہے اللہ تعالیٰ کی سٹائی ہوئی اور وہ جہاں تک جلتی ہے دلوں پر)
ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

سُيُفَرَا لَهَا قَبِيضًا وَزُلْفَرَا (فرکان: ۱۲)
(سپں اس کیلئے چھوٹا اور چلا)

(۹) روزِ محشر کی ذلت:

شہادت کا روز توڑنے کے لئے روزِ محشر کی پیشی کو یاد کرنا ضروری ہے۔ اس دن کی ذلت بڑی اور بری ہوگی۔ جو شخص دو آدمیوں کے سامنے کی ذلت برداشت نہیں کر سکا وہ ساری مخلوق کے سامنے کی ذلت کیسے برداشت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

لَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ السَّعَادَةَ

[جس دن عہدِ کھول دیا جائیں گے]

جب اللہ تعالیٰ پیچھے رازوں کو کھولیں گے تو ہماری ذلت و رسوائی میں کیا کی رہ جائے گی۔ ماں باپ کے سامنے اولاد و رسوا ہوگی۔ میاں کے سامنے بیوی۔ باپ کے سامنے بیٹی اور بیٹے کے سامنے ماں و رسوا ہوگی۔ لوگ کیا کہیں گے کہ ہمارے سامنے کیا بن کے رہتے تھے اور مخلوق میں کیا کرتوت کرتے پھرتے تھے۔

قیامت کے دن بحرم اللہ تعالیٰ کے سامنے شرم و عداوت کی وجہ سے سر بھی نہیں اٹھا سکیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَوْ فَرِحْنَا بِكُمُ الْغُظُفُ فَمَا يَكْسُوْنَا زُؤُودُهُمْ جُنَّةٌ وَمِثْلُهَا (احمد: ۳۵)

[اگر آپ دیکھیں جب کہ بحرم اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے]

دوسری جگہ ارشاد فرمایا

غَابِجِينَ مِنَ النَّارِ (شوری: ۴۵)

[آگ جھکائے ہوئے ذلت سے]

انسان پریشان ہوگا کہ سر جھکانے کی جگہ بھی نہ ملے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَفْنِ الْغَطْرُ (الغلبة: ۵)

[کہے گا انسان اس دن کہاں بھاگ کر پناہ لے]

حدیث پاک میں آیا ہے کہ جو شخص دنیا میں اپنے ہاتھ سے شہوت پروری کرتا ہوگا۔ قیامت کے دن وہ اس حال میں اٹھے گا کہ اسکا ہاتھ حائل صورت کے پنپنے کی طرح پھولا ہوا ہوگا۔

نوجوان حضرات قیامت کے ماحول کو بار بار سوچا کریں تاکہ غیبت الہی حاصل ہو کر گناہوں سے نجات نصیب ہو۔

(۱۰) معیت الہی کا استحضار:

نوجوان کو چاہیے کہ بروقت معیت الہی کے بارے میں سوچتا رہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَوْ تَفْقَهُمْ کَيْفَ مَا تُلْقُونَ

[وہ سمجھ رہا ہے جہاں کچھ بھی تم ہو]

اللہ تعالیٰ ہمارے پاس ہوتے ہیں فرمایا

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْخُوْدِ

[اور ہم آپ سے صبر دک سے زیادہ قریب ہیں]

ہم جو کہہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں کرتا ہوا دیکھتے ہیں جو کہہ دے وہ سب کہہ سننے

ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

نَسْتَعِذُّ بِالرَّحْمٰنِ [میں منتا ہوں اور دیکھتا ہوں]

اگر کوئی ہمارا قریبی ہمیں تنہائی میں فحش حرکات کرتا دیکھے تو ہمیں کتنی عارست ہوگی۔ اگر کسی محبت کا بھائی یا خاندان دیکھ رہا ہو تو ہم اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہوئے گھبرا سکیں گے۔ نیز اللہ تعالیٰ ہمیں ہر کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں ہم بھر بھی اس میں نہیں کرتے۔ ایک بزرگ فرماتے تھے کہ اللہ رب العزت نے میرے دل پر

الہام فرمایا کہ میرے بندوں سے کہہ دو "جب تم گناہ کرتے ہو ان تمام دروازوں کو بند کر لیجئے جو جس سے مخلوق تکلیف پہنچتی ہے اور اس دروازے کو بند نہیں کرتے جس سے میں پروردگار دیکھتا ہوں۔ کیا اپنی طرف دیکھنے والوں میں سب سے کم درجے کا تم مجھے سمجھتے ہو۔" اٹھا کبیر کبیرا۔

ارشاد ہماری تعالیٰ ہے۔

لَقَدْ نَفَلْنَا لِلَّهِ بُرْنً (اعلق: ۳۷)

[کیا تمہیں جانتا کہ اللہ دیکھتا ہے]

ایک اور جگہ فرمایا

نَفَلْنَا خَائِفَةَ الْأَلْفَيْنِ وَفَا تَغْلِبِي الضُّلُوفُ

[دو آنکھوں کی خائفانہ اور جوڑو کو سینوں میں چمپا ہوا ہے اسے جانتا ہے]

اس مضمون کو کسی صاحبِ دل نے اپنے الفاظ کا جامہ پہنا دیا ہے۔

۔ چوہیاں آنکھوں کی اور سینوں کے راز

جانتا ہے سب کو تو اسے بے نیاز

(۱۱) ماحول بدل لو:

جہاں شہوتِ ابھرنے کا بحرِ ہر سالان ہو۔ زمانہ کی طرف مائل کرنے والے اسباب موجود ہوں اس جگہ کہ چھوڑ دینا اور ماحول کو بدل لینا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو جب زمانِ مصر نے کتاب کی طرف مائل کرنا چاہا تو انہوں نے دعا مانگی

وَبِالْبَيْتِ أَخْبِئْ اِنِّیْ بِمَا یَذَلُّونَ فِیْہِ (یوسف: ۳۳)

[اے رب مجھ کو اپنے گھر میں سے زیادہ پسند ہے اس سے جس کی طرف وہ مجھے بلاتی

ہے]

اسی طرح نبیِ اسرائیل کے سوا دوسروں کے کاغذ نے جب توبہ کی نیت کر لی تو اسے

اپنی ہستی چھوڑنے اور نیکوں کی ہستی کی طرف جانے کا حکم ہوا۔ دوسرے الفاظ میں ماحول بدلنے کا حکم ہوا۔ مصیبت کے ماحول کو چھوڑنا اور نیکی کے ماحول کو اپنانا لازمی ہوتا ہے۔ اگر کسی جگہ ایسی تشریف لگی ہے جس کو دیکھ کر شہوت بھڑک اٹھتی ہے تو اس جگہ کو فوراً چھوڑ دینا چاہیے۔ اگر کسی جگہ ایسا انسان ہے جس کو دیکھنے سے زیادت کرنے سے شہوت بھڑکتی ہے یا اس کی طرف سے دعوت نکلا دیتی ہے تو اس جگہ کو چھوڑ دینا ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کمرے میں فی دی بجلی رہا ہے اور آپ بند کرنے پر قادر نہیں ہیں تو اس جگہ سے اٹھ کر چلے جائیں۔

(۱۲) پوشیدہ امراض:

شہوت کو ہاتھ سے پھرا کرنے سے یا کسی عورت کے ساتھ بدکاری کرنے سے یا بد فعل کرنے سے انسان کے جسم میں خطرناک امراض پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان کا علاج معالجہ بھی رسوائی کا باعث بنتا ہے۔ بعض اوقات نو جوان اپنی جوانی میں اسے کمزور ہو جاتے ہیں کہ شادی کے بعد بیدی سے مہاشرت کے قائل نہیں رہتے۔ اس سے نہ صرف اپنی زندگی تباہ ہوتی ہے بلکہ بیدی کی بھی زندگی برباد ہوتی ہے، بعض اوقات تو بہت طلاق تک پہنچ جاتی ہے تو وہ خاندان ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں۔ نو جوان حضرات یہ بات خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ شہوت کو غلط طریقے سے یا غلط جگہ پر پھرا کرنے سے رسوائی کا سامنا ضرور کرنا پڑتا ہے۔

(۱۳) زنا انسان پر قرض ہوتا ہے:

جب انسان پر شہوت کا بھوت سوار ہو اور زنا کرنے کے لئے طبیعت پر قرار ہو تو ذہن میں یہ سوچے کہ ایک تو زنا گناہ کبیرہ ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ دوسرا یہ انسان کے سر پر قرض ہوتا ہے۔ اس قرض کو گھر کی کوئی عورت ضرور چکاتی

ہے۔ چاہے بٹی ہو۔ بیوی ہو یا بچن ہو۔ خوشی سے اتارے یا بھوری میں اتارے۔ اگر آج میں کسی کی صورت کے ساتھ نہ کروں گا کل کوئی میری صورت کے ساتھ نہ کرے گا۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کی صورتوں کے ساتھ پرہیز گاری کا پتہ نہ کرو۔ لوگ تمہاری صورتوں کے ساتھ پرہیز گاری کا معاملہ کریں گے۔ اس کو اگلے کا بدلہ کہتے ہیں۔ انسان جو بڑے گاری کاٹے گا۔ مثل مشہور ہے۔

As you sow, so shall you reap.

جو بکھو تم بچو والو کے دی کاٹو گے

اس خیال کو بار بار ذہن میں دہرانے سے شہوت کا بخارا تر جائے گا۔ فحشائے کاملہ نصیب ہو جائے گی۔

(۱۳) زنا کرنے سے شیطان کا دوست:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَمْ يَغْنَبْهُ وَلَكُنَّم نَا بَيْنَ آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ وَأَنَّ الْعِبَادَةَ لِيْ هَذَا جَسَاطٌ مُّشْفِقِينَ . وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا بَيْنَكُمْ جِبِلًّا عَمِيْرًا فَلَوْلَمْ تَكُوْنُوا تَعْبُدُوْنِي (شعشعہ: ۶۰-۶۱)

اے اولادِ آدم میں نے تم کو نہ کہا تھا کہ مذہباتِ کدتم شیطان کی اوسے لگ تمہارا عقلا دشمن ہے بلکہ مذہباتِ کدیمی یہ ہے سیدھی راہ اور وہ بیکالے کیا تم میں سے بہت خلقت کو بکر کیا تم میں بکھتی تھی

زنا کرنے سے انسان شیطان کا ساتھی بنتا ہے جبکہ پرہیز گاری سے انسان اللہ کا دوست بنتا ہے۔ نوجوان و بچن میں یہ سوسے کر کل قیامت کے دن میں مہار الرحمن میں شامل ہونا چاہتا ہوں تو مجھے نہ اسے چنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے دربار سے دھکا دے دیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

أَفَتُؤَيِّرُونَا وَتُنْفِقُونَ تَوْبَةً بَيْنَ قُلُوبِنَا وَغَنَمَ أَكْثَمُ غَلُوقًا. يَنْسُوا
بِالْظُّلُمِ بَيْنَ بَنِي آدَمَ (۵۰)

اُ کیا تم بناتے ہو اس کو اور اس کی اولاد کو دوست میرے سوا، سلاکتور،

تمہارے دشمن ہیں، ظالموں کیلئے برا ہے بدلہ]

اگر کل توامت کے دن زانی کو بھی کہہ دیا گیا کہ تم نے مجھے چھڑ کر شیطان کی
بھڑکی کی تھی لہذا اسی کے ساتھ جہنم میں جاؤ تو پھر کیا بنے گا۔ اس آیت کے معانی پر غور
کرنے سے اور اس کا کٹھ پتھر بننے سے شہوت کا زہر ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱۳) اپنا کوہِ شہم:

اللہ تعالیٰ نے انسان کا رذیل خمیں کر دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

زَانٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْأَجْنُودَ غَرَضًا وَنَحْنُ نَقُوتُهُ إِلَّا بِغُلْمٍ تَقَرْنُ (۱۴)

(اور ہر جہ سے غمناک ہے، ہمارے پاس اور ہم اسے ایک خمیں اٹھاتے

ہے ہی اٹھاتے ہیں)

ہر جہ کی ایک مقدار خمیں ہے انسان نے دنیا میں کتنے دن زعمور رہا ہے۔ کتنے
سائیں لیئے ہیں یا کتنی بار شہوت کی لذت سے لطف اٹھو رہا ہے۔ اگر باغرض ایک
مغص کی زندگی ۶۵ سال ہے اور اس نے چھ دن سال کی عمر میں بالغ ہوا ہے تو جب ۵۰
سال میں اس نے ۶۰۰۰ مرتبہ شہوت کی لذت پہلی ہے۔ اگر یہ چوبیس صفت و پاکر امنی
کی زندگی گزارے گا تو یہ لذت تالیف بھی سے ہمسری کے ذریعے کمال طور پر حاصل
کے گا۔ اگر شہوت سے مغلوب ہو کر اپنے ہاتھ سے یا زنا کاری سے شہوت پوری
کے گا تو اتنا کوہِ گھٹ جائے گا۔ اسی لئے جو جوان لڑکے شہوت زنی اور نوجوان

لو کہیں انکھٹ ذنی کا ظہور ہو جاتے ہیں۔ اس کی ازدواجی زندگی کی لذتیں یا تو اوجھری رہ جاتی ہیں یا نہ ہونے کے برابر رہ جاتی ہیں۔ کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ اگر لڑکی نے اپنا کوہ شادی سے پہلے خلیج کر لیا تو اسکا خاوند کسی دوسری لڑکی سے شادی کر کے اپنا کوہ چھوڑ کرے گا۔ اگر شادی نہ کی تو رتا کاری بدکاری کا راستہ اپنانے کا۔ اسی طرح اگر لڑکے نے شادی سے پہلے اپنا کوہ خلیج کر لیا تو اس کی بیوی بھی آشنائی کے ذریعے اپنی مستیاں اڑائے گی۔ لہذا غلط طریقے سے شہوت پوری کر کے انسان اپنا حق نقصان کرتا ہے۔ دوسرے کام لے کر حرام کی بجائے حلال طریقے سے سب کچھ مل جائیگا۔ میاں بیوی میں بیکار دھبت کی زد کی ہوگی۔ ایک دوسرے پر جان چڑھیں گے۔ لوگ انھیں مثالی جہز انکھیں گے۔ مرد مثالی خاوند کہلائے گا اور عورت مثالی بیوی کہلائے گی۔ نصیب اپنا اپنا ہوتا ہے کہ جلد بازی سے حرام کام ہو گا اور میر کر لینے سے حلال نکل جائے گا۔ نوجوان حضرات اگر اس نکتے پر غور کریں تو شہوت کو قابو کرنا اور شرکاء کو قاضی آسان ہو جائے گا۔

شہوت کا طبی علاج

اگر کوئی نوجوان اپنی بد عادات کی وجہ سے جنسی طور پر کمزور ہو گیا ہے اس کی صحت اپنی تیز ہو گئی ہے کڑوا سے بات ہے اس کی شہوت بڑھ گئی ہے۔ ہر وقت عضو خاص میں تکاؤ رہتا ہے۔ دماغ میں شیطانی شہوانی خیالات ہر وقت چھانے رہتے ہیں۔ احتکام کی کثرت ہوتی ہے تو اس مرض سے علاج کرانے کے لئے وہ کسی دیکھ بھلے یا ماہر بنیات ڈاکٹر سے رجوع کرے۔ اس میں دیر کرنے سے انسان کا بہت نقصان ہوتا ہے۔ نوجوان لڑکیاں اگر ٹیکور یا کی مریض ہوں تو انھیں بھی علاج کروانا چاہیے۔ حدیث

پاک میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو چاہی تامل کی ہے اس کی دوا بھی تامل فرمائی ہے۔

محوریت کا جہاد

قرآن مجید میں مذکور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا *الضواہیہ وطنہا فی (زانیہ)* (مورت اور زانیہ مرد)۔ اس میں مورت کا ذکر پہلے کیا گیا جبکہ مرد کا ذکر بعد میں کیا گیا ہے۔ مفسرین نے اس کی ایک تفسیر یہ بھی بیان کی ہے کہ زانیہ کی ابتدا مورت سے شروع ہوئی ہے مگر مورت نے پردہ کرنے میں بے احتیاطی کی اور مرد نے دیکھ لیا تو معاملہ گم ہو گیا۔ مورت نے مرد سے بات کرتے ہوئے نرم لہجہ اختیار کیا تو مرد کو بات سے بات نہ جانے کا موقع مل گیا۔ مورت بے وقت بطور عزم کے گھر سے نکل کر مرد کو زانیہ بالجبر کا موقع مل گیا۔ مورت نے مرد کی نیت میں غلط فہمیوں کرنے کے باوجود اہل خانہ کو نہ بتایا اور مرد کو دھمکانے کا موقع مل گیا۔ مورت نے مرد کا رقبہ چھو کر۔ لیلیٰ بن کنانہ کا پیغام وصول کر کے سختی کا رویہ اختیار کیا تو اس کا نتیجہ زانیہ تک جا پہنچا۔ چونکہ مرد مورت سے زانیہ کرنے میں کامیاب ہوئی نہیں سکتا جب تک کہ مورت آزاد نہ ہو۔ اسی لئے قرآن مجید نے زانیہ کے عمل میں مورت کو پہلے قصور وار ٹھہرایا ہے۔ مورت کو چاہیے کہ اپنی صفت و صفت کی حفاظت کرنے کوئی کی تدبیر نہ دے۔ شرع شریف نے جس طرح جہاد کرنے والے مرد کو جہاد کی فضیلت سے نوازا ہے۔ پاکدامنی محبت کو گھر کی چار دیواری میں رہتے ہوئے اللہ کے دفتر میں ”جہاد“ ٹھہسی جاتی ہے۔ اسی لئے قیامت کے ہولناک دن میں اسے ٹٹوں کا سایہ عطا کیا جائے گا۔ صحیح ذیل میں مرد اور مورت کے جہاد کا تقابلی جائزہ دیا جاتا ہے۔

نمبر	پرکاجہ	مستکاجہ
(۱)	اسی طرح اسلام نے وہی سے پیدا کرنے پر جوت دوسری دنیا	اسی طرح اسلام نے اس سے طاعت و عبادت کی طاعت پر جوت
(۲)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے
(۳)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے
(۴)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے
(۵)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے
(۶)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے
(۷)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے
(۸)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے
(۹)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے
(۱۰)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے
(۱۱)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے
(۱۲)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے
(۱۳)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے
(۱۴)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے
(۱۵)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے
(۱۶)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے
(۱۷)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے
(۱۸)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے
(۱۹)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے
(۲۰)	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے	اسی طرح اگر اس کی کتا ہے

نمبر	عنوان	صفحہ
(۱۸)	دشمنوں کے ساتھ جس پر امن ہوگا ہے	۱۸
(۱۹)	دشمنوں کے ساتھ جس پر امن ہوگا ہے کامیاب ہوگا ہے	۱۹
(۲۰)	دشمنوں کے ساتھ جس پر امن ہوگا ہے	۲۰
(۲۱)	دشمنوں کے ساتھ جس پر امن ہوگا ہے	۲۱
(۲۲)	دشمنوں کے ساتھ جس پر امن ہوگا ہے	۲۲
(۲۳)	دشمنوں کے ساتھ جس پر امن ہوگا ہے	۲۳
(۲۴)	دشمنوں کے ساتھ جس پر امن ہوگا ہے	۲۴
(۲۵)	دشمنوں کے ساتھ جس پر امن ہوگا ہے	۲۵
(۲۶)	دشمنوں کے ساتھ جس پر امن ہوگا ہے	۲۶
(۲۷)	دشمنوں کے ساتھ جس پر امن ہوگا ہے	۲۷
(۲۸)	دشمنوں کے ساتھ جس پر امن ہوگا ہے	۲۸
(۲۹)	دشمنوں کے ساتھ جس پر امن ہوگا ہے	۲۹

ثبوت کنٹرول کرنے سے متعلق امتحانی پرچہ

نوٹ: تمام سوالات کے جواب دیجئے گازی ہیں۔ سامنے دیے گئے جوابات میں سے
کی پر نشان لگائیے۔

- | | | |
|----------------------------|----------------------------|--|
| <input type="checkbox"/> B | <input type="checkbox"/> A | (۱) کیا آپ فیروز عزم کو ثبوت کی نظر سے دیکھتے ہیں؟ |
| <input type="checkbox"/> B | <input type="checkbox"/> A | (۲) کیا آپ ہارون فیروز عزم کو ان سے پرہیز کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ |
| <input type="checkbox"/> B | <input type="checkbox"/> A | (۳) کیا آپ اپنے دوستوں سے ثبوت کو امان کرتے ہیں؟ |
| <input type="checkbox"/> B | <input type="checkbox"/> A | (۴) کیا آپ اپنی دی سکرین پر ٹیری ڈیو سے دیکھتے ہیں؟ |
| <input type="checkbox"/> B | <input type="checkbox"/> A | (۵) کیا آپ بہت کم سے انسانے واقعی عمر میں بھی کہاں چلتے ہیں؟ |
| <input type="checkbox"/> B | <input type="checkbox"/> A | (۶) کیا آپ کسی مبینہ صاحب سے ملنے سے گریز کرتے ہیں؟ |
| <input type="checkbox"/> B | <input type="checkbox"/> A | (۷) کیا آپ کا طریقہ جاننے والے آپ سے زیادہ گنجی گئی ہے؟ |
| <input type="checkbox"/> B | <input type="checkbox"/> A | (۸) کیا انگریز پر شک کرتے یا انہی سے گریز کرتے ہیں؟ |
| <input type="checkbox"/> B | <input type="checkbox"/> A | (۹) کیا آپ نیکو لوگوں پر فیروز عزم سے نفی دیتے ہیں؟ |
| <input type="checkbox"/> B | <input type="checkbox"/> A | (۱۰) کیا آپ فیروز عزم سے ثبوت پر ہی کرتے ہیں؟ |

براہِ امت:

ہر سوال کے جواب پر "اگر" لکھ دیجئے جائیں، پھر فرمائی کریں۔

☆ اگر B نمبر ۵۰ سے زیادہ تو آپ ٹیکل ہیں۔ غوری توپ کے ذریعے دوبارہ امتحان
میں حاضر ہوں۔

☆ اگر A نمبر ۵۰ سے زیادہ تو آپ پاس ہیں۔ توپ استغفار کے ذریعے اپنی ڈویشن
اپہرہ کرنے کی کوشش کریں۔

☆ اگر A نمبر ۸۰ سے زیادہ تو آپ فرسٹ ڈویشن میں پاس ہیں۔ تھوڑی صحت



زنا سے توبہ

انسان خطا پتا ہے۔ مٹانے بشریت گناہ کا مرکب اور خشتا ہے۔ جب احساس ہوتا ہے تو دل میں عاصت ہوتی ہے کہ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اسی عاصت کا دوسرا نام توبہ ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

الندم توبۃ (عاصت توبہ ہے)

اس لئے بندہ گناہ کرنا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس وقت بھی غضبناک نہیں ہوتے۔ وہ حلیم ہیں۔ لطفی پر بچھٹانے کا سوچ دیتے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ گناہ کرتا دیکھ کر بھی غضبناک نہیں ہوتے

نبی اسرائیل کے ایک بادشاہ کے سامنے کسی عابد کا تذکرہ ہوا۔ بادشاہ نے اسے پکارا۔ اور منت سماجت کر کے اسے اپنے گل میں رکھنے کی کوشش کی۔ عابد نے کہا۔ بادشاہ سلامت! انت تو بہت اچھی ہے مگر یہ بتا ہے کہ اگر آپ مجھے کسی دن اپنی بائری سے زنا کرتا دیکھ لیں تو کیا ہوگا؟ بادشاہ یہ سن کر غضبناک ہو گیا کہنے لگا اوبہ کا رتہ میرے گل میں ایسی جراثیم کیسے کر سکتا ہے۔ عابد نے کہا بادشاہ سلامت! ناراض نہ ہوں۔ میرا رب کتنا کریم ہے مجھے دن میں ستر مرتبہ بھی گناہ کرتا دیکھے تو بھی مجھ پر غضبناک نہیں

ہوتا۔ اور نہ ہی اپنے دروازے سے دھکیلا ہے۔ نہ ہی رزق سے محروم کرتا ہے تو میں اسکا دروازہ کیسے چھوڑاں اور آپ کے دروازے پر کیسے آؤں کہ آپ گناہ کرنے سے پہلے ہی مجھ پر غضبناک ہو رہے ہیں۔ اگر آپ جرم کرتا دیکھ لیں تو میرا کیا حشر کریں۔ یہ کہہ کر وہ عابد اہلس چلا گیا۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں

حضرت امینؑ اس حدیث سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے چچا حضرت خزیمہؓ کے قاتل وحشی نے مکہ مکرمہ سے نبی علیہ السلام کو خط بھیجا کہ میں نے اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں مگر میرے لئے قرآن مجید کی اور بتاؤں آیت دکھاؤ۔

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ . وَ مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا (المزمل ۷۸)

اور جو لوگ نہیں پکارتے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے اللہ کا اور نہ طعن کرتے ہیں اپنی جان کا جو اللہ نے منع کر دی ہے مگر حق کے ساتھ اور نہ بدکاری کرتے ہیں۔ اور جو کسے یہ کام وہ جاہل ہے گناہ میں۔

میں شرک۔ قتل اور زنا میں کام لے گا میں تو کیا میرے لئے توبہ ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

إِلَّا مَنْ نَسِ نَفْسَهُ وَآمَنَ وَاعْمَلَ غَنًّا فَلْيَسْأَلْنَا وَلْيَلْبِسْ اللَّهُ غَنَّهُمْ خِصَابًا (المزمل ۷۹)

لیکن جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اپنے عمل کیسے یہ ہیں کہ بدل دے گا اللہ ان کی برائیاں نیکیوں کے ساتھ۔

آپ نے یہ آیت گھر کر وحشی کو بھیجی۔ اس نے جواب میں کہا کہ اس آیت میں نیکی عمل کا شرط ہے پھر نہیں کہ میں کہوں یا نہ کہوں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا ظَنَّنَا مِنْ ذَلِكَ لِمَنْ بَشَاءَ
(الحصا ۱۱۱)

اے نیک اللہ! تجھے معاف فرماتے یہ کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ جس کے لئے چاہے معافی فرماتے ہیں۔

نبی علیہ السلام نے یہ آیت گھر کر لی۔ وحی نے جواب دیا کہ اس آیت میں مغفرت شرط ہے، کیا خبر میری مغفرت چاہیں گے یا نہیں۔ اس پر یہ آیت ازل ہوئی۔

لَوْلَا إِينَا جِبَادُكَ الْإِلَهِيْنَ أَسْرَكُوا عَلَي تَقْوِيهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ
اللّٰهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الْمُنْفَرَاتِ جَمِيْعًا. إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (نور ۵۳)

کہہ دیجئے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی نہ ایمیں
ہیں، اللہ کی رحمت سے بے شک اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے تمام گناہ بے

شک وہ مغفرت کرنے والا اور تم کرنے والا ہے۔

نبی علیہ السلام نے یہ آیت گھر کر لی۔ اس میں مغفرت کے لئے کوئی تنگی شرط کا
نہ کہ نہیں تھا۔ وحی نے مدید علیہ حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ اس سے معلوم ہوا
کہ بندے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز ہرگز ایمیں نہیں ہونا چاہیے۔ دین اسلام نے
ایمیں کو گھر کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ مَنْ ذُوحَ الْإِلٰهِ إِلَّا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ يَزُوْنُ (سہ ۸)

اے نیک اللہ! کی رحمت سے کافر اس پر ہیں۔

لہذا اگر کسی بندے نے بار بار لڑنا کا ارشاد بھی کیا ہے تو بھی اس کے لئے توبہ کا
دروازہ کھلا ہے۔ وہ جب چاہے توبہ کرے۔

(۳) توبہ کا آخری وقت

نبی علیہ السلام نے ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص موت کے

وقت سانس اکڑنے سے پہلے تو یہ کر لے تو بھی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ أَخَذُوا مِنَ رَبِّهِمُ الْوَعْدَ لَظَنُّوا أَنَّهُم سَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ قَدْرَ حَمْدِهِمْ لَنَنْتَفِعَنَّهُمْ أَشَدَّ حَقًّا
(المؤمنین ۱۸)

[وہ ہے کہ توبہ قبول کرتا ہے اپنے بندوں کی اور ان کے گناہوں سے دگر کرتا ہے]

حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ
إِنَّهُ كَانَ بَلَاءًا وَهَيْئًا غَفُورًا

[بے شک وہ درجوع کرنے والوں کی خطا معاف کرتا ہے]

سے کیا مراد ہے؟ فرمایا جو بندہ گناہ کرتا ہے مگر توبہ کر لیتا ہے۔ حسن بھری رحمہ اللہ
علیہ سے پوچھا گیا یہ سلسلہ کب تک رہے گا۔ فرمایا جب تک سورج مغرب سے طلوع
نہیں ہو جاتا۔ یعنی اس وقت تک کوئی بھی ذمہ داری سے توبہ کر لے گا تو قبول ہو جائے
گی۔

(۳) توبہ کا طریقہ

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ مجھے سیدنا صدیق اکبرؓ نے یہ حدیث سنائی کہ
جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے پھر انہی طرح دُشوکرتا ہے اور دُرکعت نماز پڑھ لیتا ہے اور
اللہ تعالیٰ سے محض مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔ پھر آپ علیہ السلام
نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَمَنْ يُشْفَلْ شَوْءًا فَوْقَ عَظِيمٍ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجْعِدِ اللَّهُ غُفُورًا
(النساء ۱۱۰)

(جو بڑے کام کرے یا اپنی جان پر عظیم کرے پھر اللہ سے معافی مانگے اللہ تعالیٰ

کو مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا پائے گا۔
بعض تابعین سے حقل ہے کہ ایک گناہگار گناہ کرتا ہے پھر اس پر تادم ہو کر
استغفار کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر کے اسے جنت میں داخل کر
دیجے ہیں تو شیطان کہتا ہے اسے کاش میں اسے گناہ میں مبتلا ہی نہ کرتا۔

(۵) توبہ کی علامتیں

آدمی کی توبہ ہر علامتوں سے پہچانی جاتی ہے۔
(۱) بچکے گناہوں پر غماست اور اس گناہ کو اند کرنے کا دل میں پکا ارادہ ہو۔
(۲) اپنے دل میں کسی مومن کے خلاف کینہ نہ رکھے یعنی سب کو اللہ تعالیٰ کے لئے
صاف کر دے۔

(۳) ماسخ و فاجر لوگوں سے علیٰ قتل کو ڈرے بلکہ طہرگی اختیار کر لے۔
(۴) موت کی چوڑی میں لگ جائے۔

ایسی توبہ کرنے والے کے بارے میں لوگوں پر چار چیزیں واجب ہو جاتی ہیں۔
(۱) اس سے محبت کریں۔ نظرِ عدل سے نکال دیں۔

(۲) توبہ پر ثابتِ قویٰ کی دعا کریں۔

(۳) گزشتہ گناہوں پر اسے شرمندہ نہ کریں۔

(۴) ایک کام کرنے میں اس کا تعاون کریں۔

ایسی ہی توبہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بھی چار فضیلتیں عطا فرماتے ہیں۔
(۱) اس کے گناہوں کو اس طرح مٹا دیجئے ہیں جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔
بدعتِ پاک میں لگی ہے

الذائب من الذنب کمن لا ذنب له (مشکوٰۃ: ج ۲، ص ۷۸)

[گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے، اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں]

(۲) آنکھ دیکھان کے حملوں سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ جُنَادِي لَئِنْ لَفِكَ عَلَيْهِمْ مُلْكُكَ

[اے ملک میرے بعد کے کہیں ہے میرے لئے ان پر کوئی جلت]

(۳) انکو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنِينَ

[اے ملک اللہ تعالیٰ تو پر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے]

حدیث پاک میں بھی ہے۔

العالم حسب الله [تو پر کرنے والا اللہ کا دوست ہے]

(۴) دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے اسے غلبہ سے امن کی خوشخبری عطا کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

تَقْضُوا عَلَيْهِمْ الْفَلَاحَ الْآخِرَ فَاغْلُظُوا وَلَا تَقْضُوا الْآخِرَ وَلَا تَقْضُوا الْآخِرَ بِالْخَيْبِ
الَّتِي تَحْتَمِلُ تَوَاضَعُونَ (مجموعہ ۳)

[ان پر اعلیٰ اترتے ہیں کہ غلبہ کرو تم اور نہ تم کرو تم اور تمہیں خوشخبری]۔
جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے]

(۶) گناہ گار کو شرمندہ نہ کریں

حضرت صحنہ سے دعا ہے کہ نبی طیبہ السلام نے ایک عورت کو زنا کرنے پر
رم کی سزا دی اور پھر اس کی نماز چھانہ چھائی۔ بعض صحابہ کرام نے یہ چھانے کی
تاکرم تھاکہ آپ نے خود ہی رم کی سزا دی اور خود ہی نماز چھانہ چھائی۔ نبی طیبہ السلام
نے فرمایا کہ اس عورت نے اسکی توبہ کی ہے کہ اگر سزا آدمی میں تقسیم کر دی جاتی تو ان
کے گناہ صحاف ہو جاتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تو میں غفلت کی وجہ سے گناہ کرتا ہے
اسے پسند نہیں کرتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ عِزَّةً اِلَيْكُمْ الْكَافِرُ وَالْقَسُوفِيُّ وَالْجَنَانُ (البراءۃ)

(البراءۃ اہل بدی قہار کی طرف کفر اور گناہ اور نافرمانی کی)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مؤمن مصیبت سے خوش نہیں ہوتا۔ غفلت کی وجہ سے کر دیتا ہے۔ جس جب توبہ کر لے تو اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہیے۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مؤمن کو اس کے گناہ کی وجہ سے شرمندہ کرتا ہے اسے اس وقت تک موت نہیں آتی جب اس گناہ میں غوطہ نہ ہو جائے۔

اس لئے جب بندہ اپنے گناہوں سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم کے اعضاء۔ اس کے کرنا کاتین۔ زمین کے گولے وغیرہ سب گناہ بھلا دیتے ہیں۔ ہمارا حال سے گناہ بھلا دیتے ہیں تاکہ قیامت کے دن کوئی گواہی دینے والا نہ ہو۔ یہی اگر کوئی صورت زنا سے بچتا ہے تو لوگوں کو زہب نہیں دیتا کہ اس کو شرمندہ کریں یا عار دہ نہیں اگر چہ اس نے طوائف کی زندگی کبھی نہ گزاری ہو۔

۔ نہ پلا کے گناہ تو سب کو آتا ہے
مرا تو جب ہے کہ گروں کو خام لے ساقی

(۷) گناہ کے پاؤں جو دوسرے

اللہ تعالیٰ نے انہیں ملوں کو مہلت دی تو اس نے کہا تیری عزت کی قسم۔ میں تیرے بندے کے سینے سے نہیں نکلوں گا جب تک اسے موت نہ آجائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں اپنے بندوں کے لئے توبہ کو عام کروں گا حتیٰ کہ انہیں موت نہ آجائے۔ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت تو دیکھو کہ گناہ کے بعد انہیں مؤمن کے قلب سے نہ فرماتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَتُوبُوا اِلٰی اللّٰهِ جَمِيعًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ لَكُمْ تَابِعًا فَتَلْبَسُوْهُ (البقرہ ۲۷۴)

(اور توبہ کرو اللہ سے سب کے سب سے پہلے تاکہ تم کا سیلاب نہ چلاؤ)

جب چند توپہ کر لیا ہے تو اسے اپنا محبوب قرار دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے
 (الْبَقَرَةُ: ۲۲۲) **إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنِينَ**
 [اللہ توپہ کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں]
 جب اللہ تعالیٰ توپہ کرنے والے سے محبت کرتے ہیں تو بندوں کو کہاں اجازت ہے
 کہ وہ اس سے نفرت کریں۔

(۸) نیکیاں برائیوں کو مٹاتی ہیں
 نبی طیبہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

الْعَاقِبُ مِنَ الذَّلِيلِ كَعَمَلٍ لَا ذَنْبَ لَهُ

[گناہوں سے توپہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں]
 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ آپ
 نے فرمایا توپہ کرنا گناہ نہ کرنا۔ سائل نے کہا کہ میں توپہ کرنے کے بعد پھر گناہ کر چکا
 ہوں۔ فرمایا پھر توپہ کر لو گناہ نہ کرنا۔ اس نے پوچھا کب تک۔ فرمایا اس وقت تک
 کہ شیطان تمھیں چھوڑے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی طیبہ السلام کی خدمت میں
 عرض کیا کہ میں نے ایک عورت کو باغ میں پایا تو اس سے بوسہ نکال دیا اور پھر وہ بکھو گیا
 البتہ کما صحت نہیں کی۔ آپ ﷺ نے چند لمحے سکوت فرمایا تو یہ آیات نازل ہوئیں۔

إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٍ (بے شک انسانوں کو منحرفی ہے)

نبی طیبہ السلام نے اس شخص کو یہ آیات سنائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ
 رسول اللہ ﷺ! کیا یہ اسی شخص کی خصوصیت ہے یا تمام لوگوں کے لئے ہے فرمایا ہاں۔
 لوگوں کے لئے ہے۔

نبی طیبہ السلام کا ارشاد ہے کہ عہدہ سے ہر دور فرشتے مگر ان ہیں۔ دائیں جانب والا

نگلی کا فرش نہ بائیں جانب والے ہی گھسنے والے فرشتے پر نگران ہے جب کوئی بندہ ننگی کرتا ہے تو دائیں جانب کا فرش فوراً اسے گھس لیتا ہے لیکن جب وہ بندہ گناہ کرتا ہے تو بائیں جانب والا فرش پوچھتا ہے کہ میں اسے گھس لوں دوسرا کہتا ہے کہ ابھی پانچ گناہ اکٹھے ہوئے۔ وہ جب پانچ گناہ اکٹھے ہو جاتے ہیں تو وہ ایک ننگی کر لیتا ہے۔ پس فرش کہتا ہے کہ ایک ننگی اس کے برابر ہوتی ہے پس تم پانچ گناہ کے بدلے پانچ ننگیاں بھلو۔
 بقیہ پانچ اس کے نامہ اعمال میں لکھ دو۔ اس پر شیطان جھگڑتا ہے کہ ابنِ آدم پر ظہر پانا میرے پس کی بات نہیں ہے۔

(۹) کفر کی بھی معافی ہے

اللہ تعالیٰ کے دربار میں سو سال کا کافر بھی آکر اپنی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول کر لیتے ہیں۔ اور شہادہ پوری تعافی ہے۔

قُلْ لِلّٰہِ غُفْرُوۡنَ اِیۡنَ یَغْفِرُوۡنَ لَہُمۡ مَا کَانَ لَہُمۡ (الاحقاف ۳۸)

[کافروں سے کہہ دو اگر وہ باز آ جائیں تو جو پہلے ہو چکا معاف کر دیا جائے گا]

پس اگر کفر کی بھی توبہ ہے تو ان گناہوں کا کیا کہنا جو کفر سے کم حد کے ہیں۔ پس زانی اگر توبہ کرے گا تو چھٹا بمقتل نصیب ہوگی۔

(۱۰) زنا سے توبہ کرنے والوں کے واقعات

کتاب الخواص میں ابو حمزہ الثمالی سے ان لوگوں کے واقعات نقل کئے جاتے ہیں جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا لیکن بعد میں باہم شرمندہ ہو کر معافی مانگی اور زندگی کی ترتیب کو بدل لیا اور پاکدامنی کی زندگی گزارنے لگے۔

زانیہ عورت کی توبہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نبی علیہ السلام کے ساتھ مشاء

کی رفتار پر مبنی کر لگا۔ کیا ہو سکتا ہوں کہ ایک محدث خطاب کوڑے محمد اسے میں گھڑی ہے۔ وہ کہنے لگی کہ اللہ سے بڑا گناہ ہو گیا ہے کیا میری تو قبول ہو سکتی ہے میں نے پوچھا حیران کیا کیا ہے اس نے کہا کہ میں نے زنا کا ارتکاب کیا اور اس سے پیدا ہونے والے بچے کو بھی قتل کر دیا۔ میں نے کہا تو خود بھی ہلاک ہو گئی اور ایک مسموم جان کو بھی ہلاک کر دیا۔ خدا کی قسم میری تو قبول نہیں۔ یہ سن کر اس محدث نے چیخ ماری کہ یہ ہوش ہو کر گر پڑی۔ میں آگے بڑھا گیا۔ اسے پتہ چلی میں سوچا کہ جب نبی طیبہ السلام موجود ہیں تو مجھے اتنی دینے کی کیا ضرورت ہے۔ چیخ ہوئی تو میں جلدی سے نبی طیبہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ گزشتہ رات ایک محدث نے مجھ سے مسئلہ پوچھا اور میں نے اسلامیوں پر عتاب دیا۔ یہ سن کر نبی طیبہ السلام نے ان کا دلانا لپیٹا اور انھوں نے جہاد اور لڑنا یا اسے بھروسہ نہ کیا تو خود بھی ہلاک ہوا اور اسے بھی ہلاک کیا۔ کیا تجھے یہ آیت معلوم نہ تھی۔

وَلَا تَقْسُزُوا النِّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَزُولُ فِي نَفْسِكُمْ كَلِمَةً تَكْفُرًا. يُخَذِّفُ لَكَ الْغَضَبَ يَقْوَمُ الْكَلِمَاتُ أَنْ تَنْصَلُوا فِيهِ غُفْرَانًا. وَلَا تَقْنُ قَاتٍ وَأَتَقَنَّ غَضَبًا ضَالِكًا قَلْبُكَ يَتَبَلُّ اللَّهُ سَبَابَهُمْ غَضَبًا وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (المزمل: ۶۸)

وہ جس کی قسم کرتے وہ کسی ایسی جان کو کراٹھنے کے حرام کیا ہے اسے کراٹھ کے ساتھ اور نہ بدکاری کرتے ہیں۔ خود جو اس طرح کرے وہ بڑے گناہ میں پڑ گیا، اس کیلئے وہ ہر عذاب ہے اور قیامت کے دن ہمیشہ کیلئے اس میں خوار ہوتے رہیں گے۔ جس نے توبہ کی، ایمان لایا اور نیک عمل کیے اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ صاف کرنے والا اور رحم کرنے

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلا گیا اور میرا حال یہ تھا کہ دیندگی کی باتوں میں دھوکا کھاتا تھا کہ کوئی مجھے اس عورت کا چہرہ بتائے جس نے کل رات مجھ سے مسئلہ پوچھا تھا۔ مجھے دیکھ کر بچے شہر کرتے تھے کہ ابو ہریرہؓ دیکھنا نہ ہو گیا۔ اس طرح رات ہو گئی۔ قدرتی بات ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد گلی کی جگہ پر وہی عورت مجھے کھڑی ہوئی مل گئی۔ میں نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا یا نہ میری توجہ قابل قبول ہے یہ سن کر وہ عورت خوشی کے مارے رونے لگی اور کہنے لگی کہ فلاں ہارٹ میرا ہے۔ میں اسے گناہ کے کنارہ میں سسائیں دے لئے صدمہ کرتی ہوں۔

زانیہ عورت تو بہ کر کے ولیوں کی ماں بنی

قیس بن اعلیٰؓ سر لکھتی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اسرائیلؑ میں ایک حادثہ عورت تھی لوگ اس کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو جاتے تھے۔ اسکا والد ہر وقت کھانا پکاتا۔ حال یہ تھا کہ جو شخص اسے ایک نظر دیکھ لیتا وہ اس سے ملاقات کے لئے بہت جاب ہو جاتا۔ وہ عورت اس دنیا وصول کرتی بھراپے پاس آئے دیتی۔

ایک دن ایک نوجوان عابد کا دوسرے گزر ہوا۔ اس نے یہی چہرہ عورت کو تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فریفتہ ہو گیا دل قابو میں نہ رہا۔ بڑا رجن کئے کہ اس عورت کا خیال دل سے نکل جائے مگر کامیابی نہ ہوئی۔ دن رات صبح و شام اسی عورت کا خیال اس کے دل پہ چھایا رہتا۔ مجبور ہو کر اس نے اپنا مال و اسباب بیچا اور دس دینار اکٹھے کئے۔ پھر عورت کے وکیل کے ذریعے اس تک پہنچ گیا۔ عورت مذہب و فتنہ کے چنگ پہ پٹی تھی یہ عابد بھی اس کے ساتھ چنگ پر بیٹھ گیا اور ہاتھ بنا حاکم یس و کبار کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی خواہش فرمائی۔ سب سے پہلے اس کی برکتوں کا تصور ہوا تو اس کے دل میں خیال آیا کہ میرا یہ دور دکار مجھے اس حالت میں دیکھ رہا ہے ایمان نہ ہو کہ اس حرام عمل سے میری

کی ہوئی سب عبادتیں شائع ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ایسا خوف دل پر طاری ہوا کہ اس نے کچھ شروع کر دیا۔ پھر بے کار تکلفی ہو گیا۔

حوریت نے یہ چاہا تھے کیا ہوا۔ عابد نے کہا مجھے اپنے پروردگار سے شرم آ رہی ہے میں دانیس جانا چاہتا ہوں۔ حوریت کہنے لگی کہ لوگ تو اس موقع کے لئے برتنوں کو بچے ہیں تجھے حاصل ہے اپنا مرد اپنی کر لے۔ عابد کہنے لگا میں نے تجھے جو مال دیا تھا، تجھ سے لئے طاق ہے بس مجھے جانے دو۔ حوریت کہنے لگی کہ لگا ہے تو نے یہ کام پہلے بھی نہیں کیا۔ عابد کہنے لگا ایں بھی نہیں کیا۔ حوریت نے اس عابد کا نام پتہ پچھا تو اس عابد نے سب کچھ بتا دیا۔ جب وہاں سے نکلا تو زار و قطار روئے لگا۔ کہ میں اللہ کے عہد کو چھوڑ کر ایک ذرا میرے دل پر آکھینچا۔ اور حوریت کے دل میں بھی عابد کی برکت سے خوف خدا طاری ہوا۔ اپنے ہی میں کہنے لگی کہ اس شخص کا پہلا کلام تھا اور یہ استغفار دعا۔ میں برسوں سے کلام کر رہی ہوں میں نہیں ڈرتی۔ حالانکہ میرا خدا بھی تو وہی ہے اور وہ مجھے بھی سب کچھ کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔

اس حوریت نے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔ مضمونی کپڑے پہن لئے اور عبادت میں مشغول ہو گئی۔ ایک دن اس کے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ میں اس عابد کے پاس چلی جاؤں لیکن ہے وہ میرے ساتھ نکاح کر لے۔ میں اس سے دین بھگتوں کی روایت میں میرا سوا دن بنے گا۔ یہ کہہ کر اس نے ساتھیوں پر حاضر ہوا اس عابد کی ہمتی میں پہنچی۔ عابد کو بلا یا جب وہ سامنے آیا تو اس حوریت نے چہرہ کھول دیا کہ وہ اسے پہچان لے۔ عابد نے اس حوریت کو دیکھا تو اس کی نگاہوں میں سارا حشر بکھر گیا۔ اس نے ایک گلی ماری اور انکی روح پرواز کر گئی۔ حوریت کو اسکا بہت صدمہ ہوا اس نے عابد کے بھائی سے نکاح کر کے تنگی کی زندگی گزارنی شروع کر دی۔ اس کے سات بچے ہوئے جو نبی امروہ کیل کے اولاد ہیں۔ واللہ سبحانہ اعلم بالصواب۔

والی جوان کی کہ ہے

دہریہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ مدینہ پہنچے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے جب یہ بھی تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کہ وہ لوگ تو میرے دل کو دکھا رہے ہیں۔ فرمایا کہ تم ان سے رو رو کر آؤ۔ وہ تو جو ان حاضر خدمت ہوا تو ان کو دکھا کر رو رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چہا تھا کہ اسے روئے کی کیا وجہ ہے۔ تو جو ان نے کہا کہ میرے گناہوں کا یہ جو ٹکڑے ہیں۔ اسے روئے کہ اسے کہہ دو۔ یہاں تک کہ وہ کہے۔

یہی طریقہ اسلام نے فرمایا اسے نہ جان کیا تو نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک
نہمرا یا ہے۔ عرض کیا نہیں۔ یہ چھایا تو نے کسی جان کو جان قتل کیا ہے۔ عرض کیا نہیں۔
یہی طریقہ اسلام نے فرمایا کہ بھرا اللہ تعالیٰ حیرے گناہوں کو معاف فرما دیں گے اگرچہ وہ
ساتھ آ ساتوں زمینوں اور پہاڑوں سے بڑھے ہوئے کیوں نہ ہوں۔ بھرا آپ ﷺ
نے یہ چھایا کیا حیرا گناہ بڑا ہے یا کمری۔ اس نے کہا میرا گناہ بڑا ہے۔ فرمایا حیرا گناہ بڑا
ہے یا عرض بڑا ہے اس نے کہا کہ میرا گناہ بڑا ہے۔ فرمایا کہ عظیم کو رب عظیم ہی معاف
فرمائے گا۔ اچھا تاؤ کہ حیرا گناہ کیا ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ
سے حیا آتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تاؤ۔

کہنے لگا کہ میں کھن چور تھا۔ سات سال تک یہی کام کرتا رہا۔ ایک دفعہ انصاری کو جہان پڑی فوت ہوئی۔ میں نے حسب عادت رات کو کچھ کھوئی اور کھن ہاتھ کر چل دیا۔ تھوڑی دور گیا تو شیطان نے مجھ پر غلبہ پایا اور شیطان کو لڑکا دیا۔ میں واپس گیا اور اس کے ساتھ رہا گیا۔ جب فارغ ہو کر اٹھے گا تو مجھے یوں لگا جیسے وہ لڑکی کہہ رہی ہے کہ اے بندہ خدا تجھے قیامت کے دن سزا دیں گے۔ اے بچے رونے پر وہ گارے حیا نہیں آتی۔ جس وقت وہ کالم سے مظلوم کو بدلہ دلا نہیں گے تو مرنے والوں کے گنج میں گھرے گئی کر کے

نخل دیا اور مجھے اللہ کے درود و رحمت جانتے میں حاضر ہونے پر مجبور کر دیا۔ یہ سن کر نبی
 علیہ السلام کے چہرے پر ناراضگی کے آثار ظاہر ہوئے۔ وہ لو جو ان وہیں سے اٹھ کر چلا
 گیا۔ مدینہ کے باہر پہاڑوں کے درمیان چالیس دن تک روتا اور فریاد کرتا رہا۔ اپنے
 بہادر گارہ سے تو بہت غائب ہوتا رہا۔ اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سہارا نظر نہیں آ رہا تھا۔
 چالیس دن رات خوب دور در کر معافی مانگی تو ایک مرتبہ آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگا۔
 اے پروردگار اگر آپ نے میری توبہ قبول کر لی ہے تو نبی علیہ السلام کو اظہارِ اے
 دیجئے۔ اگر توبہ قبول نہیں کی تو آگ بجھ کر رکھے دیا میں ہی کو کہ وہ بچے نگر اخوت کے
 حذرِ آپ سے بچا لیجئے۔

اسے میں جزیرۃ النخل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام کیا
 اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف سلام بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا دو خود سلام
 ہیں۔ سلام کا سہارا اور تجھی دی ہیں۔ جزیرۃ النخل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اللہ رب
 العزت فرماتے ہیں کہ کیا حقوق کو آپ نے پیدا کیا ہے؟ فرمایا مجھے بھی اور تمام حقوق کو اللہ
 تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ پر چھتے ہیں کہ کیا حقوق کو آپ مدق دیجئے
 ہیں؟ فرمایا کہ مجھے بھی اور ساری حقوق کو اللہ تعالیٰ مدق دیجئے ہیں۔ عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ
 پر چھتے ہیں کیا بندوں کی توبہ آپ قبول کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میری اور تمام بندوں کی توبہ ہر
 اللہ تعالیٰ ہی قبول کرتے ہیں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اس نو جوان کی
 توبہ قبول کر لی آپ ﷺ بھی اس پر نگاہِ شفقت فرمائیے۔ نبی علیہ السلام نے نو جوان کو
 بلا کر توبہ قبول ہونے کی بشارت سنائی۔

جاننا چاہیے کہ زندہ کے ساتھ زندہ کے ساتھ دنا کرنے سے زیادہ بڑا اکٹھا
 ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے نو جوان کی توبہ قبول کر لی تو ہمیں بھی اپنے کرتوتوں سے
 گناہ توبہ کرنی چاہیے۔

ایک ذہنی نوجوان کی توبہ

حضرت امی مرتبہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے
 مرتبہ سے بھی زیادہ مرتبہ سنی ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 نبی اسرائیل کی قوم میں کفل نامی ایک شخص تھا جو مکاہوں کے کرنے میں بڑا بے
 باک تھا۔ ایک مرتبہ ایک عورت آئی جو بہت مجبور تھی۔ اس نے اس کو ساتھ لے کر اس شرط
 پر دیکھ کر وہ اسے اپنے ساتھ کٹا کر لے گئی۔ عورت راضی ہو گئی۔ پھر جب وہ اس
 سے کٹا کر لے کر اس کے پاس پہنچ گیا جیسا کہ مرد عورت کے پاس بیٹھتا ہے تو
 عورت کی چٹائی کھینچ لی اور رونے لگی۔ اس جوان نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو کیا میں نے
 تمہیں اس کیلئے مجبور کیا تھا؟ اس نے کہا نہیں یہ بات نہیں بلکہ یہ کٹا کر لیا ہے جو میں نے
 آج تک نہیں کیا لیکن آج میں اپنی مجبوری کی وجہ سے مجبور ہو گئی۔ یہ سن کر وہ نوجوان اس
 سے بہت گھبرا اورو اسے کہا جاؤ جلی جاؤ اور یہ دیکھ کر بھی لے جاؤ۔ پھر اس شخص نے کہا کہ اللہ
 کی قسم کفل بھی آج کے بعد یہ کٹا کر نہیں کرے گا۔ پھر یہ شخص اسی رات فوت ہو گیا۔ صبح
 ہوئی تو اس کے گھر کے دروازے پر لکھا ہوا تھا

لقد علموا الله الکفیل (اللہ نے کفل کی مظہرت کر دی)